

رسالہ

توضیح المسائل

سابقہ افغانی

نویسندہ شہزادہ محمد شہزادہ احمد

آؤنٹن پبلشرز، لاہور

پرنٹنگ: پرنٹنگ ہاؤس، لاہور

یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسینین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

توضیح المسائل (آقائے فاضل لنکرانی)
آیت اللہ محمد فاضل لنکرانی

تقلید کے احکام

مسئلہ ۱: اصول دین میں تقلید جائز نہیں ہے بلکہ مسلمان کو چاہیے کہ اصول دین کو دلیل سے جان لے اور یقین رکھتا ہو، لیکن فروع دین میں اگر مجتہد ہے تو اپنے اجتہاد کے مطابق عمل کرے، اور اگر مجتہد نہیں ہے تو چاہیے کہ کسی دوسرے مجتہد کی تقلید کرے، اس کے علاوہ احتیاط پر بھی عمل کر سکتا ہے یعنی اپنے اعمال کو اس طرح بجالائے کہ اس کو یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ داری کو پورا کر دیا ہے مثلاً اگر کسی شے کو بعض مجتہدین حرام اور بعض غیر حرام جانتے ہوں تو اس کو ترک کر دے، اور اگر بعض مجتہدین کسی کام کو واجب اور بعض مستحب کہتے ہوں تو اس کو قطعاً بجالائے، اور اسی طرح واجب ہے کہ احتیاط کرنے کی کیفیت میں بھی احتیاط کرے، یعنی اگر احتیاط کئی طریقوں سے ممکن ہو تو اس کو چاہیے کہ احتیاط کے مطابق طریقہ کو اختیار کرے۔

مسئلہ ۲: جس شخص کو تقلید کرنا چاہیے اگر تقلید سے انحراف کرے تو اس کا عمل باطل ہوگا، ہاں دو صورتوں میں عمل باطل نہیں ہوگا:

۱- اس کا عمل واقع اور نفس الامر کے ساتھ مطابقت رکھتا ہو۔

۲- اس کا عمل اس مجتہد کے فتویٰ کے مطابق ہو جس کی تقلید کرنا عمل کو بجالاتے وقت اس شخص پر لازم تھا۔

مسئلہ ۳: احکام میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عمل کو مجتہد کے حکم کے مطابق بجالائے اور ایسے مجتہد کی تقلید کرنی چاہیے جس میں مندرجہ ذیل اوصاف ہوں:

مرد ہو، بالغ ہو، عاقل ہو، شیعہ اثنا عشر ہو، حلال زادہ ہو، زندہ ہو، عادل ہو، (عادل سے مراد وہ شخص ہے جس کے باطن میں ایسا خوف خدا ہو جو اسے گناہ کبیرہ سے روکے اور واجبات کو بجالانے پر مجبور کرے) اور اس کے علاوہ با انصاف اور بامروت ہو، اور یہ چیز اس کے ظاہری حسن کردار سے معلوم ہو جاتی ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مرجع تقلید دنیا میں صریح نہ ہو، اور اس کو دوسرے مجتہدوں سے اعلم ہونا ضروری ہے، اور اعلم سے مراد یہ ہے کہ حکم کو سمجھنے میں اپنے زمانے کے تمام مجتہدین سے زیادہ مہارت رکھتا ہو

مسئلہ ۴: اگر دو مجتہد علمیت کے لحاظ سے برابر ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اتقی اور اورع کی تقلید کرے۔

مسئلہ ۵: مجتہد اور اعلم کی تین طریقوں سے شناخت کی جاسکتی ہے:

۱- انسان کو یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے مثلاً انسان خود اہل علم ہو اور مجتہد اعلم کی شناخت کر سکتا ہو

۲- اہل علم میں سے دو عادل کسی کے اعلم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دوسرے عادل اہل علم ان کے خلاف گواہی نہ دیں

۳۔ علمی محفلوں میں اتنا مشہور ہو کہ انسان کو اس کے اعلم ہونے کا یقین یا اطمینان ہو جائے۔

مسئلہ ۶: اگر قطعی طور سے اعلم کی شناخت مشکل ہو تو اس کو چاہیے کہ ایسے شخص کی تقلید کرے جس کے اعلم ہونے کا گمان رکھتا ہو بلکہ اگر کسی کے بارے میں مختصر سا احتمالِ علمیت ہو تو اسی کی تقلید کرنا ضروری ہے، اور اسی طرح یقین رکھتا ہو کہ دو شخص یا اعلم میں برابر ہیں یا ان میں سے ایک بطور معین اور مشخص احتمالاً دوسرے سے اعلم ہے اور دوسرے کے اعلم ہونے کے متعلق یہ احتمال نہ دے تو اس معین شخص کی تقلید کرے، اور اگر اس کی نظر میں چند دوسروں سے اعلم اور آپس میں برابر ہوں تو ان میں سے کسی ایک کی تقلید کرے۔

مسئلہ ۷: مجتہد کا فتویٰ معلوم کرنے کے تین طریقے ہیں:

۱۔ خود مجتہد سے سننے۔

۲۔ دو عادل شخص سے سننا اور اگر ایک عادل سے سننے اس پر اعتماد نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اس عادل کے کہنے سے یقین یا اطمینان حاصل ہو۔

۳۔ ایسے رسالہ عملیہ میں دیکھے جو قابلِ اطمینان ہو۔

مسئلہ ۸: تقلید صرف واجبات اور محرمات میں ضروری ہے، لیکن مستحبات میں تقلید واجب نہیں ہے سوائے اس مستحب کے جس میں واجب ہونے کا احتمال ہو۔

مسئلہ ۹: جب تک مجتہد کا فتویٰ بدلنے کا گمان ہو جستجو لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰: جس مجتہد کی انسان تقلید کر رہا ہے اگر وہ مجتہد مر جائے تب بھی اسی کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے بشرطیکہ مرنے والا مجتہد اور زندہ مجتہد دونوں علمی حیثیت سے مساوی ہوں، لیکن ان دونوں میں سے اگر ایک اعلم ہو تو اعلم سے تقلید واجب ہے، اور مجتہد کی تقلید پر باقی رہنے میں مسائل کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، اس کے فتویٰ پر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو باقی رہ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱: ایک مجتہد کی تقلید چھوڑ کر دوسرے مجتہد کی تقلید کرنا جائز ہے، اور اگر دوسرا مجتہد اعلم ہو تو تقلید بدلنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر مجتہد کا فتویٰ بدل جائے تو جدید (نئے) فتویٰ پر عمل کرنا چاہیے، اور پہلے فتویٰ پر باقی رہنا جائز نہیں ہے ہاں اگر پہلے فتویٰ احتیاط کے مطابق ہو تو اس پر عمل کرنا احتیاط کی حیثیت سے نہ تقلید جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳: اگر مکلف (بالغ و عاقل شخص) ایک مدت تک اپنی عبادات کسی مجتہد سے تقلید کیے بغیر بجالایا ہو لیکن ان کی مقدار سے آگاہ نہ ہو تو ایسی صورت میں اگر اس مجتہد کے فتوے کے مطابق عمل کیا ہو جس کی تقلید کرنا اس کس ذمہ داری تھی تو اس کی عبادات صحیح ہیں، اور اگر اس کے مطابق بجا نہ لایا ہو تو اگر وہ مجتہد جس سے تقلید کرنا اس کی ذمہ داری تھی وہ ایسی عبادات کی قضا بجالانے کو

واجب جانتا ہو تو اس شخص پر واجب ہے کہ ان عبادات کی قضا بجالائے اتنی مقدار جس سے اپنے جری الذمہ ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

- مسئلہ ۱۳: ہر مکلف پر واجب ہے کہ (تقلیدِ علم) کے مسئلہ میں کسی مجتہدِ علم سے تقلید کرے۔
- مسئلہ ۱۵: اگر ایک مجتہدِ عبادات کے احکام میں اور دوسرا مجتہدِ معاملات کے احکام میں علم ہو تو احتیاط یہ ہے کہ تقلید کو دو حصوں میں تقسیم کر دے یعنی عبادات میں پہلے مجتہد کی اور معاملات میں دوسرے مجتہد کی تقلید کرے۔
- مسئلہ ۱۶: جتنا عرصہ علم کے تلاش میں لگتا ہے اس میں مکلف کے لئے ضروری ہے کہ احتیاط پر عمل کرے۔
- مسئلہ ۱۷: اگر مجتہدِ علم کس مسئلہ میں فتویٰ دے تو اس کا مقلد دوسرے مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہیں کر سکتا لیکن اگر وہ فتویٰ نہ دے بلکہ احتیاط کو واجب قرار دے تو مقلد کو اختیار کا حق حاصل ہے یا تو اس احتیاط پر عمل کرے یا ایسے مجتہد کی طرف رجوع کرے کہ جس کا علم اس پہلے مجتہد سے کمتر ہو یعنی دوسرے نمبر پر ہو۔

طہارت کے احکام

پانی کے احکام

مسئلہ ۱۸: پانی یا تو مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔

مضاف پانی: وہ ہے جسے تنہا پانی نہ کہہ سکیں (بلکہ اسے کسی دوسری چیز کی طرف نسبت دیکر پانی کہیں) جیسے پھولوں کا عرق، نمک کا پانی، پھولوں کا عرق وغیرہ۔

مطلق پانی: وہ پانی ہے جس کو بغیر کسی قید و شرط کے پانی کہا جاسکے جیسے عام پانی، اور مطلق پانی کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- کرپانی

۲- قلیل پانی

۳- جاری پانی

۴- بارش کا پانی

۵- کنوئیں کا پانی

۱- کرپانی

مسئلہ ۱۹: ایک کرپانی اس مقدار کو کہتے ہیں کہ اگر ایسا برتن ہو جو ساڑھے تین بالشت لمبا ساڑھے تین بالشت چوڑا ہو اور اس کو پانی سے بھر دیا جائے تو وہ پانی کر بھر ہوگا یا اس کا وزن بیس مثقال کم ایک سواٹھائیس من تبریزی ہو، اور کلو کی لحاظ سے تین سو چوراسی کلو گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۰: اگر عین نجس جیسے پیشاب یا خون کر بھر پانی میں گر جائے تو وہ اس وقت تک نجس نہیں ہوگا جب تک اس کا رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدل جائے۔

مسئلہ ۲۱: اگر کر بھر پانی کی بوجاست کے علاوہ کسی اور چیز سے بدل جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۲: اگر کر سے زیادہ پانی میں عین نجس مثلاً خون گر جائے اور اس کے کسی ایک حصہ کو متغیر کر دے اور غیر متغیر پانی کمر بھر یا اس زیادہ ہو تو جتنا حصہ متغیر ہوا ہے صرف وہ نجس ہوگا اور اگر باقی ماندہ کر سے کم ہو تو سب نجس ہو جائیگا۔

مسئلہ ۲۳: اگر فوارے کا پانی کر سے متصل ہو تو وہ نجس پانی کو پاک کر دے گا، لیکن اگر فوارے کا پانی ایک ایک قطرہ نجس پانی پر گمرے تو اسے پاک نہیں کرتا، ہاں اگر فوارے کے اوپر کوئی چیز رکھ دی جائے جس کے نتیجے میں اس کا پانی قطرہ قطرہ ہونے سے

پہلے نجس پانی سے متصل ہو جائے تو نجس پانی کو پاک کر دیتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ فوارے کا پانی نجس پانی سے مخلوط ہو جائے۔

مسئلہ ۲۳: اگر نجس چیز کو ایسے نل کے نیچے رکھ کر دھو دیں جو کمر سے متصل ہے تو جو پانی اس سے ٹپک رہا ہے پاک ہے، البتہ اگر اس ٹپکنے والے پانی میں نجاست کا رنگ ہو، ذائقہ پیدا ہو گیا ہو تو وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ۲۵: اگر کر کے پانی کا کچھ حصہ جم کر برف کی صورت اختیار کرے اور باقی ماندہ کر نہ ہو تو عین نجاست کے لگنے سے یہ پانی نجس ہو جائے گا اور برف بہ جس قدر پگھلتی جائے گی نجس ہوتی جائے گی۔

مسئلہ ۲۶: جو پانی کر بھر یا اس سے زیادہ ہو اگر اس کے بارے میں شک ہو کہ کمر سے کم ہو گیا ہے تو وہ کر کے حکم میں ہوگا، اسی طرح وہ پانی جو کمر سے کم ہو اور شک کرے کہ کر بھر ہو گیا ہوگا تو کمر سے کم حکم رکھے گا۔

مسئلہ ۲۷: پانی کا کر ہونا دو طریقہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ خود انسان کو یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے۔

۲۔ دو عادل آدمی گواہی دیں کہ یہ پانی کر بھر ہے۔

۲۔ قلیل پانی

مسئلہ ۲۸: قلیل پانی سے مراد وہ پانی ہے جو زمین سے جوش مار کر نکلے اور کمر سے کم ہو۔

مسئلہ ۲۹: نجس چیز اگر قلیل پانی میں گر جائے تو وہ قلیل پانی نجس ہو جاتا ہے لیکن اگر قلیل پانی اوپر سے نجس چیز چڑھا لیا دیں تو جتنا پانی نجس چیز سے ملا ہے وہ نجس ہے باقی پاک، اور اگر قلیل پانی فوارہ کی طرح نیچے سے اوپر جا رہا ہے اور نجس چیز سے مل رہا ہے تو نیچے کا حصہ نجس نہیں ہوگا اور اگر نجس نیچے کے حصہ سے مل جائے اور اوپر والا حصہ نجس ہوگا۔

مسئلہ ۳۰: وہ قلیل پانی جو نجس چیز پر ڈالا جائے اور وہ اس سے جدا ہو جائے تو وہ پانی نجس ہے، اور اسی طرح بنا براقوی وہ قلیل پانی جو عین نجاست دور ہونے کے بعد جس نجس پردہ ہونے کے لیے ڈالا جائے اور اس سے جدا ہو جائے تو اس سے بھی اجتناب کیا جائے، صرف وہ پانی کہ جس سے پیشاب و پاخانہ کے مقام دھویا جاتا ہے پانچ شرطوں کے ساتھ پاک ہے:

۱۔ نجاست کا رنگ ہو یا ذائقہ اس پانی میں پیدا نہ ہو۔

۲۔ باہر سے کوئی نجاست اس پانی تک نہ پہنچی ہو۔

۳۔ کوئی اور نجاست مثلاً خون یا پیشاب اس کے ساتھ نہ ہو۔

۴۔ پاخانہ کے ذرات بانی میں دکھائی نہ دے رہے ہو۔

۵- پاخانہ کے اطراف میں معمول سے زیادہ نجاست نہ پھیلی ہو۔

۳- جاری پانی

مسئلہ ۳۱: جاری پانی وہ پانی ہے جو زمین سے جوش مار کر نکلے اور بہنے لگے جیسے چشمے اور زیر زمین بہنے والا پانی۔

مسئلہ ۳۲: جاری پانی چاہے کمرے کم ہو پہرہ بھی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا ہاں اگر نجاست سے رنگ ہو یا ذائقہ بدل جائے تو نجس ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۳: اگر جاری پانی میں نجاست پڑ جائے اور اس کے ایک حصہ کے رنگ ہو یا ذائقہ کو بدل دے تو وہ حصہ نجس ہو جائے گا اور پانی کا وہ حصہ جو چشمے سے متصل ہے چاہے کمرے کم ہو پاک رہیگا۔ البتہ نہر کے دیگر پانی اگر کمرے کم ہو تو نجس ہو جائے گا ہاں اگر وہ متغیر نہیں ہوا ہے اور چشمے سے متصل ہے تو پاک ہے۔

مسئلہ ۳۴: ایسے چشمے کا پانی جو بہنے والا نہ ہو لیکن اگر اس میں سے پانی لے لیا جائے تو وہ پہرہ جوش مارنے لگے۔ جار کے حکم میں ہے۔ یعنی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ ہو یا ذائقہ بدل جائے۔

مسئلہ ۳۵: ایسا پانی جو نہروں کے کنارے ٹہرا ہوتا ہے اور نہروں سے متصل ہوتا ہے جار کے حکم میں ہے۔ یعنی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۳۶: جو چشم اور کاریز (زیر زمین بہنے والا بانی) کبھی جوش مارنے لگتا ہو اور کبھی رک جاتا ہو وہ جس زمان میں جوش مارتے ہوں جاری پانی کا حکم رکھتے ہیں۔

مسئلہ ۳۷: حماموں میں حوض کا پانی جس کا اتصال منبع (پانی کے بڑے ذخیرہ) سے ہوتا ہے وہ جاری پانی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۳۸: شہروں، حماموں اور عمارتوں میں نلوں کے ذریعہ جو پانی پہنچایا جاتا ہے اگر کمرے سے متصل ہو تو جاری پانی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۳۹: وہ پانی جو زمین سے نہ پھوٹے لیکن زمین پہ بہہ رہا ہو اگر کمرے کم ہو تو نجاست پڑ جانے سے نجس ہو جاتا گا ہاں اگر اوپر سے نیچے کی طرف زور سے گرے اور نچلے حصہ سے نجاست لگ جائے تو اوپر والا حصہ نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۴۰: اگر ایسی نجس چیز چر جس میں عین نجاست نہ ہو ایک مرتبہ بارش بر سے جائے تو جس جگہ بارش کا پانی پڑے گا وہ پاک ہو جائے گی، اور قالین، درما اور لباس وغیرہ کا نچوڑنا ضروری نہیں ہے، البتہ بارش کے دو تین قطروں کا پڑ جانا کافی نہیں بلکہ اس اندازہ سے بر سے کہ لوگ کہیں بارش ہو رہی ہے۔

مسئلہ ۴۱: اگر بارش کسی عین نجس پر بر سے اور اس کی چھینٹیں دوسری چیزوں پر پڑیں تو وہ پاک ہے بشرطیکہ اس میں عین نجاست یا اس کے صفات موجود نہ ہوں۔ مثلاً اگر بارش خون پر بر سے اور اس کی چھینٹیں دوسری چیزوں پر پڑیں، اگر اس میں خون یا اس کے صفات موجود ہوں تو وہ نجس ہے۔

مسئلہ ۴۲۔ اگر زمین یا چھت کے اوپر عین نجاست ہو تو بارش کے دوران جو پانی نجاست کو چھو کر چھت سے ٹپکے یا پرنا لے سے گرے وہ پاک ہے لیکن جب بارش ختم ہو جائے اور معلوم ہو کہ اب جو پانی گر رہا ہے وہ کسی نجاست کو چھو کر آ رہا ہے تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۴۳۔ جس نجس زمین پر بارش ہو جائے وہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر بارش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور چھت کے نیچے اس مقام پر چاہے جو نجس ہے تو وہ جگہ بھی پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۴۔ بارش برسنے سے کچھڑ بن جانے والی مٹی کے بارے میں اگر معلوم ہو کہ بارش کا پانی اس کے تمام اجزاء تک پہنچ چکا ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۴۵۔ اگر بارش کا پانی کسی جگہ جمع ہو جائے خواہ کر سے کم ہی کیوں نہ ہو اور بارش کے دوران کسی نجس چیز کو اس میں دھویا جائے اور نجاست سے پانی کارنگ، بویا ذائقہ بھی نہ بدلے تو وہ نجس چیز پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۶۔ اگر ایسے قالین پر بارش بر سے جو نجس زمین کے اوپر اور بارش کا پانی نجس زمین پر جاری ہو جائے تو قالین نجس نہیں ہوگا اور زمین بھی پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۷۔ اگر بارش کا پانی یا کوئی دوسرا پانی کر سے کم مقدار میں کسی گمڑے میں جمع ہو جائے تو بارش رک جانے کے بعد کسی نجاست کے ملنے سے وہ پانی نجس ہو جائے گا۔

۵۔ کنویں کا پانی:

مسئلہ ۴۸۔ کنویں کا پانی جو کہ زمین سے جوش مار کر نکلے وہ پاک ہے خواہ کر سے کم ہو اور اگر کوئی نجس چیز اس میں گر جائے تو کنویں کا پانی نجس نہیں ہوتا جب تک پانی کارنگ، بویا ذائقہ بدل جائے لیکن مستحب ہے کہ ہر نجس چیز کے لئے کچھ پانی باہر نکال کر پھینک دیں (جس کی تفصیل فقہ کی بڑی کتابوں میں موجود ہے)

مسئلہ ۴۹۔ اگر عین نجس گمرنے کی وجہ سے کنویں کے پانی کارنگ، بویا ذائقہ بدل جائے اور بعد میں یہ تغیر ختم ہو جائے تو جب تک تازہ پانی جوش مار کر نہ نکلے اور اس میں مل نہ جائے وہ پاک نہ ہوگا۔

پانی کے احکام:

مسئلہ ۵۰۔ مضاف پانی جس کا مفہوم شروع میں بیان کر دیا گیا ہے نجس چیز کو پاک نہیں کرتا ہے اور اس سے وضو و غسل بھی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۔ مضاف پانی جس کسی نجس چیز سے ملے گا تو فوراً نجس ہو جائے گا صرف دو صورتوں میں نجس نہیں ہوگا۔

۱۔ اوپر سے نیچے ڈالنے میں مثلاً گلاب دان سے نجس ہاتھ پر عرق ڈالا جائے تو وہ عرق جو گلاب دان میں ہے وہ نجس نہیں ہوگا۔

۲۔ جو مضاف پانی فوارے کی طرح نیچے سے اوپر جا رہا ہو تو اوپر کا جتنا حصہ نجاست سے ملے گا وہی نجس ہوگا، نیچے کا حصہ پاک رہے گا۔

مسئلہ ۵۲۔ اگر نجس مضاف پانی، جاری یا کرپانی سے اس طرح مل جائے کہ اب اس کو مضاف پانی نہ کہیں تو پاک ہو جاتا ہے۔
مسئلہ ۵۳۔ جو پانی مطلق تھا اب اگر شک ہو جائے کہ مضاف ہو گیا ہے یا نہیں؟ تو وہ مطلق پانی کا حکم رکھتا ہے، یعنی اس سے نجس چیزوں کو پاک کیا جاسکتا ہے اور اس سے وضو و غسل بھی کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر مضاف پانی کے بارے میں شک ہو جائے کہ مطلق پانی ہوا ہے کہ نہیں تو وہ مضاف پانی کے حکم میں ہے، یعنی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا ہے اور اس سے وضو و غسل بھی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۴۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف اور پہلے کی حالت بھی معلوم نہ ہو تو وہ نجس شے کو پاک نہیں کر سکتا اور اس سے وضو و غسل بھی باطل ہے، لیکن یہ پانی اگر کر بھریا اس سے زیادہ ہو تو اگر کوئی نجس چیز اس سے مل جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۵۔ اگر عین نجس جیسے خون، پیشاب پانی میں گر جائے اور اس کا رنگ، بو یا ذائقہ بدل جائے تو نجس ہو جائے گا، خواہ کرپانی ہو یا جاری، ہاں اگر عین نجس کے قریب ہونے کی وجہ سے پان میں اس نجاست کی بو آجائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۶۔ جس پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدلا ہو، اگر اس کا رنگ، بو یا ذائقہ، کر، جاری یا بارش کے پانی سے ملاقات کی وجہ سے ختم ہو جائے تو وہ پانی پاک ہوگا لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ کر، جاری یا بارش کے پانی سے مخلوط ہو جائے۔

مسئلہ ۵۷۔ نجس چیز کو اگر کر یا جاری پانی میں دھوئیں تو جو پانی اس نجس چیز سے گر رہا ہے (یعنی دھون) پاک ہے۔
مسئلہ ۵۸۔ جو پانی پہلے پاک تھا پھر شک ہو جائے کہ نجس ہوا کہ نہیں تو وہ پاک ہے اور جو پانی پہلے نجس تھا اگر اس کے بارے میں شک ہو جائے کہ پاک ہوا کہ نہیں تو وہ نجس ہے۔

مسئلہ ۵۹۔ نجس حیوانات (جیسے کتا، سور) کا جھوٹا پانی نجس ہے اور اس کا پینا حرام ہے، لیکن حرام گوشت جانوروں جیسے بلی اور درندے کا جھوٹا پانی پاک تو ہے مگر اس کا پینا مکروہ ہے۔

بیت الخلاء کے احکام

پیشاب اور پاخانہ کرنا

مسئلہ ۶۰: انسان کے لئے واجب ہے کہ دوسروں سے اپنی شرم گاہ کو چھپائے، چاہے بیت الخلاء میں ہو، بکھیں اور خواہ دیکھنے والا اس کا محرم ہی کیوں نہ ہو، جیسے ماں، بہن یا نامحرم، یہاں تک کہ ممیز (سمجھدار) بچوں سے ہچکچانا واجب ہے البتہ میاں بیوی کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے سے چھپائیں۔

مسئلہ ۶۱: شرم گاہ کو ہر چیز سے چھپایا جاسکتا ہے، ہاتھ سے بھی چھپانا صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۲: پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے پشت بہ قبلہ اور رو بہ قبلہ نہیں بیٹھنا چاہیے۔

مسئلہ ۶۳: اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے پشت بہ قبلہ یا رو بہ قبلہ ہو اور صرف شرم گاہ کو موڑ لینا کافی نہیں ہے، البتہ اگر جسم رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ ہو تو احتیاط واجب ہے کہ شرم گاہ کو رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ کرے۔

مسئلہ ۶۴: پیشاب و پاخانہ کے مقام کو دھوتے وقت اور استبراء کرتے وقت رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس حالت میں بھی رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۶۵: اگر شرم گاہ کو غیر محرم سے چھپانے کے لئے انسان کو مجبوراً قبلہ رخ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنا پڑے تو کوئی تمضائقہ نہیں ہے اور اسی طرح اگر کسی اور ضرورت کو وجہ سے بھی مجبوراً رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنا پڑے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۶: احتیاط واجب ہے کہ بڑے لوگ پیشاب یا پاخانہ کے لئے بچوں کو رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ بیٹھائیں، لیکن اگر بچہ خود ہی بیٹھ جائیں تو رکنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۷: چار جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا حرام ہے:

۱۔ بند گلیوں میں جب تک ان گلیوں کے مالک اجازت نہ دیں۔

۲۔ کسی کی ملکیت میں جب تک اس کی اجازت نہ ہو۔

۳۔ وہ جگہ جو مخصوص لوگوں کے لئے وقف ہو جیسے مدرسہ جو طالب علموں کے لئے وقف ہو۔

۴۔ مؤمنین کی قبور پر جب کہ ان کی بے حرمتی کا باعث ہو۔

مسئلہ ۶۸: تین صورتیں ایسی ہیں جہاں پاخانہ کو مقام کو صرف پانی ہی سے پاک کر سکتے ہیں:

۱۔ پاخانہ کے ساتھ کوئی دوسری نجاست مثلاً خون باہر آئے

۲۔ باہر سے کوئی نجاست مقام پاخانہ پر لگ جائے۔

۳۔ پاخانہ معمول سے زیادہ پھیل گیا ہو اور پاخانہ کے مقام کے اطراف کو بھی آلودہ کر دیا ہو۔

اور ان تین صورتوں کے علاوہ انسان کو اختیار ہے کہ وہ مقام پاخانہ کو پانی سے دھوئے یا اسطریقے سے جس کا ذکر بعد میں آئے گا، کپڑے اور پتھر کے ٹکڑے سے صاف کر لے، اگرچہ پانی سے دھونا بہتر ہے۔

مسئلہ ۶۹: پیشاب کا مقام پانی کے علاوہ کسا و ر چیز سے پاک نہیں ہو سکتا، اگر پیشاب برطرف کرنے کے بعد مقام پیشاب کو ایک مرتبہ دھو لیا جائے تو کافی ہے، اگرچہ احتیاط مستحب دومرتبہ دھونا ہے، لیکن وہ اشخاص جن کا پیشاب غیر فطری مقام سے خارج ہوتا ہو وہ اس مقام کو دومرتبہ دھوئیں بالخصوص اگر وہ ایسی ہو کہ جس سے عام طور پر پیشاب خارج نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷۰: مقام پاخانہ کو پانی سے دھونے کی صورت میں پاخانہ کا کالی ذرہ باقی نہیں رہنا چاہیئے، البتہ رنگ و بو کے باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں لہذا اگر پہلی مرتبہ دھونے سے پاخانہ کا کوئی ذرہ باقی نہیں رہا تو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۷۱: اگر پاخانہ کے مقام کو پتھر یا کاغذ سے صاف کمرے تو اگرچہ اس کا پاک ہونا محل تامل (مشکل) ہے لیکن نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۷۲: یہ ضروری نہیں کہ پتھر یا کپڑے کے تین ٹکڑوں سے مقام پاخانہ کو صاف کیا جائے بلکہ ایک پتھر کے تین گوشوں سے یا ایک کپڑے کے تین گوشوں سے پاک کمریں تو کافی ہے، لیکن پتھر یا کپڑے کا استعمال تین مرتبہ سے کم نہ ہو، البتہ مقام پاخانہ کو ہڈی اور گوبر یا ان چیزوں سے صاف کرنا جن کا احترام ضروری ہے مثلاً ایسا کاغذ جس پر خدا کا نام لکھا ہو اس کو صاف کرے تو نماز نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ ۷۳: اگر شک ہو جائے کہ پیشاب و پاخانہ کے مقام کو صاف کیا تھا کہ نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ طہارت کرے اگرچہ ہمیشہ پیشاب و پاخانہ کے فوراً بعد طہارت کرتا رہتا ہو۔

مسئلہ ۷۴: اگر نماز کے بعد شک کرے کہ مخصوص مقام کو پاک کیا تھا کہ نہیں تو نماز صحیح ہے، لیکن بعد والی نماز کے لئے طہارت ضرور ہے۔

استبراء:

مسئلہ ۷۵: استبراء ایک مستحب عمل ہے جس کو مرد پیشاب کے بعد انجام دیتے ہیں تاکہ پیشاب کے بعد جو قطرہ رگوں میں رہ گئے ہیں نکل جائیں، اس کے لئے کئی طریقہ ہیں، بہترین طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد مقام پاخانہ کو نجس ہونے کی صورت میں پہلے اسے پاک کر لیا جائے اس کے بعد بائیں ہاتھ کی انگلی سے پاخانہ والی جگہ سے عضو تناسل کی جڑ تک تین مرتبہ کیسچہر انگوٹھے کو عضو تناسل کے اوپر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو نیچے رکھ کر تین مرتبہ سپاری تک سونتے اور پھر تین دفعہ سپار کو نچوڑے۔

مسئلہ ۷۶: بیوی سے خوش فعلی کمرے ہوئے جو رطوبت نکلتی ہے جسے ”ذی“ کہتے ہیں پاک ہے، اور اسی طرح وہ رطوبت جو کبھی منی کے بعد نکلتی ہے اور جسے ”وذی“ کہتے ہیں پاک ہے بشرطیکہ وہ مقام منی اور پیشاب سے آلودہ نہ ہو۔ اور اسی طرح وہ

رطوبت جو کبھی پیشاب کے بعد نکلتی ہے جس کو ودی ”کہتے ہیں پاک ہے بشرطیکہ اسے پیشاب نہ لگا ہو، اور اگر انسان پیشاب کرنے کے بعد استبراء کمرے اور اس کے بعد کوئی رطوبت خارج ہو، جس کے بارے میں یہ شک ہو کہ یہ پیشاب ہے یا ان مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی ایک ہے تو وہ پاک ہوگی۔

مسئلہ ۷۷۔ اگر شک ہو کہ استبراء کیا یا نہیں تو مشکوک رطوبتوں سے اجتناب کمرے اور وہ نجس ہوگی اور اگر اس سے قبل کر لیا تھا وہ باطل ہو جائے گا، لیکن اگر استبراء کیا ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ صحیح کیا تھا کہ نہیں تو وہ مشکوک رطوبت پاک ہے، اس کی پرواہ نہ کرے اور وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۸۔ اگر استبراء نہ کیا ہو لیکن کافی دیر گزرنے کے بعد یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے کہ پیشاب مٹانہ میں باقی نہیں رہا اور رطوبت خارج ہونے کے بعد شک کرے کہ وہ پاک ہے یا نہیں تو وہ تری پاک ہوگی اور وضو بھی باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۷۹۔ اگر انسان پیشاب کے بعد استبراء کمرے اور اس کے بعد وضو کرے اور وضو کے بعد خارج ہونے والی رطوبت کے بارے میں اسے یقین ہو جائے کہ یا یہ پیشاب ہے یا منی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل کمرے اور وضو بھی کمرے، لیکن اگر وضو نہ کیا ہو تو پھر وضو کرنا ہی کافی ہے۔

مسئلہ ۸۰۔ عورت کے لئے استبراء نہیں ہے، اگر اس سے کبھی مشکوک رطوبت نکلے بھی تو پاک ہے اور وضو غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

بیت الخلاء کے مستحبات و مکروہات۔

مسئلہ ۸۱۔ مستحب ہے کہ رفع حاجت کے لئے ایسی جگہ بیٹھا جائے کہ جہاں بالکل کوئی نہ دیکھ سکے اور بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھے، اسی طرح مستحب ہے کہ رفع حاجت کے لئے سر ڈھانپے اور بدن کا وزن بائیں پاؤں پر ہو۔

مسئلہ ۸۲۔ رفع حاجت کے وقت چاند اور سورج کے سامنے بیٹھنا مکروہ ہے لیکن اگر شرمگاہ کو چھپالے تو مکروہ نہیں ہے، اور اسی طرح ہوا کے رخ پیشاب کرنا، شاہراؤں، گلی، کوچوں، ڈیوڑھیوں، پھل دار درختوں کے نیچے بیٹھنا اور کچھ کھانا زیادہ دیر تک بیٹھنا، دائیں ہاتھ سے استبراء کرنا مکروہ ہے، اسی طرح اس حالت میں باتیں کرنا مکروہ ہے لیکن اگر بات کرنے پر مجبور ہو یا ذکر الہی کر رہا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۳۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور سخت چیز پر پیشاب کرنا اور کیڑے مکڑوں کے سوراخوں میں پیشاب کرنا اور پانی میں پیشاب کرنا خصوصاً صاٹھرے ہوئے پانی میں مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۴۔ پیشاب و پاخانہ کو روکے رکھنا مکروہ ہے اور اگر نقصان کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے۔
مسئلہ ۸۵۔ سونے سے پہلے، نماز سے پہلے، جماع سے پہلے اور منی خارج ہونے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے۔

نجاسات

مسئلہ ۸۶: ۱- پیشاب ۲- پاخانہ ۳- منی ۴- مردار ۵- خون ۶- کتا ۷- سور ۸- کافر ۹- شراب ۱۰- افقاع ۱۱- نجاست خوراؤنٹ کا پسینہ۔

۱-۲ پیشاب و پاخانہ۔

مسئلہ ۸۷- انسان اور ہر گوشت حیوان جو خون جہندہ رکھتا ہے یعنی اگر اس کی رگ کو کاٹ دیں تو خون دھار مار کر نکلے، اس کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے۔

مسئلہ ۸۸- حرام گوشت پرندوں کا فضلہ حرام ہے۔

مسئلہ ۸۹- نجاست کھانے والے حیوان کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے، اسی طرح اس حیوان کا پیشاب و پاخانہ بھی نجس ہے جس سے کسی حیوان نے وطی کی ہو یعنی برا فعل کیا ہو، اور اس بھیڑنے سور کا دودھ پیا ہو اور اس کا گوشت مضبوط ہوا ہو اس کے پیشاب و پاخانہ سے اجتناب کرنا چاہئے۔

۳- منی

مسئلہ ۹۰- خون جہندہ رکھنے والے حیوان کی منی نجس ہے۔

۴- مردار

مسئلہ ۹۱- خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا مردار نجس ہے، خواہ وہ خود سے مراد ہو یا دستور شرع کے خلاف اس کو ذبح کیا گیا ہو، لیکن مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی اس لئے پانی میں بھی اگر مر جائے تو بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۹۲- مردار کے وہ اجزاء جس میں روح نہیں ہوتی جیسے پشم، بال، ہڈیاں، دانت، وہ پاک ہیں بشرطیکہ وہ کتے کے طرح نجس العین نہ ہو۔

مسئلہ ۹۳- جن اجزاء میں روح ہوتی ہے اگر ان کو زندہ انسان یا حیوان کے بدن سے جدا کیا جائے تو نجس ہیں، چاہے تھوڑا سا گوشت ہو۔

مسئلہ ۹۴- جو کھال ہونٹ، سر اور انسان کے بدن کے دوسرے حصوں سے جدا ہو جاتا ہے پاک ہے، اگرچہ انسان خود کھینچ کر الگ کریں، بشرطیکہ گرنے کا وقت قریب ہو۔

مسئلہ ۹۵- مرغی کا وہ انڈا جو مرغی کے پیٹ سے نکلتا ہے اگرچہ اوپر والی چھال سخت نہ ہوئی ہو پاک ہے۔

مسئلہ ۹۶۔ اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ (میمنا) مر جائے ان کے شیردان موجود پیر یا یہ پاک ہے لیکن اس کے ظاہری حصہ کو دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۹۷۔ غیر اسلامی ملکوں سے جو چیزیں لائی جاتی ہیں جیسے، مکھن، پنیر، ہننے والی ادویات، پالش، صابن، عطر، کپڑے، وغیرہ اگر انسان کو ان کے نجس ہونے کا یقین نہیں ہے تو یہ سب پاک ہیں۔

مسئلہ ۹۸۔ گوشت چربی اور کھال جو مسلمان کے ہاتھ میں ہو پاک ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ اس مسلمان نے کافر سے لیا ہے اور ضروری تحقیق نہیں کی ہے تو وہ نجس نہیں ہوگا لیکن اس کا کھانا حرام ہے اور ایسے چمڑے سے تیار شدہ لباس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۹۔ انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا خون نجس ہے لہذا وہ جانور جو خون جہندہ نہیں رکھتے جیسے مچھلی اور مچھران کا خون پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۔ جس حلال گوشت جانور کو شریعت کے حکم کے مطابق ذبح کیا جائے، اور اس کا معمول کے مطابق خون نکل جائے تو جسم میں باقی رہ جانے والا خون پاک ہے، لیکن اگر حیوان کے سر کو بلند جگہ پر رکھیں یا سانس لینے کی وجہ سے خون واپس بدن میں چلا جائے تو وہ خون نجس ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۔ مرغی کے انڈے میں جو خون ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے اجتناب کر لیا جائے۔
مسئلہ ۱۰۲۔ وہ زردی جو زخم کے اطراف میں ٹھیک ہو جانے کی حالت میں پیدا ہو جاتی ہے، اگر معلوم نہ ہو کہ خون ہے یا خون سے مخلوط ہے تو پاک ہے۔

۱۰۳۔ دودھ دوہتے وقت اس میں جو خون دکھائی دیتا ہے وہ نجس ہے اور دودھ کو بھی نجس کر دیتا ہے۔
مسئلہ ۱۰۴۔ دانتوں سے نکلنے والا خون اگر لعاب دہن سے ملنے کی وجہ سے ختم ہو جائے تو پاک ہے اور ایسی صورت میں اس لعاب دہن کو نکلنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۔ وہ خون جو ناخن یا چمڑے کے نیچے چوٹ لگنے کی وجہ سے بے جان ہو جاتا ہے، اگر وہ ایسی حالت اختیار کرے کہ اسے اب خون نہ کہا جائے تو وہ پاک ہے اگر اسے خون کہتے ہیں تو جب تک کھال اور ناخن کے نیچے ہے، وضو، غسل اور نماز میں کوئی اشکال نہیں اور سوراخ ہو جانے کی صورت میں اگر دشوار نہ ہو تو وضو و غسل کرتے وقت دھولیں اور اس کے اوپر کپڑا رکھ کر تہا تھ پھیر دیں۔

۱۰۶۔ اگر معلوم نہ ہو کہ کھال کے نیچے کے جو سیاہی ہے وہ بے جان خون ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت کا رنگ بدل گیا ہے تو پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۔ اگر ہنڈیا کئے جوش کھاتے وقت خون کا ایک ذرہ بھی اس میں گر جائے تو پورا سالن اور اس کا برتن نجس ہو جائے گا، اور سالن کا ابلنا اور آگ کی حرارت اسے پاک نہیں کر سکے گی۔

۶۔ ۷ کتا اور سور

مسئلہ ۱۰۸۔ خشکی کے کتے اور سور نجس ہیں یہاں تک کہ بال، پنجہ، ناخن، ہڈیاں، اور جسم سے نکلنے والی دوسری رطوبتیں بھی نجس ہیں، البتہ دریائی کتے اور سور پاک ہیں۔

۸۔ کافر

مسئلہ ۱۰۹۔ کافر سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کو نہ مانے یا خدا کے لئے شریک قرار دے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانے تو یہ نجس ہے۔ مگر اہل کتاب جو پاک ہیں جن کا حکم مسئلہ نمبر ۱۱۴ میں بیان ہوگا، اور اسی طرح جو شخص دین اسلام کی ضروری چیزوں کو سمجھتے ہوئے انکار کرے اور اس کا انکار درحقیقت نبوت اور رسالت کا انکار ہو تو ایسا شخص بھی نجس ہے، لیکن اگر اس کو یہ علم نہ ہو کہ ضروریات دین میں سے ہے لیکن منکر ہو جائے تو اس سے احتیاطاً اجتناب کا جائے۔

مسئلہ ۱۱۰۔ کافر کے نجس ہونے کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں اس کے تمام اجزائے بدن شامل ہیں حتیٰ کہ بال اور ناخن بھی۔

مسئلہ ۱۱۱۔ اگر کسی نابالغ بچے کے ماں باپ اور دادی، دادا کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہوگا، لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو وہ بچہ پاک ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۲۔ اگر کسی کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں اور اس کی سابقہ حالت بھی معلوم نہ ہو، تو وہ پاک ہے، البتہ مسلمانوں کے باقی احکام اس شخص پر جاری نہیں ہوں گے مثلاً وہ مسلمان عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۔ اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک کو گالی دے یا ان سے دشمنی رکھے تو وہ نجس ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۔ مرتد ملی ہو یا فطری (نجس ہے البتہ اہل کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ پاک ہیں۔

۹۔ شراب

مسئلہ ۱۱۵۔ شراب اور ہر وہ سیال چیز جو انسان کو مست کر دے نجس ہے لیکن بھنگ و حشیش جو نشہ آور ہے لیکن ذاتا بہنے والی نہیں ہے وہ پاک ہے چاہے پانی ملا کر اس کو سیال بنالیں۔

مسئلہ ۱۱۶۔ صنعتی الکحل (اسپرٹ) جس کو دروازے، میز اور کرسی وغیرہ کو رنگنے کے کام میں استعمال ہوتے ہیں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مست کرنے والی اور بہنے والی چیز سے بنایا گیا ہے وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۔ اگر انگور یا اس کا پانی خود بخود ابل جائے یا آگ کے ذریعہ اسے ابالا جائے تو اس کا پینا حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۔ کھجور، منقہ، کشمش اور ان کا شیرہ اگر جوش کھا جائے تو اس کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور پاک ہے۔

۱۰۔ فقاہ

مسئلہ ۱۱۹۔ بیئر جو جو سے بنائی جاتی ہے اور جس کو آب جو کہتے ہیں وہ حرام ہے اور شراب کی طرح نجس ہے لیکن وہ (آب جو) جس کو طیب، حضرات حاصل کرتے ہیں اور جس کو ماء الشعیر کہتے ہیں اور وہ نشہ آور نہیں ہے پاک اور حلال ہے۔

حرام سے مجنب ہونے والے کاپسینہ

مسئلہ ۱۲۰۔ جو شخص فعل حرام سے مجنب ہو اور اس کا پسینہ نجس نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ جس جسم اور لباس پر یہ پسینہ ہو اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ بیوی سے حالت حیض میں یا ماہ رمضان کے روزے میں ہم بستری کرنا حرام ہے اور اگر پسینہ آجائے تو احتیاط واجب کی بناء پر ایسے پسینہ کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ اگر حرام سے مجنب ہونے والا غسل نہ کر سکے اور غسل کے بدلے تیمم کرے تو بھی احتیاط واجب کی بناء پر پسینے سے نماز میں اجتناب کرے۔

مسئلہ ۱۲۳۔ اگر کوئی شخص حرام سے مجنب ہو جائے اور پھر اس عورت سے جماع کرے جو اس کے لئے حلال ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسے پسینہ سے نماز نہ پڑھے لیکن اگر پہلے حلال عورت سے جماع کرے اور بعد میں حرام کام تکب ہو تو ایسے پسینے سے اجتناب واجب نہیں ہے۔

۱۱۔ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ

مسئلہ ۱۲۴۔ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے لیکن دیگر نجاست کھانے والے حیوانات کے پسینہ سے اجتناب کرنا واجب نہیں ہے۔

نجاست ثابت ہونے کے طریقے۔

مسئلہ ۱۲۵۔ کسے چیز کا نجس ہونا تین طریقوں سے ثابت ہو سکتا ہے:

۱۔ خود انسان کو یقین پیدا ہو جائے یہاں پر گمان کافی نہیں ہے، اگر گمان نہ ہو کہ فلاں چیز نجس ہے تو اس سے اجتناب ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر گمان ایسا ہو کہ اطمینان کا باعث بنے کے ہاں ایسا گمان ہی شمار ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اجتناب لازم ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے ہوٹلوں میں کھانا کھانا اور چائے پینا کہ جہاں ایسے اشخاص کھانا کھاتے ہوں کہ جو پاک و نجس کی پرواہ نہیں کرتے تو کوئی اشکال نہیں رکھتا جب تک انسان کو یقین یا اطمینان نہ ہو کہ جو کھانا اسے دیا جا رہا ہے وہ نجس ہے۔

۲۔ صاحب ید: یعنی جس کے اختیار میں وہ چیز ہے کسی چیز کے نجس ہونے کی خبر دیں، مثلاً انسان کی بیوی یا ملازم کہے کہ یہ برتن یا کوئی اور چیز جو اس کے قبضہ میں رہتی ہے نجس ہے۔

۳۔ دو عادل اس کے نجس ہونے کی گواہی دیں اور اگر ایک عادل کہہ دے کہ نجس ہے تو بھی احتیاط لازم یہ ہے کہ اس چیز سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۱۲۶۔ اگر مسئلہ سے ناواقفیت کی بناء پر انسان کو معلوم نہ ہو کہ یہ چیز نجس ہے یا پاک مثلاً معلوم نہ ہو کہ حرام سے مجنب کا پسینہ پاک ہے یا نہیں تو مسئلہ پوچھنا چاہیے، لیکن اگر مسئلہ شرعی سے واقف ہے مگر شک ہے کہ یہ چیز نجس ہے یا پاک، مثلاً شک ہے کہ یہ خون ہے یا نہیں یا معلوم نہ ہو مچھر کا خون ہے یا انسان کا خون تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۲۷۔ اگر کوئی چیز پہلے نجس تھی پھر شک ہو جائے کہ پاک ہوئی کہ نہیں تو نجس ہے اور اگر کوئی چیز پاک تھی اور پھر شک ہو جائے کہ نجس ہوئی کہ نہیں تو پاک ہے اور اگر ان چیزوں کے پاک یا نجس ہونے کا علم حاصل کر سکتا ہے تب بھی جستجو ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۔ اگر معلوم ہو کہ ایسے دو برتن یا دو ایسے لباس جو انسان کے استعمال میں ہیں ان میں سے کوئی ایک نجس ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ کونسا نجس ہے تو دونوں سے اجتناب کرنا چاہیے، لیکن اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اپنا لباس نجس ہوا ہے یا دوسرے اجنبی شخص کا جو اس کے استعمال میں نہیں ہے پھر بھی احتیاط یہ ہے اپنے لباس اجتناب کرے اگرچہ یہ احتیاط ضروری نہیں ہے۔

پاک چیزیں کیسے نجس ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۱۲۹۔ جب کوئی پاک چیز نجس چیز سے لگ جائے اور ان دونوں میں سے ایک گیلی ہو تو پاک چیز نجس ہو جائے گی، لیکن اگر دونوں خشک ہوں یا تری اتنی کم ہو کہ سرایت نہ کرے تو نجس نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۰۔ اگر پاک چیز نجس چیز سے لگ جائے اور انسان کو شک ہو کہ دونوں یا ان میں سے ایک تر تھی یا نہیں تو وہ پاک چیز نجس نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۱۔ دو چیزیں جن کے بارے میں معلوم ہو کہ ایک نجس ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کون سے نجس ہے تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے لگ جانے سے کوئی چیز نجس نہیں ہوتی، اور اگر دو چیزوں میں سے ایک پہلے نجس تھی اور اب معلوم نہ ہو کہ وہ پاک ہو گئی ہے یا نہیں، اب اگر کوئی پاک چیز اس شے کی ساتھ لگ جائے تو وہ نجس ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۳۲۔ زمین، کپڑا یا اس کی مانند کوئی چیز اگر رطوبت رکھتی ہو اور نجس چیز اس سے متصل ہو جائے تو وہی حصہ نجس ہوگا اور باقی پاک رہے گا، اور یہی صورت ضرر بوزہ، کھیر او غیرہ کی ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ گھی (تیل) اور شیرہ اگر سیال ہو تو ایک قطرہ کے نجس ہو جانے سے پورا نجس ہو جاتا ہے، لیکن اگر جمع ہو ہو تو جہاں پر نجاست لگی ہے صرف وہی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۴۔ بدن کا وہ حصہ جس پر پسینہ ہو اگر وہ نجس ہو جائے تو پسینہ جہاں جہاں سرایت کمرے گا وہ حصہ نجس ہو جائے گا اور جہاں نہیں پہنچے گا وہ جگہیں پاک رہیں گی۔

۱۳۶۔ گلے یا ناک سے جو سودا، بلغم، صفراباہر آتے ہیں اگر ان میں خون ہو تو جہاں خون لگا ہے وہ نجس اور باقی پاک ہوگا پس اگر منہ سے باہر یا ناک سے باہر وہ لگ جائے تو جس کے متعلق یقین ہو کہ خون والا حصہ اسے لگا ہے وہ نجس ہوگا اور جس کے متعلق شک ہو کہ نجس حصہ اس سے لگا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۔ اگر کسی ایسے برتن کو جس کے نیچے سوراخ ہو جیسے لوٹے، نجس زمین پر رکھ دیں تو جب تک پانی سوراخ سے باہر آ رہا ہو تو لوٹے میں موجود پانی نجس نہیں ہوگا لیکن اگر پانی اس سے باہر نہ آ رہا ہو اور نجس پانی جو لوٹے کے نیچے جمع ہو گیا ہے سوراخ کے ذریعہ لوٹے والے پانی سے متصل ہو تو لوٹے میں موجود پانی بھی نجس ہو جائے گا۔ ہاں اگر سوراخ نجس زمین سے متصل نہ ہو اور لوٹے کے نیچے کا پانی بھی لوٹے اندرونی حصہ کا پانی کے ساتھ متصل نہ ہو تو لوٹے میں جو پانی ہے پاک ہے اور نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۸۔ اگر کوئی چیز بدن میں داخل ہو کر نجاست تک پہنچ جائے تو بدن سے باہر نکل آنے پر اگر نجاست سے آلودہ نہ ہو تو وہ پاک ہوگی لہذا اگر حقنہ کے آلات یا ان کا پانی یا ”ٹیکے کی“ سوئی اور چاقو وغیرہ بدن میں داخل ہوں اور باہر آنے کے بعد نجاست سے آلودہ نہ ہوں تو نجس نہیں ہوں گے اور اسی طرح لعاب دہن اور ناک کے غلاظت کا حکم ہے اگر اندر خون سے مل جائے اور جب باہر آئے تو خون آلودہ نہ ہو۔

نجاستوں کے احکام

مسئلہ ۱۳۹۔ قرآن کے خط اور ورق کو نجس کرنا حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے تو فوراً پاک کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۴۰۔ جلد قرآن کو نجس ہونے کی صورت میں پاک کیا جائے۔

مسئلہ ۱۴۱۔ عین نجس پر قرآن رکھنا جیسے خون، اور مردار، حرام ہے اور اس کو وہاں سے اٹھا لینا چاہیے۔

مسئلہ ۱۴۲۔ نجس روشنائی سے قرآن لکھنا اگرچہ ایک ہی صرف کیوں نہ ہو حرام ہے اور اگر لکھا جا چکا ہو تو اس کو دھویا یا چھلایا جائے یا کوئی ایسا کام کیا جائے کہ جس سے تحریر مٹ جائے اور اگر نہ مٹے تو بھی اسے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۔ کافر کے ہاتھ میں قرآن دینا حرام ہے اور اس سے لینا واجب ہے۔ ہاں اگر اس کو قرآن دینے یا اس کے پاس قرآن ہونے کا مقصد تحقیق کرنا اور دین کا مطالعہ کرنا ہو اور انسان کو یقین ہو کہ کافر قرآن مجید کو گیلے ہاتھ بھی نہیں لگائے گا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۔ اگر قرآن یا دعاء کا ورق یا ایسا ورق جس پر خدا یا رسول یا آئمہ کا نام لکھا ہو کسی نجس جگہ پر جیسے بیت الخلاء میں گر جائے تو فوراً اس کا باہر نکالنا اور پاک کرنا واجب ہے چاہے اس میں کچھ خرچ کرنا پڑے اور اگر اسے باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وہ بیت الخلاء ہو تو اس وقت تک استعمال نہ کریں جب تک کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ ورق ختم ہو چکا ہے اور اسی طرح اگر تربت سید الشہداء علیہ السلام بیت الخلاء میں جا پڑے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ بالکل ختم ہو چکی ہے تو اس وقت تک بیت الخلاء میں جانے سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۱۴۵۔ نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے اور عین نجس کا بچوں کو کھلانا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر بچہ خود ہی نجس کھانا کھا رہا ہو یا نجس ہاتھ کے ساتھ غذا کو نجس کر دے اور اسے کھانے لگے تو اس کو روکنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۔ نجس چیز بچنے یا عاریہ (ادھار) دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اطلاع دینا بھی ضروری نہیں ہے، لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ خریدار اس کو کھانے، پینے، نماز یا اس جیسی چیزوں میں استعمال کرے گا تو اسے مطلع کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴۷۔ اگر کوئی کسی کو نجس چیز کھاتے ہوئے یا نجس لباس میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے مگر اس کو اطلاع نہیں ہے تو اس کو بتانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ اگر کسی کے گھریا فرش یا دری کا کوئی حصہ نجس ہو اور یہ دیکھے کہ بدن، لباس یا کوئی اور چیز مہمان کی قمری کے ساتھ نجس چیز سے لگ رہی ہے انہیں بتانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۔ اگر میزبان کھاتے وقت متوجہ ہو جائے کہ کھانا نجس ہے تو مہمانوں کو بتادینا چاہیئے، لیکن اگر کوئی ایک مہمان اس بات کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دوسروں کو بتائے۔

مسئلہ ۱۵۰۔ اگر ادھاپرلی ہوئی چیز کے نجس ہو جائے تو اگر معلوم ہو کہ اس کا مالک اسے کھانے یا پینے میں استعمال کرے گا تو واجب ہے کہ مالک کو اس کے نجس ہونے کی اطلاع دے۔

مسئلہ ۱۵۱۔ اگر کوئی بالغ بچہ ایسی چیز کے نجس ہونے کی خبر دے جو اس کے اختیار میں ہے، یا وہ کسی چیز کے پانی سے پاک کر دینے کی اطلاع دے تو اس کی بات کو قبول نہیں کاجاتا ہے، ہاں اگر وہ بچہ ممیز ہو یعنی وہ اچھائی برائی کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یا وہ بلوغ کے نزدیک ہو تو اس کی بات قبول کر لینا بعید از جواز نہیں ہے۔

مطہرات

مسئلہ ۱۵۲۔ جو چیزیں نجس کو پاک کرتی ہیں وہ دس ہیں اور ان کو ”مطہرات“ کہتے ہیں:

- ۱۔ پانی ۲۔ زمین ۳۔ سورج ۴۔ استحالة ۵۔ انتقال ۶۔ اسلام ۷۔ تبعیت۔
- ۸۔ عین نجاست کا دور ہونا ۹۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء۔
- ۱۰۔ مسلمان کا غائب ہونا۔ ان تمام چیزوں کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان کی جائے گی

۱۔ پانی

مسئلہ ۱۵۳۔ پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔

۱۔ مطلق ہو: لہذا مضاف پانی جیسے گلاب اور عرق بید، نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتے۔

۲۔ پاک ہو ۳۔ نجس چیز دھوتے وقت پانی مضاف نہ ہو جائے اور نجاست کا رنگ، بو، ذائقہ اس میں پیدا نہ ہو۔

۴۔ دھونے کے بعد عین نجاست دور ہو جائے، ہاں قلیل پانی میں کچھ مزید شرائط ہیں جن کا بعد میں ذکر کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۴۔ نجس برتن کو قلیل پانی میں تین مرتبہ دھونا چاہیے لیکن کریا جاری پانی میں صرف ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، اور اگر کتنا کسی برتن کو چاٹ لے یا اس سے پانی یا کوئی دوسری سیال چیز لے تو پہلے اس کو پاک مٹی سے مانجھنا چاہیے اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بناء پر دو مرتبہ کریا جاری پانی سے یا قلیل پانی سے دھوئیں، اور اسی طرح اگر کتے کا لعاب دہن کسی برتن میں گر گیا تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی طرح پاک کریں۔

مسئلہ ۱۵۵۔ اگر کتے نے کسی ایسے برتن میں منہ مارا ہو کہ جس کا دھانا چھوٹا ہو اور اسے مٹی سے مانجھنا نہ جاسکتا ہو تو پھر مٹی کو اس میں ڈال کر اتنا زیادہ ہلایا جائے کہ مٹی پورے برتن تک پہنچ جائے اور اس کے علاوہ برتن کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۔ اگر کسی برتن سے سو کوئی بہنے والی چیز پی لی ہو تو اس کو قلیل پانی سے سات مرتبہ دھونا چاہیے اور کرو جاری میں بھی بناء براحتیاط واجب سات مرتبہ دھویا جائے لیکن مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب مانجھنا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۔ جو برتن شراب سے نجس ہو گیا ہے تو چاہیے کہ تین مرتبہ قلیل پانی سے دھوئیں اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۸۔ نجس مٹی سے بنے ہوئے کمزے کو یا جس میں نجس پانی سرایت کر گیا ہو تو اگر اس کریا جاری پانی میں رکھا جائے تو جہاں تک پانی پہنچے گا وہ پاک ہو جائے گا اور اگر اس کا باطن بھی پاک کرنا مقصود ہو تو کریا جاری پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پانی سا رے برتن میں سرایت کر جائے اور فقط تری کا اس میں چلے جانا کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۹۔ قلیل پانی سے برتن کو پاک کرنے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ اس کو تین مرتبہ قلیل پانی سے بھر کر خالی کر دیں۔

۲۔ تین مرتبہ اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اس طرح ہلائیں کہ پانی ہر نجس جگہ تک پہنچ جائے پھر اس کو پھینک دیں۔

مسئلہ ۱۶۰۔ دیگ اور بڑے پتیلے کو تین مرتبہ پانی سے بھر کر پھینک دینے سے یہ برتن پاک ہو جاتے ہیں، اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اوپر سے چاروں طرف اس طرح پانی ڈالیں کہ پانی ہر طرف پہنچ جائے پھر جو پانی جمع ہو گیا ہے اس کو پھینک دیں (اسی طرح تین دفعہ کریں) اور جس برتن سے پانی نکال کر پھینکا گیا ہے احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کو ہر مرتبہ دھو لیا کریں۔

مسئلہ ۱۶۱۔ اگر نجس چیز کو عین نجاست دور ہو جانے بعد جاری یا کرپانی میں ڈبو دیں تو پاک ہو جائے گا، لیکن بچھانے والی کسی چیز یا لباس وغیرہ کو نچوڑنا ضروری ہے تاکہ اس کا پانی نکل جائے۔

مسئلہ ۱۶۲۔ پیشاب سے نجس ہونے والی چیز کو دو مرتبہ دھونا کافی ہے ایک مرتبہ اس پر پانی ڈالا جائے اور پانی اس سے جدا ہو جائے اور اس میں پیشاب بھی باقی نہ رہے اور جب دوسری مرتبہ اس پر پانی ڈالا جائے گا وہ پاک ہو جائے گی، لیکن لباس، دری اور دیگر ایسی چیزوں میں ہر دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے تاکہ غسالہ بھی باہر نکل جائے، اور غسالہ اس پانی کو کہتے ہیں جو عموماً دھونے کے وقت خود بخود یا نچوڑنے کے ذریعہ اس چیز سے گرتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۔ اگر کوئی چیز ایسے دودھ پیتا بچہ جس کے دو سال پورے نہ ہوں نجس ہو جائے جو ابھی کھانا نہیں کھاتا ہو اور خنزیر کا دودھ بھی اس نے نہ پیا ہو تو اس چیز پر ایک مرتبہ پانی ڈالنے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے دو مرتبہ پانی ڈالیں، کپڑا اور اس قسم کی چیزوں کو نچوڑنا بھی ضروری نہیں ہے۔

۱۶۴۔ اگر کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی دیگر نجاست سے نجس ہو جائے تو عین نجس دور ہونے کے بعد اس پر ایک ہی مرتبہ پانی ڈالا جائے اور وہ پانی جدا ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی اور اسی طرح اگر پہلی دفعہ ہی جب اس پر پانی ڈالا جا رہا ہے تو وہ پاک ہو جائے گی لیکن کپڑے وغیرہ کو نچوڑنا بھی چاہیے۔

مسئلہ ۱۶۵۔ اگر تاکے سے بنی ہوئی نجس چٹائی کو کر یا جاری پانی میں ڈبو دیں یا نل کے نیچے رکھ دیں اور نل کھول دیں تو عین نجاست زائل ہو جانے کے بعد وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۶۶۔ اگر گہیوں، چاول، صابن وغیرہ کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو جاری یا کرپانی میں ڈبونے سے پاک ہو جاتا ہے، اور اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۱۶۷۔ اگر انسان کو شک ہو کہ نجس پانی صابن کے اندر بھی گیا ہے کہ نہیں تو صابن کا باطن پاک ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۔ اگر چاول یا گوشت یا اس قسم کی چیزوں کا ظاہر نجس ہو جائے اور انھیں کسی برتن میں رکھ دیں تین مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد انڈیل دیا جائے تو وہ پاک ہو جائیں گی اور ان کا برتن بھی پاک ہو جائے گا، لیکن اگر کپڑے جیسے چیز کو جس کا نچوڑنا ضروری ہے برتن میں رکھ کر دھونا چاہیں تو ہر دفعہ میں اس پر پانی ڈالیں اور اسے دبائیں اور برتن کو ٹیڑھا کریں تاکہ جمع شدہ غسالہ باہر نکل جائے۔

مسئلہ ۱۶۹۔ اگر نجس رنگے ہوئے لباس کو جاری، کریائل کے پانی کے نیچے رکھ دیں اور پانی رنگ کی وجہ سے مضاف ہونے سے پہلے تمام جگہ تک پہنچ جائے تو لباس پاک ہو جائے گا، چاہے نچوڑتے وقت اس سے مضاف یا رنگین پانی نکلے۔

مسئلہ ۱۷۰۔ اگر کپڑے کو کریا جاری پانی میں دھویا جائے اور اس میں پانی کا جالہ وغیرہ نظر آئے لیکن یہ احتمال نہ ہو کہ یہ پانی کے پہنچنے میں مانع ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۔ اگر کپڑا وغیرہ دھونے کے بعد اس میں تھوڑی سی مٹی یا کسی بھی نجس شے کے ٹکڑے نظر آئیں اور معلوم ہو جائے کہ مطلق پانی اس مٹی یا اس شے کے نیچے پہنچ گیا ہے تو وہ پاک ہے لیکن اگر نجس پانی مٹی یا اس شے کے اندرونی حصہ کو لگا ہے تو مٹی اور اس شے کا ظاہر پاک اور باطن نجس ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۲۔ نجس چیز کو دھوتے وقت اگر عین نجاست دور ہو جائے اور رنگ یا بوباقی رہ جائے تو کسوئی صرح نہیں ہے، مثلاً اگر کپڑے سے خون کو دور کر دیا گیا ہو اور کپڑے کو دھویا گیا ہو لیکن خون کا رنگ اس میں موجود ہو تو وہ پاک ہے البتہ اگر رنگ یا بوبکی وجہ سے یقین یا احتمال ہو کہ نجاست کے ذرے اس میں موجود ہیں تو وہ نجس رہے گی۔

مسئلہ ۱۷۳۔ جاری، کریائل کی پانی کے نیچے نجس بدن سے عین نجاست دور ہو جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے پانی سے باہر آکر دوبارہ پانی میں جانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۔ اگر نجس غذا دانتوں میں پھنس جائے تو منہ میں پانی لے کر اس طرح پھرائیں کہ تمام نجس اجزاء تک پہنچ جائے تو وہ نجس غذا پاک ہو جاتی ہے۔ البتہ باقی شرائط کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ اگر داڑھی یا سر کے گھنے بالوں کو قلیل پانی سے پاک کرنا ہو تو نچوڑنا بھی ضروری ہے تاکہ غسالہ جدا ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷۶۔ اگر بدن یا کپڑے کے کسی حصہ کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو اس کے وہ متصل کنارے جو عادتاً اسے پاک کرتے وقت نجس ہو جاتے ہیں وہ نجس جگہ کے پاک ہونے کے ساتھ ہی پاک ہو جائیں گے اور یہی حکم ہے اگر کسی پاک چیز کو نجس کے ساتھ رکھ دیں اور دونوں پر پانی ڈالا جائے، مثلاً اگر ایک انگلی کو پاک کرنے کے لئے تمام انگلیوں پر پانی ڈالا جائے اور نجس پانی تمام انگلیوں کو لگ جائے تو نجس انگلی کے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ تمام انگلیاں پاک ہو جائیں گی۔

مسئلہ ۱۷۷۔ اگر گوشت اور چربی نجس ہو جائے تو دوسری چیزوں کی طرح پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر بدن یا لباس پر تھوڑی سی چکنائی ہو جو پانی کے پہنچنے میں مانع نہ ہو تو وہ بھی دھونے سے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ اگر برتن یا بدن نجس ہو جائے اور پھر اتنا چکنا ہو جائے کہ پانی برتن یا بدن تک نہ پہنچ سکتا ہو تو ایسی صورت میں بدن یا برتن کو پاک کرنے کے لئے پہلے چربی کو دور کریں تاکہ پانی وہاں تک پہنچ سکے۔

مسئلہ ۱۷۹۔ اگر کس نجس چیز کو جس میں عین نجاست نہ ہو ایسی ٹونٹی کے نیچے رکھ دیا جائے جو کر سے متصل ہو تو وہ ایک دفعہ دھونے سے پاک ہو جائے گی اور اگر عین نجاست اس میں ہو اور وہ ٹونٹی کے نیچے رکھنے یا کسی اور وجہ سے دور ہو جائے تو وہ پانی جو اس چیز سے گر رہا ہے اس میں نجاست کارنگ یا بویا ذائقہ نہ ہو تو وہ ٹونٹی کے پانی سے پاک ہو جائے گا، لیکن اگر اس سے گرنے والے پانی میں عین نجاست کارنگ یا بویا ذائقہ پایا جاتا ہو تو اتنی دیر تک ٹونٹی کو چھوڑے رکھا جائے کہ جو پانی گر رہا ہے اس میں نجاست کارنگ، بویا ذائقہ باقی نہ رہے۔

مسئلہ ۱۸۰۔ اگر کسی چیز کو پاک کرنے کی بعد یقین ہو جائے کہ یہ پاک ہو گئی لیکن بعد میں شک ہو کہ ٹھیک سے پاک کیا تھا کہ نہیں تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۸۱۔ وہ زمین جس پر پانی نہیں بہہ سکتا اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک نہیں ہوگی، لیکن وہ زمین جو کنگریلی یا رتیلی ہو کہ جب بھی اس پر پانی ڈالا جائے تو وہاں جذب ہو جاتا ہے، قلیل پانی سے پاک ہو جائے گی البتہ ریت کا نچلا حصہ نجس رہے گا۔

مسئلہ ۱۸۲۔ پتھر یا اینٹ سے فرش شدہ ایسی سخت زمین جس میں پانی جذب نہیں ہوتا اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو جائے گی لیکن ضروری ہے کہ اتنا پانی اس پر ڈالا جائے کہ جو چلنے لگے اور اگر اس پر ڈالا ہو پانی کسی سوراخ سے باہر نکل جائے تو تمام زمین پاک ہو جائے گی، اور اگر باہر نہ جائے تو جہاں پانی جمع ہو گا وہ جگہ نجس رہے گی اور اسے پاک کرنے کے لئے گڑھا کھودا جائے گا جس میں پانی جمع ہو اور پھر پانی اس سے باہر نکلنے کے بعد اسے پاک مٹی سے پر کر دیں۔

مسئلہ ۱۸۳۔ اگر نمک کا پتھر اور اس قسم کی چیزوں کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے اسے پاک کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۔ اگر پگھلی ہوئی نجس چینی کو قند بنا دیا جائے تو کیا جاری پانی میں رکھنے سے پاک نہیں ہوگی۔

۲- زمین

مسئلہ ۱۸۵۔ زمین پاؤں کے تلوے اور جوتے کے نچلے نجس حصہ کو تین شرائط کے ساتھ پاک کرتی ہے:

۱۔ زمین پاک ہو ۲۔ خشک ہو ۳۔ عین نجاست زائل ہو جائے اور زمین، مٹی، پتھر، اینٹوں یا سمٹ وغیرہ کافرش ہو، لیکن فرش، چٹائی، سبزہ پر چلنے سے پیر کے اور جوتے کے نجس تلے پاک نہیں ہوتے، اور جو نجاست زمین پر چلنے کے علاوہ لگ گئی ہو تو زمین پر چلنے کی وجہ سے اس کا پاک ہونا مشکل ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۔ جس زمین کافرش لکڑی سے بنا ہو یا تار کول کی بنی ہوئی سڑک پر چلنے سے نجس جوتے کا تلا اور نجس تلوے کا پاک ہونا مشکل ہے۔

مسئلہ ۱۸۷۔ پیر کے تلووں اور جوتے کے تلووں کو پاک کرنے کی غرض سے تھوڑا راستہ طے کیا جائے یا پیروں کو زمین پر رگڑا جائے تو پاک ہو جاتے ہیں لیکن بہتر ہے کہ کم از کم پندرہ ذراع تقریباً ساڑھے سات میٹر چلے۔

مسئلہ ۱۸۸۔ یہ ضروری نہیں کہ تلواتر ہو بلکہ اگر خشک بھی ہو تو راستہ چلنے سے پاک ہو جاتا ہے۔
 مسئلہ ۱۸۹۔ پیر اور جوتوں کے کنارے جو آلودہ زمین پر چلنے سے نجس ہو جاتے ہیں تو وہ بھی تلیا تلوا کے پاک ہو جانے کے بعد پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۱۹۰۔ وہ لوگ جو ہتھیلی اور گھٹنوں کے سہارے راستہ طے کرتے ہیں ان کی ہتھیلی اور گھٹنوں کا پاک ہونا محل اشکال ہے، اسی طرح مصنوعی پیروں، عصا کے نیچے کا حصہ، چارپایوں کے کھر (یا ناپ) گاڑی، سائیکل وغیرہ کے پہیوں کا پاک ہونا بھی محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۹۱۔ نجاست کے وہ چھوٹے ذرات اگر تلوں یا تلووں میں چلنے کے بعد باقی رہ جائیں تو احتیاط واجب کی بناء پر ان ذرات کو دور کریں، البتہ رنگ و بو کے باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۔ جوتے کا اندرونی حصہ اور پاؤں کے تلوے کی وہ مقدار جو زمین پر نہیں لگتی راہ چلنے سے پاک نہیں ہوگی، اور جراب کے نیچے حصہ کا پاک ہونا محل اشکال ہے، اگر جراب کے تلوے چمڑے کے ہوں تو وہ زمین پر چلنے سے پاک ہو جائیں گے۔

۳۔ سورج

مسئلہ ۱۹۳۔ سورج کی گرمی زمین اور چھت مکان، دروازہ، کھڑکی اور میخ جس کو دیواریں ٹھونکا گیا ہو ان سب کو کچھ شرائط کے ساتھ پاک کرتی ہے۔

۱۔ نجس چیزیں متعدی رطوبت ہو، لہذا اگر خشک ہو پہلے ترکریں تاکہ آفتاب کے ذریعہ خشک ہو۔

۲۔ عین نجاست کو سورج پڑنے سے پہلے دور کرنا۔

۳۔ آفتاب کی روشنی براہ راست اس پر پڑے یہ نہ ہو کہ بادل وغیرہ کے پیچھے سے آفتاب کی روشنی پڑے، ہاں اگر بادل اتنا باریک ہو کہ سورج کی روشنی کو روک نہ سکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۔ نجس چیز سورج کی تپش سے ہو لیکن اگر ہو یا کسی اور گرمی کی وجہ سے خشک ہو تو کافی نہیں ہے، ہاں اگر دوسری چیز اتنی کم ہو کہ لوگ کہیں کہ سورج کی حرارت سے خشک ہوئی ہی تو کافی ہے۔

۵۔ یہ کہ سورج عمارت وغیرہ کی نجس مقدار کو ایک ہی دفعہ خشک کرے لہذا اگر ایک دفعہ تو زمین اور نجس عمارت کے اوپر والے کو خشک کرے اور پھر نیچے حصہ کو تو صرف اس کا اوپر والا حصہ ہی پاک ہوگا اور نیچلا حصہ نجس رہے گا۔

۶۔ زمین اور عمارت کے اوپر والا حصہ جس پر سورج پڑ رہا ہے اور باقی حصہ ہو یا کسی دوسرے پاک جسم کا فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۴۔ سورج کی روشنی نجس چٹائی، درخت، گھاس کو پاک کر دیتی ہے۔

مسئلہ ۱۹۵۔ اگر سورج کی روشنی نجس زمین پر پڑے پھر شک ہو کہ آیا سورج کی روشنی پڑنے کے وقت تر تھی یا نہیں یا اس کی قری سورج کے تپش سے خشک ہوئی یا نہیں، تو وہ زمین نجس ہے اور اسی طرح اگر شک ہو کہ سورج کی روشنی پڑنے سے پہلے عین نجاست دور ہوئی تھی کہ نہیں یا یہ خشک ہو کہ سورج کی روشنی پڑنے سے کوئی چیز مانع ہے یا نہیں۔

مسئلہ ۱۹۶۔ اگر سورج نجس دیوار یا زمین کے ایک حصہ پر پڑے اور اس کو خشک کر دے تو وہی حصہ پاک ہوگا، لیکن اگر دیوار اتنی پتلی ہے کہ اس کی ایک طرف سورج پڑنے سے دوسری طرف بھی خشک ہو جائے تو پاک ہو جائے گی۔

۴۔ استحالة

مسئلہ ۱۹۷۔ اگر عین نجس اس طرح متغیر ہو جائے کہ جنس بدل جائے اور اس پر اس کا سابقہ نام ہی صدق نہ آئے بلکہ اسے کچھ اور کھا جانے لگے تو وہ پاک ہو جاتی ہے، مثلاً نجس لکڑی کو جلا کر خاکستر کر دیں، یا کتانمک کی کان میں گر نمک بن جائے، لیکن اگر جنس متغیر نہ ہو، صرف صفت متغیر ہو جائے جیسے گہیوں کا آٹا بنایا جائے تو وہ پاک نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹۸۔ نجس مٹی کا کوزہ یا اینٹ نجس ہے اور نجس لکڑی کا کونڈہ بھی نجس ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹۹۔ اگر نجس چیز کے بارے میں شک کریں کہ اس کا استحالة ہو گیا ہے کہ نہیں تو نجس ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۔ اگر شراب خود بخود یا کسی اور وجہ سے مثلاً سرکہ و نمک اس میں ڈالنے سے سرکہ بن جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۰۱۔ نجس انگور سے بنی ہوئی شراب سرکہ ہو جانے سے پاک نہیں ہوتی، حتیٰ کہ اگر باہر سے کوئی نجاست شراب میں پڑ جائے تو سرکہ ہو جانے کے بعد بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۲۰۲۔ نجس انگور، کشمش یا خرما سے جو سرکہ بنایا جاتا ہے وہ نجس ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۔ اگر انگور یا کھجور کا تلچھٹ ان میں موجود ہو اور اس میں سرکہ ڈال دیا جائے تو کوئی صرح نہیں اور نیز اگر کھجور، کشمش انگور کے سرکہ ہو جانے سے پہلے کھیرا اور بینگن وغیرہ ان میں ڈال دیا جائے تو کوئی صرح نہیں۔

مسئلہ ۲۰۴۔ انگور کا وہ پانی جس میں آگ کے ذریعہ ابال آگیا ہو اگر اتنا ابالے کہ اس کے دو حصے کم ہو جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا البتہ اس کا کھانا حرام ہے لیکن اگر اس کا مست کرنے والا ہونا ثابت ہو جائے تو حرام ہے اور نجس بھی ہوگا تو فقط وہ سرکہ بننے سے پاک اور حلال ہوگا۔

مسئلہ ۱۰۵۔ اگر کچے انگور کے خوشوں کے درمیان انگور کے دانے بھی ہوں اور ان سب کا پانی اس طرح لیا جائے کہ آنخورہ کہا جانے لگے اور انگور کی مٹھاس اس میں بالکل موجود نہ ہو تو وہ پاک اور اس کا پینا حلال ہے۔

مسئلہ ۲۰۶۔ جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ ناپختہ انگور ہے یا انگور تو اگر آگ پر جوش کھا جائے تو حرام نہیں ہوتا۔

۵۔ انتقال

مسئلہ ۲۰۷۔ اگر انسان یا کسی خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے بدن کا خون ایسے حیوان کے بدن میں چلا جائے جو خون جہندہ نہیں رکھتا اور اسی کے بدن کا خون شمار ہونے لگے تو پاک ہے اور اسی کو انتقال کہتے ہیں لہذا وہ خون جو کہ جونک، انسان کے بدن سے چوس لیتی ہے پاک نہیں ہے کیوں کہ اس کے بدن کا خون شمار نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۰۸۔ اگر کوئی اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مجھڑ کو مار ڈالے اور مجھڑ کا خون نکلے اور معلوم نہ ہو کہ یہ خود مجھڑ کا خون ہے یا انسان کا ہے جس کو اس نے ابھی تازہ چوسا ہے تو پاک ہے، اور اسی طرح ہے اگر یہ معلوم ہو کہ جو اس کا خون چوسا ہے وہ اب مجھڑ کا جزو شمار ہوتا ہے، لیکن اگر خون چوسنے اور مجھڑ کو مارنے کے درمیان کم مدت گزری ہو کہ عرفاً کہا جائے کہ یہ انسان کا خون ہے تو وہ خون نجس ہوگا، یا معلوم نہ ہو سکے کہ اسے مجھڑ کا خون کہتے ہیں یا انسان کا خون تو بھی نجس ہوگا۔

۶۔ اسلام لانا

مسئلہ ۲۰۹۔ اگر کافر کلمہ شہادتین، یعنی ”اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ“ پڑھے تو مسلمان ہو جائے گا اور اس کا بدن، لعاب دہن، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جائے گا، لیکن اگر مسلمان ہوتے وقت عین نجاست اس کے بدن کو لگی ہو تو اس عین نجاست کو دور کر کے بدن کو پاک کمرے بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے عین نجاست دور ہو گئی ہو تو بھی اس کی جگہ کو پاک کرے۔

مسئلہ ۲۱۰۔ اگر کفر کی حالت میں اس کا تر لباس بدن کو لگ جائے تو مسلمان ہونے کے وقت وہ لباس اس کے بدن پر نہ ہو تو وہ لباس نجس ہے بلکہ اگر بدن پر ہو تو پھر بھی اس لباس سے اجتناب کا جائے۔

مسئلہ ۲۱۱۔ اگر کافر زبان سے کلمہ پڑھے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے، لیکن اگر معلوم ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے اجتناب کرے۔

۷۔ بیعت

مسئلہ ۲۱۲۔ بیعت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز کسی دوسری چیز کے ضمن میں پاک ہو جائے۔

مسئلہ ۲۱۳۔ اگر شراب سرکہ بن جائے تو جہاں تک شراب یا انگور جوش کھاتے ہوئے برتن میں لگا ہے وہ بھی ضمناً پاک ہو جائے گا اور اگر ڈھکنے تک رطوبت پہنچی ہے تو سرکہ بننے کے بعد وہ ڈھکنا بھی پاک ہو جائے گا، بلکہ اگر جوش کھاتے وقت برتن سے نکل کر اس کی پشت پر لگ جائے تو سرکہ ہونے کے بعد برتن کی پشت پاک ہوگی۔

مسئلہ ۲۱۴۔ جس پتھر پر میت کو غسل دیتے ہیں اور جس کپڑے سے میت کی شرمگاہ کو ڈھانپتے ہیں اور میت کو غسل دینے والے کے ہاتھ، اسی طرح کیسر، صابن یہ سب غسل تمام ہونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱۵۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے دھو رہا ہے تو اس چیز کے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱۶۔ لباس وغیرہ کو اگر قلیل پانی سے پاک کریں اور معمول کے مطابق اتنا نچوڑیں کہ غسالہ خارج ہو جائے تو کپڑے میں باقی رہ جانے والا پانی پاک ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۔ اگر نجس برتن کو قلیل پانی سے دھوئیں تو جس پانی کو پاک کرنے کے لئے برتن پر ڈالا گیا ہے اس کے جدا ہونے کے بعد تو جو قطرے اس میں رہ جاتے ہیں وہ پاک ہیں۔

۸۔ عین نجاست کا دور ہونا۔

مسئلہ ۲۱۸۔ اگر جانور کا بدن عین نجاست سے جسے خون یا نجس شدہ چیز سے مثلاً نجس پانی سے آلودہ ہو جائے، اب اگر وہ نجاست دور ہو جائے تو جانور کا بدن پاک ہو جائے گا اور یہی حکم ہے باطن بدن کا، یعنی اگر انسان کے جسم کا اندرونی حصہ ”منہ یا ناک کا اندرونی حصہ“ نجس ہو جائے تو نجاست کے دور ہوتے ہی وہ پاک ہو جاتا ہے، اور اسی طرح اگر مسوڑھے سے خون آجائے اور لعاب دہن میں مل کر ختم ہو جائے۔

مسئلہ ۲۱۹۔ اگر منہ یا دانتوں میں فدا باقی رہ جائے اور منہ کے اندر خون آجائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ غذا میں خون لگا ہے کہ نہیں تو وہ غذا پاک ہے، اور خون غذا کو لگ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر نجس ہے اور مصنوعی دانت کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۔ بدن کا کوئی حصہ جس کے بارے میں انسان کو معلوم نہ ہو کہ یہ بدن کا ظاہری حصہ ہے یا باطنی، اگر وہ نجس ہو جائے تو اس کو پاک کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط پاک کرنے میں ہے۔

مسئلہ ۲۲۱۔ اگر بدن، لباس، فرش یا اسی طرح کی کسی چیز پر نجس گرد و غبار بیٹھ جائے اور دونوں خشک ہوں تو نجس نہیں ہوں گے، لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک تر ہو تو گرد و غبار کی جگہ کو پاک کرنا چاہیئے۔

۹۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء۔

مسئلہ ۲۲۲۔ اگر کوئی حیوان انسان کا پاخانہ کھانے کا عادی ہو جائے تو اس کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے اور اگر اس کو پاک کرنا چاہیں تو حیوان کو استبراء کرنا چاہیئے، یعنی حیوان کو اتنے دن تک پاک غذادی جائے کہ پھر اس پر نجاست خوار صادق نہ آئے، اونٹ کو چالیس دن، گائے کو بیس دن، بھیڑ کو دس دن، مرغابی کو پانچ دن گھر کی مرغیوں کو تین دن اور دوسرے حیوانات کو بھی اسی اعتبار سے پاک غذادی جائے کہ نجاست کھانا ان پر صادق نہ آئے۔

۱۰۔ مسلمان کا غائب ہونا

مسئلہ ۲۲۳۔ اگر مسلمان کا بدن یا لباس یا ایسی چیز جو اس کے اختیار میں ہو نجس ہو جائے اور وہ بھی سمجھ لے کہ نجس ہو گیا ہے اس کے بعد وہ مسلمان غائب ہو جائے تو اگر انسان کو احتمال ہو کہ اس نے پاک کر لیا ہو گا یا جاری پانی میں چڑنے کی وجہ سے وہ چیز پاک ہو گئی ہو تو اس سے اجتناب ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۔ اگر خود انسان کو یقین ہو جائے کہ نجس چیز پاک ہو گئی ہے یا دو عادل کس نجس چیز کے پاک ہو جانے کی خبر دیں تو وہ چیز پاک ہے اسی طرح اگر صاحب ید پاک ہونے کی خبر دے تو اس کو بھی قبول کر لینا چاہئے یا یہ تو معلوم ہو کہ مسلمان نے اس کو پاک کیا ہے لیکن پتہ نہیں کہ درست پاک کیا ہے کہ نہیں، تب بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۔ اگر کوئی شخص انسان کے لباس کو پاک کرنے کے لئے وکیل بن جائے اور لباس بھی اس کے اختیار میں ہو تو اگر کہے ہیں اس کو پاک کیا تو اس کا قول قبول کر لینا چاہئے اور وہ لباس پاک ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۔ اگر کسی شخص کو نجس چیز کے پاک ہونے پر یقین نہیں آتا تو اس کو چاہئے کہ دوسروں کے طریقے پر قناعت کر لے اور یقین پیدا کرنا اس کے لئے ضروری نہیں ہے۔

برتنوں کے احکام:

مسئلہ ۲۲۷۔ مردار یا نجس العین جیسے کتا، سور کی کھال سے بنایا جانے والا برتن یا مشک کا استعمال کھانے، پینے یا وضو، غسل کرنے میں جائز نہیں ہے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جن کاموں میں طہارت شرط نہیں ہے ان کی کھال یا مشک کو استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۲۸۔ سونے، چاندی کے برتن میں کھانا، پینا یا ان کا استعمال کرنا حرام ہے بلکہ ان چیزوں سے کمروں کو سجانا بھی جائز نہیں ہے، لیکن انھیں محفوظ رکھنا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۔ سونے، چاندی کے برتن بنانا اور ان کے بنانے کی اجرت لینا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۔ سونے اور چاند کے برتن کی خرید و فروخت حرام نہیں ہے اور ان برتنوں کو بیچ کر جو پیسہ وصول کیا جاتا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۔ چائے کی پیالی یا استکان ”یعنی شیشے کی پیالی“ کی حفاظت کے لئے جو برتن سونے یا چاندی سے بنائے جاتے ہیں اگر استکان کو ان سے نکال لینے کے بعد ان کو برتن کہا جائے تو ان کا استعمال تنہا یا استکان سمیت حرام نہیں ہے، اور اگر برتن نہیں کہتے تو ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۔ جس برتن پر سونے یا چاندی کے پانی کی ملمع کاری ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔
مسئلہ ۲۳۳۔ اگر سونے چاندی کے ساتھ کوئی اور دھات ملا کر کوئی ایسا برتن بنائیں جس کو سونے یا چاندی کا برتن نہ کہا جاسکے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۴۔ اگر انسان سونے اور چاندی کے برتن میں پڑی ہوئی غذا کو اس مقصد و غرض سے دوسرے برتن میں ڈال دے کہ سونے اور چاندی کے برتن کو خالی کرے تو کوئی اشکال نہیں ہے، البتہ اگر دوسرے برتن سے کھانے کی غرض سے سونے اور چاندی کے برتن کو خالی کرے تو یہ حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۵۔ حقہ کے سرپوش، تلو اور چھری کے نیام اور قرآن مجید کے شیرازہ (ڈبیہ) کو جو سونے چاندی سے بنائے گئے ہیں استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح سونے اور چاندی کے عطر دان وغیرہ اور سرمہ دانی کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔
مسئلہ ۲۳۶۔ مجبوری کی صورت میں سونے، چاندی کے برتن کا استعمال جائز ہے، لیکن وضو اور غسل کے لئے مجبوری کی حالت میں بھی ان کو استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۷۔ اگر یہ شک ہو کہ برتن سونے یا چاندی کا ہے یا کسی اور دھات کا تو اس کا استعمال جائز ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

- مسئلہ ۲۳۸۔ وضو میں منہ اور ہاتھوں کا دھونا اور سر کے اگلے حصے اور پیروں کے اوپر والے حصے پر مسح کرنا واجب ہے۔
- مسئلہ ۲۳۹۔ چہرے کو پیشانی کے اوپر، یعنی جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں، سے تھوڑی کئی نیچے تک (لمبائی میں) اور چورائی میں بیچ والی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان جتنا حصہ آجائے اس کا دھونا ضروری ہے، اس میں سے اگر تھوڑا سا بھی نہ دھویا گیا تو وضو باطل ہے اس لئے یہ یقین پیدا کرنے کے لئے کہ پوری مقدار دھولی ہے تھوڑا بتائی ہوئی مقدار سے زیادہ دھولینا چاہئے۔
- مسئلہ ۲۴۰۔ اگر کسی کا چہرہ یا ہاتھ معمول سے بڑا یا چھوٹا ہو تو اس کو عام لوگ کی طرف دیکھنا چاہئے، جتنا عام طور سے لوگ اپنے چہرے کو دھوتے ہیں اس کو بھی اتنا ہی دھونا ہوگا، اسی طرح جس کے بال اگنے کی جگہ بہت اوپر یا بہت نیچے ہو تو وہ بھی عام لوگوں کی طرح اپنے چہرے کو دھونا ہوگا، لیکن اگر اس کا ہاتھ اور چہرے دونوں معمول کے خلاف ہو البتہ ایک دوسرے سے مناسبت ان میں موجود ہو تو پھر عام لوگوں کی حالت کو دیکھنا ضروری نہیں ہے اور اس کو پہلے مسئلہ میں بیان شدہ دستور کے مطابق وضو کرے۔
- مسئلہ ۲۴۱۔ اگر احتمال ہو کہ میل کچیل اس کے ابرو اور آنکھوں اور ہونٹوں کے کناروں پر لگی ہے جس کی وجہ سے پانی بدن تک نہیں پہنچ سکتا تو اگر یہ احتمال عرفا درست ہو تو وضو کرنے سے پہلے دیکھ بھال کرے اگر موجود ہو اسے دور کر دے۔
- مسئلہ ۲۴۲۔ جن لوگوں کے ڈاڈھی ہے اگر ڈاڈھی گھنی ہے کھال دکھائی نہیں دیتی تو بالوں کا دھونا کافی ہے، جلد تک پہنچانا ضروری نہیں ہے۔
- مسئلہ ۲۴۳۔ اگر شک ہو کہ جلد بالوں کے اوپر سے دکھائی دیتی ہے کہ نہیں تو احتیاط واجب ہے کہ بال و کھال دونوں کو دھوئے۔
- مسئلہ ۲۴۴۔ ناک اندرونی حصہ اور آنکھوں اور ہونٹوں کے بند کر لینے کے بعد جو حصہ دکھائی نہیں دیتا اس کا دھونا واجب نہیں ہے، لیکن یہ یقین پیدا کرنے کے لئے کہ جن چیزوں کا دھونا ضروری تھا وہ دھوئی جا چکی ہیں واجب ہے کہ ان میں سے بھی کچھ مقدار دھوئے۔
- مسئلہ ۲۴۵۔ چہرے کو احتیاط واجب کسی بناء پر اوپر سے نیچے کسی طرف دھونا چاہئے اور اگر نیچے سے اوپر کسی طرف دھویا گیا تو وضو باطل ہے، اور ہاتھوں کو کہنیوں سے انگلیوں کی طرف دھونا ضروری ہے۔
- مسئلہ ۲۴۶۔ اگر ہاتھ کو تر کر کے چہرے اور ہاتھوں پر پھیرے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ اس کو دھونا کہا جاسکے تو کافی ہے۔
- مسئلہ ۲۴۷۔ چہرے کو دھونے کے بعد داہنے ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک دھونا چاہئے اس کے بعد بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح دھونا چاہئے۔
- مسئلہ ۲۴۸۔ یہ یقین کر لینے کے لئے کہ کہنی پوری دھوئی گئی ہے کچھ اوپر سے دھوئے۔

مسئلہ ۲۴۹۔ عموماً چہرے کو دھونے سے پہلے ہاتھوں کو کلائی تک دھوتے ہیں لیکن یہ وضو کے لئے کافی نہیں چہرے کو دھونے کے بعد جس وقت داہنے اور بائیں ہاتھ کو دھوئے تو پورے ہاتھ کو دھونا چاہئے اگر صرف گٹے تک دھوئے تو وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۔ وضو کے لئے چہرے اور ہاتھوں کو پہلی مرتبہ دھونا واجب ہے اور دوسری مرتبہ جائز ہے لیکن تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ حرام ہے، پہلی مرتبہ سے مراد یہ ہے کہ پورے عضو کو دھوئے خواہ ایک چلو سے یا کئی چلو سے جب پورا دھولے گا تو ایک مرتبہ شمار ہوگا خواہ ایک مرتبہ کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۲۵۱۔ ہاتھوں کو دھونے کے بعد وضو کے پانی کی قمری جو ہاتھ میں رہ گئی ہے اسی سے سر کے اگلے حصہ کا مسح کرنا چاہئے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ مسح داہنے ہاتھ سے ہو یا اوپر سے نیچے کی طرف ہاتھ کھینچے۔

مسئلہ ۲۵۲۔ مسح کی جگہ پیشانی کے دم مقابل سر کا اگلا چوتھائی حصہ ہے اور اس کی جس جگہ پر اور جتنا مسح ہو جائے کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ لمبائی میں ایک انگلی کے برابر اور چوڑائی میں تین انگلیوں کے برابر مسح کرے۔

مسئلہ ۲۵۳۔ سر کا مسح بالوں پر یا جلد پر کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ کنگھا کرنے سے چہرے پر آجاتے ہوں یا سر کے دوسرے حصہ تک پہنچ جاتے ہوں تو بالوں کی جڑوں پر مسح کرے یا وضو سے پہلے سر میں مانگ نکالے تاکہ ہاتھ دھونے کے بعد سر کی کھا پر آسانی سے مسح کر سکے اور اگر ان بالوں کو جو چہرے تک یا دوسری جگہ تک پہنچ جاتے ہیں سر کے اگلے حصہ میں اکٹھا کرے اور ان پر مسح کرے یا ان بالوں پر مسح کرے جو سر کے دوسرے حصے کے ہیں اور اگلے حصے پر پہنچے ہیں تو مسح باطل ہے۔

مسئلہ ۲۵۴۔ سر کے مسح کے بعد اسی ہاتھ کی باقی ماندہ تری سے پیروں کی انگلیوں کے سرے سے پیر کی پشت کے ابھارتک پیروں کا مسح کرے۔

مسئلہ ۲۵۵۔ پاؤں کے مسح کی چوڑائی جتنی مقدار بھی ہو کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اپنی پوری ہتھیلی سے پاؤں کے اوپر والی سطح کا مسح کیا جائے۔

مسئلہ ۲۵۶۔ احتیاط واجب ہے کہ پاؤں کے مسح میں ہاتھ کو انگلیوں کے سرے چر رکھے اور پاؤں پر تدریجاً مسح کرے اور اگر پورے ہاتھ کو پاؤں پر رکھے اور تھوڑا سا کھینچے تو صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۷۔ سر اور پیروں کے مسح کے لئے ہاتھ کو ان کے اوپر کھینچے اور اگر ہاتھ کو روک کر سر یا پیر کو حرکت دے تو وضو باطل ہے، لیکن اگر معمولی سا سر یا پیر ہل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۔ مسح کی جگہ کو خشک ہونا چاہئے اور اگر اتنا تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے، ہاں اگر قمری اتنی کم ہے کہ مسح کے بعد جو تری اس میں نظر آئے عرفاً کہا جائے کہ یہ ہتھیلی کی تری ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۔ اگر ہاتھ کی تری ختم ہو جائے تو وضو کے دیگر اعضاء سے تری لے سکتا ہے اور اس سے مسح کر سکتا ہے لیکن وضو کے علاوہ دوسرے پانی سے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۰۔ اگر صرف سر کے مسح کے لئے تری ہو تو سر کا مسح اسی تری سے کرے اور پیروں کے مسح کے لئے دوسرے اعضاء سے تری لے لے۔

مسئلہ ۲۷۱۔ جو راب اور جوتے کے اوپر مسح کرنا باطل ہے، ہاں اگر شدید سردی یا چوریا درندوں وغیرہ کے خوف سے موزہ یا جوتانہ اتار سکے تو اسی کے اوپر مسح کر لینا کافی ہے۔ اور اگر جوتے کا اوپری حصہ نجس ہے تو کوئی پاک چیز اس پر رکھ کر مسح کرے۔
مسئلہ ۲۷۲۔ اگر پیر کی پشت نجس ہو اور پاک کرنا ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا چاہئے۔

وضو ارتماسی

مسئلہ ۲۷۳۔ وضو ارتماسی یہ ہے کہ انسان چہرہ اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے دھونے کے لئے اوپر سے نیچے پانی میں ڈبوئے یا ان کو پانی میں ڈبولینے کے بعد وضو کی نیت سے باہر نکالے اور اگر پانی کے اندر ڈبوتے وقت اس نے وضو کی نیت کی تھی اور ان کو پانی سے باہر نکالنے اور پانی کے قطرات گرنے سے بند ہونے تک وضو کی نیت باقی رکھے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۔ وضوئے ارتماسی میں ضروری ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے جائیں یعنی جس وقت چہرہ یا ہاتھ کو پانی میں ڈبوئے اور وضو کی نیت کمرے تو چہرے کو پیشانی کی طرف سے اور ہاتھوں کو کہنی کی طرف سے پانی میں ڈبوئے اور اگر ان چیزوں کو پانی سے نکالتے وقت وضو کی نیت کمرے تو چہرے کو پیشانی کی طرف سے اور ہاتھ کو کہنی کی طرف سے باہر نکالے۔

مسئلہ ۲۷۵۔ اگر بعض اعضاء کا وضو ارتماسی ہو اور بعض کا ارتماسی نہ ہو تو جائز ہے اور کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۶۔ وضو کرنے کے لئے مستحب ہے کہ جب پانی پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے :

بسم الله وبالله والحمد لله الذی جعل الماء طهورا ولم یجعلہ نجسا“

اور جب وضو سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو یہ دعا پڑھے :

”اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین“

اور کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے :

”اللهم لقنی حجتی یوم القاک واطلق لسانی بذكرک“

اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے :

اللهم لا تحرم على ریح الجنة واجعلنی ممن یشم ریحها وروحها وطیبها“

اور چہرہ دھوتے وقت یہ کہے:

اللهم بیض وجهی یوم تسود فیہ الوجوه ولا تسود وجهی یوم تبیض فیہ الوجوه“

اور داہنے ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللهم اعطنی کتابی بیمیئنی والخلد فی الجنان بیساری وحاسبنی حسابا یسیرا“

اور بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللهم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری ولا جعلها مغلولۃ الی عنقی واعوذ بک من مقطعات النیران“

اور جب سر کا مسح کرے تو یہ پڑھے:

اللهم غشنی برحمتک وبرکاتک وعفوک“

اور جب پیروں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللهم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام واجعل سعی فی مایرضیک عنی یا ذا الجلال والاكرام“

وضو کے شرائط

وضو کے صحیح ہونے میں تیرہ چیزیں ہیں:

۱۔ وضو کا پانی پاک ہو

۲۔ مطلق ہو۔

مسئلہ ۲۷۷۔ مضاف اور نجس پانی سے وضو باطل ہے چاہے نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو اور اگر اس وضو سے نماز پڑھ لی ہے تو اس نماز کو دوبارہ صحیح وضو کے ساتھ اعادہ کرے۔

مسئلہ ۲۷۸۔ اگر ٹیالے مضاف پانی کے علاوہ دوسرا پانی نہ ہو تو اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو تیمم کرے اور اگر وقت وسیع ہو تو اتنا صبر کرے کہ پانی صاف ہو جائے۔

۳۔ وضو کا پانی مباح ہو

مسئلہ ۲۷۹۔ غصبی پانی سے وضو کرنا یا ایسے پانی سے جس کے متعلق معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک راضی ہے کہ نہیں حرام اور باطل ہے، لیکن اگر پہلے راضی تھا اب معلوم نہیں کہ رضا مندی واپس لے چکا ہے یا نہیں اس کا وضو صحیح ہے، اور اسی طرح اگر وضو کا پانی غصبی جگہ پر گر جائے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۸۰۔ علوم دینی کے مدارس کے پانی سے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ سب کے لئے وقف ہے یا صرف اسی مدرسے کے طلاب کے لئے وقف ہے تو اگر عام طور سے لوگ وضو کرتے ہوں جس سے یہ اندازہ ہو کہ یہ عام لوگوں کے لئے وقف ہے تب کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸۱۔ اگر کوئی مسجد میں نماز نہیں پڑھنا چاہتا (صرف وضو کرنا چاہتا ہے) تو اگر اس کو معلوم نہیں کہ یہ عام لوگوں کے لئے وقف ہے یا خصوصی (یعنی صرف انہیں لوگوں کے لئے وقف ہے جو وہاں نماز پڑھنا چاہتے ہیں) تو اگر عام لوگ وضو کرتے ہوں جس سے یہ اندازہ ہو کہ یہ عام لوگوں کے لئے وقف ہے تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۔ ہوٹلوں اور مسافر خانوں وغیرہ کے حوض میں وضو کرنا جو اس میں نہ ٹہرتے ہوں ایسی صورت میں صحیح ہے کہ جب عام طور پر ان میں سے لوگ بھی وضو کرتے رہتے ہوں جس سے اندازہ ہو کہ ہر ایک کو وضو کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ ۲۸۳۔ بڑی نہروں سے وضو کرنا جائز ہے چاہے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک راضی ہے لیکن اگر ان کا مالک وضو کرنے سے صراحتاً منع کرے تو احتیاط واجب ہے کہ وضو نہ کرے۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر بھولے سے غصبی پانی سے وضو کر لیا ہو تو وضو صحیح ہے۔

۴۔ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو۔

۵۔ وضو کے پانی کا برتن سونے چاندی کا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۸۵۔ اگر وضو کا پانی غصبی برتن میں ہے اور اس کے علاوہ دوسرا پانی نہیں ہے تو تیمم کرنا چاہیے اور اگر وضو کرتا ہے تو باطل ہے اور اگر پانی موجود ہو پھر غصبی برتن سے وضو کرنا مسمیٰ کمرے یا ان برتنوں سے منہ اور ہاتھ پر پانی ڈالے تو اس کا وضو باطل ہے اور اگر چلو یا کسی دوسری چیز سے پانی لے کر منہ اور ہاتھوں پر ڈالے تو اس کا وضو صحیح ہے، اگرچہ غصبی برتن میں تصرف کرنے کی وجہ سے اس نے گناہ کیا ہے، اور سونے یا چاندی کے برتن میں سے پانی لینا اور وضو کرنا احتیاط واجب کی بناء پر غصبی برتن کی طرح ہے۔

مسئلہ ۲۸۶۔ اگر کسی امام یا امامزادہ کے صحن میں جو پہلے قبرستان زین کو خاص طور سے قبرستان کے لئے وقف کیا تھا تو اس حوض یا نہر سے وضو کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۶۔ وضو کے اعضاء دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت پاک ہوں۔

مسئلہ ۲۸۷۔ اگر ایک عضو کا وضو یا مسح ختم ہو جائے اور وہ وضو مکمل ہونے سے پہلے نجس ہو جائے تو وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۔ اگر اعضائے وضو کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ نجس ہو تو وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن پیشاب و پاخانہ کے مقام کے لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے اس کو پاک کرے پھر وضو کرے۔

مسئلہ ۲۸۹۔ اگر اعضائے وضو میں کوئی ایک نجس ہو اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو سے پہلے اس نجس عضو کو پاک کیا تھا یا نہیں، چنانچہ اگر وضو کرتے وقت اس عضو کے پاک اور نجس ہونے کی طرف ملتفت نہ تھا تو وضو باطل ہے اور اگر اسے علم ہو کہ وہ ملتفت تھا یا شک کرے کہ ملتفت تھا یا نہیں تو پھر وضو صحیح ہے، اور ہر صورت میں اس نجس عضو کو پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۹۰۔ اگر چہرے یا ہاتھوں کی کوئی جگہ کٹ گئی ہو اور اس کا خون بند نہ ہو رہا ہو اور پانی بھی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہو تو اس حصہ کو کر یا جاری پانی میں ڈبو دیں یا نل کے نیچے کر دیں اور اس کو تھوڑا سا دبائیں تاکہ خون بند ہو جائے اسی کے بعد اسی حکم کے مطابق جو پہلے بیان کیا گیا وضوئے ارتماسی کرے۔

۷۔ وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہوں

مسئلہ ۲۹۱۔ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضو کرتا ہے تو نماز کے تمام واجبات یا کچھ واجبات وقت کے بعد ہوں گے تو پھر تیمم کرنا چاہیے، لیکن اگر تیمم اور وضو کے لئے وقت برابر ہو تو پھر وضو کرے۔

مسئلہ ۲۹۲۔ جس کو تنگی وقت کی وجہ سے نماز تیمم سے پڑھنی چاہیے تھی اگر وہ وضو سے پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے خواہ اسی نماز کے لئے وضو کرے یا کسی اور کام کو انجام دینے کے لئے وضو کرے۔

۸۔ قربت کی نیت سے وضو کرے،

یعنی صرف خدا کے لئے اس کام کو بجالائے، چنانچہ ریاکاری، خود نمائی یا ٹھنڈک وغیرہ کی نیت سے کرے تو وضو باطل ہے۔
مسئلہ ۲۹۳۔ نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں اور نہ دل میں کرنا ضروری ہے بس اتنا کافی ہے کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا کر رہے ہو تو وہ کہہ دے کہ وضو کر رہا ہوں۔

۹۔ وضو میں ترتیب کا لحاظ رکھے،

یعنی پہلے چہرہ اس کے بعد اہنہا ہاتھ، اس کی بعد بایاں ہاتھ، اس کے بعد سر کا مسح اس کے بعد پاؤں کا مسح کرے، اور احتیاط واجب کی بناء پر داہنے پیر کو بائیں پیر سے پہلے مسح کرے، اور اگر وضو اس ترتیب سے نہ کرے تو وضو باطل ہوگا۔

۱۰۔ وضو کے تمام افعال کو یکے بعد دیگرے بجالائے۔

مسئلہ ۲۹۴۔ اگر وضو کے افعال میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ اس وقت جس عضو کو دھو رہا ہے یا مسح کر رہا ہے، اس سے پہلے کہ تمام اعضاء جن پر مسح کیا ہے یا دھویا ہے خشک ہو چکے ہوں تو وضو باطل ہو جائے گا اور اگر فقط ایک عضو کی قری خشک ہو گئی ہو مثلاً جب بائیں ہاتھ کو دھو رہا ہے تو دائیں ہاتھ یا منہ کی قری خشک ہو گئی ہو تو بہتر یہ ہے کہ نئے سرے سے وضو کرے۔

مسئلہ ۲۹۵۔ اگر افعال وضو کو پے درپے بجالائے لیکن ہوا کی گرمی یا جسم کی حرارت وغیرہ کی وجہ سے اعضاء کی رطوبت خشک ہو جائے تو وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۹۶۔ وضو کرتے ہوئے راستہ چلنے میں کوئی صرح نہیں ہے، اس لئے کہ اگر چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر چند قدم چلنے کے بعد سر و پیر کا مسح کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۱۱۔ مباشرت

(یعنی انسان اپنے چہرے اور ہاتھوں کو خود دھوئے اور سر و پیروں کا مسح کرے) اور اگر دوسرا وضو کرائے یا مدد کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۲۹۷۔ جو شخص خود وضو کرنے پر قادر نہ ہو اس کو چاہئے کہ دوسرے کی مدد سے وضو کرے اور دوسرا شخص اگر اس کی اجرت مانگے اور یہ دے سکتا ہو تو دینا چاہئے اور نیت وضو خود اسی شخص اور نائب دونوں کو کرنی چاہئے، اور اس کو اپنے ہاتھ سے مسح کرنا چاہئے اور اگر وہ نہیں کر سکتا تو دوسرا اس کے ہاتھ کو پکڑ کر مسح کی جگہ پر پھرائے اور اگر یہ چاہے ممکن نہ ہو تو اس کے ہاتھ سے قری لے کر اس کے سر و پیروں کا مسح کرنا چاہئے لیکن اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۲۹۸۔ جو افعال وضو انسان خود بجالا سکتا ہو اس میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لیننی چاہئے۔

۱۲۔ پانی کا استعمال باعث نقصان نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۹۔ اگر نقصان کا خوف ہو یا یہ خطرہ ہو کہ اگر پانی سے وضو کرے گا تو پیاسا رہ جائے گا تو اسے وضو نہیں کرنا چاہئے، لیکن اگر وہ نہیں جانتا کہ پانی اس کے لئے نقصان دہ ہے اور وضو کر لیتا ہے اور اسے بعد میں معلوم ہو کہ اس کے لئے پانی کا استعمال ضرر رسان تھا تو اس کا وضو صحیح ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس وضو سے نماز نہ پڑھے اور تیمم کرے اور اگر اس نے اسی وضو سے نماز پڑھ لی تو احتیاط مستحب ہے کہ دوبارہ نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۰۔ اگر پانی کی کم مقدار اس کے لئے باعث نقصان نہ ہو تو اسی مقدار سے وضو کرنا چاہئے۔

۱۳۔ پانی کے پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ ۳۰۱۔ اگر معلوم ہو کہ کوئی چیز اعضاء وضو سے چمکی ہوئی ہے لیکن شک ہو کہ پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہے کہ نہیں تو اس کو دور کر دینا چاہئے یا پانی کو اس کے نیچے تک پہنچایا جائے۔

مسئلہ ۳۰۲۔ اگر ناخن کے نیچے تھوڑا سا میل جمع ہو جائے تو وضو میں اشکال نہیں ہے، لیکن اگر ناخن اتار لے پھر اس میل کو وضو کرنے کے لئے دور کرنا پڑے گا اور نیز اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑے ہوں اور میل کچیل اس ناخن کے نیچے ظاہری حصہ شمار ہوتی ہو تو جو معمول سے زیادہ ہے اسے دور کیا جائے۔

مسئلہ ۳۰۳۔ اگر جلنے یا کسی اور وجہ سے اعضاء وضو پر آبلے پڑ جائیں تو ان کا دھونا اور ان کے اوپر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر ان میں سوراخ ہو جائے تو ان کے نیچے پانی کا پہنچنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر اس کے ایک طرف کی کھاجا ہو جائے تو دوسری طرف کے نیچے پانی کا پہنچنا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر کھال اس طرح اکھڑ جائے جو کبھی اکھڑ کہ بدن سے چمک جاتی ہے او کبھی اوپر اٹھ جاتی ہے تو اس کے نیچے پانی کا پہنچنا ضروری ہے یا اسے کاٹ دیا جائے۔

مسئلہ ۳۰۴۔ اگر انسان کو یہ احتمال یہ ہو کہ اعضاء وضو پر کوئی مانع موجود ہے تو اگر اس کا یہ احتمال عقلی ہو تو اس کی تحقیق کرنی چاہئے، مثلاً گل کاری یا رنگ کاری کی بعد شک ہو کہ کچھ گل یا رنگ اس کے ہاتھ پر لگا رہ گیا ہے، تو تحقیق کرے یا ہاتھ کو اتار کر لے کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اگر کچھ لگا تھا تو وہ دور ہو گیا ہے یا اس کے نیچے پانی پہنچ گیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۵۔ جس جگہ کو دھونا یا اس پر مسح کرنا ہے اس پر جتنی بھی میل ہو اگر میل پانی کے بدن تک پہنچنے سے مانع نہیں تو اس کا کوئی حرج نہیں اور یہی حکم ہے اگر چونا وغیرہ کرنے کے بعد کوئی سفید چیز بدن پر لگی ہے جو جلد تک پانی کے پہنچنے سے مانع نہیں ہے ہاں اگر یہ شک کرے کہ اس کے ہوتے ہوئے پانی اس کے نیچے جلد تک پہنچ رہا ہے یا نہیں تو اس کو دور کرے۔

مسئلہ ۳۰۶۔ اگر وضو کرنے سے پہلے اسے معلوم ہو کہ بعض اعضاء وضو پر رکاوٹ موجود ہے جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے روکتی ہے لیکن وضو کر لینے کے بعد شک ہو کہ وضو کرتے وقت پانی جلد تک پہنچ گیا ہے یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۰۷۔ اگر وضو کے بعض اعضاء پر کوئی چیز موجود ہو کہ جس کے ہوتے ہوئے کبھی پانی اس کے نیچے پہنچ جاتا ہے اور کبھی نہیں پہنچتا اب اگر وضو کر لینے کے بعد شک ہو جائے کہ پانی اس کی نیچے پہنچا تھا یا نہیں تو اگر جانتا ہے کہ میں وضو کرتے وقت اس کے نیچے پانی کے پہنچنے کی طرف ملتفت نہیں تھا تو دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ ۲۰۸۔ اگر وضو کے بعد اپنے ہاتھ میں کوئی چیز پکھے اور معلوم نہ ہو کہ وضو کرتے وقت یہ چیز تھی کہ نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر اسے علم ہے کہ وضو کرتے وقت وہ اس مانع کی طرف ملتفت نہیں تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ ۳۰۹۔ اگر وضو کے بعد شک ہو کہ اعضاء وضو پر کوئی ایسی رکاوٹ موجود تھی جو پانی کے جلد تک پہنچنے سے روکتی ہے یا موجود نہیں تھی تو اس کا وضو صحیح ہے۔

وضو کے احکام

مسئلہ ۳۱۰ جو شخص امور وضو یا شرائط وضو، مثلاً پانی کے پاک ہونے یا اعضاء وضو پر مانع کے موجود ہونے کے بارے میں زیادہ شک کرے تو اس کو اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ اگر انسان با وضو ہو اور شک کرے کہ وضو باطل ہوا کہ نہیں تو وہ اس پر بناء رکھے کہ وضو باقی ہے، لیکن اگر پیشاب کے بعد استبراء کے بغیر وضو کیا ہو اور اس کے بعد تری خارج ہو جائے اور یہ نہیں جانتا ہو کہ یہ تری پیشاب کی ہے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۳۱۲۔ اگر کوئی شک کرے میں نے وضو کیا ہے یا نہیں تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۱۳۔ جسے معلوم ہو کہ میں نے وضو کیا تھا اور ایک حد بھی سرزد بھی ہوا تھا مثلاً پیشاب کیا تھا، لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے پہلے کونسا کام کیا ہے تو اگر یہ صورت نماز سے پہلے درپیش ہو تو وضو کرے اور اگر حالت نماز میں پیش آئے تو نماز توڑ دے اور وضو کرے اور اگر نماز کے بعد پیش آئے وضو کرے اور پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ اگر نماز کے بعد شک ہو کہ وضو کیا تھا کہ نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن بعد کی نمازوں کے لیے وضو کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۱۵۔ اگر نماز چڑھنے کے دوران شک ہو جائے کہ وضو کیا تھا کہ نہیں تو نماز باطل ہے اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۱۶۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد شک کرے کہ اس کا وضو نماز سے پہلے باطل ہوا ہے یا نماز کے بعد تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۱۷۔ اگر انسان کو ایسا مرض لاحق ہو جائے جس میں قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو یا پاخانہ کو روک نہ سکتا ہو تو اگر اس کو معلوم ہو کہ اول وقت سے آخر وقت نماز تک وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی مہلت مل جائے گی تو نماز کو اسی مہلت کے وقفہ میں ادا کرے اور صرف واجبات نماز پر اکتفاء کرنا چاہئے اور اگر اتنا موقع نہ ہو تو اذان و اقامت و قنوت کو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگر وضو و نماز کا وقت نہیں ملتا لیکن نماز میں صرف چند مرتبہ پیشاب آتا ہے اور اس طرح ہو کہ اگر ہو مرتبہ وضو کرنا چاہے تو اس کے لئے مشکل نہ ہو تو اس صورت میں بناء بر احتیاط واجب ایک پانی کا برتن اپنے پہلو میں رکھے اور جب پیشاب سرزد ہو وضو کرے اور بقیہ نماز کو پڑھے، اور اسی طرح اگر ایسی بیماری رکھتا ہو کہ اثناء نماز میں چند بار پاخانہ اس سے خارج

ہو اور بار بار وضو کرنا بھی اس کے لئے مشکل نہیں تو وہ پانی کا برتن اپنے قریب رکھ لے اور جب بھی پاخانہ خارج ہو وضو کر کے بقیہ نماز کو پڑھے۔

مسئلہ ۳۱۹۔ اگر کسی کو پے در پے پاخانہ آتا ہے تو اگر وہ نماز کا کچھ حصہ وضو سے ادا کر سکتا ہے تو پاخانہ کے بعد ہر دفعہ وضو کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے لئے وضو کرنا مشکل ہو جائے۔

مسئلہ ۳۲۰۔ جس شخص کا پیشاب بار بار نکلتا ہو تو اگر دونوں تو اگر دو نمازوں کے درمیان ایک قطرہ پیشاب بھی اس سے خارج نہ ہو تو وہ ایک ہی وضو سے دونوں نمازوں کو پڑھ سکتا ہے اور اثنائے نماز میں خارج ہونے والے قطرات سے کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۳۲۱۔ جسے بار بار پیشاب یا پاخانہ خارج ہوتا رہتا ہے اگر وہ نماز کا کوئی حصہ بھی وضو کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا تو وہ چند نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ سکتا ہے مگر اختیاری حالت میں پیشاب یا پاخانہ کرے یا کوئی ایسی چیز اس سے سرزد ہو جو وضو کو باطل کر دیتی ہے تو پھر نہیں پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۲۲۔ اگر کسی کو ایسی بیماری ہو کہ ریاح روکنے پر قادر نہیں ہے تو وہ ان لوگوں کے وظیفہ پر عمل کرے جو پاخانہ روکنے پر قادر نہیں ہیں۔

مسئلہ ۳۲۳۔ جس کا پاخانہ پے در پے نکلتا ہو اس کو وضو کے بعد فوراً نماز شروع کر دینی چاہئے اور نماز احتیاط، سجدہ اور بھولے ہوئے تشهد کو بجالانے کے لئے دوسرے وضو کی ضرورت نہیں ہے بشرط کہ نماز اور ان چیزوں کے درمیان فاصلہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ جس شخص کو پیشاب کے قطرات آتے رہتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ نماز کے لئے (کسی تھیلی کے ذریعہ جس میں روئی وغیرہ رکھی ہو جو پیشاب کو دوسری جگہ تک جانے سے روکے) اپنے کو نجاست سے بچائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے مقام پیشاب کو جو کہ نجس ہے دھو لیا جائے، اور اسی طرح وہ شخص جسے بار بار پاخانہ آتا ہے اگر اس کے لئے ممکن ہو تو نماز پڑھنے کی مقدار پاخانہ کو دوسری جگہوں تک لگنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر مشقت نہ ہو تو ہر نماز کے لئے مقام پاخانہ کو پاک کرے۔

مسئلہ ۳۲۵۔ جو شخص بار بار پیشاب و پاخانہ سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا اگر اس کے لیے ممکن ہو تو بمقدار نماز، پیشاب و پاخانہ کو روکے اگر اس چہ اس پر کچھ حرج بھی ہوتا ہو بلکہ اگر اس بیماری کا علاج آسانی سے ہو سکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ علاج کرائے۔

مسئلہ ۳۲۶۔ جو لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں صحت یاب ہونے کے بعد اوپر درج شدہ قاعدے کے مطابق بیماری میں پڑھی ہوئی نمازوں کی قضا ان کے لئے ضروری نہیں ہے، البتہ اگر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اچھے ہو جائیں تو جس نماز کا وقت باقی ہے اس کا اعادہ کرنا چاہئے۔

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا چاہئے:

مسئلہ ۳۲۷۔ جن چیزوں کے لئے وضو کرنا چاہئے

مسئلہ ۳۲۷۔ چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے:

۱۔ نماز میت کے علاوہ تمام واجب نمازوں کے لئے۔

۲۔ بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کے لئے اگر اس سے نماز کے درمیان کوئی حدث مثلاً پیشاب سرزد ہو جائے۔

۳۔ واجب طواف کے لئے۔

۴۔ اگر نذریا عہد یا قسم کھائے کہ وضو کروں گا اور باطہارت رہوں گا۔

۵۔ جب نذر کرے کہ اپنے بدن کے کسی حصہ کو قرآن سے مس کروں گا۔

۶۔ نجس شدہ قرآن کو پاک کرنے کے لئے یا نجاست کی جگہ سے اس کو نکالنے کے لئے مجبور ہو کہ ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ قرآن سے مس کرے، لیکن اگر وضو کی مقدار تک قرآن کے نجس رہنے میں ہے حرام متی ہو تو وضو کئے بغیر قرآن کو بیت الخلاء وغیرہ سے باہر نکال لینا چاہئے یا اگر نجس تھا تو اسے پاک کر لیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو قرآن کے حروف کو ہاتھ لگانے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۳۲۸۔ بغیر وضو کے قرآن کی تحریر کو چھونا حرام ہے، لیکن دوسری زبانوں میں جو ترجمے ہوئے ہیں ان کے بارے میں یہ حکم نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۹۔ اگر بچہ یا دیوانہ بغیر وضو، قرآن کی تحریر کو چھوئے تو اس کو روکنا واجب نہیں ہے لیکن اگر ان سے کوئی ایسا کام سرزد ہو جو قرآن کی بے احترامی کا سبب ہو تو روکنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۳۰۔ جو شخص با وضو نہ ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ نام خدا کو جس لغت میں بھی لکھا ہو اس سے نہ کرے۔

مسئلہ ۳۳۱۔ اگر وقت نماز کے داخل ہونے سے پہلے باطہارت رہنے کی نیت سے وضو یا غسل کر لیا جائے تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ اگر وقت کے داخل ہونے کا یقین کرنے کے بعد واجب کرے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت داخل نہیں ہوا تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ نماز میت، زیارت اہل قبور، مسجد اور حرم آئمہ علیہم السلام میں جانے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے اور قرآن مجید کو اپنے پاس رکھنے لکھنے اور پڑھنے اور حاشیہ قرآن کو مس کرنے اور سونے کے لئے بھی وضو کرنا مستحب ہے اور جو با وضو اس

کے لئے دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے اور اگر مذکورہ کاموں کے لئے وضو کیا ہے تو ہر وہ کام جسے با وضو بجالانا ضروری ہے وہ اس وضو سے کیا جاسکتا ہے، مثلاً اس وضو سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

وہ چیزیں جن سے وضو باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۳۴۔ سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں :

۱۔ پیشاب کانگنا۔ ۲۔ پاخانہ کانگنا

۳۔ وہ ریح جو پاخانہ کے مقام سے خارج ہوتی ہے۔

۴۔ وہ نیند کہ جس کے ذریعہ نہ آنکھ دیکھ سکے اور نہ کان سن سکے اور اگر آنکھ تو نہیں دیکھ سکتی لیکن کان سنتے ہیں تو وضو باطل نہیں ہوگا۔

۵۔ وہ تمام چیزیں جو عقل کو زائل کر دیتی ہیں، جیسے مستی، بے ہوشی، دیوانگی۔

۶۔ استحاضہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

۷۔ جس کام کے لئے غسل کی ضرورت پڑے، جیسے جنابت۔

وضو جبرہ کے احکام

جس چیز سے زخم یا ٹوٹے ہوئے عضو کو باندھ دیتے ہیں اور اس کے اوپر دوا رکھتے ہیں اس کو جبرہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵۔ اگر اعضاء وضو میں سے کسی عضو پر زخم، پھوڑا ہو یا وہ عضو ٹوٹ گیا ہو اور اس کا اوپری حصہ کھلا ہو اور خون نہ ہو اور پانی بھی مضر نہ ہو تو حسب معمول وضو کرے۔

مسئلہ ۳۳۶۔ اگر زخم، پھوڑا یا شکستگی چہرے یا ہاتھوں پر ہو اور اس کا اوپری حصہ کھلا ہو لیکن پانی ڈالنا اس کے لئے مضر ہو تو اس کے اطراف کا دھو لینا کافی ہے، البتہ اگر گیلے ہاتھ کا پھیرنا مضر نہ ہو تو اپنا گیلہا ہاتھ اس پر پھیرے اور اگر مضر ہو تو ایک پاک کپڑا رکھ کر اس پر گیلے ہاتھ پھیرے اور اگر یہ بھی مضر ہو یا زخم نجس ہو اور اسے پاک بھی نہ کیا جاسکتا ہو تو اس کے اطراف کو جیسا کہ وضو میں بیان کیا گیا ہے اوپر سے نیچے دھویا جائے اور احتیاط واجب ہے کہ آخری صورت میں جس بیماری کا ذکر کیا گیا ہے اس میں تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۳۷۔ اگر زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی مسح کی جگہ پر ہو اور اس پر مسح نہ کر سکتا ہو تو اس پر ایک پاک کپڑا رکھ کر کپڑے کے اوپر وضو کے پانی کی تری سے مسح کرے، اور اگر کپڑا رکھنا ممکن نہ ہو تو بغیر مسح کے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۳۸۔ اگر زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی پر کپڑا، چونایا اسی قسم کو کوئی چیز بندھی ہے اور اس کا کھولنا زیادہ نقصان اور تکلیف کا باعث بھی نہیں ہے اور پانی بھی نقصان دہ نہیں ہے تو اس کو کھول کر وضو کرے، چاہے وہ زخم وغیرہ چہرہ اور ہاتھ پر ہوں یا سر کے اگلے حصے اور پاؤں پر۔

مسئلہ ۳۳۹۔ اگر زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی چہرہ یا ہاتھوں پر ہو اور اس کو کھولا جاسکے تو اگرچہ اس پر پانی ڈالنا مضر ہو لیکن تر ہاتھ کا پھیرنا ضرر نہ رکھتا ہو تو تر ہاتھ اس کے اوپر پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ اگر زخم کا کھولنا ممکن نہ ہو لیکن زخم اور جو چیز زخم کے اوپر رکھی ہوئی ہے وہ پاک ہے اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہے اور ضرر بھی نہیں رکھتا تو ایسی صورت میں زخم کے اوپر پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر زخم یا اس کے اوپر والی چیز نجس ہو چنانچہ اسے دھونا اور پانی کا زخم تک پہنچانا بغیر زحمت اٹھائے ممکن ہے تو پانی سے اس کو دھویا جائے اور وضو کرتے وقت پانی زخم تک پہنچایا جائے اور اگر پانی زخم کے لئے مضر ہو یا پانی کا زخم تک پہنچانا ممکن نہ ہو یا زخم نجس ہو اور اسے دھونا بھی ممکن نہ ہو تو زخم کے کناروں کو وضو میں بیان کردہ صورت کے مطابق دھویا جائے اور اگر یہ ”یعنی زخم کے اوپر والی چیز“ پاک ہے تو اس کے اوپر مسح کیا جائے اور اگر چہرہ نجس ہے یا اس کے اوپر ہاتھ نہیں پھیرا جاسکتا، مثلاً اس کے اوپر ایسی دوائی لگی ہے جو ہاتھ سے چمٹ جاتی ہے تو کوئی پاک کپڑا اس کے اوپر اس طرح رکھا جائے کہ وہ جبیرہ کا حصہ شمار ہو اور تر ہاتھ اس پر پھیر لیا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو کرے اور تیمم بھی بجالائے۔

مسئلہ ۳۴۱۔ اگر پورے چہرہ یا ایک ہاتھ پر جبیرہ بندھا ہو تو جبیرہ والے احکام اس پر جاری ہوں گے اور وضو جبیرہ کرنا واجب ہوگا، لیکن اگر وضو کے اکثر و بیشتر اعضاء کو گھیرے ہوئے ہو تو پھر احکام جبیرہ جاری نہیں ہوں گے اور اسے تیمم کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۴۲۔ اگر جبیرہ وضو کے تمام اعضاء کو گھیرے ہوئے تو تیمم کرے۔

مسئلہ ۳۴۳۔ جس کی ہتھیلی یا انگلیوں میں جبیرہ ہو اور وضو کرتے وقت گیلیا ہاتھ اس پر پھیر چکا ہو تو سر و پیر کے مسح کو اسی تری سے انجام دے سکتا ہے اور اگر وہ تری کافی نہ ہو تو وضو کے دیگر اعضاء سے رطوبت لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۴۴۔ اگر جبیرہ پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو گھیرے ہو لیکن تھوڑی سی مقدار انگلیوں کی طرف اور کچھ حصے پاؤں کے اوپر والی طرف کھلا ہو تو جو جگہ کھلی ہے وہاں تو پاؤں کے اوپر جہاں جبیرہ ہے وہاں جبیرہ پر مسح کرے۔

مسئلہ ۳۴۵۔ اگر چہرے یا ہاتھوں پر کئی جبیرہ ہیں تو ان کے درمیان والے حصے کو دھوئے اور اگر جبیرہ سے پاؤں کے اوپر ہیں تو ان کے درمیان والے حصوں کا مسح کرے اور جہاں جبیرہ ہے وہاں جبیرہ کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ اگر جیرہ زخم کے اطراف کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور اس کو ہٹانا ممکن بھی نہ ہو تو جیرہ والے قاعدہ عمل پر کریں اور بناء براحتیاط تیمم بھی کریں، اور اگر اضافی جیرہ کا ہٹا دینا ممکن ہو تو اس کو ہٹا دیں، پس اگر زخم چہرہ اور ہاتھوں پر ہے تو اس کے کناروں کو دھو لے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر ہے تو اس کے اطراف کا مسح کرے اور زخم کی جگہ پر جیرہ کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ ۳۴۷۔ اگر اعضاء وضو پر زخم، جراثیم، شکستگی کا تو وجود نہیں ہے لیکن کسی دوسرے اسباب کی بناء پر اس کے لئے پانی نقصان دہ ہے تو تیمم کرے، لیکن اگر پانی صرف چہرہ اور ہاتھ کے کچھ حصہ ہی کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کے اطراف کو بھی دھوئے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۴۸۔ اگر وضو کے کسی اعضاء کی رگ سے خون نکالا جائے اور اس سے دھونا ممکن نہ ہو یا نقصان دہ ہو تو اگر اس کے اوپر باندھا ہو تو جیرہ کے احکام پر عمل کرے اور اگر کھلا ہوا ہے تو اس کے اطراف کو دھونے کے بعد احتیاط واجب یہ ہے کہ کپڑا اس کے اوپر رکھیں اور تر ہاتھ اس کے اوپر پھیر جائے۔

مسئلہ ۳۴۹۔ اگر اعضاء وضو یا غسل پر کوئی ایسی چپکی ہوئی ہے جس کا اکھاڑنا ممکن نہیں ہے یا بہت زیادہ مشقت کا باعث ہے تو جیرہ کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۳۵۰۔ غسل جیرہ کا طریقہ وضو جیرہ کی طرح ہے لیکن احتیاط واجب کی بناء پر اس کو غسل ترتیبی بجالانے نہ ارتماسی۔

مسئلہ ۳۵۱۔ جس کا فریضہ تیمم ہے اگر اس کے اعضاء تیمم میں زخم پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو وہ وضو جیرہ کی طرح تیمم جیرہ کرے۔

مسئلہ ۳۵۲۔ جس کا فریضہ وضو جیرہ یا غسل جیرہ کے ساتھ نماز پڑھنا ہو اگر اس کو معلوم ہے کہ آخر وقت تک اس کا عذر دور نہ ہوگا تو اول وقت نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر امید ہو کہ آخر وقت تک عذر برطرف ہو جائے گا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ انتظار کرے، اب اگر اس کا عذر دور نہ ہو تو آخر وقت میں وضو یا غسل جیرہ کر کے نماز ادا کرے۔

مسئلہ ۳۵۳۔ اگر کوئی شخص آنکھ کی بیماری کی وجہ سے پلکیں بند کر کے رکھتا ہو تو اسے وضو اور غسل جیرہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آیا مجھے تیمم کرنا ہے یا وضو جیرہ تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں بجالائے۔

مسئلہ ۳۵۵۔ جن نمازوں کو وضو جیرہ سے پڑھا ہو وہ صحیح ہیں اور جب عذر دور ہو جائے تو بعد والی نمازوں کے لئے بھی وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر اسے معلوم نہیں تھا کہ اس کی شرعی تکلیف جیرہ ہے یا تیمم اور وہ دونوں کو بجالایا ہو تو پھر بعد والی نمازوں کے لئے وضو کرے۔

واجب غسل

سات غسل واجب ہیں :

- ۱۔ غسل جنابت
- ۲۔ غسل حیض
- ۳۔ غسل نفاس
- ۴۔ غسل استحاضہ
- ۵۔ غسل مس میت
- ۶۔ غسل میت ۷۔ وہ مستحبی غسل جو نذر، عہد، قسم کی وجہ سے واجب ہو جائے۔

غسل جنابت کے احکام

مسئلہ ۳۵۶۔ انسان دو چیزوں سے جنب ہوتا ہے۔

اول : جماع (جنسی آمیزش)

دوم : منی کا نکلنا، چاہے خواب میں نکلے یا بیداری میں، کم نکلے یا زیادہ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے اپنے اختیار سے ہونہ ہو۔

مسئلہ ۳۵۷۔ اگر انسان سے کوئی رطوبت خارج ہو اور معلوم نہ ہو کہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت، پس اگر شہوت کے ساتھ اچھل کر نکلے اور اس کے نکلنے کے بعد بدن سست ہو گیا ہو تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے لیکن اگر ان تین علامات میں سے ساری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رطوبت منی کے حکم میں نہیں آئے گی، البتہ مریض اور عورت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اچھل کر باہر آئے بلکہ اگر صرف شہوت کے ساتھ نکلے تو وہ منی کے حکم میں ہوگی۔

مسئلہ ۳۵۸۔ منی خارج ہونے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد کوئی رطوبت باہر آجائے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ منی ہے کہ کوئی دوسری رطوبت تو وہ منی کے حکم میں ہوگی۔

مسئلہ ۳۵۹۔ اگر انسان جماع کرے اور عضو تناسل ختنہ گاہ کی مقدار تک یا اس سے زیادہ داخل ہو جائے، مدخول چاہے عورت ہو یا مرد، قبل میں ہو یا دبر، دونوں بالغ ہوں یا نابالغ، منی خارج ہو یا نہیں، ان تمام صورتوں میں دونوں جنب ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ اگر شک ہو کہ عضو تناسل ختنہ گاہ کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۱۔ اگر کوئی (معاذ اللہ) کسی حیوان سے بد فعلی کرے اور منی باہر آجائے تو وہ جنب ہو جاتا ہے اور اس کے لئے غسل کافی ہے، لیکن اگر منی نہ نکلے تو بناء بر احتیاط واجب نماز اور اس قسم کی چیزوں کے لئے غسل و وضو دونوں کرے، البتہ اگر اس فعل سے پہلے با وضو تھا تو صرف غسل کافی ہے۔

مسئلہ ۳۶۲۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہے، اسی طرح اگر شک ہو کہ منی باہر نکلی یا نہیں تب بھی غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ جو شخص غسل نہ کر سکتا ہو لیکن تیمم کر سکتا ہو وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بغیر کسی وجہ سے اپنی بیوی سے جماع کرے تو اشکال رکھتا ہے، لیکن اگر لذت حاصل کرنے کے لئے ہو یا جماع نہ کرنے سے اسے کوئی خوف و خطرہ لاحق ہو سکتا ہو تو پھر اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۴۔ اگر اپنے لباس میں منی دیکھے اور یقین ہو جائے کہ یہ اسی کی ہے تو غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں یقین ہو کہ حالت جنابت سے پڑھی ہیں تو ان کی قضا کرے، لیکن جن نمازوں کے بارے میں شک ہو ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

جو کام مجنب پر حرام ہیں:

مسئلہ ۳۶۵۔ پانچ چیزیں مجنب پر حرام ہیں:

- ۱۔ خط قرآن، اسم خدا، اسمائے انبیاء، اسمائے آئمہ، بناء بر احتیاط واجب، کا جھوٹا۔
- ۲۔ مسجد الحرام اور مسجد النبی میں جانا چاہے ایک دروازہ سے جا کر دوسرے سے نکل جائے۔
- ۳۔ دیگر مساجد میں ٹھہرنا، لیکن اگر ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے یا کوئی چیز اٹھانے کے لئے جائے تو کوئی صرج نہیں ہے، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حرم آئمہ میں بھی نہ ٹھہرے، اگرچہ بہتر یہ ہے کہ جو مسجد الحرام اور مسجد نبوی کا حکم ذکر ہوا ہے حرم آئمہ میں بھی اسی حکم پر عمل کرے۔
- ۴۔ مسجد میں کوئی چیز رکھنا۔

۵۔ مندرجہ ذیل سورتوں میں سے کسی کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور وہ چار سورتیں ہیں:

الف: سورہ ”الم تنزیل“ پارہ نمبر ۲۱ سورہ ۳۲۔

ب: سورہ ”حم سجدہ“ پارہ نمبر ۲۴ سورہ ۴۱۔

ج: سورہ ”والنجم“ پارہ نمبر ۲۷ سورہ ۵۳۔

د: سورہ ”علق“ پارہ نمبر ۳۰ سورہ ۹۶۔

جو چیزیں منجانب کے لئے مکروہ ہیں:

- ۱۔ ۲۔ کھانا اور پینا، البتہ وضو کرنے کے بعد مکروہ نہیں ہے۔
- ۳۔ واجب سجدہ والی سورتوں کے علاوہ سات سے زیادہ آیات قرآن کا پڑھنا۔
- ۴۔ جلد قرآن، حاشیہ قراں، دو سطروں کے بیچ کے حصہ کو بدن کے کسی حصہ سے مس کرنا۔
- ۵۔ قرآن مجید اپنے ساتھ رکھنا
- ۶۔ سونا لیکن اگر وضو کر لے یا پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر لے تو پھر سونا مکروہ نہیں ہے۔
- ۷۔ بالوں میں خضاب کرنا وغیرہ
- ۸۔ جسم پر تیل اور مختلف اقسام کی کریمیں ملنا۔
- ۹۔ احتلام کے بعد جماع کرنا۔

غسل جنابت:

مسئلہ ۳۶۶۔ جنابت دور کرنے اور پاک ہونے کے لئے غسل جنابت کرنا مستحب ہے، لیکن واجب نماز وغیرہ کے لئے غسل جنابت واجب ہے، اور نماز میت، سجدہ شکر، قرآن کے واجبی سجدوں (جب واجب سجدے کی آیت کو کسی دوسرے سے سن لے) کے لئے غسل جنابت واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۷۔ غسل جنابت کمرے وقت واجب یا مستحب کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے صرف قصد قربت اور اطاعت حکم خداوندی کی خاطر بجا لانا کافی ہے۔

مسئلہ ۳۶۸۔ اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ غسل وقت سے پہلے تھا تو اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۶۹۔ غسل خواہ واجب ہو یا مستحب دو طرح سے کیا جاسکتا ہے ترتیبی اور ارتعاسی۔

غسل ترتیبی:

مسئلہ ۳۷۰۔ غسل ترتیبی کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد پہلے سر اور گردن کو دھوئے اس کے بعد داہنی طرف کو اس کے بعد بائیں طرف کو، اور اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے یا مسئلہ نہ جانے کی وجہ سے اس ترتیب سے غسل نہ کرے تو اس کا غسل باطل ہوگا۔

مسئلہ ۳۷۱۔ آدھی ناف نصف شرمگاہ کو داہنے بدن کے ساتھ اور دوسرے نصف کو بائیں بدن کے ساتھ دھوئے لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری ناف اور شرمگاہ داہنی طرف کے ساتھ بھی اور بائیں طرف کے ساتھ بھی دھوئے۔

مسئلہ ۳۷۲۔ یہ یقین کرنے کے لئے کہ بدن کے تینوں حصوں، سر و گردن، داہنی طرف، بائیں طرف کو دھولیا ہے ایک حصہ کو دھوتے وقت تھوڑا سا دوسرا حصہ بھی دھولے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کے داہنے حصہ کے ساتھ پھر گردن کے داہنے حصہ کو اور بائیں حصہ کے ساتھ گردن کے بائیں حصہ کو دھولے۔

مسئلہ ۳۷۳۔ اگر غسل کرنے کے بعد یہ معلوم ہو کہ بدن کا کچھ حصہ دھونے کے بغیر رہ گیا ہے لیکن وہ حصہ کون سا ہے یہ معلوم نہ ہو تو دوبارہ غسل کرے۔

مسئلہ ۳۷۴۔ اگر غسل کے بعد معلوم ہو کہ کچھ حصہ دھونے سے رہ گیا ہے تو اگر بائیں طرف کا ہے تو صرف اتنا حصہ کا دھولینا کافی ہے اور اگر داہنی طرف کا ہے تو اس کا دھونے کے بعد بائیں طرف کو پھر دوبارہ دھوئے اور اگر سر و گردن کا حصہ رہ گیا ہو تو اس کو دھونے کے بعد داہنی اور بائیں طرف کو دوبارہ دھونا چاہئے۔

مسئلہ ۳۷۵۔ اگر غسل مکمل ہونے سے پہلے بائیں طرف کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک گذرے تو صرف اسی مقدار کا دھولینا کافی ہے، لیکن اگر بائیں جانب کو جب دھورہا ہے تو سر و گردن یا اس کے کچھ حصے کو دھونے میں شک کمرے تو ایسے شک کی پروہ نہ کرے۔

غسل ارتماسی:

مسئلہ ۳۷۶۔ غسل ارتماسی کا مطلب یہ ہے کہ نیت کر کے پورا بدن کو ایک ہی دفعہ یا آہستہ آہستہ پانی میں ڈبو نا چاہئے خواہ وہ حوض اور تالاب ہو یا آبشار ہو کہ پانی ایک ہی مرتبہ میں پورے بدن پر گرتا ہے۔

مسئلہ ۳۷۷۔ غسل ارتماسی میں اگر پورا بدن پانی میں ہو اور نیت کر کے بدن کو حرکت دیدے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ اگر غسل ارتماسی کے بعد معلوم ہو کہ بدن کا کچھ حصہ دھونے سے رہ گیا، چاہے وہ حصہ معلوم ہو یا نہ ہو تو دوبارہ غسل کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ اگر غسل ترتیبی کے لئے وقت نہ ہو اور غسل ارتماسی کے لئے وقت ہو تو ارتماسی کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۸۰۔ جس نے واجب روزہ رکھا ہو یا حج یا عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہو وہ غسل ارتماسی نہ کرے اور اپنے سر کو پانی میں نہ ڈبوئے، لیکن اگر بھولے سے غسل ارتماسی کرے تو صحیح ہے۔

غسل کرنے کے احکام:

مسئلہ ۳۸۱۔ غسل ارتماسی میں پہلے سے تمام بدن پاک ہونا چاہئے لیکن غسل ترتیبی میں پورے بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے اور اگر تمام بدن نجس ہو اور ہر حصے کو غسل سے پہلے پاک کر لیا جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۳۸۲۔ حرام میں جنب ہونے والے کا پسینہ نجس نہیں ہے اور ایسا شخص گرم پانی سے غسل کر سکتا ہے اور صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۸۳۔ اگر بدن کا تھوڑا سا حصہ بھی دھونے سے رہ جائے تو غسل باطل ہے، لیکن اندرونی حصے جیسے کان اور ناک کا اندرونی حصہ یا آنکھ کے اندر کا حصہ دھونا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۸۴۔ جس حصہ کے بارے میں شک ہو کہ وہ ظاہر بدن میں داخل ہے یا باطن میں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے دھو لیا جائے۔

مسئلہ ۳۸۵۔ اگر کان کی بالی کا سوراخ یا اس جیسا کوئی اور سوراخ اس قدر کھلا ہو کہ اس کا اندرونی حصہ دکھائی دے اور بدن کا ظاہر شمار کیا جائے تو اسے دھونا ضروری ہے ورنہ اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۸۶۔ غسل کرتے وقت جو چیزیں بدن تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو ان کا الگ کر دینا ضروری ہے اور جب تک دور ہونے کا یقین پیدا نہ ہو غسل نہ کرے اور اگر غسل کر لے تو غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۸۷۔ اگر غسل کرتے وقت کسی شخص کو شک ہو جائے کہ کوئی ایسی چیز اس کے بدن پر ہے یا نہیں جو بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو، اگر اس کا شک عقلاء کی نظر میں بجا ہو تو ضروری ہے کہ چھان بین کرے حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے کہ کوئی ایسی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۸۸۔ ان چھوٹے بالوں کو جو بدن کا حصہ شمار ہوتے ہیں دھونا چاہئے اور بناء بر احتیاط بڑے بال اور ان کے نچلے حصہ کو بھی دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۸۹۔ جن شرائط کا وضو میں ذکر کیا جا چکا ہے، مثلاً پانی کا پاک ہونا اور غصبی نہ ہونا وغیرہ غسل کے لئے بھی یہی شرائط ہیں، البتہ غسل میں یہ ضروری نہیں ہے کہ اوپر سے نیچے کی جانب دھوئے، اسی طرح غسل ترتیبی میں اعضاء کے دھونے میں فاصلے ہو جانے سے بھی کوئی حرج نہیں ہوتا، صرف جو لوگ اپنے پیشاب پاخانہ کو نہیں روک سکے ان کے لئے ضروری ہے کہ پے در پے اعضاء کو دھوئیں اور فوراً نماز پڑھ لیں اور یہی حکم مستحاضہ عورت کے لئے بھی ہے۔

مسئلہ ۳۹۰۔ جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ حمام والے کو (غسل کے پیسے) نہیں دے گا یا اس کی رضا معلوم کرنے کے بغیر ادھار پر نہانا چاہتا ہو تو اگرچہ بعد میں حمام والے کو راضی کر لے پھر بھی اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۱۔ جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ حرام پیسہ یا وہ مال جس کا خمس نہیں دیا حمام والے کو دے گا تو اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۲۔ اگر حمامی راضی ہو کہ حمام کے پیسہ قرض کے طور پر رہ جائیں لیکن غسل کرنے والے کی نیت یہ ہے کہ میں اس کو پیسہ نہیں دوں گا یا مال حرام سے دوں گا تو اس کے غسل میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۳۹۳۔ اگر کوئی شخص مقام پاخانہ ”مقعد“ کو حمام کے حوض کے پانی سے پاک کرے اور غسل کرنے سے پہلے شک کرے کہ چونکہ اس نے حمام کے حوض سے طہارت کی ہے اس لئے حمام والا اس کے غسل کرنے پر راضی نہیں ہے یا نہیں تو اگر وہ غسل سے پہلے حمام والے کو راضی کر لے تو صحیح ہے ورنہ اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۴۔ اگر شک ہو کہ غسل کیا کہ نہیں تو غسل کرے لیکن غسل کے بعد شک کرے کہ اس کا غسل صحیح تھا کہ نہیں تو اس کی پروہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۹۵۔ اگر غسل کرتے وقت حدث اصغر سر زد ہو جائے (مثلاً پیشاب نکل آئے) تو وہ اس طرح کر سکتا ہے کہ غسل کو پورا کرے اور اس کے بعد وضو کر لے اور ہتھیرہ ہے کہ غسل کو احتیاطاً فی الذمہ (یعنی جو کچھ اس کا وظیفہ ہے) یا اسی کو پورا کرے یا دوبارہ کرنے کی نیت سے پھر سے شروع کرے، لیکن اس صورت میں بھی غسل کے بعد وضو واجب ہے۔

مسئلہ ۳۹۶۔ اگر کوئی اس خیال سے کہ غسل اور نماز دونوں کے لیے وقت موجود ہے اور نماز کے لیے غسل کرے تو اگرچہ غسل کے بعد اسے معلوم ہو کہ جتنا وقت غسل کے لئے درکار تھا اتنا نہیں تھا تو بھی اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۹۷۔ اگر کوئی مجنب ہوا ہو اور اس نے نمازیں بھی پڑھیں ہوں پھر اس کو شک ہو جائے کہ غسل کا تھا کہ نہیں تو پڑھیں نمازیں صحیح ہیں، لیکن بعد کی نمازوں کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ ۳۹۸۔ جس شخص پر چند غسل واجب ہیں وہ تمام کی نیت سے ایک ہی غسل کر سکتا ہے یا یہ کہ ان کے لیے علیحدہ علیحدہ غسل کرے۔

مسئلہ ۳۹۹۔ جو شخص مجنب ہو اگر اس کے بدن کے کسی حصہ پر آیت قرآن یا خداوند متعال کا نام لکھا ہو اہو تو اس لکھے ہوئے پر ہاتھ رکھنا حرام ہے اور اگر غسل کرنا چاہے تو پانی اپنے بدن پر اس طرح پہنچائے کہ اس کا ہاتھ ان تحریروں کو نہ لگے۔

مسئلہ ۴۰۰۔ غسل جنابت کے ساتھ بغیر وضو نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر کوئی اور غسل کیا ہو اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ وضو بھی کرنا پڑے گا۔

استحاضہ

عورتوں کو جو خون آتا ہے اس میں سے ایک استحاضہ ہوتا ہے اور اس وقت عورت کو مستحاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۴۰۱۔ خون استحاضہ زیادہ تر زرد رنگ، سرد اور فشار و جلن کے بغیر آتا ہے، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم و گاڑھا بھی آجائے اور فشار و جلن سے نکلے۔

مسئلہ ۴۰۲۔ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ قلیلہ

۲۔ متوسطہ

۳۔ کثیرہ۔

استحاضہ قلیلہ: اس خون کو کہتے ہیں کہ عورت جب روئی اپنی شرمگاہ میں داخل کرے تو وہ خون سے آلودہ ہو جائے لیکن دوسری طرف سے باہر نہ نکلے۔

استحاضہ متوسطہ: یہ ہے کہ خون روئی کے اندر تک چلا جائے اور دوسری طرف کو بھی لگ جائے لیکن اس پٹی تک نہ پہنچے جو عموماً عورتیں خون سے محفوظ رہنے کے لئے باندھ لیتی ہیں۔
استحاضہ کثیرہ: وہ ہے جو روئی سے باہر نکل کر پٹی تک بھی پہنچ جائے۔

استحاضہ کے احکام:

مسئلہ ۴۰۳۔ استحاضہ قلیلہ میں عورت کو چاہئے کہ وہ ہر نماز کے لئے ایک وضو کرے اور شرمگاہ کے باہر والے حصہ تک اگر خون پہنچ جائے تو اسے بھی پاک کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ روئی کو بدلے یا دھوئے۔

مسئلہ ۴۰۴۔ اگر نماز سے پہلے یا اثنائے نماز میں عورت استحاضہ متوسطہ دیکھے تو اس نماز کے لئے غسل کرے، اگر استحاضہ متوسطہ میں نماز صبح کے لیے غسل کرے تو پھر دوسری صبح تک استحاضہ قلیلہ والے احکام جو سابقہ مسئلے میں بیان کئے جا چکے ہیں عمل کرے، اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر نماز صبح کے لئے غسل نہ کرے تو نماز ظہرین کے لئے غسل کرنا چاہئے اور اگر نماز ظہرین کے لئے بھی غسل نہ کرے تو مغربین سے پہلے غسل کرے۔

مسئلہ ۴۰۵۔ استحاضہ کثیرہ میں علاوہ ان امور کو بجالانے کے جو استحاضہ متوسطہ والی عورت کرتی ہے جیسا کہ گذشتہ مسئلہ میں بتایا جا چکا ہے، چاہئے کہ ہر نماز کے لئے اوپر والی پٹی کو بدل دے یا پاک کرے نیز ایک غسل نماز ظہر و عصر کے لئے اور ایک غسل مغرب و عشاء کے لئے بھی کرے اور ظہر و عصر کی نماز کو پے درپے پڑھے اور اگر فاصلہ کر دیا تو نماز عصر کے لئے دوبارہ غسل کرنا پڑے گا، اور اگر نماز مغرب و عشاء کے درمیان بھی فاصلہ ہو جائے تو عشاء کے لئے دوبارہ غسل کرے۔

مسئلہ ۴۰۶۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کر لیا ہو تو نماز کے وقت بناء براحتیاط واجب اس کا اعادہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۴۰۷۔ استحاضہ متوسطہ اور کثیرہ والی عورت جو وضو اور غسل دونوں کو انجام دیتی ہے جس کو بھی بجالائے صحیح ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے وضو کرے۔

مسئلہ ۴۰۸۔ اگر استحاضہ قلیلہ والی عورت نماز صبح کے بعد متوسطہ ہو جائے اور نماز ظہر و عصر کے لئے غسل کرے، اور اگر نماز ظہر و عصر کے بعد متوسطہ ہو جائے تو مغرب و عشاء کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ ۴۰۹۔ استحاضہ کثیرہ یا متوسطہ والی عورت اگر نماز کے وقت کے داخل ہونے سے پہلے اس نماز کے لئے غسل کرے تو وہ غسل باطل ہے، بلکہ اگر اذان صبح کے قریب تہجد کی نماز کے لئے غسل کرے اور نماز تہجد پڑھے تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ صبح ہونے کے بعد دوبارہ غسل اور وضو کرے۔

مسئلہ ۴۱۰۔ مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے چاہے وہ نماز واجب ہو یا مستحب علیحدہ علیحدہ وضو کرے اور اگر جس نماز کو پڑھ چکی ہے اور دوبارہ احتیاط پڑھنا چاہے یا جس نماز کو فردی پڑھ چکی ہے دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے تو اسے وہ تمام کام کرنا پڑیں گے جو مستحاضہ کے لئے بیان کئے جا چکے ہیں، البتہ نماز احتیاط، بھولے ہوئے سجدہ اور تشہد اور سجدہ سہو کے لئے اگر نماز کے فوراً بعد انہیں بجالائے تو استحاضہ والے کام بجالانے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۴۱۱۔ مستحاضہ عورت کو خون رک جانے کے بعد صرف پہلی نماز کے لئے استحاضہ والے کام انجام دینا چاہئے۔

مسئلہ ۴۱۲۔ اگر عورت کو معلوم ہو کہ اسکا استحاضہ کس قسم کا ہے تو جب وہ نماز پڑھنا چاہے تو کچھ روئی اپنی شرمگاہ میں داخل کر کے کچھ دیر انتظار کرے اور پھر باہر نکال کر کہ استحاضہ کس قسم کا ہے جب معلوم ہو جائے تو تینوں اقسام میں سے جس قسم کا ہو اسی کے احکام بجالائے، اور اگر اسے علم ہو کہ میرے نماز پڑھنے کے وقت تک استحاضہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی تو وقت کے داخل ہونے سے پہلے بھی یہ امتحان کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۱۳۔ اگر مستحاضہ عورت نے اپنی جانچ کرنے سے پہلے نماز شروع کر دی تو اگر اس نے قصد قربت کا تھا اور جو اس کی شرعی تکلیف تھی اس پر عمل کیا مثلاً واقعا اس کا استحاضہ قلیلہ تھا اور اس نے استحاضہ قلیلہ والے کام انجام دیئے تھے تو اس کی نماز صحیح ہے، اور اگر اس نے قصد قربت نہیں کیا تھا یا اس کا عمل اس کے وظیفہ کے مطابق نہیں تھا مثلاً اس کا استحاضہ متوسطہ تھا اور اس نے قلیلہ والے کام انجام دیئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۱۴۔ اگر مستحاضہ عورت اپنے بارے میں تحقیق نہ کر سکے تو ضروری ہے جو اس کا یقینی وظیفہ ہو اس کے مطابق عمل کرے، مثلاً اگر وہ یہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ قلیلہ ہے یا متوسطہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ قلیلہ کے افعال انجام دے اور اگر نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ متوسطہ ہے یا کثیرہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ متوسطہ کے احکام پر عمل کرے لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ اس سے پیشتر اسے ان تین اقسام میں سے کونسی قسم کا استحاضہ تھا تو ضروری ہے کہ اس قسم کے استحاضہ کے مطابق اپنا وظیفہ انجام دے۔

مسئلہ ۴۱۵۔ اگر استحاضہ کا خون اندر موجود ہے لیکن باہر نہیں نکلا ہو تو وضو اور غسل باطل نہیں ہوگا، اور اگر خون باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑا سا ہی کیوں نہ ہو تو اس تفصیل کے مطابق جس کا بیان گزر چکا ہے وضو اور غسل باطل ہوگا۔

مسئلہ ۴۱۶۔ اگر مستحاضہ نماز کے بعد اپنی جانچ کرے اور خون نہ دیکھے تو اپنے اسی وضو کے ساتھ دوسری نماز پڑھ سکتی ہے اگرچہ اسے علم ہو کہ دوبارہ خون آجائے گا۔

مسئلہ ۴۱۷۔ مستحاضہ عورت اگر یہ جانتی ہے کہ جس وقت سے وہ وضو یا غسل میں مشغول ہوئی ہے خون اس کی شرمگاہ سے باہر نہیں آیا حتیٰ کہ نماز کے بعد تک بھی نہ ہی شرمگاہ کے اندر ہے اور نہ ہی باہر آئے گا تو نماز پڑھنے میں تاخیر کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۱۸۔ اگر مستحاضہ کو معلوم ہے کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے وہ پوری طرح پاک ہو جائے گی یا جتنی دیر نماز پڑھے گی خون رکاوٹ نہ ہوگا تو اس کو صبر کرنا چاہئے اور جب پاک ہو جائے تو غسل یا وضو کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۱۹۔ اگر وضو اور غسل کے بعد ظاہری طور پر خون رک جائے اور مستحاضہ عورت کو علم ہو کہ اگر نماز میں تاخیر کر دے تو وضو و غسل اور نماز جتنا وقت بالکل پاک رہے گی تو اسے نماز میں تاخیر کر دینا چاہئے، اور جس وقت بالکل پاک ہو جائے دوبارہ وضو اور غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو ضروری نہیں کہ وضو اور غسل کو دوبارہ بجالائے بلکہ اسی حالت میں نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۲۰۔ مستحاضہ کثیرہ اور متوسطہ جب پورے طور پر خون سے پاک ہو جائیں تو اسے غسل کرنا چاہئے لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ جب گزشتہ نماز کے لئے غسل میں مشغول ہوئی تھی اس وقت سے اب تک خون نہیں آیا تو اس کے لئے دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۴۲۱۔ مستحاضہ کو غسل یا وضو کے بعد فوراً نماز میں مشغول ہو جانا چاہئے البتہ اذان و اقامت کہنے سے نماز سے پہلے کی دعاؤں کو پڑھنے اور خود نماز میں بھی مستحبات کو مثلاً قنوت وغیرہ کو پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۲۲۔ اگر مستحاضہ غسل اور نماز کے درمیان فاصلہ ڈال دے تو اسے دوبارہ غسل کر کے بلا فاصلہ نماز شروع کرنا پڑے گی البتہ اگر خون شرمگاہ کی فضا میں موجود نہ ہو تو غسل ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۳۔ اگر خون بہہ کر آگیا ہو اور بند ہی نہیں ہوتا تو اگر اس کے لئے مضر نہ ہو تو پھر غسل سے پہلے اور اس کے بعد روئی کے ذریعہ خون کو باہر آنے سے روکے اور اگر ہمیشہ جاری نہیں رہتا تو پھر صرف وضو و غسل کے بعد خون کو باہر نکلنے سے روکے، اور اگر اس نے کوتاہی کی اور خون باہر نکل آیا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ غسل کرے اور وضو بھی کرے اور اگر نماز پڑھ چکی ہے تو دوبارہ پڑھنا ہوگی۔

مسئلہ ۴۲۴۔ اگر غسل کے وقت خون بند نہ ہو تو غسل کے لئے کوئی ضرر نہیں ہے البتہ اگر اثناء غسل استحاضہ متوسطہ کثیرہ ہو جائے تو واجب ہے کہ غسل نئے سرے سے شروع کرے۔

مسئلہ ۴۲۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ مستحاضہ عورت اگر روزے سے ہو تو سارا دن جہاں تک ممکن ہو خون کو نکلنے سے روکے۔
مسئلہ ۴۲۶۔ مستحاضہ عورت کہ جس کے پر غسل واجب ہو اس کا روزہ اس صورت میں صحیح ہے کہ وہ دن میں وہ غسل انجام دے جو دن کی نمازوں کے لئے واجب ہیں اور نیز جس رات کے بعد کہ وہ دن وہ روزہ رکھنا چاہتی ہو اس رات کی مغرب و عشاء کی نماز کا غسل کرے لیکن اگر نماز مغرب و عشاء کا غسل نہ کرے، البتہ نماز تہجد پڑھنے کے لئے اذان صبح سے پہلے غسل کرے اور دن میں بھی جو غسل دن کی نمازوں کے لئے ضروری ہیں وہ انجام دے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۷۔ اگر روزہ دار عورت نماز ظہر و عصر ک بعد مستحاضہ ہو جائے تو اس دن کے روزے کے لئے غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۷۔ اگر استحاضہ قلیلہ نماز سے پہلے متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ متوسطہ اور کثیرہ والے افعال بجالائے جو کہ بیان کئے جا چکے ہیں اور اگر متوسطہ کثیرہ ہو جائے تو کثیرہ والے افعال بجالائے اور اگر وہ استحاضہ متوسطہ کے لئے غسل بھی کر چکی ہے تو بیکار ہے بلکہ اس کو دوبارہ کثیرہ کے لئے غسل کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۹۔ اگر نماز کے درمیان مستحاضہ کثیرہ ہو جائے تو نماز کو توڑ کر استحاضہ کثیرہ کے لئے غسل کرے اور وضو کرے اور دوسرے کام بجالانے کے بعد اسی نماز کو ادا کرے اور اگر وضو و غسل کے لئے وقت نہیں رہا تو اسے دو تیمم کرنا ہوں گے ایک غسل اور دوسرا وضو کے بدلے اور اگر غسل اور وضو میں سے ایک کا وقت ہے تو اس کو بجالائے اور دوسرے بدلے تیمم کر لے اور اگر تیمم کے لئے بھی وقت نہیں تو نماز کو توڑنا جائز نہیں بلکہ اسی کو پورا کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی قضاء بھی بجالائے اور یہی حکم ہے اگر اثناء نماز میں استحاضہ قلیلہ متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے۔

مسئلہ ۴۳۰۔ اگر نماز کے درمیان خون بند ہو جائے اور مستحاضہ کو معلوم نہ ہو کہ اندر سے بھی خون بند ہوا ہے یا نہیں تو اگر نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ بند ہو گیا تھا تو وضو و غسل اور نماز کو دوبارہ انجام دے بنا بر احتیاط واجب۔

مسئلہ ۴۳۱۔ اگر مستحاضہ کثیرہ متوسطہ ہو جائے تو پہلی نماز کے لئے کثیرہ والے اور بعد والی نمازوں کے لئے متوسطہ والے عمل بجالائے، مثلاً اگر نماز ظہر سے پہلے استحاضہ کثیرہ متوسطہ ہو جائے تو نماز ظہر کے لئے غسل کرے اور نماز عصر و مغرب و عشاء کے لئے صرف وضو کرے اور اگر اس نے نماز ظہر کے لئے غسل نہ کیا ہو اور اب صرف نماز عصر کے لئے وقت ہو تو نماز عصر کے لئے غسل کرے اور اگر نماز عصر کے لئے بھی غسل نہ کیا ہو تو پھر نماز مغرب کے لئے غسل کرے اور اگر اس کے لئے بھی غسل نہ کیا ہو اور صرف نماز عشاء کے لئے وقت باقی ہو تو نماز عشاء کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ ۴۳۲۔ اگر ہر نماز سے پہلے استحاضہ کثیرہ والی کا خون بند ہو جائے اور دوبارہ شروع ہو تو ہر نماز کے لئے اس کو غسل کرنا ہوگا۔
 مسئلہ ۴۳۳۔ اگر استحاضہ کثیرہ قلیلہ ہو جائے تو پہلی نماز کے لئے استحاضہ کثیرہ والا عمل اور باقی نمازوں کے لئے قلیلہ والے احکام پر عمل کرے گی اور اگر متوسطہ قلیلہ ہو جائے تو بھی پہلی نماز کے لئے متوسطہ والے اور باقی نمازوں کے لئے قلیلہ والے احکام پر عمل کرے گی۔

مسئلہ ۴۳۴۔ اگر مستحاضہ احکام واجبہ میں سے کسی کام کو ترک کر دے یہاں تک کہ روئی کا بدلنا تو اس کی نماز باطل ہے۔
 مسئلہ ۴۳۵۔ اگر مستحاضہ قلیلہ نماز کے علاوہ وہ کام انجام دینا چاہتی ہو جس کے لئے وضو کا ہونا شرط ہے، مثلاً اپنے بدن کا کسی حصہ سے قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا چاہتی ہو تو وضو کرنا اس کے لئے بناء بر احتیاط واجب ضروری ہے اور وہ وضو جو نمازوں کے لئے کیا تھا کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۳۶۔ اگر مستحاضہ اپنے واجب غسل بجالائے تو اس کے لئے مسجد میں جانا اور اس میں ٹہرنا، ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہیں اور شوہر کا اس سے ہمبستری کرنا حلال ہو جائے گا، اگرچہ اس نے دوسرے وہ کام نہ کئے ہوں جو نماز واجب کے لئے ضروری ہیں، مثلاً وضو کرنا روئی اور پٹی کا بدلنا۔

مسئلہ ۴۳۷۔ مستحاضہ کثیرہ یا متوسطہ اگرچہ نماز کے وقت سے پہلے اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے مس کرے تو غسل کرے اور وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۴۳۸۔ مستحاضہ پر نماز آیات واجب ہے اور اس نماز کے لئے بھی اسے وہ تمام کام کرنے پڑیں گے جو نمازیومیہ کے لئے بتائے جا چکے ہیں۔

مسئلہ ۴۳۹۔ جب نمازیومیہ کے وقت میں مستحاضہ پر نماز آیات واجب ہو جائے تو نماز آیات کے لئے علیحدہ تمام وہ کام بجالائے جو نمازیومیہ کے لئے بجالاتے ہیں اور دونوں کو ایک غسل و وضو سے نہیں چڑھ سکتی اگرچہ دونوں کو ایک دوسرے کے بعد فوراً ہی بجالانا ہو۔

مسئلہ ۴۴۰۔ اگر مستحاضہ نماز قضاء پڑھنا چاہے تو ہر نماز کے لئے وہ تمام کام کرے جو ادا نماز کے لئے کرتی تھی۔

مسئلہ ۴۴۱۔ اگر عورت کو معلوم ہو کہ جو خون اس سے آ رہا ہے وہ زخم کا خون نہیں ہے اور وہ خون شرعی طور پر حیض اور نفاس کا حکم بھی نہیں رکھتا تو اسے استحاضہ کے دستور پر عمل کرنا چاہئے بلکہ اگر شک کرے کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی اور قسم تو اگر کسی اور خون کی علامات اس میں نہ پائی جاتی ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ استحاضہ والے کام انجام دے۔

حیض:

حیض وہ خون ہے جو غالباً ہر مہینے چند دنوں کے لئے عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے اور عورت کو خون حیض دیکھنے کے زمانہ میں حائض کہتے ہیں۔

مسئلہ ۴۴۲۔ خون حیض اکثر اوقات گاڑھا گرم اور سیاہی مائل بہ سرخ یا صرف سرخ رنگ کا ہوتا ہے، اچھل کر تھوڑی سی جلن کے ساتھ آتا ہے۔

مسئلہ ۴۴۳۔ سیدائیاں ساٹھ سال پورے ہونے کے بعد یا تسہ ہو جاتی ہیں، یعنی انہیں خون حیض نہیں آتا اور غیر سادات عورتیں پچاس سال پورے ہونے کے بعد یا تسہ ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ ۴۴۴۔ لڑکی کو جو خون نو سال سے پہلے آئے اور عورت کو جو خون یا تسہ ہونے کے بعد آئے وہ حیض کے احکام نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۴۴۵۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو بھی خون حیض آسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۴۶۔ جس لڑکی کو معلوم نہ ہو کہ نو سال کی ہو چکی ہے کہ نہیں اگر وہ ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامتیں نہ ہوں تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر حیض کی علامتیں موجود ہوں تو بھی اسے حیض نہیں کہا جاسکتا۔

مسئلہ ۴۴۷۔ جس عورت کو شک ہو کہ وہ یا تسہ ہوئی کہ نہیں اگر اس کے خون آئے اور وہ نہ جانتی ہو کہ حیض ہے کہ نہیں تو اس خون کو حیض فرض کرے اور سمجھ لے کہ ابھی یا تسہ نہیں ہوئی ہے۔

مسئلہ ۴۴۸۔ حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتی، بلکہ اگر تھوڑی سی مدت بھی کم ہو تو حیض نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۴۹۔ پہلے تین دن پے درپے خون آنا چاہئے، اس لئے اگر دو دن خون دیکھے اور ایک دن ہٹ کر خون آئے تو حیض نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۰۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ پورے تین دن خون باہر نکلتا رہے بلکہ اگر شرمگاہ میں موجود ہو تو کافی ہے اور اگر تین دنوں میں تھوڑے سے وقت کے لئے پاک ہو جائے اور اس کے پاک رہنے کی مدت اتنی کم ہے کہ لوگ کہیں کہ پورے تین دن خون شرمگاہ میں موجود رہا ہے تو بھی حیض ہے۔

مسئلہ ۴۵۱۔ پہلی اور چوتھی رات کو خون دیکھنا ضروری نہیں ہے لیکن دوسری اور تیسری رات خون کو رکنا نہیں چاہئے، لہذا اگر پہلے دن کی اذان صبح سے لے کر تیسرے دن کے غروب تک لگاتار خون آئے یا اگر پہلے دن پھر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن اسی وقت بند ہو جبکہ دوسری اور تیسری رات بالکل منقطع نہ ہو تو حیض ہے۔

مسئلہ ۴۵۲۔ اگر تین دن پے در پے خون دیکھے پھر خون رک جائے اور پھر دوبارہ خون دیکھے تو جن دنوں میں خون دیکھا ہے اور جن دنوں میں پاک ہوا اگر وہ سب ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو جن دنوں میں درمیان میں وہ پاک رہی ہے وہ بھی حیض کے دن شمار ہوں گے۔

مسئلہ ۴۵۳۔ اگر تین دن سے زائد اور دس دن سے کم خون دیکھے اور اسے علم نہ ہو کہ وہ پھوٹے کا خون ہے یا حیض کا تو اگر نہ جانتی ہو کہ پھوٹا شرمگاہ کی بائیں طرف ہے یا دائیں طرف ہے اگر ہو سکے تو کچھ روئی شرمگاہ میں رکھے اور پھر باہر نکالے اگر روئی پر بائیں جانب سے خون لگ کر آئے خون حیض ہوگا اور اگر شرمگاہ کی داہنی جانب سے لگ کر آئے تو پھوٹے کا خون ہوگا۔

مسئلہ ۴۵۴۔ اگر تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون آئے اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حیض ہے یا زخم کا خون ہے تو اگر پہلے حیض تھا تو اسے بھی حیض قرار دے گی اور اگر پہلے پاک تھی تو پاک قرار دے گی اور اگر پہلے پاک تھی تو پاک قرار دے گی، لیکن اگر نہ جانتی ہو کہ پاک تھی یا حیض سے تھی تو ان تمام امور کو جو حائضہ عورت پر حرام ہیں انہیں ترک کرے اور جو عبادات غیر حائضہ انجام دیتی ہے انہیں انجام دے۔

مسئلہ ۴۵۵۔ اگر کوئی خون دیکھے اور شک کرے کہ حیض ہے یا نفاس تو حیض کے شرائط اگر موجود ہوں تو اسے حیض قرار دے۔
مسئلہ ۴۵۶۔ اگر کوئی خون دیکھے اور معلوم نہ ہو سکے کہ حیض کا ہے یا بکارت کا تو اپنا امتحان کرے یعنی کچھ روئی شرمگاہ میں رکھے اور کچھ دیر انتظار کے بعد باہر نکالے تو اگر صرف کناروں پر خون لگا ہو تو خون بکارت ہے ہے اگر روئی کے تمام حصوں پر لگا ہوں تو حیض سمجھا جائے۔

مسئلہ ۴۵۷۔ اگر تین دن سے کم مدت تک خون آئے اور بند ہو جائے اور تین دن کے بعد دوبارہ خون آئے تو دوسرے خون میں اگر حیض کی شرائط موجود ہو تو وہ حیض ہے اور پہلا خون حیض نہیں ہے۔

احکام حیض

مسئلہ ۴۵۸۔ حائضہ عورت پر چند چیزیں حرام ہیں :

۱۔ تمام وہ عبادتیں جن میں وضو، غسل یا تیمم کی ضرورت پڑتی ہے، جیسے نماز، لیکن جن عبادات میں طہارت کی شرط نہیں ہے ان کو بجالا سکتی ہے جیسے نماز میت۔

۲۔ تمام وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں اور ان کا ذکر جنابت کے احکام میں کیا جا چکا ہے۔

۳۔ شرمگاہ میں جماع کرنا جو مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے، اگرچہ بمقدار جائے ختنہ داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ ختنہ والی جگہ سے کم مقدار بھی داخل نہ کرے اور حیض والی عورت کو دبر میں بھی داخل نہ کرے چونکہ سخت مکروہ ہے۔

مسئلہ ۴۵۲۔ ان دنوں میں بھی جماع کرنے حرام ہے کہ جو یقینی طور پر حیض کے دن نہیں لیکن شرعاً عورت کو انہیں حیض کے دن سمجھنا ہے، لہذا وہ عورت کہ جو دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور اس دستور کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائے گا عمل کرے (کہ وہ اپنی رشتہ دار عورتوں کی عادت کے دنوں کو حیض قرار دے) تو اس کا شوہر ان دنوں میں اس سے ہم بستری کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۵۳۔ اگر اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہم بستری کرے تو کفارہ دینا بناء بر احتیاط واجب ہے، اگر ہم بستری پہلی تھائی میں ہو تو اٹھارہ چنے کے برابر سونا کفارہ کے طور پر فقیر کو دے، اور اگر دوسری تھائی میں ہو تو نو دانوں کے برابر سونا اور اگر تیسرے تھائی میں ہو تو ساڑھے چار دانوں کے برابر سونا دے مثلاً اگر کسی عورت کی عادت چھ روز ہے تو پہلے دو دن میں (پہلی تھائی) اٹھارہ دانے سونے اور تیسرے چوتھے دن یا رات میں نو دانے اور پانچویں یا چھٹے دن رات میں ساڑھے چار دانے دینے پڑیں گے۔

مسئلہ ۴۵۴۔ حیض والی عورت کی دبر میں داخل کرنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا
مسئلہ ۴۵۵۔ اگر سونے کی قیمت جماع کرنے کے وقت اور فقیر کو دیتے وقت اختلاف رکھتی ہو تو جس وقت فقیر کو دے رہا ہے اس وقت کا حساب کرے۔

مسئلہ ۴۵۶۔ اگر کوئی شخص حیض کے پہلے، دوسرے اور تیسرے حصہ میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرے تو اسے تینوں کفارے دینے پڑیں گے کہ جن کی مجموعی مقدار ساڑھے اکتیس چنے کے دانے کے برابر بنتی ہے۔

مسئلہ ۴۵۷۔ اگر کوئی حالت حیض میں جماع کرنے کے بعد کفارہ ادا کر دے اور پھر جماع کرے تو دوبارہ کفارہ ادا کرے۔
مسئلہ ۴۵۸۔ اگر حائضہ سے چند مرتبہ جماع کرے اور درمیان میں کفارہ ادا نہ کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر جماع کے لئے علیحدہ علیحدہ کفارہ ادا کرے۔

مسئلہ ۴۵۹۔ اگر مرد ہم بستری کرتے وقت سمجھے کہ عورت حائض ہو گئی ہے تو چاہئے کہ فوراً الگ ہو جائے اور اگر جدانہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۰۔ اگر مرد حائض سے زنا کرے یا کسی اجنبی حائض عورت سے یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ میری بیوی ہے ہم بستری کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ کفارے دے بلکہ ضروری ہے کہ کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۱۔ اگر کوئی کفارہ نہیں دے سکتا تو بنا بر احتیاط اتنی مقدار صدقہ ادا کرے کہ جس سے ایک بھوکا فقیر سیر ہو جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں ہے تو استغفار کرے اور جب ممکن ہو کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۲۔ عورت کو حالت حیض میں طلاق دینا جس طرح کتاب طلاق میں بیان ہوگا باطل ہے۔

مسئلہ ۴۶۳۔ اگر عورت کہے کہ میں حائضہ ہوں یا حیض سے پاک ہو چکی ہوں تو اس کی بات مان لینی چاہئے۔

مسئلہ ۴۶۴۔ اگر عورت نماز کے درمیان حائضہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۶۵۔ اگر حالت نماز میں شک ہو جائے کہ حیض شروع ہو گیا کہ نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے، اور اگر نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ حالت حیض میں تھی تو جو نماز پڑھ چکی ہے باطل ہے۔

مسئلہ ۴۶۶۔ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے تو اسے اپنی نماز، عبادتوں کو بجالانے کے لئے غسل کرنا چاہئے اور اگر پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے، غسل حیض کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے، لیکن نماز کے لئے غسل سے پہلے یا بعد میں وضو بھی کرنا چاہئے اور ہتھیرہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرے۔

مسئلہ ۴۶۷۔ عورت جب خون حیض سے پاک ہو جائے چاہے ابھی غسل نہ کیا ہو پھر بھی اس کی طلاق صحیح ہے اور اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل سے پہلے مجامعت نہ کرے، البتہ جو دوسرے کام حیض کے وقت اس پر حرام تھے جیسے مسجدوں میں ٹہرنا، قرآن کی تحریر کو چھونا وہ اس وقت تک جائز نہ ہوں گے جب تک غسل نہ کرے۔

مسئلہ ۴۶۸۔ اگر پانی غسل اور وضو دونوں کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ صرف وضو کے لئے کافی ہے تو اسے وضو کر لینا چاہئے اور غسل کے بدلے تیمم کرے اور اگر کسی کے بھی پانی نہیں ہے تو اسے دو تیمم کرنے پڑیں گے، ایک غسل کے لئے اور ایک وضو کے بدلے۔

مسئلہ ۴۶۹۔ روزانہ کی نمازیں جن کو عورت نے حالت حیض میں نہیں پڑھی اس کی قضا نہیں ہے، لیکن واجب روزے کی قضا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۴۷۰۔ جب نماز کا وقت داخل ہو جائے اور عورت کو معلوم ہو کہ اگر نماز میں تاخیر کی تو حائضہ ہو جائے گی تو فوراً نماز پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۴۷۱۔ اگر عورت نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اول وقت میں سے اتنا وقت گزر جائے کہ جس میں ایک نماز پڑھی جاسکتی ہو اور وہ حائضہ ہو جائے تو اس نماز کی قضاء اس پر واجب ہے، لیکن جلدی پڑھنے اور آہستہ اور دوسرے ایسے امور کے بارے میں ضروری ہے اپنی حالت کا لحاظ کرے، مثلاً وہ عورت جو سر میں نہیں ہے اول وقت میں نماز ظہر نہ پڑھے تو اس کی قضاء اس پر اس صورت میں واجب ہوگی جب چار رکعت نماز پڑھنے کے برابر وقت اس کیفیت سے جس کا ذکر ہوا اول ظہر سے گزر جائے اور وہ حائض ہو جائے، اور اس عورت کے لئے جو سفر میں ہو دو رکعت پڑھنے کے برابر وقت گزر جانا کافی ہے، اور اسی طرح ان شرائط

کا لحاظ رکھے جن کو حاصل کرنا ہے جیسے لباس اور بدن کی طہارت، لہذا اگر ان چیزوں کو حاصل کرنے اور ایک رکعت نماز پڑھنے جتنا وقت گزر جائے اور وہ حائض ہو جائے تو اس کی قضاء اس پر واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۷۲۔ اگر آخر وقت میں پاک ہو جائے اور غسل و وضو اور دیگر مقدمات، مثلاً لباس کا تیار کرنا یا اس کا پاک کرنا اور ایک رکعت یا اس سے زیادہ کے لئے وقت موجود ہو تو اسے نماز پڑھنا ہوگی اور اگر نہیں پڑھی تو اس کی قضا بجالانا ہے۔

مسئلہ ۴۷۳۔ اگر حائضہ کمرے کے لیے پاک ہونے کے بعد غسل اور وضو کرنے کی مقدار وقت نہیں ہے، لیکن تیمم کمرے کے وقت کے اندر نماز پڑھ سکتی ہے تو وہ نماز اس پر واجب نہیں ہے، لیکن اگر تنگی وقت کے علاوہ اس کی شرعی ذمہ داری ہی تیمم ہو مثلاً پانی اس کے لیے مضر ہو تو اسے تیمم کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۴۷۴۔ اگر عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد شک کرے کہ نماز کے لئے مقدار کافی وقت باقی ہے کہ نہیں تو اس کو اپنی نماز پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۴۷۵۔ اگر اسے خیال تھا کہ اتنا وقت نہیں ہے جس میں مقدمات نماز مہیا ہو جائیں اور ایک رکعت نماز پڑھی جاسکے اور اس نے نماز نہیں پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ اتنا وقت تھا تو اسے وہ نماز قضا پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۴۷۶۔ حائض عورت کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے وقت خود کو خون سے پاک کمرے اور روئی یا کپڑے کے بنے ہوئے پیڈ کو بدل کر وضو کرے اور اگر وضو ممکن نہیں ہے تو تیمم کمرے اور اپنی جان نماز پر رو بقبلہ بیٹھ کر ذکر الہی و دعا و صلوات میں مشغول ہو جائے۔

مسئلہ ۴۷۷۔ قرآن کی تلاوت کرنا، اس کا ہمراہ رکھنا، حواشی قرآن کا چھونا، دو سطروں کے نیچے کو چھونا، مہندی کا خضاب لگانا حائض کے لئے مناسب نہیں ہے اور مکروہ ہے۔

حائض عورتوں کی قسمیں:

مسئلہ ۴۷۸۔ حائضہ عورتوں کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ صاحب عادت و قیہ اور عدیہ

یعنی جو دو ماہ تک مسلسل معین وقت میں خون دیکھے اور دونوں مہینوں میں خون آنے کے بعد دن برابر ہوں، مثلاً دونوں مہینوں میں پہلی سے ساتویں تک دیکھے۔

۲۔ صاحب عادت و قیہ، اس عورت

کو کہتے ہیں جو دو ماہ مسلسل وقت معین میں خون دیکھے لیکن دونوں مہینوں میں خون کے دن برابر نہ ہوں، مثلاً ایک مہینہ میں پہلے سے ساتویں تک اور دوسرے میں پہلی سے آٹھویں تک دیکھے۔

۳۔ صاحب عادت عدویہ،

وہ عورت ہے جو مسلسل دو ماہ معین دنوں تک خون دیکھے مگر وقت الگ الگ ہو، مثلاً پہلے مہینہ میں پانچویں سے دسویں تک اور دوسرے مہینہ میں بارہوی سے سترہویں تک دیکھے۔

۴۔ مضطربہ،

وہ عورت ہے جس کے چند مہینہ خون آیا ہو، لیکن اس کی عادت معین نہ ہوئی یا اگر پہلے عادت تھی بھی تو وہ اب ختم ہو گئی ہے اور نئی عادت معین ہوئی ہے۔

۵۔ بتدنیہ،

جس عورت نے پہلی بار خون دیکھا ہو اس کو بتدنیہ کہتے ہیں۔

۶۔ ناسیہ،

جو عورت اپنی عادت بھول گئی ہو وہ ناسیہ ہے۔
ان میں سے ہر ایک کے احکام ہیں جو آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ صاحب عادت و قیہ وعدویہ:

مسئلہ ۴۷۹۔ جو عورتیں وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہیں تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ عورت جس سے مسلسل دو مہینوں میں ایک معین وقت پر خون آئے اور وہ ایک معین وقت پر ہسی پاک ہو جائے، مثلاً مسلسل دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے اور ساتویں روز پاک ہو جائے تو اس عورت کی حیض کی عادت مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک ہے۔

۲۔ وہ عورت جو خون سے پاک نہ ہو لیکن دو مہینے مسلسل چند معین دن، مثلاً پہلی تاریخ سے لے کر آٹھویں تاریخ تک جو خون دیکھتی ہے اس میں خون حیض کی علامات موجود ہیں، یعنی گاڑھا، سیاہ گرم اور اچھل کمر جلن کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کے علاوہ جو خون دیکھتی ہے اس میں استحاضہ والی علامات پائی جاتی ہیں تو اس کی عادت پہلی سے لے کر آٹھ تاریخ تک ہوگی۔

۳۔ جو عورت دو مہینے مسلسل معین وقت میں خون دیکھتی رہی اور اس کے بعد تین دن اس سے زیادہ خون دیکھے پھر ایک بار یا ایک سے زیادہ دن پاک رہے اور وہ دوبارہ خون دیکھے اور جتنے دن اس نے خون دیکھا ہے اور وہ درمیانی دن جن میں پاک رہی سب کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو اور دنوں اور دونوں مہینوں کے تمام دن جن میں پاک رہی مجموعاً ان کی تعداد ایک جیسی تھی تو اس کی عادت تمام وہ دن ہیں کہ جن میں خون دیکھا ہے اور درمیان پاک رہی ہو اور یہ ضروری نہیں ہے کہ درمیان میں پاکیزگی کے دن دونوں مہینوں میں ایک جتنے ہوں، مثلاً اگر پہلے مہینہ میں پہلی سے تیسری تک خون دیکھے اور اتنی دن پاک رہے اور پھر تین دن خون دیکھے اور دوسرے مہینہ تین خون دیکھنے کے بعد تین دن یا کم و بیش پاک رہی ہو اور دوبارہ خون دیکھے اور سب کو ملا کر نو دن بنتے ہیں یہ سب ایام حیض کے ہوں گے اور اس کی عادت نو دن قرار پائے گی۔

مسئلہ ۴۸۰۔ عادت عدیہ اور وقتیہ رکھنے والی عورت اگر عادت کے دنوں میں یا دو تین پہلے دو تین دن بعد خون دیکھے، یعنی اس طرح کہ کہا جائے کہ اس کا حیض آگے یا پیچھے ہو گیا ہو تو اگرچہ اس خون میں حیض کی علامت موجود نہ ہوں وہ ان احکام پر عمل کرے گی جو حائضہ عورت کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اگر بعد میں اسے معلوم ہو جائے کہ وہ حیض نہیں تھی، مثلاً تین دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے ان عبادات کی قضا کرنی پڑے گی جو وہ بجا نہیں لائی۔

مسئلہ ۴۸۱۔ عادت وقتیہ عدیہ رکھنے والی عورت اگر چند دن عادت سے پہلے اور عادت کے تمام دن اور کچھ دن عادت کے بعد خون دیکھے اور مجموعاً دس دن سے زیادہ نہ ہو عادت تو تمام حیض ہوگا، لیکن اگر مجموعاً دس دن سے زیادہ ہو جائے تو جو خون عادت کے دنوں میں اتار ہا وہ حیض ہے اور جو اس سے پہلے یا بعد دیکھتی رہی استحاضہ ہوگا، اور ان عبادات کی قضا کرے گی جو عبادت کے دنوں سے پہلے اور بعد بجا نہیں لائی ہے تو ان کی قضا کرے گی، اور اگر عادت کے تمام دنوں کے ساتھ کچھ عادت کے بعد بھی خون دیکھتی رہی اور ان کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہیں تو تمام حیض ہوگا، اور اگر دس دن سے زیادہ ہے تو صرف عادت والے دنوں کا خون حیض اور باقی استحاضہ ہوگا۔

مسئلہ ۴۸۲۔ جس عورت کی عادت وقتیہ عدیہ ہے اگر عادت کے کچھ دنوں کے ساتھ عادت سے چند دن پہلے خون دیکھے اور ان کا مجموعہ دس دن سے زیادہ بھی نہ ہو تو تمام حیض ہوگا، اور اگر دس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ دن جو عادت میں سے ہیں اور کچھ دن عادت کے پہلے کے جن کا مجموعہ عادت کے برابر ہو جائے حیض اور اس سے پہلے کے دنوں کو استحاضہ قرار دے اور اگر عادت کے کچھ دنوں کے ساتھ عادت کے بعد کے چند دن کون دیکھے اور ان کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو تو تمام حیض ہوگا اور اگر زیادہ ہو جائے تو عادت کے دنوں کے ساتھ چند دن بعد عادت کے کہ جن کی مجموعی مقدار عادت کے برابر ہو حیض قرار دے اور باقی استحاضہ۔

مسئلہ ۴۸۳۔ عادت والی عورت کا خون اگر تین یا زیادہ دن تک آنے کے بعد رک جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور ان دنوں خون کا درمیانی فاصلہ دس دن سے کم ہو اور مجموعاً دس سے زیادہ ہو (مثلاً پانچ دن خون آیا ہو پھر پانچ دن رک گیا ہو اور پھر پانچ دن دوبارہ آیا ہو) تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ پہلی بار کا خون تمام یا اس کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں ہو اور دوسرا خون چوپاک ہونے کے بعد آیا ہے عادت کے دنوں میں نہ ہو اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے تمام خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے۔

۲۔ پہلا خون ایام عادت میں نہ ہو اور دوسرا تمام خون یا اس کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں ہو تو دوسرے تمام خون کو حیض اور پہلے کو استحاضہ قرار دے۔

۳۔ پہلے اور دوسرے خون کی کچھ مقدار ایام عادت میں آئے اور ایام عادت میں آنے والا پہلا خون تین دن سے کم نہ ہو اور درمیانی پاکیزگی کے ایام اور دوسرے خون کا کچھ حصہ جو ایام عادت میں آیا ہو یہ ملکر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو یہ تمام حیض ہے اور ایام عادت سے پہلے آنے والا خون پہلے خون کا کچھ اور ایام عادت کے بعد آنے والا دوسرے خون کا کچھ حصہ استحاضہ ہوگا، مثلاً اگر عورت کی عادت مہینے کی تیسرے سے دسویں تاریخ تک ہو اور اسے کسی مہینے کی پہلی سے چھٹی تاریخ تک آئے تو تیسری سے دسویں تک حیض ہے اور گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک آنے والا خون استحاضہ ہے۔

۴۔ پہلے اور دوسرے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے لیکن پہلا خون تین دن سے کم ہو تو ایسی عورت کو چاہئے کہ دونوں خون آنے کے پورے دن درمیانی پاکیزگی کے ایام ملا کر ان چیزوں کو ترک کر دے جو حائض پر حرام ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور استحاضہ والی عورت نے جن چیزوں کو بجالانا ہے انہیں بجالائے۔

مسئلہ ۴۸۴۔ عادت وقتیہ اور عدیہ رکھنے والی عورت اگر عادت کے دنوں میں خون نہ دیکھے اور دوسرے دنوں میں ایام عادت کے مطابق خون دیکھے تو اگر اوقات عادت کے بعد ہو تو خون کے آنے پر اسے حیض قرار دے اور اگر وقت عادت سے پہلے آئے اور اس میں حیض کی علامتیں موجود ہوں تو اسے حیض قرار دے اور اگر حیض کی علامات اس میں نہ ہو تو تین دن تک تمام وہ چیزیں جو حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے اور استحاضہ والی عبادت بجالائے یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ۔

مسئلہ ۴۸۵۔ عادت عدیہ اور وقتیہ رکھنے والی عورت اگر عادت کے دنوں میں خون دیکھے لیکن اس کے دنوں کی تعداد ایام سے کم یا زیادہ ہو اور ان ہی عادت کے بعد دوبارہ عادت کے دنوں کے مطابق خون دیکھے، تو دونوں خون کے دنوں میں جو کام حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے اور استحاضہ والے امور بجالائے۔

مسئلہ ۴۸۶۔ عادت وقتیہ اور عدیہ رکھنے والی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو جس خون کو عادت کے دنوں میں دیکھا ہے وہ حیض ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات موجود نہ ہوں اور جو خون عادت کے دنوں کے بعد آیا ہے وہ استحاضہ ہے، چاہے اس

میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہوں یا نہیں، مثلاً جس عورت کی عادت پہلی تاریخ سے لے کر ساتویں تک تھی، اگر پہلے سے لے کر بارہویں تک خون دیکھے تو اس کے پہلے سات دن حیض اور بعد کے پانچ دن استحاضہ ہوں گے۔

۲۔ صاحب عادت و قتیہ:

مسئلہ ۴۸۷۔ عادت و قتیہ رکھنے والی عورتیں تین گروہ ہیں:

۱۔ وہ عورت جو دو ماہ مسلسل معین وقت میں خون حیض دیکھتی رہے اور چند دن کے بعد پاک ہو جائے لیکن ان دنوں کی تعداد ایک جیسی نہیں ہے، مثلاً دو مہینے مسلسل مہینے کی پہلی تاریخ کو خون دیکھے لیکن پہلے مہینے ساتویں مہینے اور دوسرے مہینے آٹھویں کو خون سے پاک ہو جائے، تو اس کو چاہئے کہ مہینہ کی پہلی تاریخ کو خون حیض کو اپنی عادت کا پہلا دن قرار دے۔

۲۔ جو عورت خون سے پاک ہی نہیں ہوتی (پورے مہینے خون آتا ہے) لیکن دو ماہ مسلسل معین وقت پر آیا ہے اور اس میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہوں اور باقی خون میں استحاضہ والی علامات ہوں، اور دنوں کی تعداد جن میں خون حیض کی علامات موجود ہیں دونوں مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو، مثلاً پہلے مہینہ میں پہلی سے لے کر سات تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں پہلے سے لے کر آٹھ تک اس کے خون میں حیض کی علامات اور باقی میں استحاضہ والی علامات ہوں تو یہ عورت بھی مہینہ کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت حیض کا پہلا دن قرار دے گی۔

۳۔ جو عورت دو ماہ مسلسل معین وقت میں تین دن یا اس سے زیادہ خون دیکھے اور اس کے بعد پاک ہو جائے دوبارہ پھر تین دن یا اس سے زیادہ خون دیکھے اور تمام وہ دن جن میں خون دیکھا ہو ان دنوں سمیت جن میں درمیانی وقفہ میں پاک رہی ہے دس دن سے زیادہ نہ ہوں لیکن دوسرے مہینہ کے دن پہلے سے زیادہ یا کم ہوں، مثلاً پہلے مہینے میں آٹھ دن اور دوسرے مہینے میں نو دن تھے تو یہ عورت بھی مہینہ کی پہلی تاریخ کو اپنے حیض کی عادت ابتداء قرار دے۔

مسئلہ ۴۸۸۔ عادت و قتیہ رکھنے والی عورت اگر اپنی عادت میں یا عادت سے دو تین دن پہلے یا بعد میں اس طرح خون دیکھے کہ کہا جائے کہ اس کا حیض آگے یا پیچھے ہو گیا ہے تو حائض عورتوں کے احکام پر عمل کرے چاہے اس خون میں حیض کے علامات ہوں یا نہ ہوں، لیکن اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ حیض نہیں تھا مثلاً تین دن سے پہلے پاک ہو گئی ہو تو جو عبادتیں وہ بجا لائی تھیں انہیں قضا کرے۔

مسئلہ ۴۸۹۔ عادت و قتیہ والی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور حیض کے دنوں کو علامتوں کی بناء پر تشخیص نہ دے سکے تو اپنی رشتہ دار عورتوں کی عادت دنوں کے برابر حیض قرار دے (چاہے باپ یا ماں کی طرف سے رشتہ دار ہو زندہ یا مردہ) لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب ان سب کے حیض کے دنوں کی تعداد ایک جیسی ہو، لیکن اگر ان میں اختلاف ہو، مثلاً کسی کی عادت پانچ دن

اور بعض کی عادت سات دن ہو تو پھر ان کی عادت کو اپنا حیض نہیں بنا سکتی مگر یہ کہ جن عورتوں کی عادت دوسری عورتوں سے مختلف ہے وہ بہت کم ہوں تو اس صورت میں زیادہ عورتوں کی عادت حیض قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۰۔ عادت وقتیہ رکھنے والی عورت جو اپنی رشتہ دار عورتوں کی عادت کے برابر دنوں کو حیض قرار دیتی ہے تو وہ ہر مہینہ اس دن کو اپنا اول حیض قرار دے جو اس کی عادت کا پہلا دن ہے، مثلاً جو عورت ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو خون دیکھتی ہے اور کبھی ساتویں اور کبھی آٹھویں دن پاک ہو جاتی ہے، اگر وہ کسی مہینہ میں بارہ خون دیکھے اور اس کی رشتہ دار عورتوں کو عادت سات دن ہے تو وہ مہینہ کے پہلے سات دنوں کو حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۱۔ عادت وقتیہ رکھنے والی عورت دو اسے اپنی رشتہ دار عورتوں کی عادت کو حیض قرار دینا ہے اگر اس کی رشتہ دار عورتیں نہ ہوں یا ان کی عادت کے دنوں کی تعداد ایک جیسی نہ ہو تو اسے چاہئے کہ ہر مہینہ جس دن خون دیکھے اس دن سے لے کر تین یا چھ یا سات دن تک خون حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور بعد میں بھی اتنے ہی دنوں کو حیض قرار دے۔

۳۔ صاحب عادت عدویہ

مسئلہ ۴۹۲۔ عادت عدویہ رکھنے والی عورتیں تین قسم ہیں:

۱۔ وہ عورت ہے جس کے حیض کے دنوں کی تعداد دو مہینوں میں پے در پے ایک جیسی رہی ہو مگر وقت بدل جاتا ہے تو اس صورت میں جتنے دن وہ خون دیکھتی ہے وہ اس کی عادت کے ہوں گے، مثلاً اگر اس نے پہلے مہینے پہلی سے لے کر پانچویں تک اور دوسرے مہینہ گیارہویں سے لے کر پندرہویں تک خون دیکھا ہے تو اس کی عادت پانچ دن ہوگی۔

۲۔ جو عورت خون سے پاک نہیں ہوتی (پورے مہینہ خون آتا ہے) لیکن دو ماہ مسلسل معین وقت پر خون آتا ہے اور اس میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور باقی میں استحاضہ کی علاماتیں پائی جاتی ہیں اور دونوں مہینوں کے وہ دن جن میں علامات حیض پائی جاتی ہیں ان کی تعداد ایک جیسی ہے لیکن ان کا وقت ایک جیسا نہیں، تو اس صورت میں جتنے دنوں میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہیں وہ اس کی عادت ہوں گے، مثلاً اگر ایک مہینے میں پہلی تاریخ سے لے کر پانچویں تک اور دوسری میں گیارہویں سے لے کر پندرہویں تک اس کے خون میں حیض کی علامات تھیں اور باقی میں استحاضہ کی تو اس عادت کے دنوں کی تعداد پانچ دن ہوگی۔

۳۔ جو عورت مسلسل تین یا اس سے زیادہ دن خون دیکھے اور ایک دن یا اس سے زیادہ پاک رہے اور دوبارہ خون دیکھے اور پہلے اور دوسرے مہینے میں خون دیکھنے کا وقت مختلف ہو تو اگر تمام وہ دن جن میں خون دیکھا ہے اور وہ درمیانی دن جن میں پاک رہی ہے دس دن سے زیادہ نہ ہوں اور دنوں کی تعداد بھی ایک جیسی ہو تو تمام وہ دن جن میں متفرق طور پر خون دیکھا ہے اس کی عادت حیض شمار ہوں گے اور ضروری نہیں کہ درمیانی پاک رہنے والے دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں ایک جیسی ہو، مثلاً اگر پہلے مہینہ میں پہلی

تاریخ سے لے کر تیسری تک خون دیکھے اور دو دن پاک رہے اور پھر تین دن خون دیکھے اور دوسرے مہینے گیارہویں تاریخ سے لے کر تیرہویں تک خون دیکھے اور دو دن پاک رہے اور پھر خون دیکھے تو سب ملا کر آٹھ دن سے زیادہ نہ بنیں تو اس کی عادت آٹھ دن ہوگی۔

مسئلہ ۴۹۳۔ عادت عدیہ رکھنے والی عورت اگر اپنی عادت سے زیادہ خون دیکھے اور دس دن سے زیادہ خون آجائے تو اگر تمام خون ایک ہی قسم کا ہو تو بنا بر احتیاط واجب جس دن سے خون دیکھا ہے اس سے اپنی عادت کے مطابق دنوں تک کو حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ، اور اگر تمام خون ایک جیسا نہ ہو بلکہ چند دنوں میں حیض کی اور کچھ دنوں میں استحاضہ کی علامات پائی جائیں، تو اگر وہ جن میں حیض کی علامتیں موجود ہیں ان کی تعداد اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہے تو پھر انہیں دنوں کو حیض اور بقیہ کو استحاضہ قرار دے، اور اگر حیض کی علامات والے دنوں کی تعداد عادت کے دنوں سے زیادہ ہے تو عادت کی مقدار کو حیض اور بقیہ کو استحاضہ قرار دے، اور اگر حیض کی علامات والے دنوں کی تعداد عادت کے ایام سے کم ہے تو ان دنوں کے ساتھ چند دن اور ملائے کہ جن کی مجموعی تعداد عادت کے برابر ہو جائے حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۴۔ مضطر بہ:

مسئلہ ۴۹۴۔ مضطر بہ سے مراد وہ عورت ہے جو چند ماہ خون دیکھے لیکن اس کی عادت معین نہ ہو سکی ہو، اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور تمام خون ایک جیسا ہو تو اگر اس کی رشتہ دار عورتوں کی عادت سات دن ہے تو سات دن کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر کم ہو، مثلاً پانچ دن ہو تو پھر ان ہی پانچ دنوں کو حیض قرار دے اور سات دنوں اور اس کی عادت کے درمیان جو دو دن کا فرق ہے ان دونوں میں جو چیزیں حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے اور امور استحاضہ کو بجالائے، یعنی استحاضہ والی عورت کے لئے جو عبادت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق اپنی عبادات بجالائے اور اگر اس کی رشتہ دار عورتوں کی سات دن سے زیادہ ہو، مثلاً نو دن ہو تو سات دن حیض کے ہوں گے اور اس کی عادت اور نو دنوں میں جو دو دنوں کا فرق ہے اس میں استحاضہ والی عبادات بجالائے اور حائض پر جو حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

مسئلہ ۴۹۵۔ اگر مضطر بہ دس دن سے زیادہ خون دیکھے جس میں چند دنوں کے خون میں حیض کی علامت اور چند دوسرے دنوں میں خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو اگر وہ خون کہ جس میں حیض کی علامات ہوں تو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ مدت تک نہ آیا ہو تو جو خون حیض کی علامت رکھتا ہے وہ حیض اور باقی استحاضہ ہوگا، اور اگر حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم ہو تو اپنی رشتہ دار عورتوں کی طرف دیکھنا چاہئے اگر ان کی سات دن ہے تو سات دن کا حیض اور باقی استحاضہ قرار دے، اور اگر رشتہ دار عورتوں کی عادت سات دن سے کم یا سات دن سے زیادہ ہو تو اس دستور پر عمل کرے جو گزشتہ مسئلہ میں بیان کیا جا چکا ہے اور اسی کو حیض

قراردے یعنی سات دن تک حائض ہوگی اور باقی ایام میں اس دستور پر عمل کرے گی جو گزشتہ مسائل میں بیان ہو چکا ہے اور اسی طرح ہے اگر جس خون میں حیض کی علامات موجود تھیں اس کے دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون دیکھے جب کہ اس میں بھی حیض کی علامات ہوں، مثلاً پانچ دن سیاہ رنگ کا خون دیکھے اور نو دن زرد رنگ کا خون اور پھر دوبارہ پانچ دن سیاہ رنگ کا خون دیکھے تو اس پہلے خون کو حیض کا خون قرار دے اور باقی کے متعلق سات دن تک جو دستور پہلے مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۵۔ بتدنیہ:

مسئلہ ۴۹۶۔ بتدنیہ، یعنی جو عورت پہلی مرتبہ خون دیکھے، اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور سب ایک ہی طرح کا ہو تو مسئلہ سابق کے مطابق اپنی رشتہ دار عورتوں کے مطابق حیض قرار دے اور باقی کو استحاضہ۔

مسئلہ ۴۹۷۔ اگر بتدنیہ دس دن سے زیادہ خون دیکھے جس میں چند دن کے خون میں حیض کی علامات ہوں اور باقی میں استحاضہ کی علامتیں ہوں، تو وہ خون جسمیں حیض کی علامات ہوں اگر تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ سب حیض ہے اور جس میں حیض کی علامات نہ ہوں وہ استحاضہ ہے، لیکن اگر دس دن گزرنے سے پہلے خون کے جس میں حیض کی علامات تھیں دوبارہ خون آئے اور اس میں بھی حیض کی علامات ہوں، مثلاً پانچ دن سیاہ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے آنے والے خون کو جس میں حیض کی علامات پائی جاتی ہیں حیض قرار دے اور دونوں کی تعیین میں اپنی رشتہ دار عورتوں کی طرف رجوع کرے اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۸۔ اگر بتدنیہ دس دن سے زیادہ خون دیکھے جس میں چند دن کے خون میں حیض کی علامات ہوں اور چند دن میں استحاضہ کی علامات، لیکن جس خون میں حیض کی علامات ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو اسے چاہئے پہلے آنے والے خون کو جس میں حیض کی علامات تھیں حیض قرار دے اور ایام کی تعیین میں اپنی رشتہ دار عورتوں کی طرف رجوع کرے اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دے۔

۶۔ ناسیہ:

مسئلہ ۴۹۹۔ ناسیہ، یعنی وہ عورت جو اپنی عادت بھول گئی ہو اگر دس دن سے زیادہ دیکھے تو اسے چاہئے کہ جس خون میں حیض کی علامات ہوں دس دن تک اسے حیض قرار دے اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دے اور اگر علامات کے ذریعہ حیض کی تشخیص نہ کر سکتی ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر پہلے سات دن کو حیض اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دے۔

حیض کے مختلف مسائل:

مسئلہ ۵۰۰۔ بتدریج، مضطربہ، ناسیہ اور عادت رکھنے والی عورت جس وقت ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامات ہو یا اسے یقین ہو کہ یہ تین دن تک رہے گا تو اس کو فوراً عبادت ترک کر دینی چاہئے اور اگر بعد میں پتا چلے کہ وہ حیض نہیں تھا تو چھوڑی ہوئی عبادتوں کی قضا کرے لیکن اگر اسے یقین نہ ہو کہ تین دن تک خون رہے گا اور اس میں حیض کی علامات بھی موجود نہ ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تین دن تک وہ استحاضہ والے کام کریں اور جو کام حیض والی عورت پر حرام ہیں وہ ترک کریں اور اگر تین دن گزرنے سے پہلے پاک نہ ہو تو پھر اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ ۵۰۱۔ جو عورت صاحب عادت ہے، خواہ وقتیہ اور عدیہ ہو یا فقط عدیہ ہو یا فقط وقتیہ ہو، اگر دو ماہ مسلسل اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے کہ جس کا وقت یا عدد یا دنوں ایک دوسرے کی طرح ہوں تو اس کی عادت جس طرح ان دو مہینوں میں اس نے دیکھا ہے اس کی طرف پلٹ آئے گی، مثلاً اگر وہ مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تک خون دیکھتی ہے اور پاک ہو جاتی تھی اب اگر وہ دو مہینہ دسویں سے سترہویں تک خون دیکھے اور پاک ہو جائے تو دسویں سے سترہویں تک اس کی عادت بن جائے گی۔

مسئلہ ۵۰۲۔ ایک مہینہ سے مراد خون دیکھنے کی ابتدائی وقت سے لے کر تیس دن تک ہے نہ مہینہ کی پہلی سے مہینہ کی آخری دن تک ہے۔

مسئلہ ۵۰۳۔ جو عورت ایک ماہ میں صرف ایک مرتبہ خون دیکھتی ہے اگر کسی مہینہ میں دو مرتبہ خون آجائے اور اس میں حیض کی علامتیں بھی ہو، چنانچہ درمیان کے جن دنوں میں پاک رہی تھی اگر وہ دس دن سے کم نہ ہوں تو دونوں کو حیض قرار دے۔

مسئلہ ۵۰۴۔ اگر تین دن یا اس سے زیادہ خون دیکھے جس میں حیض کی علامات ہوں اس کے بعد دس دن یا اس سے زیادہ خون دیکھے جس میں استحاضہ کی علامت ہو اور پھر تین دن ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامات ہوں تو پہلا اور دوسرا خون کو جس میں حیض کی علامات موجود ہیں حیض قرار دینا چاہئے۔

مسئلہ ۵۰۵۔ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور اس کو معلوم ہو کہ اندر بھی خون نہیں ہے اسے غسل کمر کے اپنی عبادتوں کو بجالانا چاہئے، چاہے اسے یقین ہو کہ دس دن تمام ہونے سے پہلے اس کو دوبارہ آجائے گا لیکن اگر اسے یقین ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے اسے دوبارہ خون آئے گا تو وہ غسل نہ کرے اور نماز بھی نہیں پڑھ سکتی، بلکہ حیض والی عورت کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۵۰۶۔ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے لیکن اسے یہ احتمال ہو جائے کہ اند خون موجود ہے تو تھوڑی سی روئی اندر داخل کمر کے دیکھ لینا چاہئے، اگر صاف ہو تو غسل کمرے اور عبادتوں کو بجالائے اور اگر صاف نہ ہو چاہے خون کے پانی ہی سے

آلودہ ہو تو اگر اس کی حیض کی عادت مقرر نہیں ہے یا اس کی عادت دس دن ہے تو اسے انتظار کرنا پڑے گا اور اگر وہ دس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کمرے اور اگر دسویں دن پاک ہو یا اس کا خون دس دن سے تجاوز کرے تو دسویں دن کے آخری وقت غسل کمرے تو اگر اس کی عادت دس دنوں کم ہو تو اگر اسے یقین ہو کہ دس روز پورے ہونے سے پہلے یا دسویں دن کے آخری وقت پاک ہو جائے گی تو غسل نہ کرے اور اگر اسے احتمال ہو کہ اس کا خون دس سے زیادہ ہو جائے گا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک دن عبادت کو ترک کمرے اور اس کے بعد دس دن تک عبادت ترک کر سکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ دسویں دن تک استحاضہ والی عورت کے احکام کو بجالانے اور ان کاموں کو جو حائض پر حرام ہیں ترک کمرے، پس اگر وہ دس دن تمام ہونے سے پہلے یا دسویں دن کے آخری وقت میں خون سے پاک ہو جائے تو وہ تمام حیض ہو گا اور اگر دس دن سے آگے بڑھ گیا تو پھر اپنی عادت کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور ان عبادات کی قضا کرے جو عادت کے دنوں کے بعد ادا نہیں کرتی رہی۔

مسئلہ ۵۰۷۔ اگرچند دن کو حیض قرار دے اور عبادت کو ترک کر دے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ یہ حیض نہیں تھا تو نماز اور روزہ جو ان دنوں ترک کرتی رہی ہے اس کی قضا کرے اور اگرچند دن اس خیال سے عبادت کرتی رہی ہے کہ یہ خون حیض نہیں تھا بعد میں معلوم ہو جائے کہ یہ خون حیض تھا تو اگر ان دنوں روزہ رکھتی رہی ہے تو ان کی قضا کرے۔

احکام نفاس:

مسئلہ ۵۰۸۔ بچہ کے پہلے ہی جزو کے بطن مادر سے باہر آتے ہی جو خون بھی آئے اگر دس دن سے پہلے یا دسویں دن کے آخر میں خون آنا بند ہو جائے تو وہ خون نفاس ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کو نفساء کہتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰۹۔ بچے کے جسم کے پہلے حصہ کے باہر آنے سے پہلے جو خون عورت دیکھے وہ نفاس نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۰۔ یہ ضروری نہیں کہ بچہ کی خلقت پوری ہو بلکہ اگر خون کا لوتھڑا بھی رحم سے خارج ہو اور خود عورت کو معلوم ہو یا چار دایاں یہ کہیں کہ اگر یہ رحم میں باقی رہتا تو انسان بن جاتا تو جو خون اسے دس دن تک آئے گا وہ نفاس ہو گا۔

مسئلہ ۵۱۱۔ ممکن ہے کہ نفاس ایک لمحہ سے زیادہ نہ آئے لیکن دس دن سے بہر حال زیادہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۵۱۲۔ اگر شک ہو کہ کوئی چیز ساقط ہوئی ہے یا نہیں یا جو کچھ ضائع ہوا ہے اگر وہ رہ جاتا تو انسان بن جاتا یہ نہیں تو جو خون نکلے وہ نفاس نہیں ہے اور جستجو کرنا بھی لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۳۔ مسجد میں ٹہرنا اور مسجد الحرام اور مسجد النبی میں داخل ہونا اور بدن کے کسی حصہ سے صروف قرآن کو چھونا اور دوسرے امور جو حیض والی عورت کے لئے حرام ہیں نفاس والی کے لئے بھی حرام ہیں اور جو چیز حائض کے لئے واجب یا مستحب یا مکروہ ہیں وہ نفساء کے لئے بھی واجب، مستحب یا مکروہ ہیں۔

مسئلہ ۵۱۴۔ حالت نفاس میں عورت کو طلاق دینا باطل ہے اور اس سے ہمبستری کرنا حرام ہے اور اگر شوہر اس سے ہمبستری کر لے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس طرح احکام حیض میں بیان ہو چکا ہے کفارہ ادا کرے۔

مسئلہ ۵۱۵۔ خون نفاس سے پاک ہونے کے بعد عورت کو غسل کمر کے عبادتوں کو انجام دینا چاہئے اور اگر دوبارہ اسے خون آجائے تو اگر وہ دن جن میں خون دیکھا ان دنوں سمیت کہ درمیانی عرصہ میں جن میں پاک رہی ہے مجموعاً دس دن یا اس سے کم ہوں تو سارے خون کو نفاس قرار دے اور جن دنوں میں پاک رہی ہے اگر اس نے روزہ رکھا ہے تو اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۵۱۶۔ اگر عورت بظاہر نفاس سے پاک ہو جائے مگر احتمال ہو کہ اندر خون ہو سکتا ہے تو تھوڑی سی روئی اندر داخل کمر کے چیک کرے اگر پاک ہو تو غسل کر کے اپنی عبادتوں کو انجام دے۔

مسئلہ ۵۱۷۔ اگر خون نفاس دس دن سے زیادہ آجائے اور وہ عورت حیض میں عادت رکھتی ہو تو اس کی عادت کے دنوں کے برابر نفاس ہوگا باقی استحاضہ اور اگر عادت نہیں رکھتی تھی تو دس دن تک نفاس ہے باقی استحاضہ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس عورت کی عادت معین ہے وہ عادت کے بعد سے اور جس کی عادت نہیں ہے وہ بچہ جننے کے دس دن کے بعد سے اٹھارہ دن تک استحاضہ والے امور بجالائے اور وہ کام جو نفاس والی عورت پر حرام ہیں انہیں ترک کر دے۔

مسئلہ ۵۱۸۔ جس عورت کی عادت حیض میں دس دن سے کم ہو اور اس کو نفاس عادت سے زیادہ آجائے تو عادت کے دنوں کے برابر نفاس قرار دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک یا دو یا دس دن تک عبادت کو ترک کرے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو جائے تو ایام عادت کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر عبادت ترک کی ہے تو قضا بجالائے۔

مسئلہ ۵۱۹۔ بہت سی عورتوں کو وضع حمل کے ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ دنوں تک خون آتا ہے ایسی عورتوں کی اگر حیض میں عادت معین ہو تو اپنی عادت کی تعداد کے مطابق اتنے دنوں تک نفاس قرار دے اور نفاس کے دس دن گزرنے کے بعد جو خون دیکھے گرچہ ماہانہ عادت کے دنوں میں ہی کیوں نہ آجائے وہ استحاضہ ہوگا، مثلاً جس عورت کی عادت حیض میں ہر مہینہ کی بیسویں سے ستائیس تک تھی اگر اس نے مہینہ کی دس تاریخ کو بچہ جنا اور ایک مہینہ یا زیادہ مسلسل خون آتا رہا تو سترہویں تاریخ تک نفاس ہوگا اور سترہویں سے لے کر دس دن تک یہاں تک کہ وہ خون جو اس کی عادت کے دنوں میں تھا جو کہ بیسویں سے لیکر ستائیسویں تک تھی استحاضہ ہوگا اور دس دن گزرنے کے بعد جو خون دیکھے اگر وہ اسی کی عادت کے دنوں میں ہے تو حیض ہوگا، چاہے اس میں حیض کی علامات پائی جائیں یا نہ پائی جائیں اور اگر خون اس کی عادت کے دنوں میں نہیں، اگرچہ اس میں حیض کی علامات موجود بھی ہو تو بھی اسے استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۵۲۰۔ جن عورتوں کو وضع حمل کے بعد ایک ماہ یا اس سے زیادہ مدت تک خون آتا رہا ہے اگر ان کی ماہواری کی عادت نہیں ہے تو اول کئے دس دن نفاس ہیں اور اس کے بعد کے دس دن استحاضہ ہیں، اس کے بعد کے خون میں اگر حیض کی علامت ہے تو حیض ورنہ وہ بھی استحاضہ ہے۔

غسل مس میت:

مسئلہ ۵۲۱۔ اگر انسان کے مردہ کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے کوئی مسل کمرے (یعنی اس کے بدن کا کوئی حصہ میت کے بدن سے چھو جائے) تو اس پر مس میت کا غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ نیند میں مس کمرے یا بیداری میں، با اختیار مس کیا ہو یا بے اختیار، انتہایہ ہے کہ اگر کسی کا ناخن یا ہڈی بھی میت کے ناخن سے یا ہڈی سے مس ہو جائے تو غسل واجب ہے لیکن اگر مردہ حیوان کو چھو لے تو غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۲۲۔ ایسے مردہ کو چھونے سے جس کا تمام بدن سرد نہ ہوا ہو غسل واجب نہیں ہوتا چاہے وہ جگہ سرد ہو چکی ہو جس کو مس کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲۳۔ اگر اپنے بالوں کو میت کے بدن اس سے اس طرح مس کمرے کہ مس میت صادق نہ آئے یا اپنا بدن میت کے بالوں سے یا اپنے بال اس کے بالوں سے مس کرے تو غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۲۴۔ مردہ بچے کے مس کرنے کے لیے حتیٰ کہ اس سقط شدہ بچے کے لئے بھی جو پورے چار مہینے کا ہو چکا ہے غسل مس میت واجب ہے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس سقط شدہ بچے کے مس کرنے کے لئے بھی غسل کیا جائے جو چار مہینے سے کم کا ہے لہذا اگر چار مہینے کا بچہ مردہ دنیا میں آئے تو اس کی ماں غسل مس میت کرے بلکہ اگر بچہ چار مہینے سے کم کا ہو تو بھی بہتر ہے اس کی ماں غسل مس میت کرے۔

مسئلہ ۵۲۵۔ اگر ماں کے مرنے کے بعد کوئی بچہ دنیا میں آئے تو وہ بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرے۔

مسئلہ ۵۲۶۔ اگر انسان اس میت کو چھو لے کہ جس کے تینوں غسل مکمل ہو گئے ہیں تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر تیسرے غسل کے پورے ہونے سے پہلے اس کے جسم کے کسی حصہ کو مس کمرے تو اسے غسل مس میت کرنا پڑے گا اگرچہ اس حصہ کا تیسرا غسل بھی پورا ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۵۲۷۔ اگر نابالغ یا دیوانہ بچہ میت کو مس کرے تو بالغ اور عاقل ہونے کے بعد اس پر غسل مس میت واجب ہے۔

مسئلہ ۵۲۸۔ اگر کسی زندہ یا ایسے مردہ سے کہ جس کو غسل نہیں دیا گیا ہے کوئی ایسا ٹکڑا جدا ہو جائے جس میں ہڈی ہو اور اس جدہ شدہ حصہ کو غسل دینے سے پہلے چھو لیا ہو تو اسے غسل مس میت کرنا پڑے گا، لیکن اگر جدہ شدہ حصہ میں ہڈی نہ ہو اور وہ میت سے جدا ہوا ہو تو اسے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۲۹۔ کسی ایسی ہڈی اور دانتوں کے مس کرنے سے جو کسی مردہ انسان کے بدن سے جدا ہوئی ہو اور اسے غسل بھی نہ دیا گیا ہو احتیاط واجب کی بناء پر غسل کرنا چاہئے لیکن ایسی ہڈی اور دانت کے مس کرنے سے جو زندہ سے جدا ہوئی ہے اور اس پر گوشت نہ ہو غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۳۰۔ غسل مس میت غسل جنابت کی طرح کیا جاتا ہے لیکن جس نے غسل مس میت کیا ہے نماز پڑھنے کے لئے اسے وضو کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۵۳۱۔ اگر کئی مردوں کو مس کرے یا ایک ہی مردہ کو چند بار چھو لے تو سب کے لئے ایک غسل کافی ہے۔

مسئلہ ۵۳۲۔ جس پر غسل مس میت واجب ہو وہ مسجد میں جاسکتا ہے اور سورہ ہائے سجدہ کو پڑھ سکتا ہے، اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے لیکن نماز و طواف وغیرہ کے لئے غسل اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مختصر کے احکام:

مسئلہ ۵۳۳۔ مختصر یعنی جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اس کو اس طرح چت لٹانا چاہئے کہ دونوں پیروں کے تلوے رو قبیلہ ہوں چاہے مرنے والا مرد ہو یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا اور اگر پورے طور سے اس طرح لٹانا ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہے اس طریقہ پر رجاء عمل کیا جائے (یعنی حکم خدا کی اطاعت کی امید پر) اور اگر اسے لٹانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہو تو اسے قبلہ رخ بٹھا دیا جائے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر داہنی کروٹ یا بائیں کروٹ اسے قبلہ رخ لٹا جائے۔

مسئلہ ۵۳۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک میت کا غسل پورا نہ ہو جائے اسے قبلہ رخ رکھا جائے لیکن غسل پورا ہونے کے بعد بہتر یہ ہے کہ اسے اس طرح رکھا جائے کہ جس حالت میں اس پر نماز پڑھتے ہیں۔

مسئلہ ۵۳۵۔ مختصر کو روبہ قبلہ لٹانا ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کے ولی سے اجازت لینا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۳۶۔ مستحب ہے کہ مختصر کو شہادتین، بارہ اماموں کا اقرار، اسلام کے تمام عقائد اس طرح تلقین کریں کہ وہ سمجھ لے اور یہ بھی مستحب ہے کہ مرتے دم تک تکرار کرتے رہیں۔

مسئلہ ۵۳۷۔ مستحب ہے کہ مختصر کو یہ دعا اس طرح تلقین کریں کہ وہ سمجھ جائے: اللہم اغفر لی الکثیر من معاصیتک و اقبل منی الیسیر من طاعتک یا من یقبل الیسیر و یعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر و اعف عنی الکثیر، انک انت العفو الغفور۔ اللہم ارحمنی فانک رحیم۔

مسئلہ ۵۳۸۔ اگر کسی کی جان مشکل سے نکل رہی ہو تو مستحب ہے کہ اس کی نماز کی جگہ پر اس کو لٹادیں۔

مسئلہ ۵۳۹۔ محتضر کو راحت پہنچانے کے لئے مستحب ہے کہ اس کے سرہانے سورہ ”یسین“ و ”صافات“ و احزاب و آیہ الکرسی
 “ اور سورہ ”اعراف“ کی ۵۴ ویں آیت یعنی ”ان ربکم اللہ الذی خلق السموات“ اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیت پڑھنا مستحب
 ہے بلکہ جتنا قرآن ممکن ہو پڑھیں۔

مسئلہ ۵۴۰۔ محتضر کو تنہا چھوڑ دینا یا اس کے پیٹ پر کسی وزنی چیز کا رکھنا مجنب و حائض کا اس کا پاس رہنا، رونا، بات چیت
 کرنا، صرف عورتوں کو اس کے پاس چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

موت کے بعد کے احکام:

مسئلہ ۵۴۱۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کے منہ کو بند کر دیا جائے تاکہ وہ کھلانہ رہے، آنکھوں کو اور ٹھڈی کو باندھ
 دیں، ہاتھ پاؤں کو سیدھا کر دیں، میت پر ایک چادر ڈال دیں، اور اگر ررات کو مر جائے تو اس کے مرنے کی جگہ چراغ روشن کیا جائے
 ، تشیع جنازہ کے لئے مومنین کو اطلاع دیں، دفن میں جلدی کریں، لیکن اگر مرنے کا یقین نہ ہو تو یقین ہونے تک صبر کریں اور اگر میت
 حاملہ ہے جبکہ اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہے تو ضروری ہے کہ اس کے دفن میں اتنی تاخیر کی جائے کہ اس کے بائیں پہلو کو چاک
 کر کے بچے کو نکال لیا جائے اور پھر اسے سی دیا جائے۔

میت کے غسل، کفن، نماز اور دفن کے احکام:

مسئلہ ۵۴۲۔ ہر مسلمان میت کا غسل، کفن، نماز اور دفن اگرچہ بارہ امام کو ماننے والا نہ بھی ہو ہر مکلف پر واجب کفائی ہے، یعنی
 اگر بعض اشخاص نے انجام دیدیا تو سب سے ساقط اور اگر کسی نے نہ دیا تو سب گنہگار ہیں۔

مسئلہ ۵۴۳۔ اگر کوئی غسل و کفن و دفن میں مشغول ہو جائے تو دوسروں پر اقدام کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ اپنے کام
 کو ادھورا چھوڑ دے تو دوسروں کو تکمیل کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۵۴۴۔ اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ دوسرا شخص میت کے امور میں مشغول ہے تو اس پر ان کاموں میں اقدام کرنا ضروری
 نہیں، لیکن اگر اسے شک یا گمان ہے تو پھر اقدام کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۵۴۵۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ غسل، کفن، نماز یا دفن میت باطل طریقہ پر دیا گیا ہے تو دوبارہ انجام دینا چاہئے لیکن
 اگر گمان یا شک ہو کہ صحیح بجالایا گیا ہے یا غلط تو پھر اقدام کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۵۴۶۔ میت کے غسل و کفن، نماز و دفن کے لئے اس کے ولی سے اجازت لینا چاہئے۔

مسئلہ ۵۴۷۔ عورت کا ولی غسل، کفن و دفن میں اس کا شوہر ہے اور اس کے بعد وہ مرد ہیں جو میت سے میراث پاتے ہیں، وہ عورتوں سے مقدم ہیں اور میراث ہی کی ترتیب سے ولایت ہے۔

مسئلہ ۵۴۸۔ اگر کوئی کہے کہ میں میت کا ولی یا وصی ہوں یا میت کے ولی نے مجھے اجازت دی ہے کہ اس کے اعمال بجالاؤں جبکہ کوئی اور شخص اس طرح کی دعویٰ نہ کرے تو اس صورت میں اس شخص کی بات قابل قبول ہوگی اور میت کے امور اسی کے سپرد ہوں گے۔

مسئلہ ۵۴۹۔ اگر میت اپنے کاموں کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو معین کر جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ولی اور وہ شخص دونوں اجازت دیں، لیکن میت نے جس شخص کو ان امور کی انجام دہی کے لئے معین کیا ہے ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص قبول بھی کر لے، لیکن اگر قبول کر لیا تو اسے وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

غسل میت کے احکام:

مسئلہ ۵۵۰۔ میت کو تین غسل دینا واجب ہے:

۱۔ ایسے پانی سے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں۔

۲۔ ایسے پانی سے جس میں کافور ملا ہو۔

۳۔ خالص پانی کے ساتھ۔

مسئلہ ۵۵۱۔ بیری کے پتے اور کافور اتنے زیادہ نہ ہوں کہ پانی کو مضاف کر دیں اور اتنے کم بھی نہ ہوں کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس میں بیری کے پتے اور کافور ملے ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۵۵۲۔ اگر ضرورت کے مطابق بیری کے پتے اور کافور نہ مل سکے تو بناء بر احتیاط واجب جتنی مقدار کے پتے میسر ہوں اسے پانی میں ڈالا جائے لیکن اس قدر کم نہ ہوں کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ بیری اور کافور اس پانی میں نہیں ملائے گئے ہیں۔

مسئلہ ۵۵۳۔ جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہو اگر وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی مکمل کرنے سے پہلے مر جائے تو اسے کافور کے پانی سے غسل نہ دیں بلکہ کافور کے بدلے خالص پانی سے غسل دیا جائے گا اور اسی طرح ہے اگر عمرہ کے احرام میں بال کاٹنے سے مر جائے۔

مسئلہ ۵۵۴۔ اگر بیری کے پتے اور کافور یا ان میں سے کوئی نہ مل سکے یا ان کا استعمال جائز نہ ہو مثل غصبی ہو تو ان میں سے جو بھی ممکن نہ ہو اس کے بدلے میت کو خالص پانی سے غسل دیا جائے گا۔

مسئلہ ۵۵۵۔ میت کو غسل دینے والے کو دو وزدہ اسامی، بالغ، عاقل ہونا چاہئے اور غسل کے لازمی مسائل کو جاننے والا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۵۵۶۔ میت کو غسل دینے والا کو قصد قربت رکھنا چاہئے یعنی غسل حکم خدا بجالانے کے لئے انجام دے اور اگر تیسرے غسل کے آخر تک اسی نیت پر باقی رہے تو کافی ہے اور علیحدہ نیت کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۵۷۔ مسلمان کا بچہ چاہے زنا سے پیدا ہوا ہو اس کا غسل واجب ہے، کافر اور اس کی اولاد کا غسل کفن اور دفن شریعت میں جائز نہیں ہے اور جو شخص بچپن سے دیوانہ ہو اور دیوانگی کی حالت میں ہی بالغ ہو جائے تو اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو اسے غسل دینا چاہئے اور اگر ان میں سے کوئی مسلمان نہ ہو تو پھر غسل دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۵۸۔ سقط شدہ بچہ اگر چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسے غسل دیا جائے گا اور اگر چار ماہ کا نہیں تو اسے کپڑے میں لپیٹ کر غسل کے بغیر دفن کر دیں۔

مسئلہ ۵۵۹۔ مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل نہیں دے سکتے اور غسل باطل ہے، البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل نہ دیں۔

مسئلہ ۵۶۰۔ مرد تین سال سے کم عمر کی بچی کو غسل دے سکتا ہے اور عورت تین سال سے کم عمر کے بچے کو غسل دے سکتی ہے۔

مسئلہ ۵۶۱۔ اگر مرد کی میت کو غسل دینے کے لئے کوئی مرد نہ مل سکے تو جو عورتیں اس کی محرم اور رشتہ دار ہیں جیسے ماں، بہن، پھوپھی اور خالہ اگرچہ رضاعت سے ہو اس مرد کو غسل دے سکتی ہے زیر لباس سے، اسی طرح اگر عورت کی میت کو غسل دینے کے لئے عورت نہ مل سکے تو اس عورت کے محرم مرد اس کو غسل دے سکتے ہیں البتہ لباس کے اوپر سے۔

مسئلہ ۵۶۲۔ اگر مرد کی میت کو مرد یا عورت کی میت کو عورت غسل دے تو بہتر یہ ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ اس کے پورے بدن کو برہنہ کر لے۔

مسئلہ ۵۶۳۔ میت کی شرمگاہ پر نگاہ کرنا حرام ہے اور غسل دینے والا اگر دیکھ لے تو گنہگار ہوگا غسل باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۶۴۔ اگر میت کا کوئی عضو نجس ہو گیا ہو تو غسل دینے سے پہلے اس کو پاک کر دیں اور احتیاط واجب ہے کہ غسل شروع کرنے سے پہلے میت کے پورے جسم کو نجاست سے پاک کریں۔

مسئلہ ۵۶۵۔ غسل میت کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو اور تماسی نہ دیں البتہ غسل ترتیبی میں یہ جائز ہے کہ بدن کے تینوں حصوں کو ترتیب سے پانی میں ڈال دیں۔

مسئلہ ۵۶۶۔ اگر عورت حالت حیض میں یا مرد حالت جنابت میں مر جائے تو وہی غسل میت کافی ہے۔

مسئلہ ۵۶۷۔ میت کو غسل دینے کے لئے مزدوری لینا جائز نہیں ہے، البتہ مقدمات کے لئے اجرت لینے میں اشکال نہیں ہے۔
 مسئلہ ۵۶۸۔ اگر پانی نہ ملے یا میت کا بدن ایسا ہو کہ اس کو غسل نہ دیا جاسکتا ہو تو میت کو ہر غسل کے بدلے ایک تیمم دیں۔
 مسئلہ ۵۶۹۔ میت کو تیمم دینے والا شخص میت کے روبرو بیٹھے اور اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارے اور میت کے چہرے اور ہتھیلیوں کی پشت پر ہاتھ پھیرے اور اگر ممکن ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ میت کے ہاتھوں سے بھی اس کو تیمم کروائے۔

کفن کے احکام:

مسئلہ ۵۷۰۔ مسلمان میت کو تین کپڑوں میں کفن دینا واجب ہے: ایک لنگ دوسرا پیراہن (قمیض) تیسرے سرتاسری (چادر)۔
 مسئلہ ۵۷۱۔ لنگ ایسی ہو کہ ناف سے زانو تک تمام اطراف بدن کو چھپا سکے اور ہتیرہ ہے کہ سینہ سے پیروں تک پہنچ جائے اور بناء بر احتیاط واجب قمیض کا ندھ سے آدھی پنڈلی تک تمام بدن کو چھپا سکے والی ہو اور ہتیرہ ہے کہ پاؤں کے اوپر تک پہنچ جائے اور چادر اتنی لمبی ہو کہ سر اور پیروں کی طرف سے باندھنا ممکن ہو اور چوڑائی اتنی ہو کہ ایک طرف کا حصہ دوسری طرف ڈالا جاسکے۔
 مسئلہ ۵۷۲۔ لنگ کی وہ مقدار جو ناف سے گھٹنوں تک چھپائے اور پیراہن کی وہ مقدار جو کندھے سے نصف پنڈلی تک چھپائے یہ واجب کفن کی مقدار ہے اور اس سے زیادہ مقدار جو گزشتہ مسئلہ میں بیان ہو چکی ہے یہ مستحب کفن کی مقدار ہے۔
 مسئلہ ۵۷۳۔ اگر میت کے وارث بالغ ہوں اور یہ اجازت دیدیں کہ کفن کے مقدار واجب اور مستحب کو ان کے حصہ وراثت سے لے لیا جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ واجب کفن کی مقدار سے زیادہ اور اسی طرح وہ مقدار جو احتیاط ضروری ہے نابالغ وارث کے حصہ سے نہ لی جائے۔
 مسئلہ ۵۷۴۔ اگر کوئی وصیت کر جائے کہ مستحب کفن کی مقدار اس کے مال کے تیسرے حصہ سے لی جائے یا یہ وصیت کرے کہ مال کا تیسرا حصہ اس کے اپنے مصارف پر خرچ کیا جائے لیکن مصرف معین نہ کرے یا صرف کچھ مقدار کا مصرف معین کر جائے تو مستحب کفن کی مقدار اس کے مال کے تیسرے حصہ سے لی جاسکتی ہے۔
 مسئلہ ۵۷۵۔ عورت کا کفن شوہر کے ذمہ ہے چاہے عورت خود مالدار ہو اور جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہے اگر وہ عدت تمام ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کا بھی کفن شوہر کے ذمہ ہوگا اور اگر شوہر نابالغ یا دیوانہ ہو تو ولی شوہر کو اس کے مال سے کفن دینا چاہئے۔

مسئلہ ۵۷۶۔ میت کا کفن اس کے رشتہ داروں پر واجب نہیں ہے اگرچہ زندگی میں اس کے مخارج ان ہی پر واجب ہوں۔

مسئلہ ۵۷۷۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ کفن کے تینوں ٹکڑے اتنے باریک نہ ہوں کہ میت کا بدن نیچے سے دکھائی دے۔

مسئلہ ۵۷۸۔ غصبی کپڑے میں کفن دینا جائز نہیں ہے چاہے کفن کے لئے کوئی دوسری چیز مہیا نہ ہو سکے اور اگر میت کو غصبی کفن دیا گیا ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو تو میت کے بدن سے اس کفن کا اتار لینا واجب ہے چاہے اس کو دفن بھی کر چکے ہوں، لیکن بناء بر احتیاط مجبوری کی حالت میں مردار کی کھال میں کفن دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۶۷۹۔ نجس چیز اور خالص ریشمی کپڑے اور سونے کی تاروں سے بنے ہوئے کپڑے میں میت کو کفن دینا جائز نہیں ہے لیکن اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۸۰۔ میت کو ایسے کپڑے میں کفن دینا جو حرام گوشت جانور کی اون یا بالوں سے تیار کیا گیا ہو حالت اختیار میں جائز نہیں ہے لیکن اگر حلال گوشت جانور کے کھال کو اس طرح سے بنائیں کہ اسے جامہ کہا جائے اور اسی طرح حلال گوشت جانور کے بالوں اور پشم سے بنے ہوئے کفن میں کوئی اشکال نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دونوں میں بھی کفن نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۵۸۱۔ اگر کفن بیرونی نجاست سے یا خود میت کی نجاست سے نجس ہو جائے تو اگر کفن ضائع نہ ہو تا جتنا حصہ نجس ہوا اسے دھونا یا کاٹنا ضروری ہے لیکن اگر میت کو قبر میں رکھ چکے ہوں تو بہتر ہے کہ اسے کاٹ دیں بلکہ اگر میت کو قبر سے باہر نکالنا میت کی اہانت کا باعث بنتا ہو تو پھر کاٹنا ہی واجب ہے اور اگر اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو اور بدل دینا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ بدل دیں۔

مسئلہ ۵۸۲۔ حج یا عمرے کا احرام باندھتے ہوئے اگر کوئی مرجائے تو دوسروں کی طرح اس کو بھی کفن دیں اور اس کے سر اور چہرے کو چھپانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۸۳۔ مستحب ہے کہ انسان صحت و سلامتی کی حالت میں کفن، بیری کے پتے اور کافور اپنے لئے مہیا کر رکھے۔

احکام حنوط:

مسئلہ ۵۸۴۔ غسل تمام ہونے کے بعد میت کو حنوط کرنا واجب ہے، یعنی سجدہ کے ساتوں مقامات: پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پیروں کے انگوٹھے پر کافور کا ملنا اور مستحب ہے کہ ناک کے سرے پر بھی کافور ملا جائے اور کافور کو پسا ہوا اور تازہ ہونا چاہئے، اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو ختم ہو چکی ہو تو وہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۸۵۔ میت کو حنوط کرنے میں اعضاء سجدہ کے درمیان ترتیب ضروری نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ پہلے کافور میت کی پیشانی پر ملا جائے۔

مسئلہ ۵۸۶۔ بہتر یہ ہے کہ میت کو کفن پہنانے سے پہلے حنوط کر لیا جائے اگرچہ کفن پہناتے وقت اور بعد میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

- مسئلہ ۵۸۷۔ احرام حج باندھے ہوئے اگر کوئی شخص سعی سے پہلے مرجائے تو حنوط کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح اگر کوئی احرام عمرہ باندھے ہوئے بال کاٹنے سے پہلے مرجائے اسے حنوط کرنا جائز نہیں ہے۔
- مسئلہ ۵۸۸۔ جو عورت وفات کی عدت میں ہو اس کے لئے خوشبو لگانا حرام ہے لیکن اگر مرجائے تو حنوط کرنا واجب ہے۔
- مسئلہ ۵۸۹۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ میت کو مشک، عنبر اور دوسرے عطریات سے معطر نہ کریں یا حنوط کے لئے کافور کے ساتھ کوئی دوسری خوشبو نہ ملائی جائے۔
- مسئلہ ۵۹۰۔ مستحب ہے کہ کافور کے ساتھ تھوڑی سی خاک شفا ملا دیا جائے لیکن وہ کافور ایسی جگہوں پر نہ لگے کہ جس سے بے حرمتی ہوتی ہو، لیکن اتنی زیادہ بھی نہ ہو کہ اسے کافور نہ کہا جاسکے۔
- مسئلہ ۵۹۱۔ اگر غسل و حنوط دونوں کے لئے کافور کافی نہ ہو تو غسل کو مقدم کریں اور اگر کافور ساتوں اعضاء کے لئے کفایت نہ کرے تو پیشانی کو مقدم کریں۔
- مسئلہ ۵۹۲۔ دو تروتازہ لکڑیوں کا میت کے ہمراہ قبر میں رکھنا مستحب ہے۔

نماز میت کے احکام:

- مسئلہ ۵۹۳۔ مسلمان میت پر نماز پڑھنا اگرچہ بچہ ہو واجب ہے، البتہ ضروری ہے کہ بچے کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ بچہ پورے چھ سال کا ہو۔
- مسئلہ ۵۹۴۔ نماز میت غسل، حنوط و کفن کے بعد پڑھنی چاہئے، اگر اس سے پہلے یا اس کے درمیان پڑھی جائے تو نماز باطل ہے چاہے بھول کر ہو یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو۔
- مسئلہ ۵۹۵۔ نماز میت میں نہ تو وضو، غسل اور تیمم کی شرط ہے اور نہ بدن و لباس کے پاک ہونے کی اور اگر لباس بھی غصبی ہو تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ احتیاط مستحب ہے کہ دوسری نمازوں میں جن امور کی رعایت کی جاتی ہے اس میں بھی کی جائے۔
- مسئلہ ۵۹۶۔ نماز میت کو قبلے کی طرف چہرہ کر کے پڑھنا واجب ہے اسی طرح میت کو نمازی کے سامنے اس طرح چت لٹانا واجب ہے کہ میت کا سر نمازی کے داہنی طرف اور پیر بائیں طرف رہیں۔
- مسئلہ ۵۹۷۔ نمازی کی جگہ میت سے اونچی یا نیچی نہ ہو، ہاں تھوڑی سی اونچائی یا نیچائی میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- مسئلہ ۵۹۸۔ نمازی کو میت سے دور نہ ہونا چاہئے، ہاں جماعت پڑھنے والے اگر دور ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے، بس صف سے اتصال ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۵۹۹۔ نمازی میت کے سامنے کھڑا ہوا البتہ اگر نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جا رہی ہے اور جماعت کی صف میت کے دونوں طرف بڑھ جائے تو ان لوگوں کی نماز جو میت کے مقابل نہیں ہیں اشکال نہیں رکھتی۔

مسئلہ ۶۰۰۔ میت اور نمازی کے درمیان کوئی پردہ یا دیوار حائل نہ ہو البتہ میت اگر تابوت میں رکھی ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔
مسئلہ ۶۰۱۔ نماز میت پڑھتے وقت میت کی شرمگاہ چھپی ہوئی چاہئے اور اگر اسے کفن دینا ممکن نہ ہو تو اس کی شرمگاہ کو اگرچہ تختہ، لینٹ وغیرہ سے چھپانا پڑے تب بھی چھپایا جائے۔

مسئلہ ۶۰۲۔ نماز میت کھڑے ہو کر قصد قربت کی نیت سے پڑھنی چاہئے، نیت کے وقت میت کو معین کرنا چاہئے، مثلاً میں اس میت پر نماز پڑھتا ہوں قربۃ الی اللہ۔

مسئلہ ۶۰۳۔ اگر کوئی ایسا نہ ہو جو کھڑے ہو کر میت پر نماز پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔
مسئلہ ۶۰۴۔ اگر میت نے کسی معین شخص کے لئے وصیت کر دی ہو کہ فلاں شخص میری نماز جنازہ پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ شخص ولی میت سے اجازت لے اور ولی کے لئے بھی احتیاط واجب ہے کہ اجازت دے۔

مسئلہ ۶۰۵۔ کسی میت پر چند مرتبہ نماز پڑھنی مکروہ ہے لیکن اگر میت اہل علم اور متقی انسان ہو تو مکروہ نہیں ہے۔
مسئلہ ۶۰۶۔ اگر میت کو جان بوجھ کر، بھولے سے یا مجبوری سے بغیر نماز کے دفن کر دیا جائے یا دفن کے بعد معلوم ہو کہ جو نماز اس میت پر پڑھی گئی تھی وہ باطل ہے تو جب تک اس کا بدن سالم ہے اس کی قبر پر نماز اسی ترتیب سے پڑھنی واجب ہے۔

نماز میت پڑھنے کا طریقہ:

مسئلہ ۶۰۷۔ نماز میت میں پانچ تکبیریں ہیں، اگر نماز میں پانچ تکبیریں اس ترتیب سے کہے تو کافی ہے:

نیت کے بعد پہلے تکبیر کہے اور پڑھے:

اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ

اور دوسری تکبیر کے بعد کہے اللھم صل علی محمد وآل محمد۔

اور تیسری تکبیر کے بعد کہے: اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات۔

اور چوتھی تکبیر کے بعد کہے: اللہ اغفر لھذا المیت۔

اور اگر عورت کی میت ہے تو کہے: اللھم اغفر لھذا المیت۔

اور اس کے بعد پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کر دے۔

ویسے بہتر ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد اس طرح کہے:

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اہلواحدہ احد اصمدا فردا حیا قیوما دائما بدم یخذ صاحبہ ولا ولدا، واشھدان
 محمدا عبده ورسوله ارسلہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون، بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ
 اور دوسری تکبیر کے بعد اس طرح کہے:

اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک علی محمد و آل محمد و ارحم محمد و آل محمد کافضل ماصلیت و بارکت
 و ترحمت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید و صل علی جمیع الانبیاء والمرسلین
 اور تیسری تکبیر کے بعد اس طرح کہے:

اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء والاموات تابع بیننا و بینھم بالخیرات انک علی کل
 شئی قدير۔

اور چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد کی ہے تو اس طرح کہے:
 اللھم ان هذا المسئی قدامنا عبدک وابن عبدک وابن امتک نزل بک وانت خیر منزل بہ اللھم انک قبضت روحہ
 الیک وقد احتاج الی رحمتک، وانت غنی عن عذابہ اللھم انا لانعلم منہ الا خیرا وانت اعلم بہ منا، اللھم ان کان
 محسنافزد فی احسانہ وان کان مسئیاف تجاوز عنہ واغفر لنا ولہ، اللھم اجعلہ عندک فی اعلی علیین واخلف علی اہلہ
 فی الغابین وارحمہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اور پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کر دے
 لیکن اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے:
 اللھم ان هذه المسئة قدامنا امتک وابنة عبدک وابن امتک نزلت بک وانت خیر منزل بها اللھم انک قبضت روحہ
 الیک وقد احتاج الی رحمتک، وانت غنی عن عذابہ، اللھم انا لانعلم منها الا خیرا وانت اعلم بها منا، اللھم ان كانت
 محسنۃ فزد فی احسانها وان كانت مسئیۃ فتجاوز عنها واغفر لنا ولہا، اللھم اجعلها عندک فی اعلی علیین واخلف علی
 اہلها فی الغابین وارحمها برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مسئلہ ۶۰۸۔ تکبیروں اور دعاؤں کو یکے بعد دیگرے اس طرح پڑھے کہ نماز اپنی صورت سے خارج نہ ہو جائے۔
 مسئلہ ۶۰۹۔ جو شخص نماز میت کو جماعت سے پڑھے وہ بھی تمام تکبیروں اور دعاؤں کو خود بھی پڑھے۔

نماز میت کے مستحبات

مسئلہ ۶۱۰۔ نماز میت میں چند چیزیں مستحب ہیں:

- ۱۔ نماز میت پڑھنے والے کو با وضو با غسل یا با تیمم ہونا مستحب ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم اس وقت کمرے جب وضو و غسل ممکن نہ ہو یا اگر وضو یا غسل کرتا ہے تو نماز میت میں شریک نہیں ہو سکتا۔
- ۲۔ اگر مرد کی میت ہے تو امام جماعت یا فردی نماز پڑھنے والا میت کے کمرے کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت کی ہے تو اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔
- ۳۔ ننگے پاؤں پڑھے۔
- ۴۔ ہر تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کرے۔
- ۵۔ میت اور اس میں اتنا کم فاصلہ ہو کہ اگر ہوا کی وجہ سے اس کا لباس ہلے تو جنازہ سے لگے۔
- ۶۔ نماز میت کو با جماعت ادا کرے۔
- ۷۔ اگر جماعت ہو تو پیش نماز تکبیر اور دعاؤں کو زور زور سے پڑھے اور جو لوگ ساتھ پڑھ رہے ہیں وہ آہستہ پڑھیں۔
- ۸۔ جماعت اگرچہ ماموم ایک ہی ہو وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو۔
- ۹۔ نماز پڑھنے والا میت اور مؤمنین کے لئے بہت دعا کرے۔
- ۱۰۔ نماز میت ایسی جگہ پڑھے جہاں زیادہ تعداد میں لوگ آسکیں۔
- ۱۱۔ حائض اگر نماز میت جماعت سے پڑھے تو ایک صف میں الگ کھڑی ہو۔
- مسئلہ ۶۱۱۔ نماز میت مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن مسجد الحرام میں مکروہ نہیں ہے۔

دفن کے احکام:

- مسئلہ ۶۱۲۔ میت کو اس طرح دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بدبو باہر نہ آنے پائے اور جانور بھی وہاں تک نہ پہنچ سکیں، اور اگر یہ دونوں چیزیں نہ ہو تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ قبر کی گہرائی جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے ویسے ہی ہونے چاہئے اور اگر خطرہ ہو کہ جانور میت کے جسم کو ضرر پہنچائے گا تو قبر کو پختہ بنادیں۔
- مسئلہ ۶۱۳۔ اگر میت کو زمین میں دفن کرنا ممکن نہ ہو تو اس کو کسی جگہ یا تابوت میں رکھے۔
- مسئلہ ۶۱۴۔ دفن کرتے وقت میت کو قبر میں داہنی کروٹ اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی طرف چہرہ ہو۔
- مسئلہ ۶۱۵۔ اگر کوئی شخص کشتی میں مرجائے اور اس کے بدن کے خراب ہونے کا ڈر نہ ہو اور کشتی میں رکھنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو تو صبر کریں اور خشکی پر پہنچ کر اس کو دفن کر دیں، ورنہ کشتی میں غسل و حنوط و کفن دے کر نماز پڑھ کر اس کی بدن ایسی چیزیں رکھ کر

اس کا منہ مضبوطی سے بند کر دیں جس کی وجہ سے پانی کے جانور اس بدن تک رسائی حاصل نہ کر سکیں اور اس کو سمندر میں ڈال دیں اور اگر ممکن ہو تو اسے سمندر میں ایسی جگہ ڈال دیں جہاں فوراً جانور کا لقمہ نہ بنے۔

مسئلہ ۶۱۶۔ اگر خطرہ ہو کہ دشمن میت کی قبر کھود کر میت کو نکال لے گا اور اس کا کان، ناک، یا کوئی اور عضو کاٹ لے گا تو اگر ممکن ہو جس طرح پہلے والے مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے اسی کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس کو سمندر میں ڈال دیں۔

مسئلہ ۶۱۷۔ جہاں ضروری ہو تو قبر کو پختہ کرنے کا خرچ اور اسی طرح سمندر میں پھینکنے کا خرچ میت کے اصل مال سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۶۱۸۔ اگر کافہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ بھی مرجائے اور اس بچے کا باپ مسلمان ہو تو عورت کو قبر میں بائیں کروٹ لٹایا جائے گا تاکہ بچے کا چہرہ قبلے کی طرف رہے، بلکہ اگر روح بھی بچے کے بدن میں داخل نہ ہوئی ہو تب بھی بنا بر احتیاط واجب اسی قاعدہ پر عمل کرے۔

مسئلہ ۶۱۹۔ غیر مسلموں کے قبرستان میں مسلمان کا دفن کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں کافر کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۲۰۔ مسلمان کو ایسی جگہ دفن کرنا جہاں اس کی بے احترامی ہو حرام ہے جیسے اس جگہ پر دفن کرنا جہاں کوڑا ڈالا جاتا ہے۔

مسئلہ ۶۲۱۔ میت کو غصبی جگہ پر دفن نہیں کرنا چاہئے اور نہ ان جگہوں پر دفن کرنا چاہئے جو دفن کے لئے وقف نہیں ہے جیسے مساجد اور وہ جگہ جہاں دوسرے مقصد کے لئے وقف ہو۔

مسئلہ ۶۲۲۔ دوسرے مرد کی قبر میں میت کو دفن کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ قبر پرانی اور پہلی میت کا نشان باقی نہ رہا ہو تو دفن کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۶۲۳۔ میت کی جو چیز جدا ہو جائے چاہے وہ بال، ناخن، دانت ہو اس کو میت کے ساتھ دفن کر دینا چاہئے، اور جو ناخن یا جو دانت زندگی میں جدا ہو جائے اس کا میت کے ساتھ دفن کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۶۲۴۔ اگر کوئی کنویں میں مرجائے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو کنویں کو بند کر دیں اور اسی کنویں کو اس کی قبر قرار دیں۔

مسئلہ ۶۲۵۔ اگر ماں کے رحم میں بچہ مرجائے اور اس کا رحم میں رہنا ماں کے لئے خطرہ ہو تو جو سب سے آسان راستہ ہو اس طرح اس کو نکال لیں، یہاں تک کہ اگر مجبور ہوں کہ بچہ کو ٹکڑا کر کرنا پڑے تو کر دیں، اور اس کام میں پہلے نمبر پر اس کا شوہر ہے کہ وہ اس کام کو انجام دیے بشرطیکہ وہ اہل فن ہو اور دوسرے نمبر پر وہ عورت ہے جو اہل فن ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جو محرم اہل فن ہوں یہ کام انجام دے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو مجبوراً محرم اہل فن مرد سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۶۲۶۔ اگر ماں مرجائے اور پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو فوراً ان لوگوں کے ذریعہ جن کا سابق مسئلہ میں اشارہ کیا گیا ہے، بائیں پہلو کو چاک کر کے بچہ کو نکال لیں اگرچہ بچہ کے زندہ رہنے کی امید بھی نہ ہو۔

دفن کے مستحبات:

مسئلہ ۶۲۷۔ مستحب ہے کہ دفن میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھیں:

۱۔ قبر کو متوسط انسان کے قد کے برابر کھودیں۔

۲۔ میت کو نزدیک ترین قبرستان میں دفن کر دیں، البتہ دور والا قبرستان کسی اعتبار سے بہتر ہو تو وہاں دفن کریں، مثلاً وہاں مستحق افراد دفن ہوں یا فاتحہ کے لئے زیادہ تر لوگ وہاں جاتے ہوں۔

۳۔ دفن کئے وقت جنازہ کو قبر کے قریب زمین پر رکھیں اور تین دفعہ اٹھا کر تھوڑا تھوڑا قبر کے نزدیک لے جائیں اور ہر دفعہ زمین پر رکھیں اور اٹھالیں اور چوتھی دفعہ قبر میں اتار دیں۔

۴۔ اگر مرد کی میت ہو تو تیسری دفعہ سر کی طرف سے زمین پر رکھیں اور چوتھی دفعہ سر کی طرف سے قبر میں داخل کریں اور اگر عورت کی ہو تو تیسری دفعہ اسے قبر کے قبلہ کی طرف رکھیں اور چوڑائی میں سے قبر میں داخل کیا جائے، اور قبر میں اتارتے وقت قبر پر ایک چادر تان دیں۔

۵۔ تابوت سے جنازہ بہت آرام سے نکالیں اور بہت سکون سے قبر میں اتار دیں، دفن سے پہلے اور دفن کئے وقت کی دعائیں منقول ہیں انھیں پڑھیں۔

۶۔ قبر میں لحد بنادیں اور میت کو قبر میں رکھ دیں اور اس کے کفن کی گہریں کھول دیں اور میت کے چہرے کو خاک پر رکھ دیں اور مٹی کا ایک تکیہ سا اس کے سر کے نیچے بنادیں۔

۷۔ میت کے پیچھے کچھ مٹی یا اینٹ وغیرہ رکھ دیں تاکہ جس میت کو داہنی کروٹ لٹائیں تو پیچھے کی طرف پلٹ نہ جائے۔

۸۔ لحد بند کرنے سے پہلے دایاں ہاتھ میت کے دائیں کندھے پر ماریں اور بایاں ہاتھ زور سے میت کے بائیں کندھے پر رکھیں اور منہ اس کے کان کے قریب لے جائیں اور اسے زور سے حرکت دیں اور تین دفعہ کہیں: ”اسمع افہم یا فلان ابن فلان“ اور فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیں، مثلاً تین مرتبہ کہیں: اسمع افہم یا محمد بن علی۔ اور اس کے بعد کہیں:

هل انت على العهد الذی فارقتنا عليه من شهادة ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا صلی الله عليه وآله عبده ورسوله وسيد النبین وخاتم المرسلین وان علیا امیر المومنین وسيد الوصیین وامام افترض الله طاعته على العالمین وان الحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسى بن جعفر وعلی بن موسی ومحمد بن علی

وعلى بن محمد والحسن بن على والقائم الحجة المهدي صلوات الله عليهم ائمة المؤمنين وحجج الله على الخلق اجمعين وائمتك ائمة هدى بك ابرار يافلان بن فلان - اور فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے ماں باپ کا نام لیں اور کہیں:

اذا اتاك الملكان المقربان رسولين من عند الله تبارك وتعالى وسئلاك عن ربك وعن نبيك وعن دينك وعن كتابك وعن قبلتك وعن ائمتك فلا تخف ولا تحزن وقل في جوابهما الله ربى ومحمد صلى الله عليه وآله نبي والاسلام دينى والقرآن كتابى والكعبة قبلتى وامير المؤمنين على بن ابى طالب امامى والحسن بن على المجتبى امامى والحسين بن على الشهيد بكرة امامى وعلى زين العابدين ومحمد الباقر امامى وجعفر الصادق امامى وموسى الكاظم امامى وعلى الرضا امامى ومحمد الجواد امامى وعلى الهادى امامى والحسن العسكرى امامى والحجة المنتظر امامى، هؤلاء صلوات الله عليهم اجمعين ائمتى وسادتى وقادتى وشفعائى بهم اتولى ومن اعدائهم اتبرء فى الدنيا والاخرة، ثم اعلم يافلان بن فلان اور فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیں اور بعد میں کہیں:

ان الله تبارك وتعالى نعم الرب وان محمدا صلى الله عليه وآله نعم الرسول وان على بن ابى طالب واولاده المعصومين الائمة الاثنى عشر نعم الائمة وان ماجاء به محمد صلى الله عليه وآله حق وان الموت حق وسؤال منكرو نكير فى القبر حق والبعث حق والنشور حق والصراط حق والميزان حق وتطايير الكتب حق وان الجنة والنار حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من فى القبور، پھر کہے: افهمت يافلان اور فلاں کی جگہ پر میت کا نام لیں اور بعد میں کہیں:

ثبتك الله بالقول الثابت وهديك الله الى صراط مستقيم عرف الله بينك وبين اوليائك فى مستقر من رحمته، پھر کہے:

اللهم جاف الارض عن جنبيه واصعد بروحه اليك ولقنه من برهانا اللهم عفوكم عفوكم۔

مسئلہ ۶۲۸۔ مستحب ہے کہ جو شخص میت کو قبر میں اتارے وہ باطہارت ہو برہنہ سر اور برہنہ پا ہو اور میت کی پائنتی کی طرف سے قبر سے باہر نکلے اور میت کے اقرباء کے علاوہ جو لوگ موجود ہوں وہ ہاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں اور انا لله وانا اليه راجعون پڑھیں اور اگر میت عورت ہو تو اس کا محرم اسے قبر میں اتارے اور اگر محرم نہ ہو تو عزیز و اقرباء اسے قبر میں اتاریں۔

مسئلہ ۶۲۹۔ قبر کو بصورت مربع مستطیل یا مربع بنائیں اور چار انگلیوں کے برابر زمین سے بلند بنائیں اور اس پر کوئی ایسی نشانی نصب کر دیں جس سے وہ پہچانی جائے، قبر کے اوپر پان چھڑکیں، پانی چھڑکنے کے بعد جو لوگ موجود ہیں قبر پر اپنے ہاتھوں کو اس طرح رکھیں کہ انگلیاں کھلی ہوں اور خاک میں گاڑ دیں پھر سات مرتبہ ”انا انزلناہ“ پڑھیں اور میت کے لئے طلب بخشش کریں۔ اور اس دعاء کو پڑھیں:

اللهم جاف الارض عن جنبيه واصعد اليك روحه ولقه منك رضوانا اسكن قبره من رحمتك ماتغنيه به عن
رحمة من سواك۔

مسئلہ ۶۳۰۔ تشیع جنازہ کرنے والے کے چلے جانے کے بعد مستحب ہے کہ میت کا ولی یا جس کو ولی اجازت دے میت کو ان
دعاؤں کی تلقین کرے جو شریعت کی طرف سے معین ہیں۔

مسئلہ ۶۳۱۔ صاحبان عزاء کو تعزیت پیش کرنا مستحب ہے، لیکن اگر ایک گزر چکی ہو اور وہ فراموش ہو گئی ہو اور تعزیت دینے سے
پھر وہ مصیبت یاد آنے کا اندیشہ ہو تو ترک کرنا بہتر ہے، نیز یہ بھی مستحب ہے کہ میت کے گھر والوں کے لئے تین دن تک کھانا بھیجیں
اور ان کے پاس اور ان کے گھر میں کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۶۳۲۔ مستحب ہے کہ انسان رشتہ داروں کی موت پر اور خصوصاً بیٹے کی موت پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور جب
بھی میت یاد آئے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے، میت کے لئے قرآن پڑھے اور ماں باپ کی قبر پر خداوند متعال سے اپنی حاجت طلب
کرے اور قبر پختہ بنائے تاکہ جلدی خراب نہ ہو۔

مسئلہ ۶۳۳۔ کسی کی موت پر بدن و چہرے کو نوچنا، طمانچہ مارنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۳۴۔ باپ اور بھائی کی موت کے علاوہ کسی اور کی میت پر گریبان چاک کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۳۵۔ اگر شوہر اپنی بیوی یا بیٹے کی موت پر اپنا لباس پھاڑ ڈالے یا عورت میت کی مصیبت پر اپنے چہرے کو اس طرح زخمی
کمرے کہ خون نکل آئے یا بالوں کو نوچ ڈالے تو کفارہ دے، ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا ان کو لباس پہنائے
اور اگر ان میں سے کسی ایک پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے، بلکہ اگر خون بھی نہ نکلے جب بھی احتیاط واجب کی بناء
پر اسی قاعدہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۶۳۶۔ احتیاط واجب ہے کہ میت پر روتے وقت بہت بلند آواز سے نہ رونے اور نہ فریاد کرے۔

نماز وحشت:

مسئلہ ۶۳۷۔ مستحب ہے کہ قبر کی پہلی رات میت کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھے جس کا طریقہ یہ ہے، پہلی رکعت میں الحمد
کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ انا انزلناہ پڑھے اور سلام کے بعد کہے۔

اللهم صل علی محمد و آل محمد و ابعث ثوابہ الی قبر فلاں (فلاں کی جگہ پر میت کا نام لے)

مسئلہ ۶۳۸۔ دفن کی رات جس وقت بھی چاہے نماز وحشت پڑھ سکتا ہے لیکن نماز عشاء کے بعد زیادہ مناسب ہے۔

مسئلہ ۶۳۹۔ اگر میت کو کسی دور کے شہر میں لے جانا ہو یا کسی اور غرض سے دفن میں تاخیر ہو جائے تو نماز وحشت میں بھی قبر کی پہلی رات تک تاخیر کی جائے۔

قبر کھولنے کے احکام:

مسئلہ ۶۴۰۔ مسلمان کی قبر کھولنا حرام ہے چاہے وہ قبر بچے یا دیوانہ کی ہو لیکن اگر اس کا بدن مٹی سے مل کر مٹی بن گیا ہے تو اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۴۱۔ امام زادوں شہیدوں، علماء اور صالحین کی قبور کا کھولنا اگرچہ ساہا سال گزر جائے حرام ہے۔

مسئلہ ۶۴۲۔ چند جگہوں پر قبر کھولنا حرام نہیں ہے:

۱۔ اگر میت غصبی زمین میں دفن ہو گئی ہو اور مالک زمین راضی نہ ہو۔

۲۔ کفن یا کوئی دوسری چیز جو میت کے ساتھ دفن ہو گئی ہو یا میت کے اموال میں سے ایسی چیز جس کا تعلق ورثاء سے ہو وہ میت کے ساتھ دفن ہو گئی ہو اور ورثاء راضی نہ ہوں کہ وہ چیز میت کے ساتھ قبر میں رہے، لیکن اگر میت نے وصیت کر دی ہو کہ کوئی دعاء، قرآن، انگوٹھی اس کے ساتھ دفن کر دی جائے تو اگر وصیت حصے سے زیادہ میں نہ ہو اور اسراف بھی نہ ہو تو قبر کو نہیں کھول سکتے۔

۳۔ میت بغیر غسل یا کفن کے دفن ہو گئی ہو یا یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا غسل باطل تھا یا اس کا کفن دستور شرعی کے مخالف تھا یا اسے قبر میں قبلہ رخ نہیں لٹایا گیا تھا۔

۴۔ کسی حق کا ثابت کرنا میت کے بدن کے دیکھنے ہی پر موقوف ہو۔

۵۔ میت کو ایسی جگہ پر دفن کر دیا گیا ہو جہاں اس کی بے حرمتی ہو جیسے کافروں کا قبرستان یا جہاں کوڑا وغلاظت ڈالا جاتا ہے۔

۶۔ کسی ایسے شرعی مقصد کو انجام دینے کے لئے جس کی اہمیت قبر کھولنے سے زیادہ ہو مثلاً زندہ بچہ کو حاملہ عورت کے پیٹ سے نکالنا مقصود ہو۔

۷۔ جس جگہ یہ خوف ہو کہ درندہ میت کے بدن کو کوئی نقصان پہنچائے گا یا سیلاب اسے بہا لے جائے گا، یا دشمن لاش نکال لے جائے گا۔

۸۔ جہاں پر میت کا تھوڑا سا حصہ میت کے ساتھ دفن نہ ہو اور تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس حصہ کو اس طرح دفن کریں کہ میت کا بدن ظاہر نہ ہو۔

مستحب غسل:

مسئلہ ۶۴۳۔ مستحب غسل شریعت میں بہت ہیں ان میں سے چند کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ غسل جمعہ: اس کا وقت اذان صبح سے ظہر تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر کے قریب بجالایا جائے اور اگر ظہر تک غسل نہ کر سکے تو عصر جمعہ تک اداء و قضاء کی نیت کئے بغیر بجالائے اور اگر جمعہ کو غسل نہ کر سکے تو احتیاط یہ ہے کہ ہفتہ کو صبح سے لے کر غروب تک کسی وقت قضا کرے، اور جس کو خطرہ ہو کہ جمعہ کے دن پانی نہ مل سکے گا وہ جمعرات کو غسل کرے، بلکہ شب جمعہ اس امید پر کہ مطلوب خدا ہے غسل بجالائے تو وہ صحیح ہے اور مستحب ہے کہ انسان غسل جمعہ کے وقت یہ کہے:

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبده ورسوله اللھم صل علی محمد و آل محمد و اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطہرین۔

۲۔ ماہ رمضان کی راتوں کا غسل: اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی رات اور تمام طاق راتوں مثلاً تیسری اور پانچویں اور ساتویں رات کا غسل کرنا مستحب ہے اور اکیسویں کی رات سے ہر رات کو غسل کرنا مستحب ہے، اور پہلے، پندرہویں، سترہویں اکیسویں، اکیسویں پچیسویں، ستائیسویں، انیسویں اور تیسویں رات کے غسل کی زیادہ تاکید کی گئی ہے لیکن اکیسویں رات سے آخر ماہ تک مغرب و عشاء کے درمیان غسل کرے اور یہ بھی مستحب ہے کہ تیسویں رات کو ابتداء رات کے غسل کے علاوہ رات کے آخری حصہ میں ایک اور بھی غسل کیا جائے۔

۳۔ غسل عیدین: عید فطر اور عید قربان، ان کا وقت اذان صبح سے غروب تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ نماز عید سے پہلے بجالائے اور اگر ظہر سے غروب تک بجالائے تو احتیاط یہ ہے کہ بقصد رجاء انجام دے۔

۴۔ عید الفطر کی رات کا غسل: اس کا وقت اول مغرب سے اذان صبح تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ اول سب ہی کر لیا جائے۔

۵۔ ذوالحجہ کی آٹھویں اور نویں تاریخ کے دن کا غسل اور نویں کے دن بہتر ہے کہ ظہر کے قریب غسل کیا جائے۔

۶۔ اول رجب، نیمہ رجب، ستائیسویں رجب اور آخر رجب کو بھی غسل مستحب ہے۔

۷۔ عید غدیر (اٹھارہ ذی الحجہ) بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے غسل بجالائے۔

۸۔ ذوالحجہ کی چوبیسویں کے دن کا غسل۔

۹۔ عید نوروز کے دن کا غسل اور پندرہ شعبان (ولایت حضرت امام زمانہ یال) سترہ ربیع الاول (ولادت رسول اکرم) اور پچیسویں

ذیقعدہ کے دن کا غسل یہ رجاء بجالائے۔

۱۰۔ نومولود کو غسل دینا مستحب ہے۔

۱۱۔ اس عورت کا غسل جس نے نامحرم کے لئے خوشبو لگائی ہو۔

۱۲۔ اس شخص کا غسل جو نشہ کی حالت میں سو جائے۔

۱۳۔ اس شخص کا غسل جس نے اپنے بدن کا کچھ حصہ اس میت کے ساتھ مس کیا ہو جس کو غسل دیا جا چکا ہے۔

۱۴۔ اس شخص کا غسل جس نے چاند گرہن یا سورج گرہن کے وقت جان بوجھ کر نماز نہ پڑھی ہو جبکہ پورے چاند یا سورج کو گرہن لگا ہو۔

۱۵۔ اس شخص کا غسل جو سولی چڑھے شخص کو دیکھنے کے لئے جائے اور اسے دیکھ بھی لے لیکن اگر اتفاقاً یا مجبوراً نگاہ پڑ گئی ہو یا گواہی دینے کے لئے گیا ہے تو پھر اس کے لئے غسل مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۴۴۔ مقدس مقامات میں جانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے، ان میں سے حرم مکہ، شہر مکہ، مسجد الحرام، خانہ کعبہ، حرم مدینہ، شہر مدینہ، مسجد نبوی حرم ائمہ معصومین میں داخل ہونے کے لئے اور اگر ایک دن میں کئی مرتبہ مشرف ہو تو صرف ایک غسل کافی ہے، اگر کوئی چاہتا ہے کہ ایک ہی دن میں مکہ مکرمہ داخل ہو کر مسجد الحرام میں بھی داخل ہو یا مدینہ منورہ میں داخل ہو کر مسجد النبوی میں بھی داخل ہو تو صرف ایک غسل کافی ہے، اسی طرح زیارت رسول اکرم کے لئے اور زیارت ائمہ معصومین کے لئے غسل مستحب ہے چاہے زیارت دور سے کرے یا نزدیک سے اور نشاط عبادت کے لئے حاجت طلب کرنے کے لئے، توبہ کے لئے، سفر پر جانے کے لئے خصوصاً زیارت سید الشہداء کا سفر ہو تو انسان کے لئے غسل کرنا مستحب ہے، اگر گزشتہ غسلوں میں سے کوئی ایک بجا لائے اور اس کے بعد کوئی ایسا کام کرے جو وضو کو باطل کر دیتا ہے مثلاً سو جائے تو مستحب ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

مسئلہ ۶۴۵۔ مستحب غسل سے انسان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا کہ جس میں وضو ضروری ہے، مثلاً نماز۔

مسئلہ ۶۴۶۔ اگر کسی پر چند مستحبی غسل ہو تو وہ سب کی نیت سے ایک غسل کر سکتا ہے۔

تیمم

سات جگہوں پر وضو یا غسل کے بجائے تیمم کرنا چاہئے:

تیمم کے موارد

پہلا مورد

جہاں پر وضو یا غسل بھر کے لئے پانی کا ملنا ممکن نہ ہو۔

مسئلہ ۶۴۷۔ اگر انسان شہر و آبادی میں ہو اور پانی نہ ملے تو اتنی تلاش کرنی چاہئے کہ پانی ملنے سے مایوس ہو جائے اور اگر کیا بان میں ہو اور وہ کوہستانی یا نشیب و فراز والا علاقہ ہے یا درختوں وغیرہ کی وجہ سے اس کو عبور کرنا مشکل ہو تو چاروں طرف ایک تیر پھینکے جانے کے برابر جیسے کے پہلے زمانہ کمان سے تیر پھینکا کرتے تھے پانی کی تلاش کرے اور اگر ہموار زمین ہو اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو چاروں طرف دو تیر کی مسافت کے برابر پانی تلاش کرے۔

مسئلہ ۶۴۸۔ اگر چاروں طرف میں بعض طرف نشیب و فراز ہو اور بعض طرف ہموار ہو تو ہر طرف اس کے دستور کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۶۴۹۔ جس جانب کے متعلق یقین ہو کہ پانی نہیں ہے تو اس طرف جستجو بھی ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۵۰۔ اگر یہ یقین ہو جائے کہ معین فاصلہ سے زیادہ دوری پر پانی موجود ہے اور نماز کا وقت بھی تنگ نہیں ہے تو اگر خلاف معمول مشقت نہ ہو تو پانی کی تلاش میں وہاں تک جانا چاہئے، لیکن اگر احتمال ہو یا گمان ہو کہ معین فاصلے سے زیادہ دوری پر پانی موجود ہے تو جستجو لازم نہیں ہے، لیکن اگر یہ اطمینان ہو تو بناء بر احتیاط واجب جستجو ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۵۱۔ یہ ضروری نہیں کہ پانی کی تلاش میں انسان خود جائے بلکہ کوئی دوسرا مطمئن شخص کو تلاش کے لئے بھیج سکتا ہے، اسی طرح کئی آدمیوں کی طرف سے اگر ایک آدمی (جو مورد اطمینان ہو) چلا جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۶۵۲۔ اگر اسے احتمال ہو کہ میرے سامان یا قافلہ میں پانی ہے تو اسے تلاش کرنا چاہئے تاکہ پانی نہ ہونے کا یقین حاصل ہو یا پانی میا حاصل کرنے سے مایوس ہو جائے۔

مسئلہ ۶۵۳۔ اگر نماز کے وقت سے پہلے پانی تلاش کر چکا ہے اور پانی نہیں ملا ہے اور وہ نماز کے وقت اسی جگہ رہے تو نماز کا وقت آنے کے بعد دوبارہ پانی کی تلاش لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۵۴۔ اگر وقت نماز داخل ہونے کے بعد تلاش کمرے اور پانی نہ ملے اور دوسری نماز کے وقت تک اسی جگہ ٹہرا رہے تو اگر پانی سیر آنے کا احتمال ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ پانی کی تلاش میں جائے۔

مسئلہ ۶۵۵۔ اگر کسی کو اپنی جان یا اپنے مال کے سلسلے میں چور ڈاکو یا درندے کا خوف ہو یا پانی کی تلاش اتنی کٹھن ہو کہ وہ اس صعوبت کو برداشت نہ کر سکے یا نماز کا وقت اتنا تنگ ہو جس میں تلاش نہ کر سکتا ہو تو تلاش ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۵۶۔ اگر جان بوجھ کر اس وقت تک پانی کی تلاش میں نہ جائے جب تک نماز کا وقت تنگ نہ ہو جائے تو ایسا شخص گنہگار ہے مگر تیمم سے اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۵۷۔ جس کو پانی نہ ملنے کا یقین ہو اسی لئے پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم سے نماز پڑھ لے پھر نماز کے بعد پتہ چلے کہ اگر پانی کی تلاش میں جاتا تو پانی مل جاتا تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۶۵۸۔ اگر پانی کی تلاش کے بعد تیمم کر کے نماز پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ پانی وہاں موجود تھا اس کی نماز صحیح ہے۔
مسئلہ ۶۵۹۔ جو شخص وقت نماز داخل ہونے کے بعد با وضو ہو اور جانتا ہو کہ اگر میرا وضو ٹوٹ گیا تو پھر نماز کے لئے وضو نہیں کر سکوں گا تو اگر وضو کو برقرار رکھ سکتا ہے تو اسے باطل نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۶۶۰۔ اگر وقت نماز سے پہلے با وضو ہو اور اسے علم ہو کہ اگر وضو ٹوٹ گیا تو پانی ملنا ممکن نہیں ہے تو اگر وضو کو برقرار رکھ سکتا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔

مسئلہ ۶۶۱۔ اگر کسی کے پاس بمقدار وضو یا غسل پانی ہو اور وہ جانتا ہو کہ اگر اس پانی کو پھینک دے گا تو دوسرا پانی نہیں ملے گا تو اگر نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے تو اس پانی کا بہانا حرام ہے اور احتیاط واجب ہے نماز کے وقت سے پہلے بھی پانی کو نہ بہائے۔

مسئلہ ۶۶۲۔ جس کو معلوم ہے کہ پانی نہیں ملے گا اگر وہ وقت نماز کے داخل ہونے کے بعد اپنے وضو کو باطل کرے یا جو پانی اس کے پاس ہے اسے پھینک دے تو اس نے گناہ کیا ہے لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بجالائے۔

تیمم کا دوسرا مورد:

مسئلہ ۶۶۳۔ اگر کنویں میں پانی ہو اور کمزوری یا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے یا چور کے خوف یا کسی اور وجہ سے پانی تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۶۴۔ اگر کنویں سے پانی نکالنے کے لئے رسی اور ڈول کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کرنا چاہئے یا کرایہ پر لینا چاہئے چاہے اس کی قیمت معمول سے چند گنا زیادہ ہو، لیکن اگر رسی اور ڈول کا انتظام کرنا یا با وضو کے پانی پانی کا خریدنا اتنا زیادہ گراں ہو کہ جس اس کے لئے ضرر رساں ہو تو انتظام کرنا یا خریدنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۶۵۔ اگر کنویں کھودنے میں زیادہ مشقت نہ ہو تو پانی حاصل کرنے کے لئے کنویں کھودنا بنا بر احتیاط واجب ہے۔

مسئلہ ۶۶۶۔ اگر کوئی احسان جتائے بغیر تھوڑا سا پانی بخشش کے طور پر دے تو قبول کر لینا چاہئے۔

تیمم کا تیسرا مورد:

مسئلہ ۶۶۷۔ پانی تو موجود ہے لیکن ڈر ہے کہ وضو کرنے سے بیمار ہو جائے گا یا بیماری لمبی ہو جائے گی، یا سخت ہو جائے گی یا علاج مشکل ہو جائے گا تو ان صورتوں میں تیمم کرے، البتہ اگر گرم پانی سے وضو کر سکتا ہو اور اس کے لئے ضرر رساں نہ ہو تو گرم پانی سے وضو یا غسل کرے۔

مسئلہ ۶۶۸۔ یہ ضروری نہیں کہ ضرر کا یقین ہو، بلکہ اگر احتمال بھی ہو جب کہ وہ احتمال معقول ہو اور اس سے خوف پیدا ہو جائے تو تیمم کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۶۶۹۔ جو شخص آنکھ کے درد میں مبتلا ہو اور پانی اس کے لئے نقصان دہ ہو تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۷۰۔ جس کو معلوم ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اس لئے تیمم کیا اور بعد میں نماز پڑھنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ پانی مضر نہیں تھا تو اس کا تیمم باطل ہے لیکن اگر نماز کے بعد معلوم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۷۱۔ جس کو معلوم ہو کہ پانی نقصان نہیں کمرے گا اور اس نے وضو یا غسل اور بعد میں پتہ چلا کہ پانی اس کے لئے مضر تھا تو وضو اور غسل صحیح ہے۔

تیمم کا چوتھا مورد:

مسئلہ ۶۷۲۔ اگر کسی کے پاس کافی پانی ہو لیکن اگر اس سے وضو یا غسل کرے تو خطرہ ہے کہ وہ یا اس کے بچے یا اس کے دوست یا اس کے ساتھی، ملازم یا خادمہ پیاس سے ہلاک ہو جائیں گے یا بیمار ہو جائیں گے یا ضرورت سے زیادہ مشقت و زحمت میں مبتلا ہو جائیں گے تو اس کو تیمم سے نماز پڑھنی چاہئے اور پانی کو محفوظ رکھنا چاہئے، اسی اگر اسے یہ ڈر ہو کہ اس کا اپنا یا کسی دوسرے کا جانور پیاس سے مر جائے گا تو پانی اسے پلا دے اور خود تیمم کرے اور یہی حکم ہے اگر کوئی شخص جس کی جان محفوظ رکھنا واجب ہو اس طرح پیاس ہے کہ اگر اسے پانی نہ دیا گیا تو وہ تلف ہو جائے گا۔

مسئلہ ۶۷۳۔ اگر کوئی پاک پانی کے ساتھ ساتھ نجس پانی بھی پینے کی مقدار بھر رکھتا ہے تو نجس پانی سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ پاک پانی کو پینے کے لئے رکھے اور تیمم سے نماز پڑھے، البتہ نجس پانی حیوان کو دے سکتا ہے۔

تیمم کا پانچواں مورد:

مسئلہ ۶۷۴۔ جس کے پاس صرف اتنا پانی ہو کہ اگر اس سے وضو یا غسل کرے تو بدن یا لباس کو پاک کرنے کے لئے کچھ نہیں بچتا تو اس کو چاہئے کہ پانی سے بدن یا لباس کو پاک کرے اس کے بعد تیمم سے نماز پڑھے، لیکن اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے تیمم کر سکے تو پانی سے وضو یا غسل کرے اور نجس بدن یا نجس لباس سے نماز پڑھے۔

تیمم کا چھٹا مورد:

مسئلہ ۶۷۵۔ اگر کسی کے پاس سوائے ایسے پانی یا برتن جس کا استعمال حرام ہے اور کوئی پانی یا برتن نہ ہو، مثلاً پانی یا برتن غصبی ہے یا سونے و چاندی کا برتن ہے تو وضو یا غسل کے بجائے تیمم کرے۔

تیمم کا ساتواں مورد:

مسئلہ ۶۷۶۔ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ وضو یا غسل کرے تو پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد ادا ہوگا تو وہ شخص تیمم کرے۔
مسئلہ ۶۷۷۔ اگر جان بوجھ کہ نماز میں اتنی تاخیر کر دے کہ وضو یا غسل کا وقت نہ رہے تو گناہ کیا لیکن اس کی نماز تیمم سے صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضاء بجالائے۔

مسئلہ ۶۷۸۔ جس کو شک ہو کہ وقت تنگ ہو گیا کہ نہیں اس کو وضو یا غسل کر لینا چاہئے۔

مسئلہ ۶۷۹۔ اگر کسی نے تنگی وقت کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھی اور نماز کے بعد جو پانی اس کے پاس تھا ضائع ہو گیا اب اگرچہ اس نے اپنے تیمم کو نہ توڑا ہو تو اس صورت میں جب کہ اس کا شرعی وظیفہ تیمم کرنا ہو تو وہ دوبارہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۸۰۔ اگر کسی نے تنگی وقت کی وجہ سے تیمم کر کے نماز شروع کر دی اور نماز کے درمیان جو پانی اس کے پاس تھا ضائع ہو گیا تو بعد والی نمازوں کے لئے دوبارہ تیمم کرے، پہلے تیمم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۶۸۱۔ اگر وضو یا غسل کر کے (بغیر مستحبات مثلاً اقامت و قنوت) کے نماز پڑھ سکتا ہے تو ایسا ہی کرے، بلکہ اگر سورہ کا بھی وقت نہ ہو تو اس کو بھی چھوڑ دے اور وضو سے نماز پڑھے۔

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۸۲۔ مٹی، ریت، ڈھیلے اور پتھر پر جبکہ یہ چیزیں پاک ہوں تیمم کرنا صحیح ہے اور پکی مٹی جیسے، اینٹ اور کوزہ پر بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۸۳۔ چونے کے پتھر، گچ کے پتھر، سنگ مرمر، سنگ سیاہ اور اس طرح کے دوسرے پتھروں پر تیمم جائز ہے، لیکن جواہرات پر جیسے عقیق و فیروزہ کے پتھر وغیرہ پر تیمم باطل ہے اور بناء بر احتیاط واجب گچ و پختہ چونا پر تیمم نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۶۸۴۔ پہلے مسئلہ میں بتائی ہوئی چیزیں اگر دستیاب نہ ہو سکیں تو لباس وغیرہ پر جو گرد و غبار ہے اس پر تیمم کر لیں، اور اگر غبار بھی نہ ملے تو گیلی مٹی پر تیمم کرے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز بغیر تیمم کے پڑھے اور بعد میں قضاء بھی بجالائے۔

مسئلہ ۶۸۵۔ اگر فرش وغیرہ کو جھاڑنے سے مٹی مہیا ہو سکے تو گرد پر تیمم کرنا باطل ہے اور اگر گیلی مٹی کو خشک کر کے مٹی تیار ہو سکتی ہے تو گیلی مٹی پر تیمم کرنا باطل ہے۔

مسئلہ ۶۸۶۔ جس کے پاس پانی تو نہ ہو مگر قدرتی برف یا کارخانوں میں بنائی ہوئی برف ہو تو اگر ممکن ہو کہ اس کو پگھلا کر پانی کرے اور پھر اس سے وضو یا غسل کرے، اور اگر ممکن نہ ہو اور اس کے پاس تیمم کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز بغیر وضو اور غسل کے پڑھے اور احتیاط واجب کی بناء پر بعد میں اس کی قضاء بھی بجالائے۔

مسئلہ ۶۸۷۔ اگر خاک اور ریت کے ساتھ گھاس یا دوسری چیزیں مخلوط ہوں تو اس سے تیمم جائز نہیں ہے، لیکن اگر مٹی اور ریت میں گھاس اتنی کم ہو کہ اس کا شمار ہی نہ ہو اس سے تیمم کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۶۸۸۔ اگر تیمم کے لئے خاک وغیرہ نہ ہو لیکن خرید سکتا ہو تو خریدنا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۸۹۔ مٹی کی دیوار پر تیمم صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب تک خشک زمین یا خشک مٹی مل سکے اس وقت تک تر زمین اور تر مٹی پر تیمم نہ کرے۔

مسئلہ ۶۹۰۔ جس چیز پر تیمم کرے وہ پاک ہونا چاہئے اور اگر کوئی ایسی پاک چیز نہ ملے کہ جس پر تیمم صحیح ہے تو نماز اس پر واجب نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ بغیر تیمم اور وضو کے نماز پڑھے اور احتیاط واجب ہے کہ اس کی قضاء بھی بجالائے۔

مسئلہ ۶۹۱۔ اگر انسان کو یقین ہو کہ فلاں چیز سے تیمم صحیح ہے اور اس سے تیمم کرے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس سے تیمم باطل تھا تو جتنی نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں انھیں دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ ۶۹۲۔ جس چیز پر تیمم کرے وہ غصبی نہ ہو۔

مسئلہ ۶۹۳۔ غصبی فضا میں تیمم باطل نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص اپنی ملکیت میں ہاتھ زمین پر مارے اور بغیر اجازت کے دوسرے کے ملک میں داخل ہو جائے اور ہاتھ پیشانی پر پھیرے تو اس کا تیمم باطل نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۹۴۔ اگر نہ جانتا ہو کہ تیمم کی جگہ غصبی ہے یا بھول جائے تو تیمم صحیح ہے اگرچہ بھولنے والا ہی خود غصب کرنے والا ہو۔

مسئلہ ۶۹۵۔ جو شخص کسی غصبی جگہ پر قید کر دیا گیا ہے اگر وہاں کا پانی اور مٹی غصبی ہیں تو تیمم سے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۶۹۶۔ مستحب ہے کہ جس چیز پر تیمم کر رہا ہے اس میں کچھ گرد و غبار ہو جو ہاتھ میں رہا جائے اور اس پر ہاتھ مارنے کے بعد مستحب ہے کہ ہاتھ کو حرکت دے تاکہ گرد گر جائے۔

مسئلہ ۶۹۷۔ گمڑھے والی زمین، راستے کی مٹی اور شورہ زار زمین پر بشرطیکہ اس پر نمک نہ جمع کیا ہو، تیمم کرنا مکروہ ہے اور اگر شورہ زار زمین پر نمک جمع کیا ہو اور پر تیمم باطل ہے۔

تیمم کرنے کا طریقہ:

مسئلہ ۶۹۸۔ تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں:

- ۱۔ نیت۔
 - ۲۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اکٹھا ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم کرنا صحیح ہے۔
 - ۳۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پوری پیشانی اور اس کے دونوں طرف جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں، ابروؤں تک اور ناک کے اوپر تک کھینچنے اور احتیاط واجب ہے کہ دونوں ابروؤں پر بھی مسح کرے۔
 - ۴۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو داہنے ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرے اور اس کے بعد داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرے۔
- مسئلہ ۶۹۹۔ تیمم خواہ وضو کے بدلے میں ہو یا غسل کے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر تیمم غسل کے بدلے میں ہو تو ہاتھوں کو دو مرتبہ زمین پر مارے اس طرح کہ ایک مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی پر پھیرے اور دوسری مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کی پشت پر پھیرے، بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو کے بدلے تیمم میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے، یعنی دو مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارے، بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ تیمم کو تین مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارنے سے انجام دے، دو مرتبہ یکے بعد دیگر زمین پر ہاتھوں کو مارے اور پیشانی پر پھیرے اور تیسری مرتبہ زمین پر مارے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

تیمم کے احکام

مسئلہ ۷۰۰۔ پوری پیشانی اور پوری ہتھیلیوں کی پشت کا مسح ضروری ہے، اگر تھوڑا سا بھی مسح سے رہ گیا تو تیمم باطل ہے چاہے جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھولے سے چھوٹ جائے، لیکن بہت زیادہ وقت کی بھی ضرورت نہیں ہے، بس اتنا کافی ہے کہ کہا جائے پوری پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی پشت کا مسح کر لیا ہے۔

مسئلہ ۷۰۱۔ یہ یقین پیدا کرنے کے لئے کہ اس نے ہاتھ کی پوری پشت کا مسح کیا ہے کلائی سے کچھ مقدار اوپر سے مسح کرے، البتہ انگلیوں کے درمیان کا مسح ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۰۲۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی اور ہتھیلیوں کی پشت کا مسح اوپر سے نیچے کی طرف کیا جائے اور افعال تیمم کو پے درپے بجالانا چاہئے اور اگر افعال تیمم کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ تیمم کی صورت ہی باقی نہ رہے تو تیمم باطل ہے۔

مسئلہ ۷۰۳۔ نیت کرتے وقت یہ معین کرنا ضروری ہے کہ یہ تیمم وضو کے بدلے میں ہے یا غسل کے بدلے میں ہے، اور اگر غسل کے بدلے میں ہو تو غسل کو معین کرے اور اگر غلطی سے وضو کے بدلے کہنے کے بجائے غسل کے بدلے یا غسل کے بدلے کہنے کے بجائے وضو کے بدلے کی نیت کرے یا مثلاً جو تیمم غسل جنابت کے بدلے تھا اس میں غسل مس میت کی نیت کرے تو اگر اس کی یہ غلطی تشخیص کی غلطی نہ ہو تو اس کا تیمم باطل ہے۔

مسئلہ ۷۰۴۔ تیمم میں پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی پشت پاک ہونی چاہئے، البتہ اگر ہتھیلی نجس ہو اور اس کو پاک نہ کر سکتا ہو تو اسی طرح تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۰۵۔ تیمم کے اعضاء پر جو رکاوٹیں ہوں ان کو دور کرنا چاہئے اگر ہاتھوں میں انگوٹھی ہو تو اتار دے۔

مسئلہ ۷۰۶۔ اگر پیشانی یا ہتھیلیوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر زخم ہو اور اس پر کوئی کپڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز بندھی ہو جس کا کھولنا ممکن نہ ہو یا کھولنے سے نقصان ہوتا ہو تو اسی طرح تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۰۷۔ اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت پر بال ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اس کے بال پیشانی پر آگئے ہوں تو ان کو پیچھے ہٹالے۔

مسئلہ ۷۰۸۔ اگر اسے احتمال ہو کہ پیشانی، ہتھیلی یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی رکاوٹ ہے تو اگر اس کا احتمال لوگوں کی نظر میں درست ہے تو اس کی جستجو کرے یہاں تک کہ اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۰۹۔ اگر کوئی خود تیمم نہیں کر سکتا تو نائب مقرر کرے جو اس کے ہاتھوں کو زمین پر مارے یا اگر یہ ممکن نہیں ہے تو زمین پر رکھے اور اسی کے ہاتھ سے اس کو تیمم کمرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نائب اپنے ہاتھ کو ایسی چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور اپنے ہاتھ کو اس کی پیشانی اور ہاتھ کی پشت پر پھیرے۔

مسئلہ ۷۱۰۔ اگر تیمم کرنے کے درمیان میں شک ہو جائے کہ اس سے قبل والے حصہ یا جزء کو بھول گیا ہے یا نہیں تو پرواہ نہ کرے اور اس کا تیمم صحیح ہے، اسی طرح اگر کسی جزء کے بجالانے کے بعد شک کرے کہ اس کو صحیح طریقہ سے بجالایا ہے کہ نہیں تو بھی پرواہ نہ کرے اور اس کا تیمم صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۱۱۔ اگر بائیں ہاتھ کے مسح کے بعد شک کرے کہ تیمم درست کیا ہے یا نہیں تو اس کا تیمم صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۱۲۔ جس کا فریضہ تیمم ہے وہ نماز کے وقت سے پہلے تیمم نہ کرے، البتہ اگر کسی دوسرا واجب یا مستحب کام کے لئے تیمم کیا ہو اور نماز کے وقت تک اس کا عذر باقی رہے تو اسی تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۷۱۳۔ جس کا وظیفہ تیمم ہو اگر یقین رکھتا ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر باقی رہے گا تو وہ تیمم سے اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر یقین رکھتا ہو کہ آخری وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے گا تو انتظار کرے اور وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھے یا پھر تنگی وقت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۱۴۔ جو شخص تیمم سے نماز پڑھتا ہو وہ اس حال میں قضا نماز بھی پڑھ سکتا ہے اگرچہ وہ یہ احتمال دیتا ہو کہ اس کا عذر جلد ہی دور ہو جائے گا، لیکن اگر اسے عذر کے زائل ہونے کا یقین ہو تو نماز قضا کے فوت ہونے سے پہلے تک عذر کے برطرف ہونے کا انتظار کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۷۱۵۔ جو شخص وضو یا غسل نہیں کر سکتا اس کے لئے تیمم سے مستحبی نمازیں پڑھنی جائز ہے حتیٰ کہ اول وقت میں بھی پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ آخر وقت تک عذر کے زائل ہونے کا علم نہ رکھتا ہو۔

مسئلہ ۷۱۶۔ جس شخص نے احتیاطاً غسل جبیرہ اور تیمم دونوں کئے ہوں، مثلاً ایک زخم اس کی پشت میں ہو اگر وہ غسل اور تیمم کرنے کے بعد نماز پڑھے اور نماز کے بعد اس سے حدث اصغر صادر ہو، مثلاً وہ پیشاب کر لے تو بعد کی نمازوں کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے۔

مسئلہ ۷۱۷۔ جو شخص پانی نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تیمم کرے عذر ختم ہو جانے کے بعد اس کا تیمم خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۷۱۸۔ جو چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں وہ وضو کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں اور جو چیزیں غسل کو باطل کر دیتی ہیں وہ غسل کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں۔

مسئلہ ۷۱۹۔ اگر کسی پر کئی غسل واجب ہو جائیں اور وہ غسل نہ کر سکے تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ ہر غسل کے بدلے ایک تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۰۔ جو شخص غسل نہیں کر سکتا اگر کسی ایسے کام کو بجالانا چاہتا ہو کہ جس کے لئے غسل واجب ہے تو اسے چاہئے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور اگر وضو نہیں کر سکتا اور ایسا کام کرنا چاہتا ہے کہ جس کے لئے وضو واجب ہے تو وضو کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۱۔ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو اس تیمم کے ساتھ وضو کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر کسی اور غسل کے بدلے تیمم کرے تو وضو کرنا پڑے گا اور اگر وضو نہیں کر سکتا تو وضو کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۲۔ اگر غسل کے بدلے میں تیمم کیا ہو اور اس کے بعد ایسا کام کرے جس وضو باطل ہو جاتا ہے اگر بعد والی نمازوں کے لئے غسل نہ کر سکے تو وضو کرے اور اگر وضو نہ کر سکتا ہو تو وضو کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۳۔ جس شخص کا شرعی وظیفہ یہ ہو کہ وضو کے بدلے اور غسل کے بدلے بھی تیمم کرے تو بس دو تیمم اس کے لئے کافی ہیں تیسرے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۲۴۔ جس کا فریضہ تیمم ہے اگر کسی کام کے لئے تیمم کرے تو جب تک تیمم اور اس کا عذر باقی ہے وہ تمام ان کاموں کو انجام دے سکتا ہے جن میں وضو یا غسل کی شرط ہے، لیکن اگر تیمم کو وقت تنگ ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا پانی کی موجودگی میں نماز میت یا سونے کے لئے تیمم کیا تھا تو اس طہارت سے فقط وہ کام انجام دے سکتا ہے جس کے لئے تیمم کیا تھا۔

مسئلہ ۷۲۵۔ چند مقام پر مستحب ہے کہ انسان جو نمازیں تیمم سے پڑھ چکا ہے انہیں دوبارہ پڑھے :

- ۱۔ جہاں پانی نہ ہو یا پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ موجود ہو اور عدا خود کو مجنب کر کے تیمم سے نماز پڑھے۔
- ۲۔ جہاں اسے علم یا گمان تھا کہ پانی نہیں ملے گا اور اس کے باوجود اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو مجنب کیا اور تیمم سے نماز پڑھی۔

۳۔ جہاں جان بوجھ کر پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تنگ وقت میں تیمم سے نماز پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ اگر تلاش کرتا تو پانی مل جاتا۔

۴۔ جان بوجھ کر نماز میں تاخیر کی اور آخر وقت میں نماز تیمم سے پڑھی۔

۵۔ جس کو علم یا گمان ہو کہ پانی نہیں ملے گا پھر بھی اپنے پاس موجود پانی کو ضائع کر کے تیمم سے نماز پڑھی ہو۔

نماز کے مسائل:

نماز کے احکام

نماز تمام عبادتوں میں سب سے زیادہ اہم ہے روایت میں ہے کہ اگر نماز قبول ہو گئی تو دیگر اعمال بھی قبول کمر لئے جائیں گے اور اگر نماز نہ قبول کی گئی تو دیگر اعمال بھی قبول نہ کئے جائیں گے۔

اسی طرح روایت میں ہے کہ پنجگانہ نماز پڑھنے والے کے گناہ اس طرح بخش دیئے جائیں گے جس طرح نہر کے پانی سے پانچ وقت نہانے والے کے بدن سے کثافت دور ہو جاتی ہے اور انسان کے لئے بہتر ہے کہ نماز اول وقت پڑھا کرے اور اس کی اہمیت کا قائل ہو اور جو شخص نماز کو کم اہمیت دے گویا کہ نماز نہیں پڑھی پیغمبر اسلام کا فرمان ہے کہ جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اس کو خفیف سمجھے وہ آخرت کے عذاب کا مستحق ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک دن رسول اکرم نے ایک شخص کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا جو رکوع و سجود کامل طور سے نہیں بجالا رہا تھا تو آنحضرت نے فرمایا: اگر یہ شخص مرجائے اور اس کی نماز کالہی عالم ہو تو میرے دین پر نہیں مرے گا پس انسان کو چاہئے کہ تیزی سے نماز نہ پڑھے اور جو چیزیں حواس کی پر اکندگی کا سبب بنتی ہیں ان سے پرہیز کرے، نماز میں کلمات کے معانی کی طرف توجہ رکھنا اور خضوع و خشوع سے نماز پڑھنا اور یہ سمجھنا کہ کس سے گفتگو کر رہا ہے، اپنے کو عظمت و بزرگی خدا کے مقابلے میں بہت ہی چھوٹا جاننا۔ معصومین کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ نماز کے وقت یاد خدا میں اس طرح محو ہو جاتے تھے کہ اپنے سے بھی بے خبر ہو جاتے تھے حضرت علی کے پاؤں میں تیر کا پھل رہ گیا تھا نماز کی حالت میں نکال لیا گیا آپ کو خبر بھی نہیں ہوئی۔

نماز کو قبولیت اور اس کی فضیلت و کمال کے لئے واجب شرائط کے علاوہ چند امور بھی ہیں جن کو رعایت کرنا مناسب ہے:

۱۔ نماز سے پہلے اپنی خطاؤں سے توبہ اور استغفار کرے۔

۲۔ جو گناہ نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں ان سے پرہیز کرے، جیسے حسد، تکبر، غیبت، حرام مال کھانا، نشہ آور چیزوں کا پینا، خمس و زکات نہ دینا، بلکہ ہر گناہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۳۔ جو امور حضور قلب اور نماز کی قدر و قیمت کو کم کرتے ہوں ان کو انجام نہ دیں۔ مثلاً غنودگی کی حالت میں، پیشاب و پاخانہ روک کر، شور و غل کے درمیان نماز نہ پڑھے، ایسی جگہ بھی نماز نہ پڑھے جہاں توجہ ہٹ جاتی ہو۔

۴۔ جن چیزوں سے نماز کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ان کو بجالانا، مثلاً پاکیزہ لباس پہننا، بالوں میں کنگھا کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

واجب نمازیں:

چھ نمازیں واجب ہیں:

۱۔ روزانہ کی نمازیں ۲۔ نماز آیات ۳۔ نماز میت ۴۔ طواف واجب کی نماز (جیسے عمرہ تمتع اور عمرہ مفردہ میں نماز طواف، حج تمتع اور طواف النساء کی نماز طواف)

۵۔ والدین کی قضاء نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں ۶۔ سنتی نمازیں جو نذر، عہد یا قسم کے ذریعہ واجب ہوتی ہیں۔

۱۔ نماز پنجگانہ:

روزانہ پانچ نمازیں واجب ہیں: ظہر و عصر، یہ دونوں چار چار رکعت ہیں، مغرب یہ تین رکعت ہے، عشاء یہ چار رکعت ہے، نماز صبح جو دو رکعت ہے۔

مسئلہ ۷۲۷۔ سفر میں چار رکعتی نمازیں، آئندہ شرائط کے مطابق دو رکعت ہو جاتی ہیں۔

نماز ظہر و عصر کا وقت:

مسئلہ ۷۲۸۔ سب سے بہتر طریقہ وقت ظہر کے داخل ہونے کا معلوم کرنے کا شاخص ہے (ایک سیدھی لکڑی یا کوئی اور چیز ہموار زمین پر عمودی طور سے گاڑ دیں سورج نکلنے کے بعد اس کا سایہ مغرب کی طرف ہوگا، جیسے جیسے سورج بلند ہوتا رہے گا سایہ کم ہوتا جائے گا جب سایہ کسی کے آخری درجہ تک پہنچ جائے تو یہ ظہر کا وقت ہے اور پھر جب بڑھنے لگے اور مشرق کی طرف پلٹے تو یہ نماز ظہر کا اول وقت ہے، البتہ بعض شہروں میں جیسے مکہ مکرمہ میں سال کے بعض دنوں میں سایہ بالکل ختم ہو جاتا ہے، ایسی جگہوں پر جب سایہ ختم ہو کر پھر سے ظاہر ہونے لگے تو نماز ظہر و عصر کا وقت آ جاتا ہے۔

مسئلہ ۷۲۹۔ لکڑی یا اسی قسم کی دوسری چیز جو ظہر کے وقت کو معین کرنے کے لئے زمین پر نصب کی جاتی ہے اسے شاخص کہتے

ہیں۔

مسئلہ ۷۳۰۔ نماز ظہر و عصر دونوں کا ایک وقت مخصوص اور ایک وقت مشترک ہوتا ہے، نماز ظہر کے وقت مخصوص اول وقت ظہر سے اتنی دیر تک رہتا ہے جتنی دیر میں نماز ظہر پڑھی جاسکے اور نماز عصر کا مخصوص وقت جب غروب آفتاب میں صرف ایک نماز کا وقت رہ جائے تو ہوتا ہے اور اگر کسی نے اس وقت تک نماز ظہر نہیں پڑھی تو اب اس کی قضاء ہو گئی اب صرف نماز عصر پڑھے، ظہر کی قضاء کرے، ان دونوں (ظہر و عصر) کے مخصوص وقتوں کے درمیان کا وقت مشترک وقت ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص غلطی سے اسے مشترک وقت میں نماز ظہر یا عصر میں سے ایک کو دوسری کی جگہ پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۳۱۔ اگر بھولے سے نماز ظہر پڑھنے سے پہلے نماز عصر پڑھنے لگے اور پڑھنے میں متوجہ ہو تو اگر وہ وقت مشترک ہو تو عصر کی نیت سے ظہر کی نیت کی طرف پلٹ جائے اور قصد کر لے کہ اگر جو کچھ پڑھا ہے وہ ظہر سے متعلق ہے اور باقی نماز پوری کمر کے نماز عصر پڑھے اور اگر وقت ظہر کا مخصوص وقت ہو تو نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹا دے اور نماز کو پورا کرے اس کے بعد نماز ادا کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ نماز عصر کے بعد دوبارہ نماز ظہر کو پڑھے۔

مسئلہ ۷۳۲۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے جمعہ کے دن ظہر کے بدلے میں پڑھی جاتی ہے پیغمبر اسلام اور امام معصوم اور ان کے نائب خاص کے زمانے میں واجب عینی ہے، لیکن غیبت کبریٰ کے زمانہ میں واجب تحریری ہے، یعنی انسان کو نماز جمعہ اور نماز ظہر کے درمیان اختیار ہے کہ جس کو چاہے پڑھے لیکن جس زمانہ میں حکومت عدل اسلامی ہو اس میں احتیاط یہ ہے کہ جمعہ ترک نہ ہو۔

مسئلہ ۷۳۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز جمعہ کو نماز ظہر کے اول وقت عرفی سے مؤخر نہ کیا جائے اور اگر اسے تاخیر ہو جائے تو نماز جمعہ کے بجائے نماز ظہر ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۷۳۴۔ جیسا کہ مسئلہ (۷۳۰) میں بیان کیا گیا ہے کہ نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے لئے ہر ایک کا اپنا ایک مخصوص وقت ہوتا ہے، پس اگر کوئی جان بوجھ کر نماز عصر کو نماز ظہر کے مخصوص وقت میں پڑھے یا بالعکس تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر کوئی شخص کسی اور نماز کو، نماز صبح کی قضا یا اس قسم کی دوسری نماز کو نماز ظہر یا نماز مغرب کے مخصوص وقت میں پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

نماز مغربین کا وقت:

مسئلہ ۷۳۵۔ جب مشرق کی طرف سے اٹھنے والی سرخی سر سے گزر جائے تو مغرب کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور یہ سرخی غروب آفتاب کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

مسئلہ ۷۳۶۔ مغرب و عشاء کے بھی دو وقت ہیں: ۱۔ اختصاصی ۲۔ اشتراکی مغرب کا اختصاصی وقت غروب آفتاب کے بعد سے اتنی دیر تک رہتا ہے جتنی دیر میں اومی تین رکعت نماز پڑھ سکے اور اگر مسافر نماز عشاء کو مغرب کے اختصاصی وقت میں پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے، اور نماز عشاء کا اختصاصی وقت جب آدھی رات میں صرف نماز عشاء پڑھنے کا وقت رہ جائے، اور اگر کسی نے جان بوجھ کر اس وقت تک نماز مغرب نہیں پڑھی تو پہلے نماز عشاء کو پڑھے اس کے بعد مغرب کی قضاء کرے اور ان دونوں مخصوص وقتوں کے درمیان کا وقت مشترک وقت ہے، اگر کوئی مشترک وقت میں غلطی سے نماز عشاء کو مغرب سے پہلے پڑھ لے اور نماز کے بعد متوجہ ہو کہ مغرب نہیں پڑھی تو اس کی نماز صحیح ہے، نماز مغرب کو اس کے بعد بجالائے۔

مسئلہ ۷۳۷۔ مخصوص اور مشترک وقت جس کو اس سے پہلے والے مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے اشخاص کے اعتبار سے فرق رکھتا ہے، مثلاً ظہر و عصر و عشاء کا مخصوص وقت مسافر کے لئے دو رکعت کے برابر ہے اور حاضر کے لئے چار رکعت پڑھنے کے برابر ہے۔

مسئلہ ۷۳۸۔ اگر بھولے یا غفلت سے نماز عشاء شروع کر دے اور درمیان میں متوجہ ہو کہ مغرب کی نماز نہیں پڑھی، چنانچہ اگر پوری نماز اس کا کچھ حصہ مشترک وقت میں پڑھا ہے اور چوتھی رکعت کے رکوع میں نہیں گیا تو نیت مغرب کی طرف پلٹا دے

اور نماز کو ختم کرے اور اس کے بعد نماز عشاء پڑھے اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں جا چکا ہے تو نماز عشاء کو تمام کمر کے اس کے بعد نماز مغرب پڑھے لیکن اگر جو کچھ پڑھا ہے نماز مغرب کے مخصوص وقت میں پڑھا ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۷۳۹۔ نماز عشاء کا آخری وقت آدھی رات ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ رات کا شمار غروب آفتاب سے اذان صبح تک کرے لیکن نماز شب اور اس کی مانند چیزوں کے لئے غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک حساب کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۷۴۰۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز مغرب یا عشاء کو آدھی رات تک نہیں پڑھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اذان صبح سے پہلے تک اداء و قضاء کی نیت بغیر بجالائے۔

نماز صبح کا وقت:

مسئلہ ۷۴۱۔ اذان صبح کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر کی طرف اٹھتی ہے جسے فجر اول کہتے ہیں، جب وہ سفیدی مشرق کی طرف اور افق میں پھیل جائے تو فجر دوم اور وہ اول نماز صبح ہے، اور نماز صبح کا آخری وقت سورج نکلنے تک ہے۔

اوقات نماز کے احکام:

مسئلہ ۷۴۲۔ انسان اس وقت نماز پڑھ سکتا ہے جب وقت کے داخل ہونے کا یقین ہو جائے یا دو عادل آدمی وقت داخل ہونے کی خبر دے بشرطیکہ ان دونوں کی خبر اور گواہی حسی ہو، مثلاً گواہی دیں کہ شاخص کا سایہ کم ہونے کے بعد بڑھنا شروع ہو گیا ہے اور وقت شناس و مورد اطمینان شخص کی اذان بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۷۴۳۔ اندھا یا وہ شخص جو قید خانہ میں ہے یا اس قسم کا عذر رکھنے والے کے لیے احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک وقت کے داخل ہونے کا یقین نہ ہو جائے نماز شروع نہ کرے، لیکن اگر آسمان میں بادل، غبار جیسی رکاوٹ کی وجہ سے وقت کے داخل ہونے کا یقین نہیں حاصل کر سکتے اگر گمان قوی پیدا ہو جائے تو نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۷۴۴۔ اگر اوپر بیان کئے گئے قواعد کی بنا پر نماز شروع کر دے اور اثنائے نماز پڑھنے لینے کے بعد معلوم ہو کہ پوری نماز وقت سے پہلے پڑھ لی ہے تو نماز کا اعادہ کرے لیکن اگر نماز ہی میں معلوم ہو جائے یا نماز کے بعد پتہ چلے کہ وقت داخل ہو گیا تھا تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۴۵۔ اگر انسان وقت کے داخل ہونے سے باخبر ہوئے بغیر غفلت یا فراموشی سے نماز پڑھ لے اور اس کی پوری نماز وقت کے اندر ہوئی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت سے پہلے واقع ہوا ہو تو اس کی نماز باطل ہے، بلکہ اگر نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ اثناء نماز میں وقت داخل ہو گیا تھا تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۴۶۔ اگر اسے یقین ہو کہ وقت داخل ہو گیا ہے اور وہ نماز شروع کرے اور اثناء نماز میں یہ شک ہو جائے کہ وقت داخل ہوا تھا یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے، ہاں اگر اثناء نماز میں یقین ہو جائے کہ وقت ہو گیا ہے لیکن یہ شک ہو کہ جتنی نماز پڑھ چکا ہوں وہ وقت میں تھی یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۴۷۔ تنگی وقت میں اگر مستحبات کی ادائیگی سبب بنے کہ کچھ واجبات وقت کے بعد واقع ہوں تو ان مستحبات کو چھوڑ دینا چاہئے، مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے گا تو قنوت نہ پڑھے، اگر قنوت پڑھے تو گنہگار ہوگا، البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۴۸۔

مسئلہ ۷۴۹۔ جو شخص مسافر نہیں اگر اس کے پاس مغرب تک پانچ رکعات پڑھنے کا وقت ہے تو وہ نماز ظہر اور عصر دونوں کو پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو صرف نماز عصر پڑھے اور اس کے بعد نماز ظہر کی قضاء کرے اور اگر آدھی رات تک پانچ رکعات پڑھنے کا وقت ہے تو نماز مغرب و عشاء دونوں کو پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو صرف عشاء پڑھے اور بعد میں نماز مغرب کو بجالائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ادایا قضاء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ ۷۵۰۔ مسافر کو اگر مغرب تک تین رکعت کا وقت ہو نماز ظہر اور عصر دونوں پڑھے اور اگر اس سے کم ہو تو صرف عصر پڑھے اور بعد میں نماز ظہر کی قضاء کرے اور اگر آدھی رات تک اس کے پاس صرف چار رکعت کا وقت ہے تو مغرب اور عشاء دونوں پڑھے اور اگر اس سے کم ہو تو صرف نماز عشاء پڑھے اور بعد میں مغرب کو اداء یا قضا کی نیت کے بغیر بجالائے اور اگر نماز عشاء پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہو جائے کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ وقت آدھی رات تک باقی ہے تو فوراً نماز مغرب کو ادائیگی نیت سے بجالائے۔

مسئلہ ۷۵۱۔ مستحب مؤکد ہے کہ نماز کو اول وقت فضیلت میں پڑھے روایات میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے اور جتنا اول وقت کے قریب پڑھے گا اتنا بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر کسی اور وجہ سے بہتر ہو، مثلاً انتظار کرے تاکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۲۔ جب انسان کوئی ایسا عذر رکھتا ہو کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنا چاہے تو مجبور ہے کہ تیمم کے ساتھ نماز پڑھے چنانچہ اگر اسے معلوم ہو یا احتمال ہو کہ عذر آخر وقت تک باقی رہے گا تو وہ اول وقت نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر مثلاً اس کا لباس نجس ہو، یا اور کوئی عذر رکھتا ہو اور احتمال دے کہ اس کا عذر دور رہے گا تو احتیاط واجب ہے کہ اتنا انتظار کرے کہ اس کا عذر دور ہو جائے اور اگر اس کا عذر دور نہ ہو تو آخر وقت میں نماز پڑھے اور ضروری نہیں کہ اتنا وقت تک انتظار کرے یہاں تک کہ صرف نماز کے واجب افعال بجالاسکے بلکہ اگر مستحبات نماز، مثلاً اذان و اقامت اور قنوت کا وقت ہو تو نجس لباس کے ساتھ نماز کو ان مذکورہ مستحبات سمیت بجالاسکتا ہے۔

مسئلہ ۷۵۳۔ جس کو شکیات و سہویات نماز معلوم نہ ہونا اور احتمال ہو کہ نمازیں کوئی بات پیش آسکتی ہے تو ان شکیات و سہویات کو یاد کرنے کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو اول وقت سے مؤخر کرے، لیکن اگر اطمینان ہو کہ بطور کامل ادا کرے گا تو اول وقت نماز پڑھنا جائز ہے، تو اگر اثناء نمازیں کوئی ایسا مسئلہ پیش نہ آئے جس کا حکم اسے معلوم نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جائے جس کو نہیں جانتا تو احتمال کے دو طرفوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے اور نماز کے بعد مسئلہ معلوم کرے اور نماز باطل ہو تو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۴۔ اگر نماز کا وقت وسیع ہے اور کوئی صاحب حق اس سے حق کا مطالبہ کرتا ہے تو امکان کی صورت میں پہلے اس کا قرض ادا کرے اس کے بعد نماز پڑھے، اسی طرح اگر کوئی اور ایسا کام پیش آئے کہ جسے فوراً بجالانا ہے، مثلاً یہ دیکھے کہ مسجد نجس پڑی ہے تو پہلے مسجد کو پاک کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے اور اگر اس نے پہلے نماز پڑھ لی تو وہ گنہگار ہوگا، لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

نمازوں کی ترتیب:

مسئلہ ۷۵۵۔ نماز ظہر و عصر ترتیب سے پڑھی جائے گی، یعنی پہلے ظہر پھر عصر، اسی طرح مغرب و عشاء میں ترتیب ہے، اگر کوئی عمد نماز عصر کو ظہر سے پہلے یا عشاء کو مغرب سے پہلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۷۵۶۔ اگر نماز ظہر کو شروع کرے اور درمیان میں یاد آجائے کہ ظہر پڑھ چکا ہے تو نماز عصر کی نیت نہیں کر سکتا اس کی نماز باطل ہو جائے گی، یہی صورت مغرب و عشاء کی ہے۔

مسئلہ ۷۵۷۔ اگر نماز عصر پڑھتے ہوئے اسے یقین ہو جائے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی تو اپنی نیت نماز ظہر کی طرف پلٹا دے اور اگر پلٹانے کے بعد رکن نمازیں مشغول ہو جائے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ اس نے نماز ظہر پڑھ لی تھی تو احتیاط واجب ہے کہ نیت نماز عصر کی طرف پلٹ دے اور نماز پوری پڑھنے کے بعد دوبارہ نماز عصر پڑھے، لیکن اگر رکن نمازیں داخل ہونے سے پہلے اسے یاد آجائے تو وہ نیت کو نماز عصر کی طرف پلٹا دے اور جو کچھ وہ نماز ظہر کی نیت سے پڑھ چکا ہے وہ دوبارہ عصر کی نیت سے پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہوگی اگرچہ مستحب یہ ہے کہ نماز عصر کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۸۔ اگر نماز عصر پڑھتے ہوئے شک ہو جائے کہ نماز ظہر پڑھی کہ نہیں تو نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹا دے اور نماز عصر کو بعد میں پڑھے البتہ اگر وقت اتنا کم ہے کہ نماز کے ختم ہوتے ہی مغرب کا وقت ہو جائے گا تو وہ نماز عصر کی نیت سے پوری کرے اور نماز ظہر کی قضا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۷۵۹۔ اگر نماز عشاء میں چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شک کمرے کہ نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں، تو اگر وقت اتنا کم ہو کہ نماز تمام کمرے کے بعد آدھی رات ہو جائے گی تو عشاء کی نیت سے نماز کو تمام کمرے اور اگر وقت زیادہ ہے تو پھر نیت کو نماز مغرب کی طرف پھیر دے اور پھر نماز عشاء پڑھے۔

مسئلہ ۷۶۰۔ اگر نماز عشاء میں چوتھی رکعت کے رکوع کے بعد شک کمرے کہ نماز مغرب پڑھی تھی یا نہیں تو اس کو نماز تمام کمرے اور اس کے بعد نماز مغرب پڑھے اور اگر یہ شک نماز عشاء کے اختصاصی وقت میں ہو تو پھر نماز مغرب کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۶۱۔ اگر انسان کسی نماز کو احتیاط دوبارہ پڑھے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ اس نماز سے پہلے والی نماز کو نہیں پڑھی تو نیت کو اس نماز کی طرف نہیں پلٹ سکتا، مثلاً جب وہ نماز عصر احتیاط پڑھ رہا ہو اگر اسے یاد آجائے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو نیت کو نماز ظہر کی طرف نہیں پلٹ سکتا۔

مسئلہ ۷۶۲۔ قضاء نماز سے ادائیگی طرف اور مستحب نماز سے واجب کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۶۳۔ اگر ادا نماز کا وقت وسیع ہو تو نماز کے دوران قضا کی طرف عدول جائز ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب عدول ممکن بھی ہو، مثلاً ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے صبح کی قضاء نماز کی طرف اسی وقت عدول کر سکتا ہے جب ظہر کی تیسری رکعت میں داخل نہ ہوا ہو۔

مستحب نمازیں:

مسئلہ ۷۶۴۔ مستحبی نمازیں بہت زیادہ ہیں اور ان ہی کو نافلہ کہتے ہیں، نافلہ نمازوں میں رات دن کے نوافل کی بہت تاکید ہوئی ہے اور ان کی تعداد روز جمعہ کے علاوہ ایام میں چونتیس رکعت ہے: نافلہ ظہر آٹھ رکعت، نافلہ عصر آٹھ رکعت، نافلہ مغرب چار رکعت، نافلہ عشاء دو رکعت، نافلہ شب گیارہ رکعت، نافلہ صبح دو رکعت۔

مسئلہ ۷۶۵۔ گیارہ رکعت نافلہ شب میں آٹھ رکعت نماز شب کے نافلہ کی نیت سے دو رکعت نافلہ شفع اور ایک نافلہ وتر کے عنوان سے پڑھی جائیں گی اور اس کی تفصیل دعاؤں کی کتابوں میں تحریر کی گئی ہے۔

مسئلہ ۷۶۶۔ تمام نوافل کو بیٹھ کر پڑھا جاسکتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ ہر دو رکعت کو ایک رکعت شمار کرے، مثلاً آٹھ رکعت نافلہ ظہر کو اگر بیٹھ کر پڑھے تو سولہ رکعت پڑھے اور اگر وتر کو بیٹھ کر دو رکعت پڑھے۔

مسئلہ ۷۶۷۔ نافلہ ظہر سفر میں ساقط ہے، سفر میں نہیں پڑھنا چاہئے، البتہ نافلہ عشاء کو اس نیت سے کہ شاید مطلوب ہوں بجالایا جاسکتا ہے۔

نوافل یومیہ کا وقت:

مسئلہ ۷۶۸۔ نافلہ ظہر کا وقت نماز عصر سے پہلے ہے اول ظہر سے شروع ہوتا ہے اور جب شاخص کا سایہ ۷-۲ سے زیادہ ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے، مثلاً اگر شاخص کی بلندی ۷۰ سنٹی میٹر ہے تو جب سایہ جو ظہر کے بعد پیدا ہوتا ہے ۲۰ سنٹی میٹر کو پہنچے گا تو نافلہ ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۷۶۹۔ نافلہ عصر جو نماز عصر سے پہلے پڑھی جاتی ہے اس کا وقت اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب شاخص کا سایہ ۷-۴ پہنچ جائے اگر کوئی نافلہ ظہر یا عصر کو ان کے مقررہ وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نافلہ ظہر کو ظہر کے بعد اور نافلہ عصر کو عصر کے بعد بجالائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ادایا قضاء کی نیت کرے۔

مسئلہ ۷۷۰۔ نافلہ مغرب کا وقت نماز مغرب کے بعد سے اس وقت تک رہتا ہے جب تک مغرب کی سرخی ختم نہ ہو جائے، یعنی وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد سے پیدا ہوتی ہے۔

مسئلہ ۷۷۱۔ نماز عشاء ختم ہونے کے بعد سے نصف شب تک نافلہ عشاء کا وقت رہتا ہے اور بہتر ہے کہ نماز عشاء کے بعد بلا فاصلہ پڑھا جائے۔

مسئلہ ۷۷۲۔ نافلہ صبح کا وقت نماز صبح سے پہلے ہے اور اس کا وقت آدھی رات کے بعد گیارہ رکعت نماز تہجد کی مقدار و وقت گزرنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ فجر اول سے پہلے نہ پڑھیں مگر یہ کہ بلا فاصلہ نماز تہجد کے بعد پڑھ لیں تو ایسی صورت میں کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۷۳۔ نافلہ شب کا وقت نصف شب سے اذان صبح تک رہتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اذان صبح کے نزدیک پڑھی جائے۔
مسئلہ ۷۷۴۔ مسافر اور وہ شخص جس کے لئے نماز تہجد کا آدھی رات کے بعد پڑھنا مشکل ہو یا اسے ڈر ہو کہ بروقت نہ پڑھ سکے تو وہ ابتداء رات میں انہیں پڑھ سکتا ہے۔

نماز غفیلہ:

مستحب نمازوں میں سے ایک نماز غفیلہ ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے اس کا وقت نماز مغرب کے بعد مغرب کی طرف والی سرخی زائل ہونے تک ہے یہ نماز دو رکعت ہے پہلی رکعت میں حمد کے بجائے سورہ کے یہ آیت پڑھے۔

وذاالنون اذ ذهب مغاضبا فظن ان لن يقدر عليه فنادى فى الظلمات ان لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين فاستجبنا له ونجينااه من الغم وكذلك ننجى المؤمنين۔

اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد بجائے سورہ کے یہ آیت پڑھے:

وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما فى البر والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة فى ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا فى كتاب مبين۔

اور قنوت میں یہ پڑھے:

اللهم انى اسالك بمفاتيح الغيب اتى لا يعلم الا انت ان تصل على محمد وآل محمد وان تفعل بى كذا وكذا۔

اور کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجتوں کو طلب کرے اس کے بعد کہے:

اللهم انت ولى نعمتى والقادر على طلبتى تعلم حاجتى فاسلك بحق محمد وآل محمد عليه وعلى عليم السلام لما قضيت هالى۔

قبلہ کے احکام:

مسئلہ ۷۷۶۔ خانہ کعبہ جو مکہ مکرمہ میں ہے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا قبلہ ہے جو شخص جہاں بھی ہو اسی کے روبرو نماز پڑھے اور جو شخص دور ہو اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں روبرو قبلہ نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے، اور یہی حکم ہے دوسرے امور جنہیں قبلہ رخ انجام دینا ہے، مثلاً جانور کو ذبح کرنا۔

مسئلہ ۷۷۷۔ جو شخص واجب نماز کھڑے ہو کر پڑھ رہا ہو اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں روبرو قبلہ نماز پڑھ رہا ہے کافی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کے گھٹنے اور انگلیوں کی نوک روبرو قبلہ ہو۔

مسئلہ ۷۷۸۔ جو شخص بیٹھ کے نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ معمول کے مطابق نہیں بیٹھ سکتا اور بیٹھتے وقت پاؤں کے تلوے زمین پر لگائے ہوئے ہے تو ضروری ہے کہ نماز کے موقع پر اس کا چہرہ، شکم، سینہ قبلہ رخ ہوں اور پاؤں کی پندلیاں قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۷۹۔ اگر کوئی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو داہنی کمرٹ اس طرح لیٹے کہ پورا اگلا حصہ روبرو قبلہ ہو اور اگر ممکن نہ ہو تو بائیں کمرٹ اس طرح لیٹے کہ پورا اگلا حصہ روبرو قبلہ ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس طرح چت لیٹے کہ پیروں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۷۸۰۔ نماز احتیاط اور بھولے ہوئے تشہد و سجدہ میں روبرو قبلہ ہونا چاہئے اور سجدہ سہو میں بھی احتیاط مستحب یہی ہے۔

مسئلہ ۷۸۱۔ مستحبی نمازوں کو راہ چلتے اور سواری (مثلاً کار، ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور کشتی) پر بھی پڑھا جاسکتا ہے اور ایسی صورت میں روبہ قبلہ ہونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۸۲۔ قبلہ کی تشخیص کے لئے بہت سے طریقہ ہیں پہلے تو کوشش کمرے تاکہ یقین ہو جائے، دو عادل یا ایک ایسا شخص جو قابل اطمینان ہو اور حسی علامات سے گواہی دے یا ایسے شخص کے قول پر جو علمی قاعدے سے قبلہ کو پہچانتا ہو اور قابل اطمینان بھی ہو عمل کیا جاسکتا ہے اور اگر یہ چیزیں ممکن نہ ہوں تو اس گمان پر بھی عمل کر سکتا ہے جو مسلمانوں کی محرابوں، قبروں، یا دوسرے ذرائع سے حاصل ہوں، حتیٰ کہ اگر ایک فاسق یا کافر جو علمی قاعدے سے قبلہ کو پہچانتا ہو اس کی بات سے قبلہ کے بارے میں گمان حاصل ہو جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۷۸۳۔ جو شخص قبلہ کی سمت کے بارے میں گمان کمرے اگر وہ اس سے قوی تر گمان حاصل کر سکتا ہے تو وہ اپنے گمان پر عمل نہیں کر سکتا، مثلاً اگر مہمان صاحب خانہ کے کہنے پر قبلہ کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کر لے لیکن کسی دوسرے طریقہ سے (مثلاً قبلہ نماز سے) زیادہ قوی گمان پیدا کر سکتا ہو تو اسے صاحب خانہ کے کہنے پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۷۸۴۔ عام طور سے جو قبلہ نما استعمال ہوتے ہیں اگر یہ صحیح ہوں تو شناخت قبلہ کے لئے بہترین ذرائع ہیں اور اس سے حاصل ہونے والا گمان دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والے گمان سے کم نہیں ہے بلکہ شاید دقیق تر ہے۔

مسئلہ ۷۸۵۔ اگر قبلہ کی جہت کو نہیں جانتا تو مساجد کے محراب اور مسلمانوں کی قبور کے ذریعے قبلہ کی سمت کو معلوم کرتا ہے تو اگر نماز پڑھنے سے پہلے اپنی کوشش یا جدید آلات سے، مثلاً قبلہ نما کے ذریعہ کسی دوسری طرف قبلہ ہونے کا اطمینان ہو اور علم پیدا کر لے تو احتیاط واجب ہے کہ مساجد کے محراب اور مسلمانوں کی قبور کو قبلہ کی شناخت کا معیار نہ بنائے خصوصاً اگر یہ گمان اور ظن غالب ہو جائے کہ اس جگہ رہنے والے لوگ مساجد کے محراب اور قبور بنانے میں زیادہ باریک بینی سے کام نہیں لیتے رہے تو اس طرف یا ان اطراف کی طرف رخ کر کے نماز نماز پڑھے جس کی طرف قبلہ ہونے کے متعلق اطمینان یا قوی گمان ہو۔

مسئلہ ۷۸۶۔ اگر قبلہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو اور قبلہ چار مختلف سمتوں میں مساوی شک ہو تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو چار نماز چاروں طرف منہ کمرے پڑھے اور اگر وقت کم ہو تو جتنی مقدار وقت ہو نماز پڑھے، مثلاً ایک نماز پڑھنے جتنا وقت ہو تو اس نماز کو جس طرف منہ کر کے چاہے پڑھے اور نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ ان میں سے ایک نماز قبلہ رخ پڑھی گئی ہے۔

مسئلہ ۷۸۷۔ اگر یقین یا گمان ہو کہ قبلہ دو طرف میں سے ایک طرف ہے تو دونوں طرف منہ کمرے نماز پڑھنا چاہئے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ گمان کی صورت میں چاروں طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۸۸۔ جو شخص چند طرف نماز پڑھنا چاہتا ہو اگر وہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء کو پڑھنا چاہتا ہے تو بہتر ہے کہ پہلی نماز کو چاروں طرف پڑھ لے پھر دوسری شروع کرے۔

مسئلہ ۷۸۹۔ جس شخص کو قبلہ کی سمت کا یقین نہ ہو اگر نماز کے علاوہ کوئی ایسا کام کرنا چاہے جس میں قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے، مثلاً حیوان کو ذبح کرنا ہو تو اپنے گمان پر عمل کرے اور اگر گمان نہ حاصل ہو سکے تو جس طرف ذبح کر دے صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۹۰۔ اگر قبلہ کے بارے میں اسے گمان حاصل ہو اور نماز شروع کر دے پھر اثناء نماز میں کسی دوسری طرف قبلہ ہونے کا گمان پیدا ہو جائے تو اسے باقیماندہ نماز دوسرے طرف پڑھنی چاہئے، لیکن اگر پہلی نماز کی جتنی مقدار پڑھی تھی وہ قبلہ سے دائیں یا بائیں یا پشت بہ قبلہ پڑھی گئی ہے تو ایسی صورت میں اس نماز کو قبلہ رخ تمام کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۹۱۔ اگر قبلہ کی تحقیق کئے بغیر غفلت یا سستی کی وجہ سے نماز پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ درست سمت قبلہ میں پڑھی گئی ہے اور نماز میں قصد قربت بھی رکھتا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ سمت قبلہ کی طرف نہیں پڑھی گئی تو اس کی نماز باطل ہے اور دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۹۲۔ اگر بھیڑ، بکری یا اونٹ کو عمدہ سمت قبلہ کی مخالف طرف ذبح یا نحر کرے تو ان کا گوشت کھانا حرام ہے، لیکن اگر یہ کام بھول جانے یا جاہل ہونے اور معذور ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے تو ان کا گوشت کھانا حلال ہے۔

نماز کی حالت میں بدن کا چھپانا:

مسئلہ ۷۹۳۔ نماز پڑھتے ہوئے مرد کا آگاہی چھپا چھپا ہونا چاہئے، چاہے اس کو کوئی نہ دیکھ رہا ہو اور بہتر ہے کہ ناف سے زانو تک چھپالے۔

مسئلہ ۷۹۴۔ نماز کی حالت میں عورت کا سارا جسم چھپا ہونا چاہئے حتیٰ کہ بال اور سر بھی صرف چہرہ اور گٹھوں تک ہاتھ اور پاؤں کھلے رہ سکتے ہیں، لیکن یہ یقین کر لینے کے لئے کہ مقدار واجب کو چھپا لیا ہے تھوڑا سا چہرے کے اطراف اور گٹھوں سے نیچے کو بھی چھپالے۔

مسئلہ ۷۹۵۔ نماز احتیاط، بھولے ہوئے سجدہ، یا تشہد بلکہ بناء بر احتیاط واجب سجدہ سہو کے وقت بھی نماز کی طرح اپنے کو چھپانا چاہئے۔

مسئلہ ۷۹۶۔ عورتوں کے لئے مصنوعی بالوں اور پوشیدہ زینتوں (جیسے ہاتھ کے کڑے وغیرہ اور گردن بند) اور چہرے کو آرایش کو نامحرم سے چھپانا واجب ہے۔

مسئلہ ۷۹۷۔ اگر انسان جان بوجھ کر نمازیں اپنی شرمگاہ نہ چھپائے تو اس کی نماز باطل ہے، بلکہ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نہ چھپائے تو بھی احتیاط واجب ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۹۸۔ اگر نماز پڑھنے میں معلوم ہو جائے کہ جس چیز کا چھپانا، مثلاً (شرمگاہ) واجب ہے وہ ظاہر ہے تو فوراً چھپالے اور اگر اس کے چھپانے میں کافی وقفہ لگ جائے تو احتیاط واجب ہے کہ اپنے کو چھپا کر نماز ختم کر کے دوبارہ پڑھے، لیکن اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ مقدار واجب کو نہیں چھپایا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۹۹۔ اگر حالت قیام میں اس اس کی شرمگاہ کو اس کا لباس چھپائے رہتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ کسی دوسری حالت میں، مثلاً رکوع یا سجدہ میں نہ چھپائے تو جس وقت اس کی شرمگاہ نکلی ہو جاتی ہے اگر اسے کسی طریقے سے چھپا لیتا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایسے لباس سے نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۰۔ نمازیں اپنے کو درخت کے پتوں اور گھاس سے چھپایا جاسکتا ہے، لیکن احتیاط مستحب ہے کہ ان چیزوں کا استعمال اس وقت کرے جب کوئی دوسری چیز نہ ہو۔

مسئلہ ۸۰۱۔ اگر مٹی کے علاوہ کچھ نہ ہو تو وہ چھپانے والی چیز نہیں ہے اور ننگا نماز پڑھ سکتا ہے، ہاں احتیاط مستحب ہے کہ ایک مرتبہ برہنہ نماز پڑھ لے اور ایک مرتبہ مٹی سے شرمگاہوں کو چھپا کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۲۔ اگر بدن کو چھپانے کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں ہے، لیکن احتمال ہے کہ آخر وقت تک کچھ مل جائے گا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز میں تاخیر کرے، اگر کچھ نہ ملے تو آخر وقت میں اپنے وظیفہ کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۳۔ اگر کسی شخص کے پاس نماز میں اپنے آپ کو ڈھانپنے کے لئے حتی درخت کے پتے اور گھاس بھی نہ ہو اور آخر وقت تک ملنے کا احتمال نہ ہو تو اگر کوئی نامحرم اس کو دیکھ رہا ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اس طرح اپنی شرمگاہ کو چھپائے اور اگر کوئی نہیں دیکھ رہا ہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور شرمگاہ کو ہاتھوں سے چھپالے اور رکوع و سجدہ اشاروں سے کرے اور سجدہ کے لئے تھوڑا سا زیادہ جھک جائے۔

نمازی کے لباس کی شرائط:

نمازی کے لباس میں چھ شرطیں ہیں:

- ۱۔ لباس پاک ہو۔ ۲۔ بناء بر احتیاط واجب غصبی نہ ہو۔ ۳۔ مردار کے اجزاء کا نہ ہو۔
- ۴۔ حرام گوشت حیوان کے اجزاء کا نہ بنا ہو۔ ۵۔ ۶۔ اگر نمازی مرد ہے تو اس کا لباس خالص ریشمی یا خالص سونے کے تاروں سے بنا ہوا نہ ہو۔ ان کی شرح آئندہ مسائل میں آئے گی۔

پہلی شرط:

- مسئلہ ۸۰۵۔ نمازی کے لباس کو پاک ہونا چاہئے اور اگر کوئی عدا نجس بدن یا نجس لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- مسئلہ ۸۰۶۔ جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ نجس بدن اور لباس میں نماز باطل ہے تو اگر وہ نجس بدن یا لباس سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- مسئلہ ۸۰۷۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے کسی نجس چیز کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ نجس ہے، مثلاً اسے معلوم نہ ہو کہ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ یا کافر کا پسینہ نجس ہے اور اس سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔
- مسئلہ ۸۰۸۔ اگر لاعلمی میں نجس بدن یا لباس میں نماز پڑھے اور بعد میں نجس ہونے کا علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب ہی ہے کہ اگر وقت موجود ہو تو نماز دوبارہ پڑھے۔
- مسئلہ ۸۰۹۔ اگر پہلے نجاست کا علم تھا پھر بھول گیا اور نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرے چاہے نماز پڑھتے میں یاد آجائے یا نماز کے بعد یاد آئے اور اگر نماز کا وقت گزر گیا ہے تو قضاء کرے۔

- ۸۱۰۔ اگر نماز پڑھتے میں بدن یا لباس نجس ہو جائے یا نماز پڑھتے میں متوجہ ہو جائے کہ اس کا بدن لباس نجس ہو گیا ہے، لیکن یہ نہیں جانتا کہ پہلے ہی سے نجس تھا یا نماز پڑھنے میں نجس ہوا تو اگر پانی کا ملنا ممکن ہے اور بدن یا لباس کا اس طرح پاک یا لباس کا اس طرح بدل لینا ممکن ہے کہ نماز کی صورت نہیں بگڑتی تو اسی وقت پاک کمرے یا بدلے لے اور پھر نماز کو پڑھے، لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز کو توڑ دے اور پاک بدن و پاک لباس سے نماز پڑھے اور یہ سب اس صورت میں ہے جب نماز کا وقت تنگ نہ ہو۔

- مسئلہ ۸۱۱۔ جو شخص تنگ وقت میں نماز پڑھ رہا ہو اگر نماز پڑھتے میں اس کا لباس نجس ہو جائے اور قبل اس کے کہ نماز کا کوئی حصہ نجاست کے ساتھ پڑھے اسے معلوم ہو جائے کہ نجس ہو گیا ہے یا اسے معلوم ہو جائے کہ لباس نجس ہے، لیکن شک کرے کہ ابھی نجس ہوا یا پہلے سے نجس تھا تو اگر پاک کمرے یا بدلنے یا لباس اتارنے سے نماز کی صورت نہیں بگڑتی اور وہ لباس اتار سکتا ہے

تو وہ اپنے لباس کو پاک کرے یا بدل دے اور اگر کوئی اور چیز شرمگاہ کو چھپانے کے لئے موجود ہے تو لباس اتار دے اور نماز تمام کرے لیکن اگر شرمگاہ کوئی اور چیز سے چھپا ہوا نہ ہو اور لباس کو بھی پاک نہیں کر سکتا اور نہ بدل سکتا ہے، لباس کو اتار دے اور جو طریقہ ننگے لوگوں کے لئے بتایا جا چکا ہے اس کے مطابق نماز تمام کرے، لیکن اگر لباس پاک کرنے یا بدلنے سے نماز ہو جائے یا سردی وغیرہ کی وجہ سے لباس کو نہیں اتار سکتا تو اسی حالت میں نماز کو تمام کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۲۔ اگر کوئی تنگ وقت میں نماز پڑھ رہا ہے اور نماز پڑھتے میں بدن نجس ہو جائے اور قبل اس کے نماز کا کوئی حصہ نجاست کے ساتھ چڑھے متوجہ ہو جائے یا اسے معلوم ہو کہ اس کا بدن نجس ہے اور شک کرے کہ ابھی نجس ہوا یا پہلے سے نجس تھا تو اگر بدن کو پاک کرنے سے نماز کی صورت نہیں بگڑتی تو بدن کو پاک کرے اور اگر نماز کی صورت بگڑتی ہے تو اسی حالت میں نماز تمام کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۳۔ جو شخص اپنے لباس یا بدن کے پاک ہونے میں شک کرے اور نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۴۔ اگر نجس لباس کو پاک کرے اور یقین ہو جائے کہ پاک ہو گیا پھر نماز پڑھے اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ ابھی پاک نہیں ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر اگر نماز کا وقت باقی ہے دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہے تو اس نماز کی قضاء بجالائے۔

مسئلہ ۸۱۵۔ اگر اپنے بدن یا لباس میں کوئی خون دیکھے اور اسے یقین ہو جائے کہ یہ خون نجس نہیں ہے، مثلاً مجھ کا خون ہے، لیکن نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ خون نجس تھا جس کے ساتھ نماز پڑھی جاسکتی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۶۔ اگر اپنے بدن یا لباس میں خون دیکھے اور یقین کرے زخم یا پھوڑے کا ہے جس کا خون نماز میں کوئی صرح نہیں رکھتا اور نماز پڑھ لے بعد میں پتہ چلے کہ خون زخم اور پھوڑے کا نہیں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۷۔ اگر کسی چیز کے نجس ہونے کو بھول جائے اور گیلابدن یا لباس اس سے متصل ہو جائے اور نماز پڑھنے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر گیلابدن اس چیز سے متصل ہو جائے جس کے نجس ہونے کو بھول گیا ہو اور اپنے کو پاک کئے بغیر غسل کرے تو اس کا غسل اور نماز دونوں باطل ہیں، اور اسی طرح اگر اعضاء وضو میں سے کوئی قری کے ساتھ نجس چیز سے لگ جائے جس کے نجس ہونے کو انساب بھول چکا ہو اور اس کو پاک کرنے سے پہلے وضو کر لے اور نماز پڑھ لے تو اس کا وضو اور نماز باطل ہیں۔

مسئلہ ۸۱۸۔ جس کے پاس صرف ایک لباس ہو اور اس کا لباس اور بدن دونوں نجس ہو جائے اور پانی بھی اتنا ہی ہو کہ صرف ایک کو پاک کیا جاسکتا ہو تو اگر لباس اتارنا ممکن نہ ہو تو بدن کو پاک کرے اور نماز کو اسی دستور کے مطابق پڑھے جو ننگوں کے نماز پڑھنے کا بیان کیا جا چکا ہے اور اگر سردی یا کسی اور عذر کی وجہ سے لباس نہ اتار سکتا ہو تو اگر نجاست دونوں کی مساوی ہو، مثلاً دونوں کو پیشاب

یا خون لگا ہے یا بدن کی نجاست شدید تر ہو یا زیادہ مقدار میں ہو، مثلاً بدن کی نجاست پیشاب ہے جس کا حکم یہ ہے کہ قلیل پانی سے دوسرے دھویا جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بدن کو پاک کرے اور اگر لباس کی نجاست شدید تر ہو یا زیادہ ہو تو اس کو اختیار حاصل ہے کہ بدن یا لباس جس کو چاہے پاک کرے۔

مسئلہ ۸۱۹۔ اگر کسی کے پاس نجس لباس کے علاوہ دوسرا لباس نہ ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو یا یہ احتمال نہ ہو کہ آخر وقت تک دوسرا پاک لباس مل سکے گا تو نماز کو اس دستور کے مطابق پڑھے جو ننگوں کے لئے بیان کیا گیا، لیکن اگر اس کے لئے سردی یا کسی اور عذر کی وجہ سے لباس اتارنا ممکن نہ ہو تو اسی لباس میں نماز پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۲۰۔ جس کے پاس دو لباس ہوں اور ان دونوں میں ایک لباس نجس ہو لیکن یہ نہیں معلوم کہ کونسا نجس ہے تو نماز کے وقت کمرے وسیع ہونے کی صورت میں دونوں کے ساتھ نماز پڑھے، مثلاً اگر نماز ظہر و عصر پڑھنا چاہتا ہے تو ہر ایک کے ساتھ ایک نماز ظہر اور ایک نماز ظہر پڑھے لیکن اگر وقت تنگ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کوننگوں کے دستور کے مطابق بجلائے اور بناء براحتیاط واجب اس نماز کو پاک لباس سے پھر قضاء کرے۔

دوسری شرط:

مسئلہ ۸۲۱۔ بناء براحتیاط واجب نمازی کا لباس مباح ہونا چاہئے، اگر کوئی جان بوجھ کر غصبی لباس میں نماز پڑھے یہاں تک کہ تاگیا بٹن غصبی ہو تو نماز بناء براحتیاط واجب باطل ہے اور غیر غصبی لباس میں نماز کو اعادہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۸۲۲۔ جو شخص یہ جانتا ہو کہ غصبی لباس پہنا حرام ہے، لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے اگر عمد غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز باطل ہے اور غیر غصبی لباس میں نماز کو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۸۲۳۔ اگر لاعلمی یا بھول جانے کی وجہ سے غصبی لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر خود غاصب ہو اور بھول کر نماز پڑھے تو یہاں پر احتیاط واجب ہے کہ نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۸۲۴۔ غصبی اشیاء چھوٹی ہوں یا بڑی جیسے رومال، تسبیح اگر نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہوں تو نماز باطل ہونے کا سبب نہیں بنتی ہیں۔

مسئلہ ۸۲۵۔ اگر کوئی اپنی جان کی حفاظت کے لئے غصبی لباس میں نماز پڑھتا ہو تو نماز صحیح ہے، اسی طرح اگر اس لباس کی حفاظت کے لئے کہ مبادا چور یا اس قسم کے لوگ نہ اٹھالیں اس لباس کو پہن کر نماز پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۲۶۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے اور نماز پڑھتے ہی متوجہ ہو جائے تو اگر بدن پر کوئی ایسی چیز ہو جس سے اپنی شرمگاہ کو چھپا سکتا ہو تو فوراً نماز تسلسل توڑے بغیر غصبی لباس کو اتار دے اس کی نماز صحیح رہے گی اور اسے

اپنی اس نماز کو پورا کرنا چاہئے، لیکن اگر شرمگاہ کو کسی دوسری چیز سے نہ چھپا سکتا ہو یا لباس اتارنے سے نماز کی صورت کو بگڑتی ہے اور اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے جتنا وقت بھی ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور غیر غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اگر اتنا بھی وقت نہ ہو تو نماز کی حالت میں لباس اتار دے اور برہنہ لوگوں کی نماز کے مطابق نماز پوری کرے۔

مسئلہ ۸۲۷۔ ان پیسوں سے کہ جس کا خمس یا زکات نہ دی ہو لباس خرید کر اس میں نماز پڑھے تو صحیح نہیں ہے اور نماز باطل ہے، لیکن اگر لباس ایسی رقم کے عوض خریدے جو اس نے اپنے ذمہ لی ہو اور بوقت معاملہ یہ ارادہ رکھتا ہو کہ رقم ایسے مال سے ادا کرے گا جس کا خمس، زکات ادا نہیں ہوا ہے تو اس صورت میں اگر کوئی اور رقم اس کے پاس ہو جس کا خمس یا زکات واجب نہ ہو تو اگر اپنے ذمہ رقم لے کر خریداری کرے اور رقم کی ادائیگی ایسے مال سے کرے جس کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے ورنہ باطل ہے۔

تیسری شرط:

مسئلہ ۸۲۸۔ نمازی کا لباس اس مردہ حیوان کا نہ ہو جو خون جہندہ رکھتا ہے، بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوسرے ان مردہ حیوانوں کے اجزاء کا بھی نہ ہو جو خون جہندہ نہیں رکھتے (جیسے مچھلی، سانپ)۔

مسئلہ ۸۲۹۔ نمازی کے پاس مردار کے اجزاء میں سے جو روح رکھتے ہیں کوئی چیز اس کے ساتھ نہ ہو خواہ وہ لباس کی صورت میں نہ ہو۔

مسئلہ ۸۳۰۔ اگر مردار کہ وہ اجزاء جو روح نہیں رکھتے جیسے بال اون، نمازی کے ہمراہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور نماز صحیح ہے۔

چوتھی شرط:

مسئلہ ۸۳۱۔ نمازی کا لباس حرام گوشت حیوان کے اجزاء کا نہ ہو، بلکہ اگر اس کے بال بھی نمازی کے ہمراہ ہوں گے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۳۲۔ اگر کسی حرام گوشت جانور کا لعاب دہن، ناک یا کوئی دوسری رطوبت نمازی کے بدن یا لباس پر ہو (مثلاً بلی کا لعاب دہن) تو جب تک قرعے اور نجاست موجود ہے تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے، لیکن اگر خشک ہو جائے اور عین برطرف ہو جائے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۳۳۔ کسی انسان کا بال، پسینہ یا لعاب دہن اگر نمازی کے بدن یا لباس پر ہے تو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۳۴۔ اگر شک ہو کہ یہ لباس حرام گوشت حیوان کا ہے یا حلال گوشت حیوان کا تو اس میں نماز صحیح ہے چاہے وہ ملک کے اندر بنایا گیا ہو یا باہر۔

مسئلہ ۸۳۵۔ اگر انسان کو احتمال ہو کہ بٹن صدف، یعنی سیپ سے ہے اور وہ ایک حیوان سے ہے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر یقین ہو کہ بٹن صدف سے ہے اور احتمال دے کہ ایسے حیوان سے ہے جو گوشت نہیں رکھتا تو بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۳۶۔ خرنکی کھال میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سنجاب کی کھال سے نماز میں اجتناب کرے۔

مسئلہ ۸۳۷۔ اگر ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھے جس کے متعلق نہ جانتا ہو کہ حرام گوشت جانور سے بنایا گیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر بھول کر کے اس سے نماز پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۸۳۸۔ آج کل جو مصنوعی کھال پلاسٹک کے مادے سے بنائی جاتی ہے یا اسی طرح کی کسی دوسری چیز سے تو اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے اور اگر شک ہو کہ یہ مصنوعی کھال ہے یا واقعی اور وہ بھی حرام گوشت جانور کی ہے یا مردہ کی تو اس میں بھی ا شکال نہیں ہے۔

پانچویں اور چھٹی شرط:

مسئلہ ۸۳۹۔ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے لباس میں مردوں کی نماز جائز نہیں ہے اور اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، البتہ عورتوں کے لئے نماز یا غیر نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۴۰۔ سونے سے زینت مردوں کے لئے حرام ہے جیسے سونے کی انگوٹھی، سونے کی کلائی گھڑی وغیرہ اور نماز بھی باطل ہو جاتی ہے اور بنا بر احتیاط واجب یہ ہے کہ سونے کی عینک سے بھی اجتناب کریں، لیکن یہ سب چیزیں عورتوں کے لئے نماز اور نماز کے علاوہ دونوں میں جائز ہیں۔

مسئلہ ۸۴۱۔ اگر مرد کو معلوم نہ ہو اور اسی انگوٹھی یا لباس سے جو سونے سے بنے ہیں نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے، البتہ اگر بھول گیا ہو کہ اس کی انگوٹھی یا لباس سونے کا ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو بنا بر احتیاط واجب نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۴۲۔ سونے سے زینت اور سونے کی تاروں سے بنا ہوئے لباس مردوں کے لئے حرام ہے آشکار ہو یا پنہان اور نماز بھی اس کے ساتھ باطل ہے، پس اگر اندرونی لباس، مثلاً بنیان وغیرہ سونے کی تار سے بنا ہو یا گردن میں لٹکی ہوئی سونے کی زنجیر بظاہر نظر نہ آئے تو بھی حرام ہے اور نماز کو باطل کر دیتی ہے۔

مسئلہ ۸۴۳۔ خالص ریشمی لباس مردوں کے لئے نماز اور نماز کے علاوہ دونوں میں حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ٹوپی اور ازار بند کا بھی یہی حکم ہے اور اس میں نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۴۴۔ اگر پورے لباس کا استریا اس کے کچھ حصے کا استر خالص ریشم کا ہو تو وہ مرد کے لئے حرام اور اس میں نماز باطل پڑھنا باطل ہے۔

مسئلہ ۸۴۵۔ اگر سونے کی انگوٹھی یا سونے کی کلائی یا اس قسم کی دوسری چیز مرد کے جیب میں ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اور نماز بھی باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۸۴۶۔ جس لباس کے لئے معلوم نہ ہو کہ خالص ریشم کا ہے یا کسی اور چیز کا اس کے پہننے میں اشکال نہیں ہے اور اس سے نماز بھی باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۸۴۷۔ اگر ریشم کا رومال یا اسی قسم کی دوسری چیز مرد کے جیب میں ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اور نماز بھی باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۸۴۸۔ ریشمی لباس عورتوں کے لئے نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۴۹۔ اضطرابی و مجبوری کی حالت میں خالص ریشمی، سونے کے تار سے بنے ہوئے غصبی مردار کے اجزاء سے بنے ہوئے لباس کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے، اور اگر مجبوری آخر وقت تک باقی رہے تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۵۰۔ اگر لباس ریشم اور دوسری چیز سے مخلوط ہو تو مرد کے لئے اس کو پہننا اور نماز پڑھنا صحیح ہے اس شرط کے ساتھ کہ دوسری چیز ان اشیاء میں سے ہو جن کے ساتھ نماز پڑھی جاسکتی ہو، لیکن اگر غیر ریشم اتنا کم ہو کہ اس کا شمار ہی نہ ہو تو مرد کے لئے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۵۱۔ اگر سوائے غصبی اور اس لباس کے جو مردار سے بنایا گیا ہے اس کے پاس اور کوئی لباس نہیں اور لباس پہننے پر مجبور نہیں تو برہنہ لوگوں کے لئے جو دستور ہے اس کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۲۔ اگر حرام گوشت جانور سے تیار شدہ لباس کے علاوہ کوئی اور لباس نہ ہو اور لباس پہننے پر مجبور ہو تو اسی لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اگر مجبور نہ ہو تو برہنہ لوگوں کے لئے بیان شدہ طریقوں کے مطابق پر نماز پڑھے اور احتیاط واجب ہے کہ ایک مرتبہ نماز اسی لباس کے ساتھ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۳۔ اگر سوائے ریشمی لباس یا سونے کے تار سے بنے ہوئے لباس مرد کے پاس نہ ہو تو اگر لباس پہننے پر مجبور نہ ہو تو برہنہ لوگوں کے دستور کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۴۔ اگر کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے اپنی شرمگاہ کو نمازیں چھپائے تو اگر ممکن ہو تو خریدے یا کرایہ پر لے لے لیکن اگر اس کے مہیا کرنے میں اتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں جو اس کی حیثیت سے زیادہ ہیں یا اگر پیسے اس میں خرچ کمرے نقصان کا باعث ہے تو برہنہ لوگوں کے دستور کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۸۵۵۔ جس کمرے پاس لباس نہیں ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس کو بخش دے یا عاریتاً دیدے اور زیادہ احسانمندی اور ناراضگی کا باعث نہ ہو تو قبول کر لینا چاہئے بلکہ اگر بطور بخشش مانگنا یا عاریتاً لینا اس کے لئے سخت نہ ہو تو لینا چاہئے۔

مسئلہ ۸۵۶۔ بنا بر احتیاط واجب انسان کو شہرت والے لباس پہننے سے اجتناب کرنا چاہئے اور اس سے مراد وہ لباس ہیں جس کا رنگ، سلائی اس جیسے اشخاص کا معمول نہیں، البتہ اگر اس لباس سے نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۵۷۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد عورتوں کا مخصوص لباس اور عورتیں مردوں کا مخصوص لباس نہ پہنیں لیکن نمازیں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۵۸۔ اگر کسی کے پاس (ساتر) یعنی شرمگاہ کو ڈھانپنے والی کوئی چیز موجود نہ ہو اور یہ احتمال ہو کہ آخر وقت میں پیدا ہو جائے گی تو احتیاط واجب ہے کہ نماز کو اول وقت سے مؤخر کرے اور ساتر کے ساتھ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۹۔ جو شخص لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہے اگر برہنہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کا لحاف یا گداجنس اور خالص ریشم کا نہ ہو اور نہ ہی ان چیزوں کا ہو جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

وہ مقامات کہ جن میں نمازی کے بدن یا لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۶۰۔ تین مقامات پر اگر نمازی کا لباس یا بدن نجس ہو تو اس کی نماز صحیح ہے:

۱۔ زخم یا جراثیم یا پھوڑے کی وجہ سے نمازی کا لباس یا بدن خون آلودہ ہو۔

۲۔ لباس یا بدن پر خون ایک درہم سے کم ہو (درہم تقریباً انگشت شہادت کے ایک پورے کے برابر ہوتا ہے)۔

۳۔ جب آدمی نجس بدن یا لباس سے نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔

اور دو صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں اگر نمازی کا صرف لباس نہیں ہو تو اس کی نماز صحیح ہے:

۱۔ موزہ، ٹوپی، ازار بند جیسی چھوٹی چیزیں نجس ہوں۔

۲۔ بچہ کی پرورش کرنے والی عورت کا لباس، ان کی تشریح آئندہ مسائل میں آئے گی۔

مسئلہ ۸۶۱۔ اگر نمازی کے بدن

مسئلہ ۸۶۱۔ اگر نمازی کے بدن یا لباس میں زخم یا جراثیم یا پھوڑے کا خون ہو اور بدن یا لباس کا پاک کرنا بہت مشکل کام ہو تو جب تک یہ چیزیں ٹھیک نہ ہو جائیں اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے، یہی حکم اس کثافت کا ہے جو خون کے ساتھ آتی ہے یا وہ دوا جو زخم پر لگائی جاتی ہے اگر نجس ہو جائے۔

مسئلہ ۸۶۲۔ اگر جس کے کسی کٹے ہوئے حصہ یا اس زخم کا خون جو جلدی درست ہو جائے گا اور اس کا دھنا بھی آسان ہے اور وہ ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو نمازی کے بدن یا لباس میں لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۶۳۔ زخم سے فاصلہ پر جو جگہ ہے وہ خواہ بدن ہو یا لباس اگر نجس ہو جائے تو اس کو پاک کرنا ہوگا، البتہ وہ مقامات مستثنیٰ ہیں جہاں عموماً خون زخم سے سرایت کرتا ہی ہے۔

مسئلہ ۸۶۴۔ اگر منہ یا ناک کے اندر زخم ہو اور اس سے بدن یا لباس تک خون پہنچے تو اسے پانی کے ساتھ دھوئیں اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، لیکن بوا سیر کے خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ اس کے دانے اندر ہوں۔

مسئلہ ۸۶۵۔ جس کے بدن میں زخم ہے اگر وہ اپنے بدن یا لباس میں خون دیکھے اور معلوم نہ ہو کہ اسی زخم کا ہے یا کوئی دوسرا خون ہے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۶۶۔ اگر بدن پر کئی زخم ہوں اور اتنے نزدیک ہیں کہ ایک زخم شمار کیا جاتا ہے تو جب تک سب نہ اچھے ہو جائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے، لیکن اگر اتنے دور دور ہیں کہ ہر ایک الگ زخم شمار ہوتا ہے تو جو ٹھیک ہو جائے اس کے خون سے بدن و لباس کو پاک کریں۔

مسئلہ ۸۶۷۔ اگر سوئی کی نوک کے برابر بھی خون حیض نمازی کے بدن یا نمازی کے لباس پر لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ خون نفاس اور استحاضہ کا بھی یہی حکم ہے، اور بہتر یہ ہے کہ حرام گوشت جانور کے خون سے اجتناب کرے۔ لیکن ان کے علاوہ کوئی خون، مثلاً انسانی بدن کا خون یا حلال گوشت جانور کا خون اگرچہ بدن اور لباس کے کئی مقامات پر لگا ہو تو اگر مجموعاً ایک درہم سے کم ہو، تو اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۸۶۸۔ اگر لباس میں استر نہ ہو اور خون لباس پڑے اور اس کی دوسری طرف تک پہنچ جائے تو وہ ایک ہی خون شمار ہوگا لیکن اگر اس کی دوسری طرف پر الگ خون لگ جائے تو ہر ایک کو علیحدہ خون شمار کیا جائے لہذا اگر وہ خون جو لباس کے دونوں طرف لگا ہے مجموعاً درہم سے کم ہے تو نماز صحیح ہے اور اگر زیادہ ہے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۶۹۔ اگر لباس میں استر ہے اور خون استر میں سرایت کر گیا ہے تو ہر ایک الگ خون شمار ہوگا لہذا اگر لباس اور استر کا خون ملا کر درہم سے کم ہو تو نماز صحیح ہے اور اگر زیادہ ہو تو نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۸۷۰۔ اگر بدن یا لباس پر لگا ہوا خون درہم سے کم تھا اور کچھ قری سے لگ گئی تو اگر وہ خون اور قری بمقدار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نماز اس کے ساتھ باطل ہے، بلکہ اگر قری اور خون دونوں ملا کر درہم سے کم ہو تب بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہے مگر یہ کہ تری خون میں مستہلک اور ختم ہو جائے تو نماز صحیح ہے ورنہ باطل۔

مسئلہ ۸۷۱۔ اگر بدن یا لباس خون آلود نہ ہو، لیکن خون سے متصل ہونے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو جتنا حصہ نجس ہوا ہے اگرچہ درہم سے کم ہو اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۸۷۲۔ اگر لباس یا بدن پر درہم سے کم خون ہو اور دوسری نجاست، مثلاً پیشاب اس پر گر جائے تو پھر اس لباس سے نماز پڑھنی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۷۳۔ اگر نمازی کے چھوٹے لباس، مثلاً ٹوپی اور رومال جس سے شرمگاہ نہیں چھپائی جاسکتی نجس ہوں تو اگر وہ مردار اور صرام گوشت جانور سے تیار نہ کئے گئے ہوں تو ان کے ساتھ نماز صحیح ہے، اسی طرح اگر انگوٹھی، عینک وغیرہ نجس ہو تو نماز جائز ہے۔

مسئلہ ۸۷۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسی نجس چیز جس سے شرمگاہ کو چھپائی جاسکتی ہے نمازی کے ساتھ نہ ہو اور جو شخص اس مسئلہ کو نہ جانتا ہو اور ایک مدت اسی طرح نماز پڑھتا رہا ہو تو ان نمازوں کی قضا بجا لانا ضروری نہیں ہے، لیکن ایسی نجس چیزیں جو شرمگاہ کو نہیں چھپا سکتی جیسے چھوٹا رومال، چابی، چاقو، نجس کرنسی تو ان کے نمازی کے ساتھ ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۷۵۔ جو عورت بچے کی تربیت کرتی ہے اور ایک لباس سے زیادہ اس کے پاس نہیں ہے تو اگر وہ دوسرا لباس کا انتظام کر سکتی ہے تو اگر دن رات کے اندر ایک مرتبہ اپنے لباس کو دھوئے تو اس میں نماز پڑھ سکتی ہے چاہے اس کا لباس بچہ کے پیشاب سے نجس ہو گیا ہو، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ شب و روز میں جس نماز سے پہلے اس کا لباس نجس ہوا ہے اس پہلی نماز کے لئے اپنے لباس کو دھوئے اسی طرح اگر عورت کئی لباس رکھتی ہو لیکن مجبوری سے ان سب کو پہننے لہذا اگر شب و روز میں ایک مرتبہ ان سب کو بیان کردہ طریقہ سے دھولے تو کافی ہے۔

نمازی کے لباس کے مستحبات:

مسئلہ ۸۷۶۔ نمازی کے لباس میں چند چیزیں مستحب ہیں جن میں سے:

تحت الحنک کے ساتھ عمامہ، عبا کا پہن لینا بالخصوص پیش نماز کے لیے، سفید لباس کا پہننا، پاکیزہ ترین لباس پہننا، خوشبو استعمال کرنا، عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

نمازی کے لباس کے مکروہات:

چند چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں اور ان میں سے یہ ہیں:

سیاہ لباس پہننا، گندہ و کثیف لباس پہننا، تنگ لباس پہننا، جو آدمی نجاست سے پرہیز نہیں کرتا اس کا لباس پہننا خصوصاً شرابی کا، ایسا لباس پہننا جس پر تصویر بنی ہو، لباس کے بٹن کھولنا، ایسی انگوٹھی پہننا جس پر انسان یا حیوان کی صورت کندہ ہو۔

نمازی کی جگہ:

نمازی کی جگہ میں چند شرط معتبر ہیں:

پہلی شرط: مباح ہو

مسئلہ ۸۷۸۔ غصبی ملک، قالین اور تخت پر نماز پڑھنے میں اشکال ہے اور نماز باطل ہے، البتہ غصبی چھت کے نیچے اور غصبی خیمے کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۷۹۔ اس جگہ نماز پڑھنا جس کی منفعت دوسرے کی ملکیت ہو (مثلاً کرائے پر ہو) تو کرایہ دار کی اجازت کے بغیر اس میں نماز پڑھنا باطل ہے، اور اسی طرح ایسے ملک میں نماز پڑھنا جو دوسرے کے حق سے متعلق ہو، مثلاً میت نے وصیت کر دی ہو کہ اس کے ثلث (تہائی) مال کو فلاں مال میں خرچ کریں تو جب تک ثلث کو جدا نہ کر دیا جائے اس ملک میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ ۸۸۰۔ جو شخص مسجد میں بیٹھا ہو اگر کوئی اس کی جگہ غصب کر کے اس میں نماز پڑھے تو بنا بر احتیاط واجب اپنی نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۸۸۱۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلے کہ یہ جگہ غصبی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اسی طرح اگر کسی کے غصبی ہونے کو جانتا ہو مگر بھولے سے نماز پڑھ لے اور بعد میں یاد آئے تو نماز صحیح ہے بشرطیکہ خود نماز پڑھنے والا غاصب نہ رہا ہو ورنہ اس کی نماز میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۸۸۲۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے مگر مسئلہ نہ معلوم ہو کہ غصبی جگہ میں نماز صحیح نہیں ہے اگر وہ ایسی جگہ پر نماز پڑھے اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۸۳۔ جو شخص سواری پر واجب نماز کو پڑھنے کے لئے مجبور ہو اور سواری کا جانور یا اس کی زین غصبی ہو تو اس کی نماز باطل ہے، اسی طرح اگر مستحبی نماز سواری پر پڑھے۔

مسئلہ ۸۸۴۔ غصبی زمین کہ جس کا فی الحال کوئی مالک معین نہ ہو اسے اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے اور اس میں نماز پڑھنا باطل ہے اور اس سلسلہ میں شرعی تکلیف کو معلوم کرنے کے لئے جامع الشرائط مجتہد سے رجوع کرنا چاہئے اور اسی طرح ہے اگر تعمیر اور بلڈنگ بنانے کے سامان جیسے لوہا، اینٹیں وغیرہ کو غصب کر کے اس سے گھر یا دوکان بنالیا جائے اور سامان کے مالک معلوم نہ ہو تو ایسی جگہ پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور ضروری ہے کہ جامع الشرائط مجتہد سے رجوع کیا جائے۔

مسئلہ ۸۸۵۔ اگر کوئی ایک ملک میں دوسرا شریک رکھتا ہے اور شریک کا حصہ جدا نہیں ہے تو وہ شخص اپنے شریک کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا اور نہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۸۶۔ وہ مال کہ جس کا خمس یا زکات نہ دی گئی ہو اس سے خریدی ہوئی جائیداد میں تصرف حرام ہے اور اس میں نماز باطل ہے، اور اسی طرح اگر ذمے میں خریدے اور خریدتے وقت نیت رہی ہو کہ اس کی قیمت اس مال میں سے دے گا جس کا خمس یا زکات ادا نہیں کی۔

مسئلہ ۸۸۷۔ اگر قرائن سے صاحب ملک کی رضامندی روشن و قطعی ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے چاہے وہ زبان سے بھی کہے اور اسی کے برعکس اگر زبان سے اجازت دے لیکن معلوم ہو کہ دل سے راضی نہیں ہے تو نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۸۸۸۔ اس میت کے ملک میں جس کے ذمہ خمس یا زکات ہے تصرف کرنا اور نماز پڑھنا حرام اور باطل ہے مگر یہ کہ ورثاء کو ارادہ ہو کہ میت کا قرض ادا کرے۔

مسئلہ ۸۸۹۔ اس میت کی ملک میں جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہے تصرف کرنا اور نماز پڑھنا حرام اور باطل ہے جب کہ اس کا قرضہ اس کی جائیداد کے برابر ہو، البتہ ورثاء کی جزئی تصرفات جیسے تجہیز میت (یعنی کفن و دفن کے عمومی اخراجات) میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر میت کا قرضہ اس کے متروکہ مال سے کم ہو اور یہ علم ہو کہ قرض خواہ راضی ہے اور ورثاء بھی قرضہ کی ادائیگی پر مصمم ارادہ رکھتے ہیں تو ایسی جائیداد میں تصرف جائز اور اس میں نماز پڑھنا بلا اشکال ہے، لیکن ایسی صورت میں احتیاط واجب ہے کہ ولی میت سے بھی اجازت حاصل کریں۔

مسئلہ ۸۹۰۔ اگر میت کے بعض ورثاء نابالغ دیوانے یا غائب ہوں تو ان کی ملکیت میں تصرف کرنا اور نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ جزوی تصرفات جو میت کے اٹھانے میں رسوم ہیں اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹۱۔ مسافر خانوں، حماموں اور ان جیسی جگہوں میں جن میں مسافر اور خریدار حضرات آیا جایا کرتے ہیں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن غیر مسافر اور خریدار کے لئے اگر مالک کی رضامندی کے قرائن موجود ہیں تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مخصوص مقامات پر مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے البتہ اگر مالک تصرف کی اجازت دیدے تو اس سے

معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز کے لئے بھی راضی ہے، مثلاً کسی کو دوپہر شام کے کھانے یا آرام کرنے کے لئے دعوت دے تو اس سے نماز کی رضایت کا علم ہی ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۸۹۲۔ زراعت اور غیر زراعت کی ان بڑی زمینوں پر جن کے (چاروں طرف) دیوار نہیں ہے اور فعلاً اس میں زراعت بھی نہیں ہے ان میں نماز پڑھنا، بیٹھنا، سونا اور جزوی تصرفات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے وہ شہر و دیہات سے قریب ہوں یا دور ہوں اور چاہے ان زمینوں کے مالک نابالغ ہوں یا بڑے، لیکن اگر مالک صریح طور سے کہہ دے کہ میں راضی نہیں ہوں یا معلوم ہو کہ وہ دل سے راضی نہیں ہے تو اس میں تصرف حرام ہے اور نماز میں بھی اشکال ہے۔

دوسری شرط: نمازوں کی جگہ متحرک نہ ہو

مسئلہ ۸۹۳۔ نماز کی جگہ متحرک نہیں ہونا چاہئے، اگر وقت کی تنگی یا دوسری ضرورت کی بنا پر نماز کشتی یا موٹر گاڑی وغیرہ میں پڑھنے پر مجبور ہو اور قبلہ بدلتا رہتا ہو تو جتنا بھی ممکن ہو وہ خود بھی قبلہ کی طرف مڑتا جائے، البتہ مڑتے وقت کچھ نہ پڑھتے لیکن اگر نماز کی صورت بگڑ جائے اور موالات باقی نہ رہے نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۹۴۔ ٹرک، کشتی، ریل گاڑی، ہوائی جہاز وغیرہ جب کھڑے ہوں تو ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
مسئلہ ۸۹۵۔ گہیوں، جو اور ریت کے ڈھیر وغیرہ جہاں پر ٹھہرا نہیں جاسکتا ہے نماز پڑھنا باطل ہے لیکن اگر حرکت تھوڑی سی ہو جس سے نماز کے واجبات اور باقی شرائط ادا کئے جاسکتے ہیں تو پھر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹۶۔ جب بارش ہو یا لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے اطمینان نہ ہو کہ نماز کو تمام کر پائے گا تو اگر نماز کو تمام کرنے کی امید سے شروع کرے اور اتفاق سے کوئی اور اتفاق سے کوئی رکاوٹ درپیش نہ آئے تو نماز صحیح ہے، اور جس جگہ پر رکنا حرام ہو جیسے جہاں چھت کے گرنے کا اندیشہ ہو یا پھاڑ کے گرنے یا سیلاب آنے کا خطرہ ہو وہاں نماز نہ پڑھے لیکن اگر نماز پڑھ لے تو صحیح ہے صرف اس نے صرام کا ارتکاب کیا ہے، اور اسی طرح اس جگہ نماز نہ پڑھے جہاں اٹھنا بیٹھنا حرام ہو جیسے وہ بچھو، جس پر خدا کا نام لکھا ہو لیکن اگر نماز پڑھے نماز صحیح ہے اور حرام کا ارتکاب کیا ہے۔

تیسری شرط: ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں واجبات کو انجام دے سکے

مسئلہ ۸۹۷۔ اتنی نیچی چھت کے نیچے نماز باطل ہے جہاں آدمی کھڑا نہ ہو سکے یا جگہ اتنی تنگ ہو کہ رکوع و سجود نہ کر سکے اور اگر ایسی جگہ نماز پڑھنے پر مجبور ہو جائے تو جتنا ممکن ہو قیام رکوع اور سجود کو بجالائے۔

مسئلہ ۸۹۸۔ انسان کو چاہئے کہ ادب کو پیش نظر رکھتے ہوئے رسول اکرم اور آئمہ معصومین کی قبروں کے آگے نماز نہ پڑھے اور اگر آگے نماز پڑھنے سے بے احترامی ہوتی ہو حرام ہے اور نماز بھی باطل ہے البتہ قبر مطہر کے برابر نماز پڑھنا باطل نہیں ہے تاہم معصوم کا احترام اور آداب کی رعایت ملحوظ رکھنا بہتر اور پسندیدہ عمل ہے۔

مسئلہ ۸۹۹۔ اگر حالت نماز میں نماز پڑھنے والے شخص اور قبر مطہر کے درمیان کوئی حائل، مثلاً دیوار ہو جس کی وجہ سے بے حرمتی نہ ہوتی ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن صندوق اور ضریح مبارک اور وہ کپڑا جو اس پر پڑا ہوا ہے حائل اور فاصلہ بننے کے لیے کافی نہیں ہے۔

چوتھی شرط:

مسئلہ ۹۰۰۔ یہ ہے کہ اگر نمازی کی جگہ نجس ہے تو ایسی ترنہ ہو کہ اس کی رطوبت بدن یا لباس سے لگ جائے مگر یہ کہ وہ نجاست نماز میں معاف ہوتی ہو، لیکن اگر وہ جگہ نجس ہو جہاں پیشانی رکھنی ہے تو اگرچہ وہ جگہ خشک ہی کیوں نہ ہو تب بھی نماز باطل ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نمازی کی پوری جگہ نجس نہ ہو۔

مسئلہ ۹۰۱۔ نماز میں عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو اور بہتر ہے کہ عورت کے سجدہ کی جگہ مرد کے سجدہ کی جگہ سے کچھ پیچھے ہو، لہذا اگر عورت مرد کے آگے یا برابر کھڑی ہو تو نماز باطل ہے، اس حکم میں محرم و نامحرم میں کوئی فرق نہیں ہے زوجہ و شوہر ہوں یا نماز واجب و مستحب ہوں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۰۲۔ اگر عورت مرد کے پہلو یا مرد کے آگے کھڑی ہو اور دونوں ایک ساتھ نماز شروع کریں تو دونوں کی نماز باطل ہے، لیکن اگر کسی نے پہلے شروع کر دی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور دوسرے کی باطل ہے۔

مسئلہ ۹۰۳۔ اگر مرد و عورت کے درمیان دیوار یا پردہ وغیرہ ہو یا تقریباً دس زارع (۵ میٹر) کا فاصلہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔
مسئلہ ۹۰۴۔ اگر عورت دوسری منزل پر نماز پڑھ رہی ہو خواہ مرد کے آگے یا برابر شمار ہوتی ہو اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ بلندی اس کی دس زراع یعنی پانچ میٹر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

پانچویں شرط:

مسئلہ ۹۰۵۔ نمازی کے کھڑے ہونے کی جگہ اس کے گھٹنے رکھنے کی جگہ سے چار ملی ہوئی می مقدار سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو۔

مسئلہ ۹۰۶۔ مرد کا نامحرم عورت کے ساتھ ایسی جگہ ہونا جہاں دوسرا نہ آسکتا ہو خلاف احتیاط ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز نہ پڑھیں، لیکن اگر ان میں سے ایک نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور دوسرا جو اس کے ساتھ نامحرم ہے داخل ہو جائے تو جو شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کی نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۰۷۔ اس جگہ نماز پڑھنا جو مجلس گناہ ہے، مثلاً شراب خانہ، قمار خانہ، یا جہاں لوگ غیبت کرتے ہیں اور گانا بجاتے ہیں نماز پڑھنا احتیاط کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۹۰۸۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ واجب نماز کو خانہ کعبہ میں اور اس کی چھت پر نہ پڑھیں لیکن مجبوری کی حالت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۰۹۔ خانہ کعبہ میں اور اس کی چھت کے اوپر مستحب نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر ہر گوشہ کے مقابلے میں دو رکعت نماز پڑھیں۔

وہ مقامات جہاں نماز مستحب ہے:

مسئلہ ۹۱۰۔ نماز کو مسجد میں ادا کرنا مستحب ہے حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے سب سے بہتر تو مسجد الحرام ہے، اس کے بعد مسجد النبی، اس کے بعد محلہ مسجد کوفہ ہے، اس کے بعد مسجد بیت المقدس ہے، اس کے بعد ہر شہر کی جامع مسجد ہے، اس کے بعد محلہ و بازار کی مسجد ہے۔

مسئلہ ۹۱۱۔ عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر نامحرم سے بخوبی اپنی حفاظت کر سکتی ہوں تو مسجد میں بہتر ہے اور اگر مسائل اسلامی کا یاد کرنا مسجد کے علاوہ کہیں اور ممکن نہ ہو تو مسجد جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۹۱۲۔ صوم آئمہ میں نماز پڑھنا مستحب ہے، بلکہ مسجد سے بہتر ہے اور حدیث میں ہے حضرت علی کے صوم میں ایک نماز کا ثواب دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مسئلہ ۹۱۳۔ زیادہ مسجد میں جانا اور اس مسجد میں جانا جس میں کوئی نمازی نہ ہو مستحب ہے اور مسجد کے پڑوسی جب تک ان کے لئے عذر نہ ہو مسجد میں نماز کو ترک کرنا اس کے لئے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۱۴۔ جو لوگ بے اعتنائی کی وجہ سے مسلمانوں کی مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے بہتر ہے کہ ان سے رابطہ دوستی نہ کیا جائے ان کے ساتھ کھانا نہ کھایا جائے ان سے کسی کام میں مشورہ نہ لیا جائے، ان کا ہمسایہ نہ بنے، ان سے لڑکی نہ لی جائے، نہ ان کو لڑکی دی جائے۔

وہ مقامات جہاں نماز مکروہ ہے:

مسئلہ ۹۱۵۔ چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ان میں سے، حمام، زمین نمک زار، کسی بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے انسان کے مقابلے میں، کھلے ہوئے دروازے کے سامنے، شاہراؤں میں، سڑکوں پر، گلیوں میں بشرطیکہ لوگوں کی آمد و رفت میں مزاحمت نہ ہو اور اگر مزاحمت ہو تو حرام ہے اور نماز بھی باطل ہے، آگ اور چراغ کے سامنے، باورچی خانہ کے اندر، جہاں بھی آگ کی بھٹی ہو، کنویں کے سامنے، ایسے گڑھے کے سامنے جس میں فاضل پانی ڈالا جاتا ہے، تصویر و مجسمہ کے سامنے، مجسمہ سے مرد اجاندہ کا مجسمہ ہے، البتہ اس پر پردہ ڈال دیں تو کوئی حرج نہیں ہے، ایسے کمرہ میں جس میں کوئی مجنب موجود ہو، جہاں تصویر ہو چاہ نمازی کے سامنے نہ ہو، قبر کے سامنے اور قبر کے اوپر اور قبرستان میں۔

مسئلہ ۹۱۶۔ اگر انسان کسی ایسی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہو کہ جہاں لوگ اس کے سامنے سے گزر رہے ہوں تو مستحب ہے کہ اپنے آگے کوئی چیز رکھ دے تاکہ نمازی اور لوگوں میں رکاوٹ بن جائے حتیٰ کہ عصاء، تسبیح یا رسی وغیرہ کار کھنا بھی کافی ہے۔

مسجد کے احکام:

مسئلہ ۹۱۷۔ مسجد کا نجس کرنا حرام ہے اور جس کو معلوم ہو جائے فوراً نجاست کو دور کرنا چاہئے چاہے مسجد کی زمین ہو یا پچلی اور اوپر والی چھت ہو یا دیوار کا داخلی حصہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دیواروں کے باہری حصہ کو بھی نجس نہ کریں اور اگر نجس ہو جائے تو نجاست کو دور کریں مگر یہ کہ وقف کرنے والے نے اس کو جزء مسجد نہ قرار دیا ہو۔

مسئلہ ۹۱۸۔ اگر مسجد کو پاک نہ کر سکتا ہو یا پاک کرنا دوسروں کی مدد پر موقوف ہو اور کوئی مددگار مل نہ رہا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ ایسے لوگوں کو اطلاع کر دے جو اس کو پاک کر سکیں۔

مسئلہ ۹۱۹۔ اگر مسجد کی کوئی ایسی جگہ نجس ہو جائے جس کی طہارت اس کے کھودے جانے یا گرانے پر موقوف ہو تو اس کو کھود ڈالیں یا اگر زیادہ خراب کرنا نہیں پڑتی ہو خراب کریں اور جو جگہ کھودی گئی ہو اسے پر کرنا اور جو خراب کی گئی ہو اسے بنانا واجب نہیں ہے، لیکن اگر مسجد کو نجس کرنے والا شخص کھودے یا خراب کرے تو حتی الامکان اس جگہ کو پر کرے اور تعمیر کرے۔

مسئلہ ۹۲۰۔ اگر مسجد کو غصب کر لیں اور اس کی جگہ مکان وغیرہ بنائیں یا شہر، گلی کو وسعت دتے وقت کچھ حصہ مسجد کا گلی یا سڑک میں اس طرح آجائے کہ اسے مسجد نہ کہا جائے، تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نجس کرنا حرام ہے اور پاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۹۲۱۔ میت کو غسل سے پہلے مسجد میں رکھنا اگر نجاست کے سرایت یا مسجد کی بے احترامی کا سبب نہ بنے تو ممنوع نہیں ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ میت کو مسجد میں نہ رکھیں، البتہ غسل دینے کے بعد کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۲۲۔ حرم رسول اور ائمہ کو نجس کرنا حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے اور اس کا نجس رہنا بے حرمتی کا باعث ہو اس کو پاک کرنا واجب ہے، بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر بے حرمتی نہ بھی ہو تب بھی اس کو پاک کریں۔

مسئلہ ۹۲۳۔ اگر مسجد کے فرش نجس ہو جائیں بناء بر احتیاط واجب اس کو پاک کرنا ضروری ہے، لیکن اگر پانی سے دھونے کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے اور نجس جگہ کو کاٹنا بہتر ہے تو اسے کاٹ دیا جائے اور اگر نجس کمرے والا کھائے تو اس کا نقصان بھی ادا کرے۔

مسئلہ ۹۲۴۔ عین نجاست (مثلاً پیشاب، خون) کا مسجد میں لے جانا اگر مسجد کی بے احترامی ہو تو حرام ہے، اور اسی طرح تنجس (یعنی جو چیز نجس ہو گئی ہو جیسے نجس لباس، نجس جوتا) کا مسجد میں لے جانا اگر بے احترامی ہو حرام ہے۔

مسئلہ ۹۲۵۔ مجلس، مذہبی جشن وغیرہ کے لئے اگر مسجد کو مزین کریں یا سیاہ پوش کریں اور چائے و کھانے پینے کا سامان لے جائیں تو اگر اس سے مسجد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور نماز پڑھنے میں رکاوٹ بھی نہیں ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۲۶۔ احتیاط واجب کی بناء پر مسجد کو سونے سے مزین نہیں کرنا چاہئے اور اسی طرح جاندار چیز (جیسے انسان و حیوان وغیرہ) کی تصویر مسجد میں نقش نہ کریں، لیکن غیر جاندار چیزوں کی تصویر نقش کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۲۷۔ اگر مسجد گر بھی جائے تب بھی اس کی زمین بیچی نہیں جاسکتی اور نہ کسی کی ملکیت یا سڑک میں اسکتی ہے۔

مسئلہ ۹۲۸۔ مسجد کے دروازوں، کھڑکیوں، اور دوسری چیزوں کو بیچنا حرام ہے، بلکہ ان چیزوں کو اسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کریں اور اگر اس مسجد کے کام نہ آسکے تو دوسری مسجدوں میں لگائیں اور اگر دوسری مسجدوں کے بھی کام نہ آسکیں تب بیچ ڈالیں اور ممکن ہو تو رقم کو اسی مسجد کی تعمیر میں ورنہ دوسری مسجدوں کی تعمیر میں لگائیں۔

مسئلہ ۹۲۹۔ مسجد کا بنانا مستحب ہے اور مسجد اگر گر جائے تو اس کی مرمت بھی مستحب ہے اور بہترین کام ہے اور اگر مسجد اس قدر منہدم ہو جائے کہ اس کی مرمت ناممکن ہو جائے تو اس کی مکمل طور پر گرا کر دوبارہ بنا سکتے ہیں، بلکہ وہ مسجد جو خراب نہیں ہوئی لوگوں کی ضرورت کے مطابق اس کو گرا کے وسیع کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۳۰۔ مسجد کو صاف کرنا، چراغ جلانا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا مستحب ہے اور مسجد میں جانے والے کمرے لئے خوشبو لگانا، پاکیزہ لباس پہننا مستحب ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت جوتوں کے تلووں کو دیکھنا کہ کہیں اس میں کوئی نجاست تو نہیں رہ گئی ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پیر اور نکتے وقت دایاں پیر رکھے، مسجد میں سب سے پہلے آنے اور سب سے بعد میں جائے۔

مسئلہ ۹۳۱۔ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت تحیت و احترام مسجد کی نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر کوئی دوسری واجب یا مستحب نماز پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۹۳۲۔ بغیر مجبوری مسجد میں سونا، دنیا کے بارے میں گفتگو کرنا، ایسے شعار پڑھنا جس میں نصیحت وغیرہ نہ ہو مکروہ ہے، اسی طرح تھوکرنا، ناک چھینکنا، بلغم کا تھوکرنا، آواز بلند کرنا، چیخنا چلانا، البتہ اذان کے لئے آواز بلند کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۳۳۔ بچوں اور دیوانوں کو مسجد میں جانے کی اجازت دینا مکروہ ہے لیکن اگر بچوں کا لانا کسی مزاحمت کا سبب نہ ہو اور بچوں کو مسجد اور نماز سے رغبت دلانے کا سبب ہو تو مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۳۴۔ جو شخص لہسن، پیاز وغیرہ کھائے ہو اور اس کے منہ کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اس کا مسجد میں جانا مکروہ

ہے۔

اذان و اقامت :

مسئلہ ۹۳۵۔ روزانہ کی نمازوں سے پہلے اذان و اقامت کا کہنا مرد اور عورت کے لئے مستحب ہے، لیکن عیدین کی نماز سے پہلے مستحب ہے تین مرتبہ ”الصلاة“ کہے اور دوسری واجب نمازوں کے لئے تین مرتبہ ”الصلاة“ بقصد رجاء اور امید مطلوبیت کہیں۔

مسئلہ ۹۳۶۔ مستحب ہے کہ برکت و ثواب کی امید سے ولادت کے پہلے دن یا ناف گرنے سے پہلے بچہ کے دامنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں۔

مسئلہ ۹۳۷۔ اذان میں حسب ترتیب ذیل اٹھارہ جملے ہیں:

۱۔ اللہ اکبر، چار مرتبہ

۲۔ اشہدان لا الہ الا اللہ، دو مرتبہ

۳۔ اشہدان محمد رسول اللہ، دو مرتبہ

۴۔ حی علی الصلاة، دو مرتبہ۔

۵۔ حی علی الفلاح، دو مرتبہ

۶۔ حی علی خیر العمل، دو مرتبہ۔

۷۔ اللہ اکبر، دو مرتبہ۔

۸۔ لا الہ الا اللہ، دو مرتبہ۔

اقامت کے سترہ جملے ہیں اس طرح کہ تمام چیزیں اذان ہی کی مانند ہیں سوائے اس کے کہ اقامت کے شروع میں دو مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہے اور اس کے آخر میں ایک مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ کہے لیکن ”حی علی خیر العمل“ کے بعد دو مرتبہ ”قد اقامت الصلاة“ کا اضافہ ہوگا۔

مسئلہ ۹۳۸۔ اشہدان علیا ولی اللہ اذان و اقامت کا جز نہیں ہے، لیکن اشہدان محمد رسول اللہ کے بعد بقصد قربت اور تبرک کہنا بہتر ہے۔

اذان اور اقامت کا ترجمہ:

۱۔ اللہ اکبر، : خدا اس سے بزرگ و برتر ہے کہ اس کی توصیف یہاں کی جائے۔

۲۔ اشہدان لا الہ الا اللہ، : میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔

۳۔ اشہدان محمد رسول اللہ، : میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

۴۔ حی علی الصلاة، : نماز کے لیے جلدی کرو۔

۵۔ حی علی الفلاح، : کامیابی کے لئے جلدی کرو۔

۶-۳ حی علی خیر العمل،: بہترین عمل کے لئے جلدی کرو۔

۷- اللہ اکبر،: اللہ سب سے بزرگ ہے۔

۸- قد قامت الصلاة: نماز قائم ہو گئی۔

۹- لا الہ الا اللہ،: خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۳۹- اذان و اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے اور اگر معمول سے زیادہ فاصلہ آگیا تو پھر نئے سرے سے شروع کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۹۴۰- اگر اذان اور اقامت میں آواز گلے میں پھرے تو اگر غنا ہو جائے (یعنی ایسی طرز سے آواز نکالنا جو لہو و لعب کی محفلوں کے مناسب ہو) حرام و باطل ہے اور اگر غنا نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۴۱- ہر ایسی نماز جو سابقہ نماز کے ہمراہ پڑھی جائے اس کی اذان ساقط ہو جاتی ہے خواہ دو نمازوں کا جمع کرنا مستحب ہو یا نہ ہو، اور مندرجہ ذیل مقامات پر اذان ساقط ہو جاتی ہے اور بناء بر احتیاط واجب ان مواقع پر اذان نہ کہنا چاہئے:

۱- جمعہ کے دن اگر نماز عصر کو نماز جمعہ کے ساتھ پڑھنا مقصود ہے تو عصر کی اذان ساقط ہے۔

۲- عرفہ کے دن نماز عصر کی اذان ساقط ہے اگر ظہر و عصر کو ملا کر پڑھنا مقصود ہے، عرفہ سے مراد نوزی الحجہ ہے۔

۳- جو شخص مشعر الحرام میں ہے اور مغرب و عشاء کی نماز ملا کر پڑھنا چاہتا ہے اس پر عید قربان کی رات نماز عشاء کی اذان ساقط ہے۔

۴- وہ مستحاضہ عورت جس کو ظہر کے بعد بلا فاصلہ عصر اور مغرب کے بعد بلا فاصلہ عشاء کی نماز پڑھنی ہو اس سے عصر و عشاء کی اذان ساقط ہے۔

۵- جو شخص پیشاب و پاخانہ کو روکنے پر قادر نہیں ہے اس سے بھی عصر و عشاء کی اذان ساقط ہے۔

۶- ان پانچ نمازوں سے اذان اس وقت ساقط ہوگی جب گزشتہ نماز اور اس نماز کے درمیان بالکل فاصلہ نہ ہو یا معمولی فاصلہ ہو اور اگر نفلہ پڑھے تو فاصلہ حاصل ہو جاتا ہے اور اگر ہر نماز کو بعد اگانہ پڑھا جائے تو ہر نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں کا پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۴۲- اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے تو جماعت میں شریک ہونے والے سب کے لئے کافی ہے چاہے اذان و اقامت کہتے وقت موجود ہو یا سنا ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۹۴۳- اگر نماز جماعت کے لئے مسجد میں جائے اور دیکھے کہ نماز ختم ہو چکی ہے لیکن صفیں ابھی تک باقی ہیں تو اپنی نماز کے لئے اذان و اقامت نہ کہے بشرطیکہ پہلے والی جماعت کے لئے اذان و اقامت کہی جا چکی تھی۔

مسئلہ ۹۴۴۔ جہاں پر کچھ لوگ نماز جماعت میں مشغول ہیں یا ابھی ان کی نماز جماعت ختم ہوئی ہے اور صفیں باقی ہیں اگر کوئی فردی یا دوسری منعقد ہونے والی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس سے پانچ شرط کے ساتھ اذان و اقامت ساقط ہے:

۱۔ پہلی والی نماز کے لئے اذان و اقامت کہی گئی ہو۔

۲۔ پہلی والی جماعت صحیح رہی ہو۔

۳۔ دونوں نمازیں ایک ہی جگہ پر ہوں، بس اگر نماز جماعت مسجد کے اندر ہوئی ہو اور وہ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا چاہے تو مستحب ہے کہ اذان و اقامت کہے۔

۴۔ دونوں نمازیں ادا ہوں۔

۵۔ اس کمی نماز اور جماعت کمی نماز کا وقت مشترک ہو، مثلاً دونوں نماز ظہر یا نماز عصر پڑھیں یا جماعت نماز ظہر ہو اور اس کمی نماز عصر ہو یا بالعکس۔

مسئلہ ۹۴۵۔ اگر کوئی گزشتہ شرائط میں سے دوسری شرط کے بارے میں شک کرے یعنی اسے شک ہو کہ جماعت کی نماز صحیح تھی یا نہیں تو بھی اس سے اذان اور اقامت ساقط ہے، لیکن اگر وہ دوسری چار شرائط میں سے کسی ایک میں شک کرے تو بہتر ہے کہ رجاء مطلوبیت کی نیت سے اذان و اقامت کہے۔

مسئلہ ۹۴۶۔ کسی بھی اذان دینے والے کی اذان کو سن کر دہرانا مستحب ہے، لیکن ”حی علی الصلاة۔۔“ سے لمے کر ”حی علی خیر العمل“ تک ثواب کی امید سے کہے۔

مسئلہ ۹۴۷۔ جس نے دوسرے شخص سے اذان اور اقامت سنی ہو چاہے دہرایا ہو یا نہیں تو اگر اس اذان و اقامت اور اس نماز کے درمیان جسے یہ پڑھنا چاہتا ہے زیادہ فاصلہ نہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ اذان اور اقامت نہ کہے۔

مسئلہ ۹۴۸۔ عورت کی اذان لذت کے ساتھ سن کر مرد کی اذان ساقط نہیں ہوتی، بلکہ بغیر لذت کے بھی بنا بر احتیاط واجب ساقط نہیں ہوگی، لیکن مرد کی اذان سن کر عورت سے اذان ساقط ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۹۴۹۔ جن جماعت میں مرد و عورت دونوں شریک ہوں نماز جماعت کی اذان و اقامت مرد کو کہنا چاہئے، البتہ عورتوں کی جماعت میں عورتوں کی اذان و اقامت کافی ہے۔

مسئلہ ۹۵۰۔ اقامت کو اذان کے بعد کہنی چاہیے اور اگر اذان سے پہلے کہیں تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۵۱۔ اگر اذان و اقامت کے کلمات بغیر ترتیب کے کہے، مثلاً ”اشہدان لا الہ الا اللہ“ سے پہلے ”اشہدان محمد رسول اللہ“ کہے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر ترتیب کی رعایت کرے۔

مسئلہ ۹۵۲۔ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ رکھے اور اگر اتنا فاصلہ رکھے کہ اقامت اس اذان سے مربوط نہ سمجھی جائے تو دوبارہ رکھے اسی طرح اذان و اقامت اور نماز کے درمیان فاصلہ زیادہ نہ دے ورنہ اذان و اقامت کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۹۵۳۔ اذان و اقامت کو صحیح عربی میں کہنا چاہئے، چنانچہ اگر غلط کہے یا ترجمہ کرے (کسی بھی زبان میں) تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۵۴۔ اذان و اقامت وقت نماز کے داخل ہونے کے بعد کہی جائے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول کر وقت سے پہلے کہیں تو باطل ہے۔

مسئلہ ۹۵۵۔ اگر اقامت کہنے سے پہلے شک ہو جائے کہ اذان کہی ہے کہ نہیں تو اذان کہہ لے، لیکن اگر اقامت شروع کرنے کے بعد شک ہو کہ اذان کہی ہے کہ نہیں تو اپنے شک پر اعتناء نہ کرے۔

مسئلہ ۹۵۶۔ اگر اذان و اقامت کہتے وقت کسی حصے سے پہلے شک کرے کہ اس سے پہلے والا حصہ کہہ چکا ہوں یا نہیں تو مشکوک حصہ کو کہے لیکن اگر کسی حصہ کو کہتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلے والا حصہ کہا ہے یا نہیں تو اس کا کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۹۵۷۔ اذان و اقامت کہتے وقت روبہ قبلہ کھڑا ہونا مستحب ہے، با وضو یا غسل ہو، بلند آواز سے کہے اور کھینچے اور اذان کے جملوں میں تھوڑا سا فاصلہ دے، اذان کہتے وقت بات نہ کرے۔

مسئلہ ۹۵۸۔ اقامت کہتے وقت مستحب ہے کہ بدن آرام سے ہو، اقامت کو اذان کے بہ نسبت بہت آہستہ کہے اور اس کے جملے ایک دوسرے سے ملا کر نہ کہے اور جملوں میں فاصلہ اذان کے بہ نسبت زیادہ ہو۔

مسئلہ ۹۵۹۔ مستحب ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان ایک قدم اٹھائے یا تھوڑی دیر بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا دعا کرے یا ذکر کہے یا تھوڑی دیر خاموش ہو جائے یا بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے، لیکن نماز صبح کی اذان و اقامت کے درمیان بات نہ کرنا اور نماز مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان نماز پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۶۰۔ جس کو اذان کے لئے اذان معین کیا جائے بہتر ہے کہ وہ عادل ہو، وقت شناس ہو، بلند آواز ہو، اس کی آواز مناسب ہو، اذان کو بلند جگہ پر کہے، اگر لاؤڈ سپیکر سے اذان کہی جائے تو کوئی حرج نہیں کہ مؤذن نیچے ہو۔

مسئلہ ۹۶۱۔ ریڈیو وغیرہ سے اذان کا سن لینا نماز کے لئے کافی نہیں ہے، بلکہ خود نمازی حضرات ہی اذان کہیں۔

مسئلہ ۹۶۲۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اذان ہمیشہ نماز کے قصد سے کہی جائے اور دخول وقت کا اعلان کرنے کے لئے اذان کہنا جبکہ اس کے بعد نماز پڑھنے کا قصد نہ ہو تو مشکل ہے۔

مسئلہ ۹۶۳۔ اگر نماز پڑھنے کے لئے اذان و اقامت کہے اور اس کے بعد ایک گمروہ اس سے کہے کہ وہ انہیں نماز پڑھائے یا وہ چاہے کہ نماز کو کسی کی اقتداء میں پڑھے تو پہلے کہی گئی اذان اور اقامت کافی نہیں ہے، مستحب ہے دوبارہ کہے۔

نماز کے واجبات:

واجبات نماز گیارہ ہیں:

۱۔ نیت

۲۔ قیام۔

۳۔ تکبیرۃ الاحرام، یعنی اللہ اکبر اول نماز میں کہنا۔ ۴۔ رکوع۔

۵۔ سجود۔

۶۔ قرائت۔

۷۔ ذکر۔

۸۔ تشہد۔

۹۔ سلام۔

۱۰۔ ترتیب۔

۱۱۔ موالات (اجزائے نماز کا پے درپے بجالانا)۔

مسئلہ ۹۶۴۔ واجبات نماز کی دو قسمیں ہیں: رکنی، غیر رکنی: رکنی وہ وہ واجبات ہیں کہ اگر ان کو بجانہ لائے یا زیادہ کر دیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے چاہے کسی یا زیادتی عمدا ہو یا سہوا و اشتباہا ہو، لیکن غیر رکنی میں نماز اس وقت باطل ہوتی ہے جب جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرے اور اگر بھولے سے اشتباہا کی یا زیادتی ہو جائے تو نماز صحیح ہے اور نماز کے ارکان پانچ ہیں:

۱۔ نیت۔ ۲۔ تکبیرۃ الاحرام۔ ۳۔ قیام متصل بہ رکوع، یعنی رکوع سے پہلے کھڑے ہونا اور تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور رکوع

میں جانے سے پہلے۔

۴۔ رکوع

۵۔ دو سجدے۔

۱۔ نیت

مسئلہ ۹۶۵۔ نماز کو بقصد قربت، یعنی صرف فرمان خدا کا انجام دہی کے لئے بجالانا چاہئے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ نیت دل سے کرے یا مثلاً زبان سے کہے کہ چار رکعت نماز ظہر پڑھتا ہوں قربۃ الی اللہ۔

مسئلہ ۹۶۶۔ اگر نماز ظہر یا عصر میں یہ نیت کمرے کے چار رکعت نماز پڑھتا ہوں اور معین نہ کمرے کے ظہر ہے یا عصر تو اس کی نماز باطل ہے اور اسی طرح اگر کسی پر نماز ظہر کی قضا لازم ہے اور وہ نماز ظہر کے وقت نماز قضا یا نماز ظہر کو پڑھنا چاہتا ہے تو جو بھی نماز پڑھتا ہے اس کی نیت میں معین کرے۔

مسئلہ ۹۶۷۔ ابتداء سے آخر تک نماز ہی کی نیت رہنی چاہئے اور اگر غافل ہو جائے اور یہ خیال نہ رہے کہ کیا کر رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۹۶۸۔ جو شخص ریاکاری کے لئے نماز پڑھے گا اس کی نماز باطل ہے اور اگر خدا اور لوگ دونوں پیش نظر ہوں جب بھی اس کا عمل باطل ہے۔

مسئلہ ۹۶۹۔ اگر نماز کا کچھ بھی حصہ غیر خدا کے لئے بجایا تو اس کی نماز باطل ہے چاہے وہ حصہ واجب ہو، مثلاً حمد و سورہ یا مستحب ہو جیسے قنوت، بلکہ اگر اصل نماز تو خدا کے لئے پڑھے لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے مسجد میں یا مخصوص وقت، مثلاً اول وقت میں یا مخصوص طریقہ سے، مثلاً جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تب بھی باطل ہے۔

۲۔ تکبیرۃ الاحرام:

مسئلہ ۹۷۰۔ ہر نماز کی ابتداء میں ”اللہ اکبر“ کہنا واجب اور رکن ہے اور ”اللہ“ اور ”اکبر“ کے صروف اور دونوں کلموں (اللہ) اور (اکبر) کو ایک دوسرے کے بعد فوراً کہے اور یہ دونوں الفاظ صحیح عربی میں کہے جائیں اور اگر غلط عربی یا مثلاً ان کا ترجمہ فارسی میں کہا جائے تو صحیح نہیں۔

مسئلہ ۹۷۱۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس چیز سے نہ ملائے جو اس سے پہلے پڑھے، مثلاً اقامت یا دعا جو تکبیر سے پہلے پڑھتے ہیں۔

مسئلہ ۹۷۲۔ اگر انسان چاہے کہ اللہ اکبر اس چیز کے ساتھ ملا دے جو اس کے بعد پڑھنا چاہتا ہے، مثلاً ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تو اکبر کی ”ر“ کو پیش کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۳۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن آرام کے ساتھ ہو اور اگر حالت حرکت میں عمدتاً تکبیرۃ الاحرام کہی تو نماز باطل ہے اور اگر سہواً ایسا کرے تو احتیاط واجب ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جس سے نماز باطل ہو جائے (مثلاً پشت بہ قبلہ ہو جائے) پھر دوبارہ تکبیر کہے۔

مسئلہ ۹۷۴۔ تکبیرۃ الاحرام، حمد سورہ اور نماز کے دوسرے اذکار کو اس طرح ادا کرے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو کم سے کم خود سن

مسئلہ ۹۷۵۔ جو لوگ کسی بیماری یا گونگے پن کی وجہ سے ”اللہ اکبر“ کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کر سکتے جتنا بھی ادا کر سکتے ہوں ادا کریں اور اگر بالکل ادا نہیں کر سکتے تو اشارہ سے کہیں اور زبان سے ادا کریں جو گونگوں اور بہروں میں رائج ہے اور دل میں بھی گزاریں۔

مسئلہ ۹۷۶۔ مستحب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام سے پہلے کہے:

یا محسن قد اتاک المسئى وقد امرت المحسن ان يتجاوز عن المسئى انت المحسن وانا المسئى بحق محمد وآل محمد صل علی محمد وآل محمد وتجاوز عن قبیح ما تعلم منی۔

ترجمہ: اے احسان کرنے والے اللہ! تیری بارگاہ میں گنہگار آیا ہے تو نے نیکوکاروں کو حکم دیا ہے کہ گنہگاروں کو معاف کر دیا کریں تو نیکوکار ہے میں گنہگار ہوں، محمد وآل محمد کے طفیل میں ان پر رحمت نازل فرما اور میری جن برائیوں سے تو واقف ہے ان کو معاف فرمادے۔

مسئلہ ۹۷۷۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور دیگر تکبیروں کو ادا کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا مستحب ہے اور اس کا برعکس مشکل، بلکہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۹۷۸۔ اگر شک ہو کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے کہ نہیں تو اگر حمد کے پڑھنے میں مشغول ہو گیا ہے تب تو اپنے شک کا اعتنا نہ کرے اور اگر ابھی حمد شروع نہیں کی تو ضروری ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہہ لے۔

مسئلہ ۹۷۹۔ اگر تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح کہی ہے کہ نہیں تو اگر تکبیرۃ کہنے کے بعد شک ہو ا ہے تو پر وہ نہ کرے۔

۳۔ قیام:

مسئلہ ۹۸۰۔ قیام تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور قیام رکوع میں جانے سے پہلے جس کو قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں یہ دونوں رکن ہے لیکن حمد و سورہ پڑھتے ہوئے اور اسی طرح رکوع کے بعد والا قیام واجب تو ہے مگر رکن نہیں ہے، لہذا اگر ان کو کوئی بھول کر چھوڑ دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۸۱۔ واجب ہے کہ تکبیرۃ کہنے سے پہلے اور اس کے بعد تھوڑی دیر کھڑا رہے تا اسے یقین ہو جائے کہ قیام (کھڑے ہونے) کی حالت میں تکبیر کہی ہے۔

مسئلہ ۹۸۲۔ اگر رکوع بھول جائے اور حمد و سورہ کلمے بعد بیٹھ جائے پھر یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا ہے ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے پھر رکوع کرے اور اگر خمیدگی کی حالت میں رکوع کی طرف پلٹے تو اس کی نماز باطل ہے کیوں کہ قیام متصل بہ رکوع کو ترک کر دیا۔

مسئلہ ۹۸۳۔ قیام کی حالت میں بدن کو حرکت نہیں دینی چاہئے نہ کسی طرف جھکنا چاہئے، نہ کسی چیز پر ٹیک لگانا چاہئے، البتہ اگر مجبوری کی وجہ سے ہویا رکوع کی طرف جھکتے ہوئے پاؤں کو حرکت دے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۸۴۔ اگر بھولے سے قیام کی حالت میں حمد و سورہ کے لئے بدن کو حرکت دے یا کسی طرف جھک جائے تو نماز باطل نہیں ہے لیکن اگر تکبیرۃ الاحرام کہتے ہوئے یا قیام متصل بہ رکوع کے وقت ہو تو بناء بر احتیاط واجب نماز کو تمام کر کے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۸۵۔ واجب یہ ہے کہ حالت قیام میں دونوں پاؤں زمین پر ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ بدن کا بوجھ دونوں پیروں پر ہو اگر بوجھ ایک پاؤں پر بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۹۸۶۔ اگر پیروں کو ضرورت سے زیادہ پھیلا دے کہ کھڑے ہونے کی شکل سے خارج ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔
مسئلہ ۹۸۷۔ اگر نماز میں تھوڑا سا آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو داہنی یا بائیں طرف حرکت دینا چاہے تو کچھ نہ کہے صرف ”بحول اللہ وقوتہ واقعد“ کو حرکت کی حالت میں کھڑے ہوتے ہوئے کہنا چاہئے اور نماز کے واجب ذکر ادا کرتے ہوئے بھی بدن ساکن ہونا چاہئے، بلکہ احتیاط واجب ہے کہ مستبجی ذکروں میں بھی اس معنی کی رعایت کی جائے۔

مسئلہ ۹۸۸۔ اگر حالت حرکت میں کوئی ذکر کہے مثلاً رکوع میں جاتے وقت یا سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہے تو اگر اس قصد سے کہے کہ یہ وہ ذکر ہے جس کا نماز میں دستور دیا گیا ہے تو احتیاطاً نماز دوبارہ پڑھے اور اگر اس قصد سے نہ کہے بلکہ مطلق ذکر مقصود ہو تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۸۹۔ الحمد پڑھتے وقت ہاتھ اور انگلیوں کو حرکت دینے میں کوئی اشکال نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں حرکت نہ دے۔

مسئلہ ۹۹۰۔ اگر حمد و سورہ پڑھتے ہوئے یا تسبیحات پڑھتے ہوئے بے اختیار تھوڑی سی حرکت بدن میں ہو جائے کہ بدن سکون کی حالت سے خارج ہو جائے یا ہجوم کی وجہ سے دھکا لگے اور اس کو حرکت ہو جائے تو احتیاط واجب ہے کہ حالت حرکت میں جتنا پڑھا ہے بدن ساکن ہونے کے بعد اس کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۱۔ اگر نماز پڑھتے ہوئے قیام سے عاجز ہوتے ہو جائے تو بیٹھ جائے اور بیٹھنے سے عاجز ہو جائے تو لیٹ جائے، لیکن جب تک بدن ساکن نہ ہو جائے کچھ نہ پڑھے مگر یہ کہ کسی چیز کے پرھنے میں قربت مطلقہ کا قصد ہو۔

مسئلہ ۹۹۲۔ جو شخص کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو چاہئے کہ بیٹھ کر پڑھے لیکن اگر عصا یا دیوار وغیرہ کے سہارے سے کھڑا ہو سکتا ہے یا پیروں کو ایک دوسرے سے دور رکھ کر کھڑا ہو سکتا ہو تو یہی کرے، ہاں اگر یہ سب ممکن نہ ہو تو یہاں تک کہ رکوع کی حالت کی طرح بھی نہیں کھڑا ہو سکتا تو سیدھا بیٹھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۳۔ انسان جب تک بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے چاہے کسی چیز کے سہارے سے ہی تو پھر یہی کمرے لیٹ کر نماز نہ پڑھے اور اگر کسی بھی طرح بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو داہنی کمرہ لیٹ کر پڑھے مگر اس طرح لیٹے کہ بدن کا پورا حصہ روبہ قبلہ ہو اور اگر یہ نہ کر سکے تو بائیں کمرہ لیٹ کر پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس طرح چت لیٹ جائے کہ پیروں کے تلوے روبہ قبلہ ہوں۔

مسئلہ ۹۹۴۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر الحمد و سورہ کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کر سکتا ہے تو کھڑا ہو جائے اور قیام سے رکوع میں جائے اگر ایسا نہیں کر سکتا تو رکوع بھی بیٹھ کر کرے۔

مسئلہ ۹۹۵۔ اگر کوئی کمزوری کمی بنا پر نماز لیٹ کر پڑھتا ہو تو اگر درمیان میں تھوڑا سا حصہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو اتنا بیٹھ کر پڑھے یا کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھے، البتہ جب تک بدن سکون میں نہ ہو کچھ نہ پڑھے مگر قصد قربت مطلقہ سے۔

مسئلہ ۹۹۶۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت تو رکھتا ہے مگر جانتا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نقصان پہنچے گا یا بیماری لمبی ہو جائے گی تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر اس سے بھی نقصان کا اندیشہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۷۔ اگر کسی کو یہ احتمال ہو کہ آخری وقت تک وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکے گا تو اول وقت نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۹۸۔ مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں بدن کو سیدھا رکھے شانوں کو جھکا دے، ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، انگلیوں کو بند کرے، سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے، بدن کا بوجھ دونوں پیروں پر برابر رکھے، خضوع و خشوع کے ساتھ ہو، مرد اپنے پیروں کو کچھ کھلا رکھیں، عورتیں اپنے پیروں کو ملا کر رکھیں۔

۴۔ قرائت:

مسئلہ ۹۹۹۔ روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور اس کے بعد ایک پوری سورہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۰۔ تنگی وقت میں یا ایسی جگہ جہاں چوریاد زندہ کا خطرہ ہو سورہ کو نہیں پڑھنا چاہئے، اسی طرح اگر کسی اہم کام میں جلدی ہو تب بھی سورہ کو چھوڑ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۰۱۔ اگر جان بوجھ کر سورہ کو حمد سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر اشتباہا ایسا کرے اور سورہ درمیان میں اسے یاد آجائے تو پلٹ کر صحیح پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۲۔ اگر حمد یا سورہ یادوں کو بھول جائے اور حد رکوع میں پہنچ جانے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۳۔ اگر رکوع میں جانے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ حمد و سورہ نہیں پڑھا تو انہیں پڑھیں اور اگر یہ معلوم ہو کہ سورہ نہیں پڑھا تو فقط اسے پڑھے البتہ اگر معلوم ہو جائے کہ صرف حمد نہیں پڑھی تو پہلے حمد اور اس کے بعد سورہ دوبارہ سورہ پڑھے اور اگر

جھکا اور رکوع تک پہنچنے سے پہلے معلوم ہو گیا کہ حمد و سورہ یا صرف سورہ یا صرف حمد نہیں پڑھی تو کھڑا ہو جائے اور اگر شتہ دستور پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۰۰۴۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر واجب نمازیں ان چار سوروں میں سے ایک سورہ پڑھے جن میں سجدہ کی آیت ہے تو نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۱۰۰۵۔ اگر بھولے سے سورہ سجدہ کی تلاوت شروع کر دی ہے اور آیت سجدہ پہنچنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو بناء بر احتیاط حالت نماز میں اشارہ سے سجدہ کرے اور جو سورہ پڑھ چکا ہے اسے کافی سمجھے۔

مسئلہ ۱۰۰۶۔ اگر حالت نماز میں ایہ سجدہ سن لے تو اس کی نماز صحیح ہے جب کہ اشارہ سے سجدہ کر لیا ہو۔

مسئلہ ۱۰۰۷۔ مستحبی نمازوں میں سورہ کو چھوڑ سکتا ہے حتیٰ کہ ان مستحبی نمازوں میں بھی چھوڑ سکتا ہے جو نذر کی وجہ سے واجب ہوئی ہوں، البتہ جن مستحبی نمازوں میں مخصوص سورے وارد ہوئے ہیں ان کو اسی طرح پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۸۔ نماز جمعہ اور جمعہ کے دن نماز ظہر کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ کا پڑھنا مستحب ہے اور دوسری رکعت میں سورہ منافقین کا اور جب ان دونوں میں (جمعہ، منافقین) سے کسی ایک کو شروع کر دے تو احتیاط واجب ہے کہ دوسرے سورہ کی طرف عدول نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۰۹۔ سورہ قل ہوا لہ “اور سورہ قل یا ایہا الکافرون” سے کسی دوسرے کی طرف عدول جائز نہیں ہے، لیکن نماز جمعہ اور جمعہ کے دن ظہر میں اگر بھولے سے ان دونوں (قل ہوا لہ احد، قل یا ایہا الکافرون) میں سے کسی ایک کو شروع کر دے اور نصف تک نہ پہنچا ہو تو ان کو چھوڑ کر سورہ جمعہ یا منافقین پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۰۔ اگر نماز جمعہ یا جمعہ کے دن نماز ظہر میں جان بوجھ کر “قل ہوا لہ احد” یا قل یا ایہا الکافرون کو پڑھے تو اگرچہ نصف تک نہ پہنچا ہو احتیاط واجب یہ ہے کہ انہیں چھوڑ کر سورہ جمعہ یا منافقین نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۱۰۱۱۔ اگر نماز میں قل ہوا لہ اور قل یا ایہا الکافرون کے علاوہ کوئی بھی سورہ شروع کر دے تو اس کو چھوڑ کر دوسرے سورہ کو پڑھ سکتا ہے، بشرطیکہ نصف تک نہ پہنچا ہو۔

مسئلہ ۱۰۱۲۔ اگر سورہ کے کچھ حصہ کو بھول جائے یا تنگی وقت کی وجہ سے پورا سورہ نہ پڑھ سکے تو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے خواہ نصف سے گزر چکا ہو یا ابھی تک نہ پہنچا ہو یا سورہ قل ہوا لہ، قل یا ایہا الکافرون ہو۔

مسئلہ ۱۰۱۳۔ مردوں پر واجب ہے صبح اور مغرب و عشاء کی نمازیں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھیں اور مرد و عورت پر دونوں واجب ہے کہ حمد و سورہ نماز ظہر و عصر میں اہستہ پڑھیں۔

مسئلہ ۱۰۱۴۔ مرد کو پورے طور پر متوجہ رہنا چاہئے کہ نماز صبح، مغرب و عشاء میں حمد و سورہ کے تمام کلمات یہاں تک کہ ان کا آخری حرف بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۵۔ عورت نماز صبح، مغرب اور عشاء میں الحمد اور سورہ کو بلند اور آہستہ پڑھ سکتی ہے لیکن اگر کوئی نامحرم اس کی آواز سن رہا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۶۔ جہاں قرائت بلند ہونی چاہئے وہاں عمد آہستہ پڑھنے سے اور جہاں آہستہ ہونی چاہئے وہاں عمد بلند آواز پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، لیکن اگر بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کرے تو نماز صحیح ہے، اور اگر حمد و سورہ پڑھتے وقت معلوم ہو جائے کہ اشتباہ کیا ہے تو ضروری نہیں کہ جتنا حصہ پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۷۔ اگر کوئی قرائت ضرورت سے زیادہ بلند آوازیں چیخ کر پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۸۔ اگر کوئی قرائت و ذکر کو صحیح پڑھنا نہیں جانتا اسے سیکھنا چاہئے اور وہ لوگ جو صحیح تلفظ نہیں سیکھ سکتے جس طرح بھی تلفظ کر سکتے ہوں اسی طرح پڑھیں اور ایسے اشخاص کے لئے احتیاط مستحب ہے کہ جتنا بھی ممکن ہو نماز کو جماعت سے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۰۱۹۔ جو شخص حمد و سورہ یا نماز کے دیگر اذکار کو اچھی طرح نہیں جانتا اور سیکھ سکتا ہے تو اگر ممکن ہو تو نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۰۔ احتیاط واجب کی بناء پر واجبات نماز سیکھانے کی اجرت نہیں لی جاسکتی لیکن مستحبات کے سکھانے کی اجرت لی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۱۔ اگر حمد و سورہ کے کلمات میں سے ایک کلمہ کو نہیں جانتا یا جان بوجھ کر اسے نہیں کہتا یا کسی حرف کو کسی حرف سے اس طرح بدل دیتا ہے، مثلاً ”ض“ کی جگہ ”ز“ کہتا ہے یا زیر و زبر کو غلط پڑھتا ہے یا تشدید حذف کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۲۔ اگر کسی کلمہ کو یا اس کے تلفظ کو صحیح جانتا تھا اور اسی طرح پڑھتا رہا اور بعد میں معلوم ہو کہ غلط تھا تو احتیاط مستحب ہے کہ اعادہ کرے اور اگر وقت باقی نہ ہو تو قضا کرے۔

مسئلہ ۱۰۲۳۔ اگر کسی لفظ کے زیر و زبر سے واقف نہ ہو تو سیکھنا ضروری ہے لیکن اگر کوئی کلمہ ایسا ہے کہ جس کے آخر وقف کرنا جائز ہے اور یہ ہمیشہ وقف کمرے تو پھر سیکھنا ضروری نہیں ہے، اور اسی طرح اگر یہ نہیں جانتا وہ لفظ س سے یا ص سے ا دا کرنا چاہئے تو سیکھ لے اور اگر جمع کرے اور دونوں طریقوں سے پڑھے، یعنی ایک مرتبہ س اور ایک مرتبہ ص تو اس کی نماز باطل ہے، مثلاً اھدنا الصراط المستقیم میں مستقیم کو ایک دفعہ س سے اور ایک دفعہ ص سے پڑھے، مگر یہ کہ اس کلمہ کو دونوں طریقوں سے پڑھا گیا ہو اور یہ بھی حقیقت تک رسائی کی امید سے دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۴۔ اگر کسی تلفظ میں ”واو“ ہو اور اس لفظ سے پہلے والے حرف پر پیش ہو اور ”واو“ کے بعد ہمزہ ہو تو بہتر ہے کہ و او کو مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھے، اسی طرح اگر کسی لفظ میں الف ہو اور الف سے پہلے حرف پر زبر ہو اور بعد والے حرف پر ہمزہ ہو مثلاً جاء تو بہتر ہے کہ اس الف کو مد کے ساتھ پڑھے، اور اگر کسی لفظ میں ی ہو اور ی سے پہلے حرف پر زبر ہو اور بعد والے حرف پر ہمزہ ہو مثلاً جی ء تو بہتر ہے کہ ی کو مد کے ساتھ پڑھے اور اگر ان حروف و او، الف، ی کے بعد ہمزہ کے بجائے کوئی ساکن حرف ہو تب بھی ان تینوں حروف کو مد کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے، مثال کے طور پر ”ولا الضالین“ میں الف کے بعد حرف لام ساکن ہے تو اس کے الف کو مد کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۵۔ اقویٰ یہ ہے کہ نمازیں وقف بحرکت اور وصل بہ سکون میں کوئی حرج نہیں ہے وقف بحرکت کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ کے آخری حرکت کا اظہار کرے اور (اسی کے ساتھ) کسی ایک کلمہ اور اس کے بعد والے کلمہ میں فاصلہ دے، مثلاً کہے الرحمن الرحیم اور الرحیم کی میم کے نیچے زبردے اور پھر کچھ فاصلہ کے بعد کہے مالک یوم الدین اور وصل بہ سکون کا مطلب یہ ہے کہ آخر کلمہ کموزیر وزبر کے بغیر پڑھے اور فوراً اس کے بعد والی آیت یا کلمہ کو کہے، مثلاً الرحمن الرحیم میں الرحیم کی میم کو ساکن پڑھ کر فوراً مالک یوم الدین کہے۔

مسئلہ ۱۰۲۶۔ تین رکعتی اور چار رکعتی نماز کی تیسری وچو تھی رکعت میں اختیار ہے صرف حمد پڑھے (بغیر سورہ) یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ، یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھے، یہ بھی کر سکتا ہے کہ ایک رکعت میں حمد اور ایک رکعت میں تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۷۔ تنگی وقت میں تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۰۲۸۔ مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چو تھی رکعت میں حمد یا تسبیحات اربعہ کو آہستہ پڑھے۔
مسئلہ ۱۰۲۹۔ اگر تیسری یا چو تھی رکعت میں الحمد پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے خصوصاً ماموم اور فردی نماز پڑھنے والے کے لئے۔

مسئلہ ۱۰۳۰۔ جو شخص تسبیحات اربعہ یاد نہیں کر سکتا یا درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ تیسری اور چو تھی رکعت میں الحمد پڑھے۔
مسئلہ ۱۰۳۱۔ اگر تیسری یا چو تھی رکعت کا گمان کرتے ہوئے پہلی اور دوسری رکعت میں تسبیحات پڑھے اور رکوع سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر حمد و سورہ پڑھے لیکن اگر رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، البتہ احتیاط مستحب ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۰۳۲۔ اگر نماز کی آخری دو رکعت میں اس خیال سے کہ یہ پہلی دو رکعت ہیں الحمد پڑھے یا نماز کی پہلی دو رکعت میں اس گمان سے کہ یہ آخری دو رکعات ہیں الحمد پڑھے چاہے یہ بات رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد معلوم ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۳۔ اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں حمد پڑھنا چاہتا تھا لیکن زبان سے تسبیحات نکل گئے یا اس کے برعکس تسبیحات پڑھنا چاہتا تھا لیکن زبان سے حمد جاری ہو گیا تو کافی نہیں ہے، بلکہ پلٹ کر دوبارہ تسبیحات یا حمد کو پڑھے لیکن اگر ایک چیز کو پڑھنا اس کی عادت تھی اور وہی اس کی زبان پر آئی اور اس کے خزانہ دل میں اسی کا قصد تھا تو نماز کو تمام کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۴۔ جس شخص کی عادت ہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھتا ہے اگر بغیر قصد کے حمد پڑھنا شروع کر دے تو اقویٰ یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دے اور دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۳۵۔ تسبیحات کے بعد استغفار کرنا مستحب ہے، مثلاً ”استغفر اللہ ربی واتوب الیہ“ کہے اور جو شخص استغفار میں مشغول ہے اگر شک کرے کہ تسبیحات کو پڑھا ہے یا نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے، اسی طرح اگر نمازی رکوع کے لیے جھکنے سے پہلے جب کہ استغفار نہیں کہہ رہا شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھے ہیں یا نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۳۶۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت کے رکوع میں یا رکوع میں جاتے ہوئے شک کرے کہ حمد یا تسبیحات پڑھے ہیں یا نہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۳۷۔ اگر نمازی شک کرے کہ آیا اس نے کوئی آیت یا جملہ درست پڑھا ہے یا نہیں تو اگر بعد والی چیز میں مشغول نہیں ہو تو اس آیت یا جملہ کو صحیح طور پر پڑھے لیکن اگر بعد کی کسی چیز کے پڑھنے میں مشغول ہو چکا ہے تو اگر وہ چیز رکن ہے، مثلاً حالت رکوع میں شک کرے کہ سابقہ جملات صحیح پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے، اور اگر وہ چیز رکن نہیں ہے، مثلاً اللہ الصمد کہتے وقت شک کرے کہ قل ہو اللہ احد درست پڑھا ہے یا نہیں تو پھر بھی اپنے شک کی پرواہ نہ کرے، لیکن اگر احتیاطاً اس آیت یا جملہ کو بطور صحیح کہے کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ چند مرتبہ شک کرے اور تکرار کرے، لیکن اگر سو سے کی حد تک پہنچ جائے تو پرواہ نہ کرے اور اگر پرواہ کرتا ہے تو بناء بر احتیاط واجب نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۳۸۔ -----

مسئلہ ۱۰۳۹۔ مستحب ہے کہ نمازوں میں پہلی رکعت کے اندر انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۴۰۔ مکروہ ہے کہ پوری پنجگانہ نماز میں کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۴۱۔ سورہ قل ہو اللہ اور سورہ الحمد کو ایک ہی سانس میں پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۲۔ جس سورہ کو پہلی رکعت میں پڑھا ہے اسے دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے سوائے قل ہو اللہ احد کے اس کو دونوں رکعتوں میں پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۳۔ ہر رکعت میں قرائت کے بعد ایک رکوع کرنا چاہئے، یعنی اتنا جھکے کہ ہاتھوں کو زانوں پر رکھ سکے۔
 مسئلہ ۱۰۴۴۔ اگر رکوع کی مقدار تو جھکے لیکن ہاتھ گھٹنوں پر نہ رکھے احتیاط کے خلاف ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۴۵۔ اگر رکوع معمول کے خلاف بجالائے، یعنی دائیں یا بائیں طرف جھک جائے اگرچہ اس کے ہاتھ زانوتک پہنچ رہے ہوں تو صحیح نہیں۔

مسئلہ ۱۰۴۶۔ جھکنارکوع کی نیت سے ہو بنا براین اگر کسی جانور کو مارنے کے لئے جھکے تو اس کو رکوع نہیں شمار کیا جاسکتا، بلکہ کھڑا ہو جائے اور پھر رکوع کے قصد سے جھکے۔

مسئلہ ۱۰۴۷۔ جس کے ہاتھ زانو دوسروں سے مختلف ہوں، مثلاً اس کے ہاتھ اتنے لمبے ہوں کہ اگر تھوڑا سا جھک جائے تو ہتھیلی زانوتک پہنچ جائے یا اس کا زانو بہت نیچے ہو تو ایسے لوگ عام آدمیوں کی طرح جھکیں۔

مسئلہ ۱۰۴۸۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ زانوں کے مقابل ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کا چہرہ سجدہ کی جگہ کے قریب تک پہنچے۔

مسئلہ ۱۰۴۹۔ رکوع میں ذکر کرنا واجب ہے اور رکوع کا ذکر بنا بر احتیاط واجب تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی العظیم و بحمدہ“ کہنا ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۰۔ ذکر رکوع کو صحیح عربی میں کہنا ضروری ہے اور مستحب ہے کہ ذکر رکوع تین مرتبہ یا پانچ یا سات مرتبہ کہے۔
 مسئلہ ۱۰۵۱۔ واجب ذکر ادا کرتے ہوئے بدن کا سکون و آرام کی حالت میں ضروری ہے اور مستحب ذکر کے لئے بھی بدن کا ساکن ہونا بنا بر احتیاط واجب ہے اگر اس کو ذکر رکوع کے قصد سے کہے۔

مسئلہ ۱۰۵۲۔ اگر ذکر واجب کہتے ہوئے کوئی دھکا دیدے یا کسی اور مجبوری کی بنا بر بدن حرکت میں آجائے تو سکون کے بعد دوبارہ کہے بنا بر احتیاط مستحب البتہ معمولی سی حرکت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۳۔ رکوع میں پہنچنے اور بدن کے ساکن ہونے سے پہلے اگر عموماً ذکر رکوع کہہ لے تو نماز باطل ہے۔
 مسئلہ ۱۰۵۴۔ واجب ذکر کے تمام ہونے سے پہلے اگر عمد اس رکوع سے اٹھالے تو نماز باطل ہے اور اگر سہواً ایسا کیا گیا ہو تو اگر رکوع کی حالت سے خارج ہو جانے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو بدن کے ساکن ہونے کی صورت میں دوبارہ ذکر کہے اور اگر رکوع سے خارج ہونے کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۵۔ اگر رکوع میں ذکر پڑھنے کی مقدار نہیں ٹھہر سکتا تو اگر رکوع کی حدود سے خارج ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے تو پڑھے اور اگر پورا ذکر نہیں پڑھ سکتا تو اٹھتے وقت پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۵۶۔ اگر بیماری یا کسی اور وجہ سے رکوع میں سکون سے نہیں رہ سکتا تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن حالت رکوع سے خارج ہونے سے پہلے واجب ذکر پڑھ لے یعنی ”سبحان ربی العظیم وبحمدہ“ یا تین مرتبہ سبحان اللہ کہے۔

مسئلہ ۱۰۵۷۔ جو لوگ رکوع کی حد تک نہیں جھک سکتے اگر وہ کسی چیز پر تکیہ کمر کے جھک سکتے ہوں تو جھکیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جتنا جھک سکتے ہوں جھکیں اور اگر بالکل جھک نہ سکتے ہوں تو بیٹھ کر رکوع کریں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایک اور نماز پڑھے کہ جس میں رکوع کے لئے سر کا اشارہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۵۸۔ جو شخص قیام کی حالت میں نماز پڑھتا ہے لیکن کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر رکوع نہیں کر سکتا تو وہ قیام کی حالت میں نماز پڑھے اور رکوع کے لئے سر کے ساتھ اشارہ کمرے اور اگر سر سے اشارہ بھی نہیں کر سکتا تو نیت رکوع سے آنکھیں بند کرے اور ذکر رکوع پڑھے اور رکوع سے سر اٹھانے کی نیت سے آنکھیں کھول دے اور اگر اس سے بھی عاجز ہے تو دل میں رکوع کی نیت کرے اور ذکر کہے۔

مسئلہ ۱۰۵۹۔ جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر رکوع نہیں کر سکتا اور رکوع کے لیے بیٹھ کمر تھوڑا سا جھک سکتا ہے یا کھڑے ہو کر اشارہ کر سکتا ہے تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع کے وقت بیٹھ جائے اور جتنا ہو سکے رکوع کے لئے جھکے۔

مسئلہ ۱۰۶۰۔ اگر کوئی رکوع کی حد تک پہنچنے کے بعد اور بدن کے سکون حاصل ہونے کے بعد سر اٹھالے اور بدن کے سکون کے بعد رکوع کی نیت سے اتنا جھکے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر رکوع کی مقدار جھکنے اور بدن کے سکون کے بعد رکوع کی نیت سے اتنا جھکے کہ مقدار رکوع سے آگے بڑھ جائے اور دوبارہ رکوع کی طرف پلٹ آئے تو بناء بر احتیاط واجب اس کی نماز باطل ہے اور بہتر یہ ہے کہ نماز ختم کرنے کے بعد اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۶۱۔ رکوع ختم کر کے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے پھر بدن ساکن ہونے کے بعد سجدہ میں جائے اور اگر کوئی عمد اس کام کو ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۲۔ اگر کوئی رکوع کو بھول جائے اور سجدہ سے پہلے متوجہ ہو جائے تو پلٹ جائے اور پہلے سیدھا کھڑا ہو پھر رکوع میں جائے اور اگر جھکی ہوئی حالت میں رکوع کی طرف پلٹا تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۳۔ اگر پیشانی زمین پر لگنے بعد متوجہ ہو جائے کہ رکوع نہیں کیا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ کھڑا ہو جائے اور رکوع بجالائے اور نماز کو تمام کر کے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۶۴۔ رکوع میں جانے سے پہلے جب آدمی ابھی کھڑا ہی ہو ”اللہ اکبر“ کہنا مستحب ہے اور رکوع کی حالت میں دونوں گھٹنوں کو پیچھے رکھے اور پیٹھ سیدھی رکھے، گردن کھینچی ہوئی اور بالکل پیٹھ کے برابر ہو، اور دونوں پیروں کے بیچ میں نگاہ کمرے اور رکوع سے اٹھنے اور سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد جب بدن ساکن ہو اس وقت ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہے۔

مسئلہ ۱۰۶۵۔ عورتوں کے لئے مستحب ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کے پیچھے کی طرف نہ دھکیلیں۔

۶۔ سجدے:

مسئلہ ۱۰۶۶۔ نماز خواہ واجب ہو یا مستحب اس کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں، یہ سجدے رکوع کے بعد کئے جاتے ہیں اور سجدہ میں سات چیزیں زمین پر ہونا چاہئے:

۱۔ پیشانی ۲۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ۳۔ ۴۔ ۵۔ دونوں گھٹنوں ۶۔ ۷۔ دونوں پیروں کے انگوٹھے کے سرے۔
مسئلہ ۱۰۶۷۔ دونوں سجدے مل کر ایک رکن ہیں کہ اگر کبھی دونوں سجدوں کو خواہ عمد یا بھولے سے ترک کر دے یا دو سجدوں کی جگہ چار سجدے بجالائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۸۔ اگر عمد ایک سجدہ کی کسی یا زیادتی ہو جائے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھولے سے ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہو جاتی۔

مسئلہ ۱۰۶۹۔ اگر پیشانی کو عمد یا بھولے سے زمین پر نہ رکھے تو سجدہ نہیں ہوگا لیکن اگر پیشانی تو زمین پر ہو اور کسی عضو کو بھولے سے زمین پر نہ رکھے یا بھول کر ذکر سجدہ نہ کہے تو سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۰۔ سجدہ میں کوئی سا ذکر خدا کہے تو کافی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ مقدار ذکر تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ“ سے کم نہ ہو اور مستحب یہ ہے کہ ”سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ“ تین یا پانچ یا سات مرتبہ کہے۔

مسئلہ ۱۰۷۱۔ سجدہ میں بھی ذکر واجب کی ادائیگی کی حد تک بدن ساکن ہونا چاہئے مستحب ذکر کمرتے ہوئے بھی بدن ساکن ہونا چاہئے بشرطیکہ ذکر کو ذکر سجدہ کے قصد سے کہا ہو۔

مسئلہ ۱۰۷۲۔ بدن ساکن ہونے سے پہلے اگر سجدہ شروع کر دے تو سجدہ باطل ہے اسی طرح اگر تھوڑا سا ذکر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے ادا کرے جب بھی سجدہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۳۔ اگر اس سے پہلے کہ پیشانی زمین تک پہنچے اور بدن میں سکون آجائے بھولے سے ذکر سجدہ کہے اور سجدہ سے سر اٹھانے سے قبل معلوم ہو جائے کہ اشتباہ کیا ہے تو دوبارہ بدن کے سکون کی حالت میں ذکر بجالائے۔

مسئلہ ۱۰۷۴۔ اگر سجدے سر اٹھانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ بدن کے سکون سے پہلے ذکر کہا تھا یا ذکر ختم ہو جانے سے پہلے سر اٹھا لیا تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۵۔ جس وقت ذکر نہ کر رہا ہو تو سات اعضاء میں سے کچھ کو پیشانی کے علاوہ زمین سے اٹھا سکتا ہے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ جگہ رکھ سکتا ہے، لیکن ذکر کرتے وقت جائز نہیں ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۶۔ اگر سجدہ کا ذکر تمام ہونے سے پہلے بھول کر پیشانی زمین سے اٹھالے تو دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اور اسے ایک سجدہ شمار کرنا چاہئے لیکن دوسرے اعضاء کو بھولے سے اٹھالے تو انہیں دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر سجدہ کہے۔

مسئلہ ۱۰۷۷۔ ضروری ہے کہ پہلے سجدہ کے بعد بیٹھ جائے اور جب بدن ساکن ہو جائے تو دوبارہ سجدہ میں جائے۔

مسئلہ ۱۰۷۸۔ پیشانی کی جگہ پاؤں کی جگہ سے ملی ہوئی چار انگلیوں سے زیادہ بلندی یا پست نہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۷۹۔ ڈھلوان والی زمین میں کہ جس کا ڈھلوان صحیح طور پر معلوم نہیں احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کی جگہ پاؤں کی جگہ سے ملی ہوئی چار انگلیوں سے زیادہ بلند نہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۸۰۔ اگر بھول کر پیشانی ایسی جگہ پر رکھے جو پاؤں کی انگلیوں اور گھٹنوں کے سروں سے ملی ہوئی چار انگلیوں سے زیادہ اونچی ہو، اگر بلندی اتنی ہو کہ اس کو سجدہ نہ کہا جاسکے تو سر کو اٹھا کر کسی ایسی چیز پر رکھے جس کی اونچائی چار ملی ہوئی انگلیوں سے کم ہو اور اس حالت میں پیشانی کو وہاں سے گھسیٹ کر جگہ بدل سکتا ہے، لیکن اگر اتنی ہے کہ اس کو سجدہ کہتے ہیں تو واجب ہے کہ پیشانی کو وہاں سے گھسیٹ کر ایسی جگہ رکھے جس کی اونچائی چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر یا کم ہو اور اگر پیشانی کا کھینچنا ممکن نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ نماز کو تمام کر کے پھر دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۸۱۔ پیشانی اور جس چیز پر سجدہ کرنا ہے ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو پس اگر سجدہ گاہ پر اتنی میل ہو کہ پیشانی سجدہ گاہ تک نہ پہنچے تو سجدہ باطل ہے البتہ اگر سجدہ گاہ کا صرف رنگ بدلا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۲۔ سجدہ میں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا چاہئے لیکن مجبوری کی حالت میں ہتھیلیوں کی پشت کو رکھے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو گٹوں کو رکھے اور اگر وہ ممکن نہ ہو تو کہنی تک ہاتھ کا جو حصہ رکھ سکے رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بازو کو زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۸۳۔ بناء بر احتیاط واجب سجدہ کے وقت پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر ہوں، دوسری انگلیوں کا زمین پر ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ اگر پیر کے انگوٹھے کا ناخن اتنا بڑا ہو کہ سرے زمین پر نہ لگے تو نماز باطل ہے اور اگر کوئی مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اپنی نمازیں اس طرح پڑھتا رہا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نمازیں اعادہ کریں۔

مسئلہ ۱۰۸۴۔ اگر کسی کا انگوٹھا تھوڑا سا کٹا ہو تو باقی زمین پر رکھے اور اگر انگوٹھا ہی نہ ہو یا بہت کم باقی ہے تو دوسری انگلیوں کو زمین پر رکھے اور اگر انگلیاں نہ ہوں تو باقی ماندہ پیر کا کچھ حصہ زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۸۵۔ اگر غیر معمولی طریقہ سے سجدہ کرے، مثلاً سینے اور پیٹ کو زمین پر رکھے تو احتیاط واجب کی بناء پر نماز دوبارہ پڑھے اور اگر لیٹ کر ساتوں اعضاء کو زمین پر رکھے تب بھی نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۸۶۔ سجدہ یا جس پر سجدہ کرتے ہیں پاک ہو، لیکن پاک سجدہ کو نجس فرش پر رکھ دے یا سجدہ کی ایک طرف نجس ہو اور اس نے پیشانی پاک طرف پر رکھی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۷۔ اگر پیشانی پر پھوڑا وغیرہ ہو اور سجدہ وغیرہ پر سجدہ نہ کر سکے تو پیشانی کے کنارے کو سجدہ چر رکھے یا دونوں طرف سجدہ رکھے اور اس کے بیچ کی جگہ خالی رکھے اور سجدہ کو زمین سے اتنا بلند رکھے کہ پھوڑا اس میں اجائے۔

مسئلہ ۱۰۸۸۔ اگر پھوڑا یا زخم پوری پیشانی پر ہو تو پیشانی کے باہر دونوں طرف میں سے کسی ایک طرف سجدہ کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تھوڑی کو سجدہ چر رکھیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بناء بر احتیاط واجب چہرے کے جس حصہ کو ممکن ہو سجدہ چر رکھیں اور اگر چہرے کے کسی حصے پر سجدہ ممکن نہ ہو تو سر کے اگلے حصے پر سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۸۹۔ جو شخص پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا ہو تو جتنا جھک سکتا ہو اتنا تو جھک جائے اور سجدہ یا کوئی ایسی چیز جس پر سجدہ صحیح ہو اس کو اونچائی پر رکھ لے تاکہ پیشانی اس تک پہنچ جائے اور اس پر سجدہ کرے لیکن اگر سجدہ کو اٹھا کر پیشانی سے لگائے تو صحیح نہیں ہے، ہتھیلیوں، گھٹنوں، پیروں کے انگوٹھوں کو حسب معمول زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۹۰۔ اگر جھک نہ سکتا ہو تو سجدہ کے لئے بیٹھ جائے اور سر سے اشارہ کرے یہ بھی ممکن نہ ہو تو آنکھوں سے اشارہ کرے، یعنی سجدہ کی نیت سے آنکھوں کو بند کرے اور سر اٹھانے کی نیت سے کھول دے، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل میں سجدہ کی نیت کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہاتھ یا اس قسم کی چیز سے سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۱۔ جو شخص بیٹھ نہیں سکتا تو وہ کھڑے ہو کر سجدہ کی نیت کرے اور سر سے اشارہ کرے، یہ بھی ممکن نہ ہو تو آنکھوں سے، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل میں سجدہ کی نیت کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہاتھ یا اس جیسی شئی سے سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۲۔ اگر پیشانی سجدہ کی جگہ سے بے اختیار اٹھ جائے تو ضروری ہے کہ حتی الامکان اسے دوبارہ سجدہ کی جگہ سے پر نہ جانے دے اور یہ ایک سجدہ شمار ہو گا چاہے ذکر سجدہ پڑھا ہو یا نہیں، اور اگر سر کو نہ روک سکے اور بے اختیار سجدہ کی جگہ پہنچ جائے تو وہی ایک سجدہ شمار ہو گا اور اگر ذکر نہ پڑھا ہو تو اسے پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۹۳۔ تقیہ کی صورت میں بچھونے وغیرہ پر سجدہ کیا جاسکتا ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ نماز کے لئے دوسری جگہ جائے تاکہ سجدہ گاہ پر سجدہ کر سکے البتہ اگر وہیں پر پتھر یا چٹائی پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو واجب ہے کہ ایسا کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۴۔ کسی ایسی چیز پر سجدہ کرنا جس پر بدن ساکن نہیں رہ سکتا ہو باطل ہے، لیکن اگر گڈا یا کسی دوسری چیز پر سجدہ کرے کہ ابتداء میں وہ متحرک ہے لیکن آخر میں ایک جگہ پر رک جاتی ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۵۔ اگر انسان مجبور رہے کہ کچھڑ والی زمین پر نماز پڑھے تو اگر بدن اور لباس کا آلودہ ہونا اس کے لئے مشقت کا باعث نہ ہو تو سجدہ اور تشهد کو معمول کے مطابق بجالائے اور اگر مشقت کا باعث ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرے اور تشهد بھی حالت قیام میں بجالائے اور اگر اس مشقت کے بوجہ سجدہ اور تشهد معمول کے مطابق بجالائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۶۔ دوسرے سجدہ جہاں پر تشهد واجب نہیں ہے، مثلاً نماز ظہر و عصر و عشاء کی تیسری رکعت تو وہاں بھی دوسرے سجدے کے بعد ایک لحظہ بیٹھ جانا بہتر ہے پھر بعد کی رکعت کے لئے کھڑا ہو، اس عمل کا نام ”جلسہ استراحت“ ہے۔ وہ چیزیں جن پر سجدہ صحیح ہے:

مسئلہ ۱۰۹۷۔ سجدے کے وقت پیشانی زمین پر ہو یا ان چیزوں پر جو زمین سے اگتی ہیں جیسے لکڑی اور درختوں کے پتے لیکن وہ چیزیں جو کھانے اور پینے کے کام میں آئی ہیں ان پر سجدہ جائز نہیں ہے، لیکن معدنیات، مثلاً سونا، چاندی، عقیق، فیروزہ، پر سجدہ جائز نہیں ہے، البتہ معدنی پتھروں پر جیسے سنگ مرمر اور سنگ سیاہ پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۸۔ انگور کے پتوں پر سجدہ کرنا جبکہ تازہ ہوں جائز نہیں ہے، لیکن ان کے خشک ہو جانے کے بعد ان پر سجدہ کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۹۔ گھاس وغیرہ جو زمین سے اگتی ہے اور حیوانوں کی غذا ہیں ان پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۰۔ ان پھولوں پر بھی سجدہ کیا جاسکتا ہے جو انسان کی غذا نہیں ہے لیکن وہ پھول اور گھاس جو دواؤں میں استعمال ہوتی ہے جیسے گل بنفشہ، گل گاوزبان سجدہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۱۔ اس گھاس پر سجدہ صحیح نہیں ہے جو بعض شہروں میں کھائی جاتی ہے اور بعض میں نہیں، اسی طرح کچے پھلوں پر بھی جائز نہیں ہے، لیکن تو تن پر سجدہ جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۲۔ چونے اور گچ کے پتھر پر سجدہ صحیح ہے، اسی طرح پختہ جسیم اور چونے اور اینٹ اور مٹی کے پکے ہوئے برتنوں اور ان سے ملتی جلتی چیزوں پر بھی سجدہ کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۳۔ اگر کاغذ ایسی چیزوں سے بنایا جائے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے، مثلاً لکڑی اور بھوسے سے تو اس پر سجدہ جائز ہے، اسی طرح روئی سے بنے ہوئے کاغذ پر سجدہ جائز ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ریشم سے بنے ہوئے کاغذ پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۴۔ سب سے بہتر چیز سجدہ کے لئے تربت حضرت سید الشہداء ہے اور اس کے بعد خاک اور اس کے بعد پتھر اور اس کے بعد گھاس ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۵۔ اگر ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ صحیح ہے یا گرمی یا سردی یا تقیہ کی وجہ سے اس پر سجدہ نہیں کر سکتا تو وہ اپنے لباس پر سجدہ کرے جو کتان یا روئی سے بنایا گیا ہو اور اگر کسی اور چیز سے بنایا گیا ہو، مثلاً (اون) سے تو اسی پر اور اگر یہ بھی نہ ہو تو اپنی ہتھیلی کی پشت پر سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط کی بناء پر معدنی چیزوں پر، مثلاً عقیق پر سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۶۔ کیچڑ اور ایسی نرم مٹی پر جس پر پیشانی سکون سے نہ ٹک سکے اگر کچھ نیچے جانے کے بعد ٹک جائے تو سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۷۔ اگر پہلے سجدہ میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدہ کے لئے اگر اسی طرح سجدہ میں جائے اور الگ نہ کرے کوئی حرج نہیں ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کو الگ کر دیں۔

مسئلہ ۱۱۰۸۔ اگر نماز پڑھنے میں وہ چیز اختیار سے نکل جائے جس پر سجدہ جائز ہے اور کوئی دوسری چیز بھی موجود نہ ہو تو اگر وقت وسیع ہے اور دوسری جگہ پر ایسی چیز موجود ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے تو نماز کو توڑ دے اور اگر وقت تنگ ہو یا کوئی چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے نہ ہو تو اپنے لباس پر جو روئی اور اس جیسے سے بنا ہے سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہاتھوں کی پشت پر اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی معدنی چیز پر عقیق جیسے سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۹۔ اگر سجدہ کی حالت میں متوجہ ہو کہ پیشانی ایسی چیز پر رکھی ہے کہ جس پر سجدہ جائز نہیں ہے تو اگر ممکن ہو پیشانی کو کھینچ کر اس چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور اگر اس پر دسترس نہیں رکھتا اور وقت بھی تنگ ہے تو پچھلے مسئلہ کے قاعدہ پر عمل کرے۔ مسئلہ ۱۱۱۰۔ اگر سجدہ کے بعد متوجہ ہو کہ سجدہ ایسی چیز پر کیا ہے جس پر سجدہ جائز نہیں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۱۔ غیر خدا کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے، آئمہ کی قبروں کے سامنے جو بعض لوگ پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں اگر شکر خدا کے لئے ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس سے امام کو سجدہ کرنا مقصود ہے تو حرام ہے۔

سجدہ کے مستحبات و مکروہات:

مسئلہ ۱۱۱۲۔ سجدہ میں چند چیزیں مستحب ہیں:

۱۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد جب جسم ساکن ہو جائے تو سجدہ میں جانے کے لئے تکبیر کہے اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے جب بیٹھ جائے سجدہ میں جانے کے لئے تکبیر کہے۔

۲۔ مرد پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے اور عورتیں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھیں۔

۳۔ جس چیز پر سجدہ صحیح ہے اس پر پیشانی کے علاوہ ناک کو بھی رکھنا مستحب ہے۔

۴۔ سجدہ کی حالت میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانے رکھے اور کان کے پاس رو بقبلہ رکھے۔

۵۔ سجدہ میں دعاء کرے خدا سے اپنی حاجتوں کو طلب کرے اور ایک اچھی اور مناسب دعا یہ ہے :
یا خیر المستولین ویا خیر المعطین ارزقنی وارزق عیالی من فضلک فانک ذوالفضل العظیم۔

ترجمہ

اے بہترین ذات کہ جس سے لوگ اپنی حاجتوں کو طلب کرتے ہیں اور اے بہترین عطا کرنے والے اپنے فضل و کرم سے مجھے اور میرے عیال کو رزق دے کیونکہ تو ہی فضل عظیم کا مالک ہے۔

۶۔ سجدہ کے بعد بائیں ران پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کی پشت کو بائیں پیر کے تلوے پر رکھے اور اس کو ”تورک“ کہتے ہیں۔

۷۔ سجدہ اول کے بعد جب بدن ساکن ہو جائے تو کہیں ”استغفر اللہ ربی واتوب الیہ“۔

۸۔ ہر سجدہ کے بعد جب بیٹھ جائے اور اس کا بدن ساکن ہو جائے تو تکبیر کہے۔

۹۔ سجدہ کو طول دے اور تسبیح و حمد و ذکر کرے اور بیٹھے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے۔

۱۰۔ دوسرے سجدہ میں جانے کے لئے بدن کے سکون کی حالت میں ”اللہ اکبر“ کہے۔

۱۱۔ سجدہ میں درود بھیجے۔

۱۲۔ اٹھتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین سے اٹھائے اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو۔

۱۳۔ مرد اپنی کہنیاں اور شکم زمین سے نہ چمٹائیں اور بازوؤں کو پھلوں سے الگ رکھیں اور عورتیں اپنی کہنیاں اور شکم زمین سے

چمٹائیں اور اعضاء بدن ایک دوسرے سے ملا کر رکھیں اور سجدے کے باقی مستحبات مفصل کتب میں بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن کے واجب سجدے:

مسئلہ ۱۱۱۴۔ قرآن مجید کے چار سوروں میں سجدہ کی آیت ہے:

۱۔ سورہ ”الم سجدہ“ تنزیل آیت ۳۲۔

۲۔ سورہ ”حم سجدہ“ آیت ۴۱۔

۳۔ سورہ ”والنجم“ آیت ۵۳۔

۴۔ سورہ ”اقراء“ آیت ۹۶۔

انسان جب بھی سجدہ کی آیت کو پڑھے یا سنے اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اگر بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اور اگر خود نہ

سنے لیکن کان میں سجدہ کی آیت پڑھائے تو بناء بر احتیاط واجب سجدہ کرے۔

- مسئلہ ۱۱۱۵۔ اگر انسان خود آیت سجدہ کو پڑھے اور اسی حالت میں کسی سے سننے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دو سجدہ کرے۔
- مسئلہ ۱۱۱۶۔ نماز کے علاوہ اگر سجدہ میں ہو اور آیت سجدہ پڑھے یا سننے تو سجدہ سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدہ کرے۔
- مسئلہ ۱۱۱۷۔ اگر آیت سجدہ ٹیپ سے یا ریڈیو سے سننے تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔
- مسئلہ ۱۱۱۸۔ بناء بر احتیاط واجب قرآن کے واجب سجدوں میں بھی پیشانی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ جائز ہے، لیکن وہ تمام شرائط جو نماز میں واجب ہیں اس میں واجب نہیں ہیں۔
- مسئلہ ۱۱۱۹۔ قرآن کے واجب سجدہ میں اس طرح عمل کرے کہ کہا جائے اس نے سجدہ کیا ہے، یعنی نیت اور سجدہ کی ظاہری صورت کافی نہیں ہے۔
- مسئلہ ۱۱۲۰۔ قرآن کے سجدہ کے لئے صرف سجدہ میں چلا جانا کافی ہے ذکر واجب نہیں ہے لیکن ذکر کرنا بہتر ہے اور بہتر ہے کہ یہ ذکر کہے:
- لا الہ الا اللہ حقاً، لا الہ الا اللہ ایماناً و تصدیقاً، لا الہ الا اللہ عبودیتہ و رقاً، لا مستنکفاً ولا مستکبراً ابل
انا عبد ذلیل ضعیف خائف مستجیر۔
- مسئلہ ۱۱۲۱۔ قرآن کے واجب سجدے میں تکبیرۃ الاحرام، تشهد اور سلام نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد تکبیر کہے۔

۷۔ تشهد:

- مسئلہ ۱۱۲۲۔ ہر نماز کی دوسری رکعت میں تشهد واجب ہے، اسی طرح نماز مغرب و عشاء ظہر و عصر کی آخری رکعت میں بھی تشهد واجب ہے تشهد کا طریقہ یہ ہے کہ دوسری رکعت میں دوسرے سجدہ کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن ساکن ہو، تب تشهد پڑھے اور صرف اتنا کہنا کافی ہے:
- اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمداً عبده ورسولہ، اللہم صل علی محمد و آل محمد۔
- مسئلہ ۱۱۲۳۔ تشهد کے کلمات کو صحیح عربی میں ترتیب کے ساتھ پے در پے ادا کرے۔
- مسئلہ ۱۱۲۴۔ اگر تشهد بھول جائے اور بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور تشهد پڑھے پھر اٹھ کر نماز کو آگے بڑھائے، لیکن اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس کو تمام کرے اور نماز کے بعد تشهد کی قضاء کرے اور دو سجدہ سہو بحال لائے۔

مسئلہ ۱۱۲۵۔ تشہد میں بائیں ران پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھنا مستحب ہے اور تشہد سے پہلے ”الحمد لله“ یا بسم الله وبالله والحمد لله وخير الاسماء لله“ کہنا مستحب ہے اور تشہد میں ہاتھوں کو ران پر رکھنا اور انگلیوں کو ملا کر رکھنا مستحب ہے اور اپنی گود میں نظر رکھے اور تشہد ختم کر کے کہے:

و تقبل شفاعتہ وارفع درجتہ۔

مسئلہ ۱۱۲۶۔ مستحب ہے کہ عورتیں تشہد پڑھتے وقت اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

۸۔ سلام:

مسئلہ ۱۱۲۷۔ تمام نمازوں کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد سلام کہنا واجب ہے۔ بیٹھے ہوئے جب بدن ساکن ہو کہے:

”السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته“ اور اس کے بعد واجب ہے کہ یہ کہے: ”السلام عليكم ورحمة الله وبركاته“ یا کہے: ”السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين“ لیکن اگر یہ سلام کہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے بعد ”السلام عليكم ورحمة الله وبركاته“ کو بھی کہے۔

مسئلہ ۱۱۲۸۔ اگر نماز کے سلام کو بھول جائے اور ایسے وقت میں یاد آئے کہ نماز کی صورت ابھی بگڑی نہیں ہے اور جو کام عمد یا سہو نماز کو باطل کر دیتے ہیں ان میں سے کسی کام کو انجام بھی نہیں دیا ہے (مثلاً پشت بہ قبلہ نہیں ہوا) تو ضروری ہے کہ سلام کہ لے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۲۹۔ اگر نماز کے سلام کو بھول جائے اور ایسے وقت یاد آئے جب صورت نماز بگڑ گئی ہو لیکن ایسا کام نہیں کیا جس کے عمد یا سہو کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو سلام ضروری نہیں ہے اس کی نماز صحیح ہے، اور اگر صورت نماز کے بگڑنے سے پہلے ایسا کوئی کاڈالا ہو جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۹۔ ترتیب:

مسئلہ ۱۱۳۰۔ اگر عمد نماز کی ترتیب کی خلاف ورزی کرے، مثلاً سورہ کو حمد سے پہلے یا سجدہ کو رکوع سے پہلے بجالائے نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۱۔ اگر کسی رکن کو بھول جائے اور اس کے بعد والا رکن بجالائے، مثلاً رکوع کرنے سے پہلے دو سجدہ کرے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۲۔ اگر کسی رکن کو بھول جائے اور اس کے بعد والی چیز کو بجالائے جو رکن نہ ہو، مثلاً دو سجدے کرنے سے پہلے تشهد پڑھ لے تو وہ اس رکن کو بجالائے اور جس چیز کو بھی غلطی سے پڑھ لی ہے دوبارہ پڑھے اور احتیاط واجب کی بناء پر ہر اضافی کام کے لئے دو سجدے سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۳۳۔ اگر کسی غیر رکن کو بھول جائے اور بعد والے رکن کو بجالائے، مثلاً الحمد بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو اس کی نماز صحیح ہے، اور بھولے ہوئے حمد کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدے سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۳۴۔ اگر کسی غیر رکن کو بھول جائے اور بعد والی چیز میں جو وہ بھی غیر رکن ہے مشغول ہو جائے، مثلاً حمد بھول جائے اور سورہ پڑھ لے تو اگر بعد والے رکن میں جا چکا ہے، مثلاً رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آ جائے کہ حمد کو نہیں پڑھا ہے تو وہ آگے بڑھ جائے اور اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر واجب کے لئے جو بھول جائے دو سجدے سہو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو پہلے بھولے ہوئے چیز کو بجالائے اور بعد میں جس چیز کو غلطی سے بجالا یا دوبارہ پڑھ لے اور بنا بر احتیاط واجب دو سجدے سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۳۵۔ اگر پہلے سجدہ کو دوسرا سجدہ کے خیال سے یا دوسرا کو اس خیال سے کہ پہلا ہے بجالائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس کا پہلا سجدہ اور دوسرا سجدہ دوسرا شمار ہوگا۔

۱۰۔ موالات:

مسئلہ ۱۱۳۶۔ نمازی کو موالات کی بھی رعایت کرنی چاہئے، یعنی نماز کے کاموں کے درمیان، مثلاً رکوع، سجدہ، تشهد کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ صورت نماز سے خارج ہو جائے اور اگر ایسا کرے گا تو نماز باطل ہے خواہ عمدہ کرے یا سہواً۔

مسئلہ ۱۱۳۷۔ اگر نماز میں جان بوجھ کر اس کے صرف اور کلمات کے درمیان فاصلہ رکھے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر سہواً اتنا فاصلہ کر دے کہ قرائت و کلمات کی صورت تو ختم ہو جائے، لیکن نماز کی صورت باقی رہے تو پلٹ کر صحیح طریقے سے بجالانا ضروری ہے اور اگر بعد والے رکن میں داخل ہو چکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے پلٹنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر تکبیرۃ الاحرام میں کہ اگر اس کے کلمات میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام کی شکل و صورت سے خارج ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۸۔ رکوع، سجدہ، قنوت کا طول دینا، قرائت میں لمبے لمبے سورہ پڑھنا موالات کو ختم نہیں کرتے۔

قنوت:

مسئلہ ۱۱۳۹۔ ہر واجب و مستحب نماز میں دوسری رکعت میں قرائت کے بعد رکوع سے پہلے قنوت مستحب ہے اور نماز تراویح پرچہ ایک رکعت ہے مگر اس میں رکوع سے پہلے قنوت مستحب ہے اور نماز جمعہ میں ایک قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور ایک دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے اور نماز آیات میں پانچ قنوت ہیں اور نماز عیدین میں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔

مسئلہ ۱۱۴۰۔ اگر قنوت پڑھنا چاہے تو احتیاط واجب کی بناء پر ہاتھوں کو چہرے کے مقابل تک بلند کرے اور مستحب ہے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور دونوں ہاتھوں کو ملانے رکھے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے۔

مسئلہ ۱۱۴۱۔ قنوت میں چاہے جو ذکر پڑھے جائز ہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنا بھی کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ منقول دعائیں مثلاً یہ دعا پڑھے: لا الہ الا اللہ الحکیم الکرم، لا الہ الا اللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارضین السبع وما فیہن وما بینہن ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین۔

مسئلہ ۱۱۴۲۔ قنوت کو بلند پڑھنا مستحب ہے، لیکن نماز جماعت میں اس طرح نہ پڑھے کہ امام اس کی آواز کو سنے۔
مسئلہ ۱۱۴۳۔ اگر قنوت کو عمدہ اچھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں ہے اور بھولے سے چھوٹ جائے اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو مستحب ہے کھڑے ہو کر پڑھ لے اور رکوع میں یاد آجائے تو رکوع کے بعد قضا کرنا مستحب ہے، اور اگر سجدہ میں یاد آجائے تو نماز کے سلام کے بعد قضاء کرے۔

نماز کا ترجمہ:

۱۔ سورہ حمد کا ترجمہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم خداوند رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں۔
الحمد للہ رب العالمین ساری تعریفیں اس خدا کے لئے مخصوص ہیں جو جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔
الرحمن الرحیم جو دنیا میں سب پر رحم کرنے والا ہے اور آخرت میں صرف مؤمنین پر رحم کرنے والا ہے۔
مالک یوم الدین قیامت و جزا کے دن کا مالک ہے۔

ایک نعبہ و ایک نستین پروردگار ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔
اھدنا الصراط المستقیم ہم کو صراط المستقیم پر ثابت قدم رکھ۔

صراط الذین انعمت علیہم ایسے لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا انعام نازل کیا ہے۔
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تو نے غضب نازل کیا اور نہ گمراہوں کا راستہ۔

۲۔ سورہ اخلاص کا ترجمہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ احد اے پیغمبر کہہ دیجئے وہ خدائے یکتا ہے۔
اللہ الصمد وہ خدا جو سب سے بے نیاز مگر سب اس کے نیاز مند ہیں۔
لم یلد ولم یولد کوئی اس سے نہیں پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔
ولم ین کن لہ کفو احد اور کوئی اس کا مثل و نظیر نہیں ہے۔

۳۔ ذکر رکوع اور سجود کا ترجمہ:

سبحان ربی العظیم وبحمدہ میرا عظیم پروردگار ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں۔
سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ میرا پروردگار جو ہر ایک سے بالاتر ہے اور ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

۴۔ رکوع اور سجود کے بعد کے اذکار کا ترجمہ:

استغفر اللہ ربی واتوب الیہ میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس خدا سے جو میرا پالنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں
بحول اللہ وقوتہ واقوم اعداء کی مدد اور قوت سے اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

۵۔ قنوت کا ترجمہ:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم، لا الہ الا اللہ العلی العظیم:

کوئی لائق پرستش نہیں سوائے اس خدا کے جو صاحب علم و کرم ہے خدائے بلند مرتبہ اور صاحب بزرگی و عظمت کے علاوہ کوئی
بندگی کے لائق نہیں ہے۔

سبحان اللہ رب السموات السبع ورب الارضین السبع و ما فیہن و ما بینہن ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین:

پاک و منزہ ہے وہ جو سات آسمانوں، زمینوں اور ان دونوں کے اندر اور ان کے درمیان کی ہر چیز، اور عرش عظیم کا پروردگار ہے، حمد و ثناء مخصوص ہے اس خدا کے لئے جو تمام موجودات کا مالک ہے۔

۶۔ تسبیحات کا ترجمہ:

سبحان اللہ والحمد للہ والالہ الا اللہ واللہ اکبر:
خداوند عالم پاک و منزہ ہے حمد و تعریف اسی کے لئے مخصوص ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، خدا اس سے کہیں بزرگ ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

۷۔ شہد کا ترجمہ:

اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی پرستش کے قابل نہیں ہے وہ یگانہ اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
واشہدان محمد عبدہ و رسولہ، اللہم صل علی محمد و آل محمد:
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں، خداوند محمد اور ان کی آل پاک پر درود بھیج۔

۸۔ سلام کا ترجمہ:

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت و برکت ہو۔
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ہم پر اور خدا کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے نمازیو! تم پر سلام اور خدا کی رحمت و برکتیں ہو۔

تعقیبات نماز:

مسئلہ ۱۱۴۴۔ نمازی کے لئے نماز کے بعد ذکر و دعاء و تلاوت قرآن میں مشغول ہونا مستحب ہے اور اسی کو ”تعقیب“ کہتے ہیں اور بہتر ہے کہ اپنی جگہ سے اٹھنے اور وضو باطل ہونے سے پہلے روبرو قبلہ ہو کر تعقیبات پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ تعقیبات عربی میں

پڑھے لیکن بہتر یہ ہے کہ دعاؤں کی کتابوں میں جو بیان ہے اس کے مطابق عمل کرے اور ان میں سے سب سے اہم تسبیحات فاطمہ زہراء ہے کہ ۳۴ مرتبہ ”اللہ اکبر“ اور ۳۳ مرتبہ ”الحمد للہ“ اور ۳۳ مرتبہ ”سبحان اللہ“ (اسی ذکر شدہ ترتیب سے)۔

مسئلہ ۱۱۴۵۔ نماز کے بعد دوسرے مستحبات میں سجدہ شکر ہے کہ پیشانی کو بقصد شکر زمین پر رکھے کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ سومرتبہ یاتین مرتبہ یا ایک مرتبہ کہے ”شکرا للہ“ یا ”شکرا“ یا ”عفو“ اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی نعمت ملے یا کوئی مصیبت دور ہو فوراً سجدہ شکر ادا کرے۔

درود:

مسئلہ ۱۱۴۶۔ جب انسان نبی اسلام کا نام نامی اسم گرامی خواہ خواہ احمد یا محمد بلکہ لقب و کنیت جیسے مصطفیٰ، ابوالقاسم وغیرہ سنے تو درود بھیجنا مستحب ہے، حتیٰ اگر نماز میں بھی ہو۔

مسئلہ ۱۱۴۷۔ آنحضرت کا اسم گرامی لکھتے وقت بھی درود لکھنا مستحب ہے، بلکہ جب بھی حضرت کو یاد کرے درود بھیجے۔

مبطلات نماز:

مسئلہ ۱۱۴۸۔ بارہ چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں ان کو مبطلات نماز کہتے ہیں:

۱۔ نماز کے درمیان اس کی شرطوں میں سے کوئی شرط فوت ہو جائے مثلاً دوران نماز معلوم ہو جائے کہ مکان غصبی ہے۔

۲۔ طہارت باطل ہو جائے:

نماز کے درمیان ایسا کام کرے جس سے طہارت وضو وغیرہ ٹوٹ جائے خواہ عمدہ ہو یا سہوا یا مجبورا، البتہ جو شخص پیشاب، پاخانہ کو نہیں روک سکتا اس کو وضو کے احکام میں بتائے ہوئے قاعدہ پر عمل کرنا چاہئے، اسی طرح اگر حالت نماز میں مستحاضہ عورت کو خون آجائے تو اگر وہ مستحاضہ کے لئے معین شدہ دستور پر عمل کرتی رہی ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۱۴۹۔ جو بے اختیار سو جائے، مثلاً سجدہ میں سو گیا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ سجدہ نماز میں تھا یا سجدہ شکر میں تو نماز کا اعادہ کرے، لیکن اگر نماز کا ختم ہونے کا علم رکھتا ہو لیکن شک کرے کہ نیند نماز کے دوران آئی تھی یا نماز کے بعد تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۰۔ جس کو معلوم ہے کہ اپنے اختیار سے سو گیا تھا لیکن یہ شک ہے کہ نماز کے بعد سویا تھا یا حالت نماز میں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۱۔ اگر حالت سجدہ میں نیند سے بیدار ہو اور شک کمرے کہ نماز کا یہ آخری سجدہ ہے یا سجدہ شکر ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

۳۔ ہاتھ باندھنا:

مسئلہ ۱۱۵۲۔ اگر کوئی شخص بعض اسلامی فرقوں کی طرح ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے، یہاں تک کہ اگر ادب کے قصد سے ہاتھوں کو باندھ یا سینہ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے تو چاہے اس کے مشابہ نہ بھی ہو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کا اعادہ کمرے، لیکن اگر بھولے سے ہو یا مجبوری سے ہو، یا کسی دوسرے کام کی وجہ سے ہو، مثلاً ہاتھ کھجانے کے لئے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۴۔ آئین کہنا:

حمد کے بعد آئین کہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، لیکن اگر اشتباہاً کہہ لیا ہو یا تقیہ کی وجہ سے ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۵۔ پشت بہ قبلہ ہونا:

اگر عمدایا بھولے سے پشت بہ قبلہ ہو جائے یا مکمل طور سے قبلہ کے داہنے یا بائیں طرف مڑ جائے خواہ عمدہ ہو یا بھولے سے اسی طرح اگر اتنا مڑ جائے کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ رو بہ قبلہ ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۳۔ اگر عمدایا سہواً سر کو پشت کسی جانب موڑ دے جس سے پشت کو دیکھ سکے تو نماز باطل ہے لیکن اگر سر کو تھوڑا سا موڑ لے جان بوجھ کر یا غلطی سے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

۶۔ بات کرنا:

اگر نماز میں عمدات کمرے چاہے ایک جملہ یا ایک کلمہ یہاں تک کہ کوئی کلمہ معنی دار زبان سے جاری کمرے خواہ ایک حرفی ہو یا اس سے زیادہ نماز کو باطل کر دیتی ہے اور اگر سہواً ہو نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۱۵۴۔ اگر ایسا لفظ کہے جس میں صرف ایک حرف ہو، مثلاً ”ق“ جس کے معنی عربی میں بچنے کے ہیں، اور اس میں معنی بھی ہوں اور وہ معنی کا قصد بھی کرے تو نماز باطل ہے اور اگر معنی کا قصد نہ کرے لیکن اس کی طرف متوجہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۵۵۔ کھانسنے، آہ کرنے اور چھینکنے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے چاہے یہ عمدہ ہو، لیکن ”آخ اور آہ“ اور اس کے مانند جس میں دو حرف ہوں ان کو اگر عمدہ کہا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۶۔ اگر کسی جملہ کو، مثلاً ”اللہ اکبر“ کو ذکر خدا کی نیت سے کہے اور کہتے وقت آواز بلند کر دے کہ جس سے دوسرے کو کچھ سمجھنا مقصود ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر کسی جملہ کو دوسرے کو کچھ سمجھانے کے لئے صرف کہہ دے نماز کو باطل کر دیتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۷۔ تلاوت قرآن، دعا نماز میں عربی زبان میں احتیاط واجب کی بنا پر جائز ہے سوائے وہ سورے جن میں سجدہ کی آیت ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۸۔ حمد و سورہ کی آیتوں، رکوع و سجود کے ذکر اور تسبیحات کے تکرار میں کوئی صرح نہیں ہے، لیکن وسوسہ کی وجہ سے ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۹۔ نمازی کو حالت نماز میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر دوسرا اس کو سلام کرے تو جواب دینا واجب ہے، لیکن اس طرح جواب دے کہ لفظ سلام کا پہلے ذکر ہو، مثلاً کہے ”السلام علیکم۔ یا۔ سلام علیکم“ اور ”علیکم السلام“ نہیں کہنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۱۶۰۔ نماز کے علاوہ بھی سلام کا جواب دینا فوراً واجب ہے اور اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے جواب سلام میں اتنا تاخیر کر دے کہ جب جواب دینا چاہے اس سلام کا جواب شمار نہ ہو تو اگر حالت نماز میں ہے تو جواب نہ دے اور اگر حالت نماز میں نہیں ہے تو جواب دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۱۔ واجب ہے کہ سلام کا جواب اس طرح دے کہ سلام کمرنے والا سن لے، لیکن اگر سلام کمرنے والا ابھرا ہے تو آواز کو بلند کرے یا اشارہ سے اس طرح جواب دے کہ وہ سنے یا جواب سلام کی طرف متوجہ ہو۔

مسئلہ ۱۱۷۲۔ سلام کا جواب، جواب کے ارادے سے دینا چاہئے نہ کہ بعض آیات قرآنی کی تلاوت یا دعا کی نیت سے۔

مسئلہ ۱۱۷۳۔ اگر عورت، نامحرم مرد حتیٰ کہ اچھا برا سمجھنے والا بچہ اگر نماز کو سلام کرے تو نمازی اس کا جواب دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دعا کی نیت سے جواب دے۔

مسئلہ ۱۱۷۴۔ اگر نمازی سلام کا جواب نہ دے تو گنہگار ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۵۔ اگر کوئی نمازی پر غلط سلام کمرے اس طرح کہ سلام ہی شمار نہ ہو تو اس کا جواب واجب نہیں ہے، اور اگر سلام شمار ہوتا ہو تو اس کا جواب دینا واجب ہے اور بہتر ہے دعا کی نیت سے جواب دے۔

مسئلہ ۱۱۷۶۔ اگر سوخی، مذاق، تفریح کے عنوان سے سلام کیا جائے اس کا جواب واجب نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ غیر مسلم کے سلام کے جواب میں صرف ”علیک“ کہے۔

مسئلہ ۱۱۶۷۔ اگر کوئی مجمع میں اگر سلام کمرے تو سب پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر ایک شخص بھی جواب دیدے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۸۔ اگر کوئی شخص چند آدمیوں پر سلام کمرے اور سلام کرنے والا جس شخص پر سلام کرنے کی نیت نہیں رکھتا اگر وہ جواب دیدے تو بھی ان آدمیوں پر جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۹۔ اگر چند آدمیوں کو سلام کمرے اور ان میں سے بعض نمازیں مشغول ہوں اور نماز پڑھنے والے کو شک ہو کہ سلام کرنے والے نے میرا بھی قصد کیا ہے کہ نہیں تو اس کو جواب نہیں دینا چاہئے، اسی طرح اگر اسے معلوم ہو کہ سلام کرنے والے نے میرا بھی قصد کیا ہے لیکن اگر دوسرے نے جواب دیدیا ہے تو پھر اس نمازی کو جواب نہیں دینا چاہئے، لیکن اس صورت میں کہ اگر دوسرے لوگ جواب نہ دیں تو نمازی کو جواب دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۱۷۰۔ سلام کرنا مستحب مؤکد ہے اور بہتر یہ ہے کہ سوا پر پیادہ کو، کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

مسئلہ ۱۱۷۱۔ اگر دو شخص ایک ساتھ ایک دوسرے کو سلام کریں تو احتیاط واجب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو جواب دیں۔
مسئلہ ۱۱۷۲۔ حالت نماز کے علاوہ مستحب ہے کہ سلام کا جواب سلام سے بہتر دیا جائے، مثلاً اگر کوئی کہے ”سلام علیکم“ تو جواب میں ”سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہے۔

۷۔ آواز سے ہنسنا:

ساتویں چیز سے جس نماز باطل ہو جاتی ہے وہ آواز کے ساتھ ہنسنا ہے (یعنی قہقہہ لگانا) خواہ وہ عمدہ ہو یا سہوا، لیکن سہو کی صورت میں اگر نماز کی صورت بگڑ جائے تو نماز باطل ہے، البتہ تبسم و مسکرا نے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۳۔ اگر قہقہہ کو روکنے کے لئے اپنے پر اس طرح جبر کرے کہ اس کی حالت متغیر ہو جائے رنگ سرخ ہو جائے، بدن ہلنے لگے اور اس طرح ہو کہ نماز گزرا کی حالت سے خارج ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۸۔ آواز سے رونا۔

دنیاوی کام کے لئے زور سے رونا نماز کو باطل کر دیتی ہے، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دنیاوی کام کے لئے بغیر آواز کے بھی گریہ نہ کرے، لیکن اگر رونا خوف خدا سے ہو اور آخرت کے لئے ہو نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ یہ بہترین عمل ہے۔

۹۔ صورت نماز کا ختم ہو جانا:

جن چیزوں سے نماز کی صورت ختم ہو جاتی ہے جیسے تالی بجانا، ناچنا اور اچھلنا وغیرہ ان سے نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ وہ چیزیں جان بوجھ کر بجالائی جائیں یا بھولے سے، لیکن جن چیزوں سے نماز کی صورت نہ بگڑتی ہو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے مثلاً ہاتھ سے اشارہ کرنا۔

مسئلہ ۱۱۷۴۔ اگر نماز میں اتنی دیر خاموش ہو جائے کہ نماز کی صورت باقی نہ رہے تو نماز باطل ہے۔
مسئلہ ۱۱۷۵۔ اگر نماز میں کوئی کام کرے یا تھوڑی دیر سکوت کرے پھر شک ہو جائے کہ اتنی دیر کی خاموشی نماز کو باطل کرتی ہے کہ نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۔ کھانا پینا:

اس طرح کھانا پینا جس سے نماز کی صورت ختم ہو جائے نماز کو باطل کر دیتا ہے حتیٰ اگر نماز کی صورت باقی رہے تو بھی احتیاط واجب کی بناء پر نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۱۱۷۶۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسے کھانے پینے سے پرہیز کرے جو موالات نماز کو ختم کر دیتے ہیں اگرچہ نماز کی صورت باقی رہے۔

مسئلہ ۱۱۷۷۔ اگر منہ میں کھانے کے کچھ ذرات رہ گئے ہوں اور نماز میں ان کو نگل لے تو نماز باطل نہیں ہوتی لیکن اگر قندیا چینی یا اس قسم کی کوئی چیز منہ میں رہ گئی ہو اور حالت نماز میں اہستہ آہستہ پانی ہو کہ اندر چلی جائے اور نماز کا مقصود بھی یہی ہو تو نماز میں اشکال ہے۔

۱۱۔ دو رکعتی اور تین رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک:

اگر دو رکعتی یا تین رکعتی نماز میں رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے یا چار رکعتی نماز میں پہلی اور دوسری رکعت کے بارے میں شک ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

۱۲۔ رکن کی کمی یا زیادتی کرنا:

اگر ارکان نمازیں سے کسی رکن میں کمی یا زیادتی کرے خواہ عمدہ ہو یا بھولے سے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے رکوع کی کمی یا زیادتی یا دونوں سجدوں کی کمی یا زیادتی ہاں اگر وہ چیزیں جو رکن نہیں ہیں تو اگر عمدہ کمی یا زیادتی کی ہو تب تو نماز باطل ہوگی۔
مسئلہ ۱۱۷۸۔ اگر نماز کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھتے میں کوئی ایسا کام جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے بجا لایا ہے یا نہیں تو پرواہ نہ کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

جو چیزیں نمازیں مکروہ ہیں:

مسئلہ ۱۱۷۹۔ حالت نمازیں داہنے بائیں دیکھنا مکروہ ہے، اسی طرح ڈاڑھی یا اپنے ہاتھوں سے کھیلنا، انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسانا، تھوکنا، قرآن یا کتاب یا انگوٹھی کی تحریر پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح حمد و سورہ و ذکر پڑھتے ہوئے کسی کی بات سننے کے لئے چپ ہو جانا، اور ہر وہ کم جو نماز کے خضوع و خشوع کو ختم کر دے مکروہ ہے۔
مسئلہ ۱۱۸۰۔ نیند کی حالت میں اور پیشاب، پاخانہ روک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح تنگ و چست لباس، موزہ پہننا مکروہ ہے، اور بھی مکروہات ہیں جو مفصل کتابوں میں درج ہیں۔

جہاں نماز کا توڑ ناجائز ہے:

مسئلہ ۱۱۸۱۔ واجب نماز کا اختیار توڑنا جائز نہیں ہے، البتہ مالی یا بدنی نقصان سے بچنے کے لئے نماز کو توڑ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۲۔ اگر نمازی کی جان یا ایسی شخص کی جان خطرے میں پڑ جائے جس کا بچانا واجب ہے اور نماز توڑے بغیر وہ ٹل نہ سکتا ہو تو نماز کا توڑ دینا جائز ہے اسی طرح جس مال کی حفاظت واجب ہے اس کے بچانے کے لئے بھی نماز توڑی جاسکتی ہے، لیکن ایک مختصر سے مال کے لئے جس کی کوئی اہمیت نہ ہو نماز کو توڑنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۳۔ اگر وسیع وقت میں نماز کے دوران قرض خواہ اپنا قرض مانگنے آجائے تو اگر حالت نمازیں ادا کر سکتا ہے ادا کر دے اور اگر نماز توڑنے کے بغیر ادا کرنا ممکن نہیں تو نماز توڑ دے اور قرض ادا کرے اور پھر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۸۴۔ اگر نماز پڑھتے میں پتہ چل جائے کہ مسجد نجس ہو گئی تو اگر وقت تنگ ہے تو نماز کو تمام کرے لیکن اگر وقت وسیع ہے اور مسجد کے پاک کرنے سے نماز پر اثر نہ پڑتا ہو تو مسجد کو پاک کرے لیکن اگر نماز پر اثر پڑتا ہو تو نماز کو توڑ دے اور مسجد کو پاک کرنے کے بعد نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۸۵۔ جن مقامات پر نماز کا توڑنا واجب ہے اگر نہ توڑے تو گنہگار ہے لیکن نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۸۶۔ اگر رکوع سے پہلے متوجہ ہو جائے کہ اذان و اقامت نہیں کہی ہے اور وقت وسیع ہے تو بہتر ہے کہ نماز کو توڑ کر اذان و اقامت کہہ کر دوبارہ نماز شروع کرے۔

شکیات نماز:

شکیات نماز کی ۲۳ قسمیں ہیں (جو حسب ذیل ہیں)

۱۔ جو شکوک نماز کو باطل کر دیتے ہیں وہ آٹھ ہیں۔ ۲۔ جن شکوک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے وہ چھ ہیں۔ ۳۔ جن شکوک کا تدارک ممکن ہے وہ نو ہیں:

۱۔ وہ شک جن کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے:

مسئلہ ۱۱۸۷۔ وہ آٹھ قسم کے شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے کہ:

۱۔ دو رکعتی نمازوں کی رکعتوں کے بارے میں شک ہو جیسے نماز صبح، نماز قصر لیکن اگر مستحبی نماز دو رکعت ہے یا نماز احتیاط تو اس میں رکعتوں میں شک ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ تین رکعتی نماز کی رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے جیسے مغرب۔

۳۔ چار رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک ہو جائے بشرطیکہ اس میں پہلی رکعت شک میں شامل ہو، مثلاً ایک رکعت پڑھی یا زیادہ۔

۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدہ کا ذکر ختم ہونے سے پہلے نماز میں شک کمرے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا زیادہ (اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے صحیح شکوک کی چوتھی صورت کا مطالعہ کیا جائے)۔

۵۔ دو اور پانچ یا اس سے زیادہ میں شک ہو۔

۶۔ تین یا چھ اس سے زیادہ میں شک ہو۔

۷۔ یہی نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں۔

۸۔ چار اور چھ یا اس سے زیادہ میں شک ہو خواہ دوسرا سجدہ مکمل کرنے سے پہلے ہو یا بعد میں لیکن اگر دوسرے سجدے کے

بعد چار اور چھ رکعتوں کے درمیان یا چار اور چھ سے زیادہ میں شک پیش آئے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ چار رکعتوں پر بناء رکھتے ہوئے نماز کو تمام کرے اور بعد میں دو سجدے سہو بجالائے اور اس کے بعد نماز کو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۸۸۔ باطل میں شکوک میں اگر کوئی صورت نماز پڑھتے ہوئے پیش آئے تو فوراً نماز کو نہیں توڑ سکتا بلکہ پہلے غور و فکر کرے

اگر کسی طرف ظن نہ قائم ہو شک ہی رہے تب نماز کو توڑے۔

۲۔ ناقابل اعتبار شکوک:

مسئلہ ۱۱۸۹۔ جن شکوک کی طرف توجہ نہیں دینی چاہئے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ محل گزرجانے کے بعد شک، مثلاً رکوع میں پہنچنے کے بعد شک ہو کہ حمد پڑھی یا نہیں۔

۲۔ سلام کے بعد شک

۳۔ وقت نماز گزرجانے کے بعد شک۔

۴۔ کثیر الشک، یعنی بہت زیادہ شک کرنے والے کا شک اگر وقت نماز میں ہو تو اپنے شک پر عمل کرے

اور نماز پڑھے اور اگر وقت سے خارج ہو تو شک کی اعتناء نہ کرے۔

۵۔ امام اور ماموم کا شک۔

۶۔ مستحبی نمازوں میں شک۔

پہلا شک، محل گزرجانے کے بعد شک:

مسئلہ ۱۱۹۰۔ اگر نماز میں شک کرے کہ افعال واجبہ میں سے کسی عمل کو انجام دیا ہے یا نہیں، مثلاً شک کرے کہ سورہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں تو اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول نہیں ہو تو پھر مشکوک کو بجالائے لیکن اگر بعد والے کام میں مشغول ہو چکا ہے تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۱۔ اگر حمد و سرودہ کی آیتوں میں شک ہو جائے کہ پہلی آیت پڑھی یا نہیں یا کسی کلمہ میں شروع کرنے کے بعد شک ہو جائے کہ اس سے پہلے والا کلمہ پڑھا کہ نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۲۔ اگر رکوع یا سجود کر لینے کے بعد شک کرے کہ واجبات کو ادا کیا ہے کہ نہیں، مثلاً ذکر پڑھایا نہیں بدن کا سکون تھا یا نہیں، تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۳۔ سجدہ میں جاتے ہوئے اگر شک کرے کہ رکوع بجالایا یا نہیں، یا قیام متصل بہ رکوع بجالایا یا نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۴۔ اگر اٹھتے وقت شک ہو کہ تشهد بجالایا کہ نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے، لیکن اٹھتے وقت اگر شک کرے کہ سجدہ بجالایا کہ نہیں تو پلٹ کر سجدہ بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۹۵۔ بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والا اگر حمد یا تسبیحات پڑھتے ہوئے شک کرے کہ سجدہ یا تشهد بجالایا کہ نہیں تو پرواہ نہ کرے، لیکن اگر حمد و تسبیحات شروع کرنے سے پہلے شک ہو جائے تو بجالانا چاہئے۔

مسئلہ ۱۱۹۶۔ اگر ارکان نمازیں سے کسی کے متعلق شک ہو کہ اسے بجالایا ہے کہ نہیں تو اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول نہیں ہو تو اس کو بجالائے اور اگر اس کے بعد یاد آئے کہ اس رکن کو تو بجالا چکا ہے تو چونکہ رکن زیادہ ہو گیا ہے نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۹۷۔ اگر شک کمرے کہ وہ عمل جو رکن نہیں ہے بجالایا ہے کہ نہیں تو اگر بعد والے عمل میں مشغول نہیں ہو تو اس کو بجالائے مثلاً سورہ پڑھنے سے پہلے شک کمرے کہ الحمد پڑھا ہے کہ نہیں تو الحمد کو پڑھے اور اگر انجام دینے کے بعد یاد آئے کہ اس عمل کو بجالا چکا تھا تو نماز صحیح ہے کیونکہ رکن زیادہ نہیں ہوا ہے۔

مسئلہ ۱۱۹۸۔ اگر کسی رکن کے متعلق شک ہو کہ اس کو بجالایا ہے کہ نہیں، مثلاً تشهد پڑھتے ہوئے شک کمرے کہ دو سجدے بجالایا تھا یا نہیں اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر بعد میں یاد آئے کہ اس رکن کو بجالایا تو چنانچہ بعد والے رکن میں داخل نہیں ہوا ہے تو اس کو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہے تو اس کی نماز باطل ہوا ہے، مثلاً اگر بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آجائے کہ دو سجدے نہیں کئے تو انہیں بجالائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد اسے یاد آجائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۹۹۔ اگر کسی غیر رکنی عمل کے بجالانے میں شک کمرے تو اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول ہو گیا تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے، مثلاً سورہ پڑھتے ہوئے شک کمرے کہ الحمد پڑھی ہے کہ نہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر بعد میں یاد آجائے کہ اسے بجانہیں لایا تھا تو اگر بعد والے رکن کو شروع نہیں کر چکا تو اسے بجالائے اور اگر بعد والے رکن کو شروع کر چکا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے، لہذا اگر قنوت میں یاد آجائے کہ سورہ الحمد نہیں پڑھی تو اس کو پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے اور الحمد ترک کرنے کے لئے دو سجدے سہو بجالائے، اور اگر ترک شدہ واجب، تشهد یا سجدہ ہو تو ان کی قضا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۰۔ اگر شک ہو کہ نماز کے سلام کو بجالایا کہ نہیں یا شک ہو کہ صحیح کہا تھا کہ نہیں تو اگر دوسری نمازیں مشغول ہو گیا ہے یا کسی ایسی کام میں مصروف ہے کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور حالت نماز سے باہر چکا ہے تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر ان باتوں سے پہلے ہے تو پلٹ کر سلام کہہ لینا ضروری ہے، لیکن اگر سلام کے صحیح کہنے میں شک کمرے تو بہر صورت اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اگرچہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہوا ہو یا نہ۔

دوسرا: سلام کے بعد شک:

مسئلہ ۱۲۰۱۔ نماز کا سلام تمام کرنے کے بعد اگر شک ہو کہ اس کی نماز صحیح تھی کہ نہیں، مثلاً شک ہو کہ رکوع ادا کیا ہے یا نہیں یا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کمرے کہ چار رکعت پڑھی یا پانچ تو وہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے، لیکن اگر اس کے شک کی دونوں پہلو ایسی ہوں کہ ہر ایک سے نماز باطل ہوتی ہو، مثلاً چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کمرے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا پانچ رکعت تو اس کی نماز باطل ہے۔

تیسرا: وقت کے بعد شک:

مسئلہ ۱۲۰۲۔ وقت نماز گزر جانے کے بعد اگر شک ہو کہ نماز پڑھی تھی یا نہیں حتیٰ کہ اگر گمان بھی ہو کہ نہیں پڑھی تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے، لیکن اگر ابھی نماز کا وقت باقی ہو اور شک ہو جائے تو نماز پڑھ لے بلکہ اگر گمان بھی ہو کہ نماز پڑھی لی ہے جب بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۰۳۔ وقت نماز گزر جانے کے بعد اگر شک کرے کہ نماز صحیح پڑھی ہے کہ نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے۔
مسئلہ ۱۲۰۴۔ ظہر و عصر کی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد معلوم ہو کہ صرف چار رکعت پڑھی ہے مگر یہ نہ معلوم ہو کہ ظہر کی نیت سے پڑھی تھی یا عصر کی نیت سے؟ تو مافی الذمہ (یعنی وہ نماز جو اس پر واجب ہے) کی نیت سے چار رکعت قضا نماز پڑھے۔
مسئلہ ۱۲۰۵۔ اگر مغرب و عشاء کا وقت گزر جانے کے بعد پتہ چلے کہ دونوں میں سے کوئی ایک ہی نماز پڑھی ہے، لیکن معلوم نہیں وہ مغرب کی تھی یا عشاء کی؟ تو مغرب کی اور عشاء کی بھی قضا کرے۔

چوتھا: کثیر الشک (جس کو زیادہ شک ہوتا ہو)

مسئلہ ۱۲۰۶۔ اگر کسی ایک نماز میں تین مرتبہ شک ہو یا تین نمازوں میں پے درپے شک ہو تو وہ کثیر الشک ہے، مثلاً صبح، ظہر و عصر کی نمازوں میں شک کرے تو اگر زیادہ شک کرنے کا منشاء غیظ و غضب یا خوف، حواس کی پریشانی نہ ہو تو وہ اس شک کی پرواہ نہ کرے۔
مسئلہ ۱۲۰۷۔ کثیر الشک اگر کسی چیز کے بجالانے میں شک کرے چنانچہ اس چیز کو بجالانا نماز کو باطل کرتا تو بنا رکھے کہ بجالایا ہے، مثلاً اگر شک ہو کہ رکوع کیا ہے کہ نہیں تو رکوع کرنے پر بنا رکھتا ہے اور اگر اس چیز کو بجالانا نماز کو باطل نہیں کرتا تو بنا رکھے کہ بجانا نہیں لایا ہے، مثلاً اگر شک کرے کہ ایک رکوع بجالایا یا دو رکوع تو بناء اس پر رکھے کہ ایک ہی بجالایا ہے کیونکہ رکوع کی زیادتی نماز کو باطل کر دیتی ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۸۔ اگر کسی کو مخصوص جگہ پر زیادہ شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کرے، لیکن دوسرے مقامات پر جو شک ہوں ان پر شک کے دستور کے مطابق عمل کرے، مثلاً کسی کو زیادہ شک اس بات میں ہو کہ سجدہ کیا ہے یا نہیں، اگر اسے رکوع کرنے میں شک ہو تو ضروری ہے شک کے حکم پر عمل کرے، یعنی اگر ابھی کھڑا ہے تو رکوع کرے اور اگر سجدہ میں چلا گیا تو شک کی پرواہ نہ کرے۔
مسئلہ ۱۲۰۹۔ اگر کسی کو صرف معین نماز (مثلاً نماز ظہر) میں شک ہو تا ہے تو اس میں شک کی پرواہ نہ کرے، باقی نمازوں میں شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۰۔ اگر کسی کو کسی خاص جگہ زیادہ شک ہوتا ہے (مثلاً جس وقت لوگوں کے درمیان نماز پڑھے) تو صرف اسی جگہ پر اپنی شک کی پرواہ نہ کرے، باقی جگہوں میں شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۱۔ اگر کسی کو شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہو گیا ہے کہ نہیں تو یہ سمجھے کہ نہیں ہوا ہے، اسی طرح اگر کوئی کثیر الشک تھا تو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ اب اپنی عام حالت پر واپس آگیا ہے اس وقت تک اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۲۔ جس کو زیادہ شک ہوتا ہو اگر کسی رکن (مثلاً رکوع) کے بجالانے میں اس کو شک ہو کہ بجالایا کہ نہیں؟ اور وہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور بعد میں یاد آئے کہ نہیں بجالایا تو اگر بعد والے رکن میں داخل نہیں ہوا تب تو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں داخل ہو گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۳۔ جس کو زیادہ شک ہوتا ہو اگر کسی چیز جو رکن نہیں ہے اس کو شک ہو کہ بجالایا کہ نہیں؟ اور وہ اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور بعد میں یاد آئے کہ انہیں بجالایا تھا تو اگر بجالانے کے محل سے نہیں گزرا تو اسے بجالائے اور اگر اس کے محل سے گزر چکا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے، مثلاً شک کرے کہ سورہ حمد پڑھی ہے یا نہیں اور اس کی پرواہ نہیں کی تو اگر قنوت میں یاد آجائے کہ سورہ حمد نہیں پڑھی تو اسے پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

پانچویں: امام و ماموم کا شک:

اگر امام جماعت نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے، مثلاً انہیں جانتا ہو کہ تین رکعت پڑھی یا چار رکعت پڑھی، اور ماموم کو یاد ہو کہ چار رکعت پڑھی ہے تو کسی طرح امام کو سمجھا دے اور امام کو چاہئے کہ اس کے مطابق عمل کرے اور نماز احتیاط پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے، اس کے برعکس اگر امام کو معلوم ہو کہ کتنی رکعت پڑھی لیکن ماموم کو شک ہو تو ماموم کو چاہئے کہ امام کی پیروی کرے اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

چھٹا: مستحبی نمازوں میں شک:

مسئلہ ۱۲۱۵۔ اگر مستحبی نمازوں کی رکعتوں میں شک ہو تو اختیار ہے کہ چاہے کم پر بناء رکھے یا زیادہ پر البتہ اگر زیادہ پر بناء رکھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو کم پر بناء رکھے، مثلاً اگر ایک و دو میں شک ہو تو اختیار ہے ایک پر بناء رکھے یا دو پر لیکن اگر دو یا تین میں شک ہو تو پھر دو ہی پر بناء رکھنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۱۶۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ رکن کی کمی نافلہ کو باطل کر دیتی ہے لیکن رکن میں زیادتی نافلہ کو باطل نہیں کرتی، تو اگر نافلہ کے کسی عمل کو بھول جائے اور اس وقت یاد آئے جب بعد والے رکن میں داخل ہو چکا ہے تو اس کام کو بجالائے اور پھر اس رکن

کو ادا کرے، مثلاً اگر رکوع کی حالت میں اسے یاد آئے کہ سورہ نہیں پڑھا تو وہ پلٹ آئے اور سورہ کو پڑھے اور پھر دوبارہ رکوع میں جائے۔

مسئلہ ۱۲۱۷۔ اگر نافلہ کے کسی عمل میں شک کمرے چاہے وہ رکن ہو یا غیر رکن تو اگر اس کا محل نہیں گزرا تو اسے بجالائے اور اگر اس کا محل گزر چکا ہے تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۸۔ نماز مستحبی میں اپنے ظن و گمان چر اس وقت تک عمل کمرے جب تک نماز کے باطل ہونے کا سبب نہ ہو، مثلاً اگر گمان ہے کہ دو رکعت ہے تو اسی پر بناء رکھے اور اگر گمان ہے ایک رکعت تو ضروری ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۱۹۔ اگر کوئی ایسا کام کمرے جس سے واجب نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو تو اس کام کے کمرے پر مستحبی نماز میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، اسی طرح مستحبی نماز میں بھولے ہوئے سجدہ و تشهد کی قضا نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۰۔ اگر شک کمرے کہ مستحب نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اگر نماز جعفر طیار کی طرح اس کے لئے کوئی معین وقت نہ ہو تو بنا رکھے کہ میں نے نہیں پڑھی اور اسی طرح اگر وقت معین ہو لیکن وقت گزر جانے سے پہلے یہ شک کمرے جیسے نوافل یومیہ، لیکن اگر وقت معین گزر جانے کے بعد شک کمرے کہ نماز پڑھی ہے کہ نہیں تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

۳۔ صحیح شکوک:

مسئلہ ۱۲۲۱۔ نو صورتیں ایسی ہیں کہ اگر چار رکعتی نمازوں کی رکعتوں میں شک ہو پہلے تھوڑی سی فکر کرنی چاہئے اگر کسی طرف کا یقین یا گمان حاصل ہو تو اسی طرف کو لے لے اور نماز کو تمام کمرے ورنہ ان دستوروں کے مطابق عمل کمرے جو بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو تیسری مان کر ایک رکعت اور پڑھ کر نماز تمام کرے اور نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر (جس طرح بیان کیا جائے گا) پڑھے یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۲۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا چوتھی تو چار مان کر نماز تمام کمرے اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

۳۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری یا چوتھی ہے تو چوتھی سمجھ کر نماز تمام کمرے نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے لیکن اگر پہلے سجدہ کے بعد یا دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے ایسے شک پیش آئے تو اس کے لئے جائز ہے کہ نماز کو ختم کر دے اور دوبارہ پڑھے۔

۴۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ یہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں تو چوتھی مان کر نماز تمام کرے اور نماز کے بعد دوسرے سجدہ سہو بجالائے، لیکن اگر پہلے سجدہ کے بعد دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یہ شک پیش آئے تو احتیاط واجب ہے کہ جو دستور بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے اور نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

۵۔ جہاں بھی تین و چار میں شک ہو، چار فرض کمرے نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۶۔ قیام کی حالت میں شک ہو جائے کہ یہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سلام نماز بجالائے، اس کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۷۔ قیام کی حالت میں شک ہو جائے کہ یہ تیسری رکعت ہے یا یہ کہ پانچویں تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سلام نماز بجالائے اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

۸۔ قیام کی حالت میں شک ہو جائے کہ یہ تیسری ہے یا چوتھی ہے یا پانچویں ہے تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سلام نماز بجالائے، اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے اور دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے۔

۹۔ قیام کی حالت میں شک ہو جائے کہ پانچویں رکعت ہے یا چھٹی تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سلام نماز بجالائے اور دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۲۲۔ اگر کسی کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک درپیش ہو تو وہ نماز کو توڑ نہیں سکتا اور اگر نماز توڑ دی تو گنہگار ہوگا لہذا اگر کوئی ایسا کام کئے بغیر جو کہ نماز کو باطل کر دیتا ہے (مثلاً قبلہ سے منہ پھیر لینا) نئے سرے سے نماز شروع کر دے تو دوسرے نماز بھی باطل ہوگی اور اگر کوئی ایسا کام کرنے کے بعد دوسری نماز میں مشغول ہو تو پھر اس کی دوسری نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۲۳۔ اگر کوئی ایسا شک پیدا ہو جائے جس کے لئے نماز احتیاط واجب ہوتی ہے چنانچہ کسی شخص نے نماز تمام کرنے کے بعد نماز احتیاط پڑھے بغیر نئے سرے سے نماز پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ اب اگر اس نے کوئی ایسا کام کرنے کے بغیر نماز نئے سرے سے پڑھی جس کام سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کی دوسری نماز بھی باطل ہوگی اور اگر کوئی ایسا کام انجام دینے کے بعد نماز شروع کی ہے تو دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۴۔ اگر کسی کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک درپیش ہو فوراً انسان غور و فکر کرے لیکن اگر وہ چیزیں کہ جن کے ذریعہ سے یقین یا ایک طرف کا گمان حاصل ہونا ممکن ہے اسے پیش نہ آئیں اور اس کا شک دور نہ ہو تو اگر تھوڑی دیر اور فکر کر لے تو کوئی اشکال نہیں، مثلاً سجدہ میں شک کرے تو سجدہ کے بعد تک غور و فکر میں تاخیر کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۵۔ اگر شروع میں کسی ایک طرف گمان ہو گیا اور شک کی حالت پیدا ہو گئی تو شک کے دستور پر عمل کرے اور اس کے برعکس اگر پہلے شک کی صورت پیدا ہو اور بعد میں کسی ایک طرف کا گمان ہو جائے تو گمان کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۲۶۔ جس کو یہ نہ معلوم ہو کہ جو حالت پیدا ہوئی ہے وہ ”شک“ ہے یا ”ظن“ تو ضروری ہے احتیاط پر عمل کرے اور ہر ایسے مقام پر احتیاط کے مخصوص طریقے ہیں جو مفصل کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

مسئلہ ۱۲۲۷۔ اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ اثنائے نماز میں حالت تردید رکھتا تھا، مثلاً دو یا تین رکعتیں پڑھیں ہیں اور تین پر بناء رکھی، لیکن معلوم نہیں کہ اس کا تین رکعت پر بناء رکھنا، تیسری رکعت کا گمان ہو جانے کی وجہ سے تھا یا دونوں طرف کے مساوی ہونے کی وجہ سے تھا تو احتیاط واجب ہے کہ نماز احتیاط پڑھ لے۔

مسئلہ ۱۲۲۸۔ تشہد پڑھتے ہوئے یا بعد والی رکعت میں داخل ہونے کے بعد شک ہو کہ دونوں سجدوں کو بجالایا ہے کہ نہیں؟ اور اسی وقت ایک ایسا شک ہو جائے جو دونوں سجدوں کے تمام کرنے کے بعد ہوتا ہے تو نماز صحیح رہتی (مثلاً دوسری یا تیسری رکعت کا شک ہو جائے) تو بنا رکھے کہ سجدوں کو بجالایا ہے اور شک کے قاعدہ پر عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۹۔ اگر تشہد میں مشغول ہونے سے قبل یا اٹھنے سے پہلے ان رکعات میں جن میں تشہد نہیں ہے، شک ہو کہ دونوں سجدے بجالایا ہے یا نہیں اور ایسے موقع پر ایک اور شک جو دونوں سجدوں کے پورا کرنے کے بعد صحیح ہوتا ہے پیدا ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۳۰۔ اگر قیام کی حالت میں تین اور چار یا تین اور پانچ رکعت میں شک کرے اور اسے یاد آئے کہ دو سجدے اس سے پہلی والی رکعت کے بجائے نہیں لایا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۳۱۔ اگر نمازی کا پہلا شک دور ہو جائے تو دوسرے شک کے مطابق عمل کرے، مثلاً پہلے شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اس کے بعد یقین ہو گیا کہ تین رکعت پڑھ چکا ہے اور شک ہو گیا کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو تیسری اور چوتھی رکعت کے شک کے قاعدہ پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۳۲۔ اگر نمازی کو یہ معلوم ہے کہ نماز کے وسط میں شک ہوا تھا لیکن یہ نہیں معلوم کہ دو اور تین میں شک ہوا تھا یا تین اور چار میں تو احتیاط واجب ہے کہ دونوں کے دستور پر عمل کرے اور نماز کا بھی اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۳۳۔ اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ حالت نماز میں ایک شک پیش آیا ہے، لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ باطل شک تھا یا صحیح شک اور اگر صحیح شک تھا تو کونسا قسم ہے تو احتیاط واجب ہے کہ جن صحیح شکوک کا احتمال ہے ان کے دستور کے مطابق عمل کرے اور پھر نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۴۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو اگر ایسا شک ہو جائے جس کے لئے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے یا دو رکعت بیٹھ کر تو ایک رکعت نماز بیٹھ کر پڑھے یا ایسا شک ہو جائے کہ جس کے لئے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے تو وہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۵۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا اگر نماز احتیاط پڑھتے وقت قیام سے عاجز ہو جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی طرح نماز احتیاط پڑھے جس کا حکم اس سے پہلے والے مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳۶۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اگر نماز احتیاط پڑھتے وقت کھڑے ہونے کی طاقت پیدا ہو جائے تو اس کو اس شخص کے وظیفہ پر عمل کرنا چاہئے جو کھڑے ہو کر نماز احتیاط پڑھتا ہے۔

نماز احتیاط کا طریقہ:

مسئلہ ۱۲۳۷۔ رکعتوں میں شک کی وجہ سے جو نماز احتیاط پڑھی جاتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے سلام کے بعد فوراً احتیاط کی نیت کر کے ”اللہ اکبر“ کہے اور صرف حمد پڑھے (دوسرا سورہ نہ پڑھے) اور پھر عام نمازوں کی طرح رکوع دونوں سجدے بجا لائے اور اگر نماز احتیاط ایک رکعت ہے تو دونوں سجدوں کے بعد تشہد و سلام پڑھ کر ختم کرے اور اگر دو رکعت ہے تو دونوں سجدوں کے بعد پہلی رکعت کی طرح ایک رکعت اور پڑھے اور تشہد کے بعد سلام پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۸۔ نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہے اور اس کو آہستہ پڑھنا ضروری ہے اور نیت بھی زبان پر نہ لائیں حتیٰ کہ ”بسم اللہ“ کو بھی بناء براحتیاط واجب آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۹۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے یاد آجائے کہ میں نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے تو پھر نماز احتیاط کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر نماز احتیاط پڑھتے ہوئے یاد آئے تو اس کو اختیار ہے جی چاہے نماز احتیاط کو توڑ دے، جی چاہے تو مکمل کر لے۔

مسئلہ ۱۲۴۰۔ اگر نماز احتیاط شروع کرنے سے پہلے یاد آجائے کہ نماز کی رکعتیں کم تھیں اور ابھی ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے نماز باطل ہوتی ہو جاتی ہے تو جتنی مقدار کم ہے اس کو پورا کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے احتیاط دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر کوئی ایسا کام کر چکا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۱۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے کے بعد یاد آجائے کہ نماز کی کسی بالکل نماز احتیاط کے برابر تھی (مثلاً تین و چار میں شک کی وجہ سے ایک رکعت نماز احتیاط پڑھی ہو اور نماز احتیاط کے بعد یاد آئے کہ میری اصلی نماز تین رکعت تھی) تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۲۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے کے بعد یاد آجائے کہ کسی نماز احتیاط نماز سے کم تھی، مثلاً دو اور چار کے شک میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھی، بعد میں یاد آئے کہ نماز تین رکعت پڑھی تھی تو بناء بر احتیاط واجب بلا فاصلہ نماز کی کمی کو پورا کرے اور اگر ابھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اصل نماز کا اعادہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۳۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے کے بعد یاد آجائے کہ نماز کی کسی نماز احتیاط سے زیادہ تھی اور اس نے نماز احتیاط کے بعد کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کمی کو پورا کرے اور اصل نماز کا بھی اعادہ کرے اور اگر کوئی ایسا کام کر چکا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۴۔ اگر دو تین اور چار میں شک کمرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ نماز دو رکعت پڑھی تھی تو ضروری نہیں ہے کہ دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۴۵۔ اگر تین اور چار کے درمیان شک کمرے اور دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھتے وقت یاد آئے کہ نماز تین ہی رکعت پڑھی تھی تو نماز احتیاط تمام کرے اور اس کی نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۴۶۔ اگر دو تین اور چار میں شک کمرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھتے دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ نماز تین رکعت پڑھی تھی تو بیٹھ جائے اور نماز احتیاط کو ایک رکعت پر ختم کمرے اور احتیاط واجب کی بناء پر دوبارہ نماز بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۴۷۔ اگر نماز احتیاط کی حالت میں اسے پتہ چلے کہ نماز کی کسی نماز احتیاط سے کم یا زیادہ تھی تو اگر نماز احتیاط کو اس نماز کی کمی کے مطابق پورا نہ کر سکے تو نماز احتیاط کو چھوڑ دے اور نماز کی کمی پورا کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ بھی پڑھے مثلاً تین اور چار والے شک میں جب دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھ رہا ہے اسے یاد آئے کہ نماز دو رکعت پڑھی تھی تو چونکہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز کو دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھی جانے والی نماز کے برابر حساب نہیں کر سکتا ہے، لہذا بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز احتیاط کو چھوڑ دے اور دو رکعت نماز کی کمی کو پورا کرے اور احتیاط نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۴۸۔ اگر شک کمرے کہ نماز احتیاط کو بجالایا ہوں کہ نہیں تو اگر وقت گز گیا ہے تو شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر وقت باقی ہے اور ایسا کام بھی نہیں کیا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو نماز احتیاط پڑھے لیکن اگر کسی اور کام میں مشغول ہو چکا ہے یا ایسا کام جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے کر لیا ہو یا نماز اور شک کے درمیان کافی وقت گزر چکا ہے تو احتیاط نماز احتیاط کو بجالائے اور دوبارہ نماز بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۴۹۔ اگر نماز احتیاط میں کسی رکن کو زیادہ کرے یا مثلاً ایک رکعت کی جگہ دو رکعت پڑھے تو نماز احتیاط باطل ہو جائے گی اور بعید نہیں ہے کہ ایسی حالت میں فقط اصل نماز کا اعادہ کرنے پر اکتفاء کرے۔

مسئلہ ۱۲۵۰۔ نماز احتیاط پڑھتے ہوئے اگر اس کے کسی عمل میں شک کمرے تو اگر محل نہیں گزرا تو اسے بجالائے اور اگر محل گزر چکا ہے تو شک کمرے کے الحمد پڑھی ہے کہ نہیں تو اگر رکوع سے پہلے ہو حمد کو پڑھ لے اور اگر رکوع میں ہو تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۵۱۔ اگر نماز احتیاط کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو زیادہ پر بناء رکھے لیکن اگر زیادتی نماز کے کمرے باطل ہونے کے سبب ہو تو نماز کو اعادہ کرے اور نماز احتیاط پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۵۲۔ بھولے سے نماز احتیاط میں اگر اجزاء غیر رکنی کی کمی یا زیادتی ہو جائے تو اس کے لئے سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۵۳۔ اگر نماز احتیاط میں سلام کے بعد شک کمرے کہ کسی اجزاء یا شرط کو بجالایا ہے کہ نہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۵۴۔ اگر نماز احتیاط میں تشہید یا سجدہ کو بھول جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ سلام کے بعد اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۵۵۔ اگر سجدہ یا تشہد کی قضا، یا سجدہ سہو نمازی پر واجب ہو اور عین اسی وقت نماز احتیاط بھی اس پر واجب ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ پہلے نماز احتیاط پڑھ لے۔

مسئلہ ۱۲۵۶۔ نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان کا حکم یقین کے حکم کی طرح ہے، مثلاً اگر چار رکعتی نماز میں گمان کمرے کہ چار رکعت پڑھی ہیں تو اسے نماز احتیاط پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر گمان رکعتوں میں نہ ہو (افعال کے بارے میں ہو) تو ضروری ہے کہ احتیاط پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۵۷۔ روزانہ کی پنجگانہ نمازوں کے لئے ”شک، سہو، ظن“ کے جو احکام بیان کئے گئے ہیں وہ تمام دیگر واجب نمازوں میں بھی موجود ہیں، مثلاً اگر نماز آیات میں شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا دو رکعت؟ چونکہ اس کا شک دو رکعتی نماز میں ہے اس لئے نماز باطل ہے۔

سجدہ سہو

مسئلہ ۱۲۵۸۔ سلام نماز کے بعد تین چیزوں کے لئے دو سجدے سہو بجالانا چاہئے (بیان کئے جانے والے قاعدہ کے مطابق):

۱۔ نماز کی حالت میں سہو اکلام کرے ۲۔ بھولے ہوئے سجدہ کے لئے

۳۔ دوسرے سجدے کے بعد شک ہو جائے کہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں۔

اور دو چیزوں کے لئے احتیاط واجب کی بناء پر سجدے سہو بجالانا چاہئے۔

۱۔ بے جا سلام کے لئے، مثلاً پہلی رکعت میں سلام دینا۔ ۲۔ بھولے ہوئے تشہد کے لینے۔

مسئلہ ۱۲۵۹۔ اگر انسان بھولے سے یہ خیال کرتے ہوئے کہ نماز ختم ہو گئی ہے گفتگو کرنے سے دو سجدہ سہو واجب ہے۔
 مسئلہ ۱۲۶۰۔ وہ صرف جو آہ کھینچنے اور کھانسنے سے پیدا ہوں ان کے لئے سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر مثلاً بھولے سے آخ یا آہ کہے تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۲۶۱۔ اگر کسی چیز کو غلط پڑھ کر دوبارہ صحیح پڑھے تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔
 مسئلہ ۱۲۶۲۔ اگر نمازیں چند کلمے یا چند جملے اس طرح کہے کہ نماز گزار کی صورت سے خارج نہ ہو اور وہ سب ایک ہی شمار کئے جائیں تو سب کے لئے دو سجدہ سہو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۳۔ اگر بھولے سے تسبیحات اربعہ نہ کہے یا تین مرتبہ سے کم یا زیادہ کہے تو احتیاط مستحب ہے کہ نماز کے بعد دو سجدے سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۶۴۔ اگر ایسی جگہ جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے بھول کر کہے ”السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین“ یا کہے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ تو دو سجدہ سہو کر لے اور اگر غلطی سے ان دو سلاموں کا کچھ حصہ کہے یا غلطی سے کہے ”السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دو سجدے سہو کے بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۶۵۔ اگر ایسی جگہ پر جہاں سلام نہ کہنا چاہئے اشتباہاتینوں سلام کہہ دے تو سب کے لئے دو سجدہ سہو کافی ہیں، لیکن احتیاط یہ ہے کہ چند بار سجدہ سہو بجالائے، ایک سجدہ سہو ان سب کے لئے اور پھر دو سجدے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ بجالائے۔
 مسئلہ ۱۲۶۶۔ اگر ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آئے تو پلٹ کر بجالائے اور جن چیزوں کو زیادہ بجالایا ان کے لئے سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۲۶۷۔ اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ ایک سجدہ یا تشہد گزشتہ رکعت سے بھول گیا ہے تو نماز کے سلام کے بعد سجدہ یا تشہد کی قضا کرے اور بعد میں دو سجدے سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۶۸۔ اگر واجب سجدہ سہو کو عمد نماز کے سلام کے بعد بجانہ لائے تو گناہ کا رہے جتنی بھی جلدی ہو سکے بجالائے اور اگر بھول کر بجالائے تو جب بھی یاد آئے فوراً بجالائے اور ضروری نہیں کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۶۹۔ اگر یہ شک ہو کہ کوئی ایسا کام انجام دیا ہے کہ جس سے سجدہ سہو واجب ہو جائے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۷۰۔ اگر شک ہو کہ اس پر دو سجدہ سہو واجب ہوئے ہیں یا چار تو صرف دو سجدہ سہو کا بجالانا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۷۱۔ اگر معلوم ہو کہ دو سجدے سہو میں سے ایک کو بجانہ لایا تو دو سجدے سہو بجالائے اور اگر معلوم ہو کہ بھولے سے تین سجدے سہو بجالایا تو دوبارہ دو سجدے سہو بجالائے۔

سجدہ سہو کا طریقہ:

مسئلہ ۱۲۷۲۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے بعد بلا فاصلہ سجدہ سہو کی نیت کر کے سجدہ میں چلا جائے اور کہے ”بسم اللہ وبالحمد والصلی علی محمد وآلہ“ یا کہے ”بسم اللہ وبالحمد والصلی علی محمد وآلہ محمد“ لیکن بہتر ہے کہ کہے ”بسم اللہ وبالحمد والصلی علی محمد وآلہ محمد“ اور یہ احتیاط کے مطابق ہے اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور دوبارہ سجدہ میں جا کر وہی ذکر پڑھے اور سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور تشهد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

بھولے ہوئے تشهد و سجدہ کی قضا:

مسئلہ ۱۲۷۳۔ بھولے ہوئے تشهد یا سجدہ کی قضائیں نماز کی تمام شرائط (مثلاً طہارت، قبلہ دوسری شرطیں) لازم ہیں اور بلا فاصلہ نماز کے فوراً بعد بجالائی چاہئے۔

مسئلہ ۱۲۷۴۔ اگر کئی سجدے یا تشهد بھول جائے، مثلاً پہلی رکعت میں ایک سجدہ اور دوسری رکعت میں بھی ایک سجدہ بھول جائے تو نماز کے بعد دونوں سجدوں کی قضا سجدہ سہو کے ساتھ بجالائے اور یہ ضروری نہیں کہ معین کرے کہ پہلے سجدہ کی قضا ہے یا دوسری۔

مسئلہ ۱۲۷۵۔ اگر ایک سجدہ و تشهد کو بھول جائے تو احتیاط واجب ہے کہ جس کو پہلے بھولا ہو اس کی قضا بھی پہلے کرے اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون سا بھولا ہے تو احتیاطاً ایک سجدہ اس کے بعد ایک تشهد پھر ایک سجدہ کی قضا کرے تاکہ یقین ہو جائے کہ جس ترتیب سے بھولا ہے اسی ترتیب سے قضا بجالایا۔

مسئلہ ۱۲۷۶۔ اگر اس خیال سے کہ پہلے سجدہ بھولا تھا پہلے اس کی قضا بجالائے اور تشهد پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ پہلے تشهد بھولا تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ سجدہ کی قضا کرے اور اسی طرح اگر تشهد کو اس خیال سے پہلے بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۷۷۔ اگر نماز کے بعد کوئی ایسا کام کر ڈالے جس سے صورت نماز ختم ہو جائے یا نماز باطل ہو جائے (مثلاً پشت بہ قبلہ ہو جائے) تو سجدہ و تشهد کی قضا کرنا ضروری ہے اور بنا بر احتیاط واجب نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۷۸۔ اگر سلام نماز کے بعد یاد آئے کہ آخر رکعت کا ایک سجدہ بھول گیا ہے تو بھولے ہوئے سجدہ کی قضا بجالائے اور پھر دو سجدے سہو بجالائے، خواہ ایسا کام جس سے صورت نماز ختم ہو جاتی ہے کیا ہو یا نہیں، اور اگر آخری رکعت کے تشهد کو بھول گیا ہو تو بھولے ہوئے تشهد کی قضا بجالائے اور اس کے بعد سجدے سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۷۹۔ اگر سلام نماز اور قضائے سجدہ یا تشہد کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو، مثلاً (بھول کر بات کرے) تو ضروری ہے کہ سجدہ یا تشہد کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۸۰۔ اگر معلوم ہو کہ سجدہ یا تشہد کو بھولا ہے مگر کس کو بھولا ہے یہ یاد نہیں تو دونوں کی قضا کرے اور جس کو جی چاہے پہلے بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۸۱۔ اگر شک ہو کہ سجدہ یا تشہد کو بھولا ہے کہ نہیں؟ تو قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۲۔ اگر معلوم ہو کہ سجدہ یا تشہد کو بھولا ہے اور شک کرے کہ بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے اس کو بجالایا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۸۳۔ اگر نمازی کے ذمہ سجدہ یا تشہد کی قضا کے ساتھ سجدہ سہو بھی ہو تو نماز کے بعد پہلے تشہد یا سجدہ کی قضا کرے اس کے بعد سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۸۴۔ اگر یہ شک ہو جائے کہ میرے ذمہ بھولے ہوئے تشہد یا سجدے کی جو قضا واجب تھی اس کو نماز کے بعد بجالایا کہ نہیں؟ چنانچہ اگر نماز کا وقت باقی ہو تو تشہد یا سجدہ کی قضا کرے اور اگر وقت گزر گیا ہے جب بھی بنا بر احتیاط واجب اس کی قضا بجالائے۔

نماز کے اجزاء اور شرائط میں خلل:

مسئلہ ۱۲۸۵۔ نماز کے واجبات میں سے عمد کسی بھی چیز حتیٰ کہ ایک طرف کی کمی یا زیادتی کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۶۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اجزاء نمازیں سے کسی چیز کو کم یا زیادہ کر دے تو نماز باطل ہے چاہے وہ رکن ہو یا غیر رکن۔

مسئلہ ۱۲۸۷۔ اگر نماز کے درمیان معلوم ہو جائے کہ اس کا غسل باطل تھا یا وضو اور ان کے بغیر نماز شروع کر دی تھی تو نماز توڑ دے اور دوبارہ وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھے، اور اگر نماز کے بعد یہ بات معلوم ہو تو بھی دوبارہ وضو یا غسل کے ساتھ نماز بجالائے اور اگر وقت گزر چکا ہے تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۸۸۔ اگر رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ گزشتہ رکعت کے دو سجدے بھول گیا تھا تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر رکوع سے پہلے یاد آئے تو پلٹ کر دو سجدے کرے اور کھڑے ہو کر حمد اور سورہ یا تسبیحات پڑھے اور نماز مکمل کر لے۔

مسئلہ ۱۲۸۹۔ اگر ”السلام علینا“ یا ”السلام علیکم“ کہنے سے پہلے اسے یاد آئے کہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو دو سجدے بجالائے اور تشہد پڑھے اور سلام دے۔

مسئلہ ۱۲۹۰۔ اگر سلام نماز سے پہلے یاد آئے کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ آخر نمازیں نہیں پڑھی تو جتنی رکعت بھول چکا ہو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۹۱۔ اگر سلام نماز کے بعد یاد آئے کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ آخر نماز سے نہیں پڑھی تو اگر کوئی ایسا کام جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے کر چکا ہے (مثلاً قبلہ کی طرف پشت کر لینا) تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر ایسا کوئی کام جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے نہ کیا ہو تو فوراً بھولے ہوئے مقدار کو بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۹۲۔ جب نماز سلام کے بعد ایسا عمل جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے کمر لے، مثلاً قبلہ کی طرف پشت کرنا، اور بعد میں یاد آئے کہ آخری دو سجدہ بھول گیا تو نماز باطل ہے، لیکن اگر ایسا کام جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے نہ کیا ہو اور اسے یاد آئے تو بھولے ہوئے سجدوں کو بجالائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۳۔ اگر نماز کو معلوم ہو جائے کہ نماز وقت سے پہلے پڑھی ہے یا قبلہ کی طرف پشت کمر کے پڑھی ہے یا داہنی یا بائیں طرف پڑھی ہے تو اس کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہے تو قضا کرے۔

مسافر کی نماز:

مسافر آٹھ شرطوں کے ساتھ چار رکعتی نماز کو دو رکعت پڑھے:

پہلی شرط آٹھ فرسخ شرعی سے کم نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲۹۴۔ جس کی آمد و رفت آٹھ فرسخ ہو جاتی ہو اگر جانا چار فرسخ سے کم نہ ہو تو نماز کو قصر پڑھے، لہذا اگر جاننا تین فرسخ اور آنا پانچ فرسخ تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۵۔ اگر آمد و رفت ملا کر آٹھ فرسخ ہو تو نماز قصر پڑھے خواہ اسی دن یا رات کو پلٹ آئے یا کچھ فاصلہ کے بعد۔
مسئلہ ۱۲۹۶۔ اگر سفر آٹھ فرسخ سے کچھ کم ہو یا شک ہو کہ سفر آٹھ فرسخ ہے کہ نہیں؟ تو نماز قصر نہ کرے، اور شک کی صورت اگر تحقیق باعث مشقت ہے تو نماز پوری پڑھے اور اگر مشقت زیادہ نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تحقیق کرے پس اگر دو عادل گواہ کہیں یا لوگوں کے درمیان مشہور ہو کہ آٹھ فرسخ ہے تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۷۔ اگر ایک عادل بتائے کہ یہ سفر آٹھ فرسخ ہے تو ظاہر یہ ہے کہ اس خبر سے مسافت ثابت نہیں ہوتی اور اس سے جمع کرنا، یعنی قصر اور تمام دونوں پڑھنا بھی واجب نہیں ہے، البتہ احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ ۱۲۹۸۔ اگر یہ یقین ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے نماز کو قصر پڑھے بعد میں پتہ چلے کہ آٹھ فرسخ کی مسافت نہیں تھی تو اس کی نماز باطل ہے تو دوبارہ چار رکعت پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہے تو قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۹۹۔ اگر یقین ہو کہ مسافت آٹھ فرسخ نہیں ہے یا شک ہو کہ آٹھ فرسخ ہے کہ نہیں لیکن راستہ میں معلوم ہو گیا کہ آٹھ فرسخ ہے تو نماز کو قصر پڑھے اور جو پوری پڑھ چکا ہے ان کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۳۰۰۔ دو ایسے مقامات جن کا فاصلہ چار فرسخ سے کم ہو اگر چند مرتبہ رفت و آمد کرے تو اس کی نماز قصر نہ ہوگی چاہے اس کا سفر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ کا ہو گیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۰۱۔ اگر کسی مقام کے دو راستے ہوں ایک راستہ آٹھ فرسخ سے کم ہو اور دوسرا آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اگر پہلے راستے سے جائے تو پوری نماز پڑھے اور اگر دوسرے راستے سے جائے تو قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۲۔ اگر شہر کی دیوار ہے تو آٹھ فرسخ کی مسافت کا حساب شہر کی دیوار سے کرنا چاہئے اور اگر دیوار نہیں شہر کے آخری گھروں سے ہوگا، اور غیر معمولی بڑے شہروں کا کوئی خاص اور علیحدہ حکم نہیں ہے جب تک ایک محلہ سے دوسرے محلہ تک جانے کو عرفاً سفر شمار نہ کیا جائے۔

دوسری شرط: ابتداء سے آٹھ فرسخ کی نیت ہو۔

اگر کوئی شخص ایسی جگہ تک کا سفر کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہو اور پھر مقصد تک پہنچنے کے بعد یہ ارادہ کرے کہ میں ابھی اور سفر کروں گا اور مجموعی طور پر مسافت کی آٹھ فرسخ ہو تو چونکہ اس نے ابتداء سے آٹھ فرسخ کے سفر کا قصد نہیں کیا تھا اس لئے پوری نماز پڑھے گا لیکن اگر راستے میں یا منزل پر پہنچ کر مزید آٹھ فرسخ کا یا اس سے زیادہ کا قصد کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۰۳۔ گمشدہ چیز کو تلاش کرنے والا چونکہ اس کو نہیں معلوم کہ کتنا سفر کرے گا کیونکہ جب تک اس کا مقصد پورا نہ ہو جائے وہ سفر کرے گا اس لئے وہ نماز پوری پڑھے گا، البتہ واپسی پر اگر دس دن ٹہرنے کی جگہ یا وطن تک آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہوتا ہو تو نماز قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۰۴۔ مسافر اس صورت میں نماز قصر پڑھے گا کہ پختہ ارادہ رکھتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک جائے پس جو شخص شہر سے نکلے اور اس کا قصد یہ ہے کہ ساتھی ملنے کی صورت میں سفر کرے گا تو اگر اسے ساتھی مل جانے کا یقین ہو تو نماز قصر ہو اور اگر یہ اطمینان نہ ہو تو نمازی پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۰۵۔ جس کا ارادہ آٹھ فرسخ کرنے کا ہو تو جب ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں شہر کی دیوار نظر نہ آئے اور اذان بھی سنائی نہ دے تو نماز قصر پڑھے اگرچہ روزانہ تھوڑا تھوڑا سفر کرے، لیکن اگر روزانہ اتنا کم راستہ طے کرتا ہے کہ لوگ نہیں کہے کہ مسافر ہے تو نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر اور تمام دونوں میں جمع کرے۔

مسئلہ ۱۳۰۶۔ جس کا سفر دوسرے کے تابع ہو، مثلاً ملازم جو کہ اپنے آقا کے ساتھ سفر کر رہا ہے تو اگر اس کو معلوم ہے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تب تو نماز کو قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۷۔ جس کا سفر دوسرے کے تابع ہو اگر اسے معلوم ہو یا گمان رکھتا ہو کہ چار فرسخ سے پہلے وہ جدا ہو کر واپس آجائے تو نمازی پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۸۔ جس کا سفر دوسرے کے تابع ہو اگر اسے شک ہو کہ چار فرسخ سے پہلے جدا ہو جائے گا یا نہیں تو ظاہر یہ ہے کہ پوری نماز پڑھے مگر یہ کہ اطمینان رکھتا ہو کہ چار فرسخ پہنچنے سے پہلے جدا نہیں ہوگا، اور اسی طرح اگر شک کا سبب یہ ہو کہ کسی مانع پیدا ہونے کا احتمال ہو تو اگر یہ احتمال لوگوں کی نظر میں بجا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

تیسری شرط: راستے میں اپنا ارادہ نہ بدل دے۔

اگر مسافر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے سفر کا ارادہ بدل دے یا تردد حاصل ہو جائے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۹۔ اگر چار فرسخ کے بعد سفر کا ارادہ بدلے تو اگر ٹھہرنے میں اور واپسی میں تردد ہو جائے یا وہیں چر دس ٹھہرنا چاہے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۰۔ اگر چار فرسخ کے بعد سفر کا ارادہ بدلے اور واپسی کا ارادہ ہو تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۱۔ اگر کسی جگہ جانے کے لئے روانہ ہو اور کچھ راستہ طے کرنے کے بعد دوسری جگہ کی طرف جانے کا ارادہ کرے اگر پہلی جگہ سے لے کر جہاں تک جانا چاہتا ہے آٹھ فرسخ ہے تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۲۔ اگر ایسی جگہ کا قصد کرے جس کی مسافت آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو اور آٹھ فرسخ سے پہلے تردد کا شکار ہو جائے کہ باقی راستہ جائے یا نہ جائے اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر طے کر لے کہ باقی راستہ بھی طے کروں گا تو نماز کو قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۳۔ اگر مسافر آٹھ فرسخ سے پہلے تردد کا شکار ہو جائے کہ باقی راستہ جائے یا نہ جائے اور تردد کی صورت میں تھوڑا راستہ بھی چلا ہو اس کے بعد سفر کے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہو تو اگر باقی بچا ہو اور راستہ اور تردد میں مبتلا ہونے سے پہلے قصد کے ساتھ طے کیا ہو اور راستہ دونوں ملا کر آٹھ فرسخ یا زیادہ ہو جاتا ہے تو پھر نماز کو قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۴۔ اگر آٹھ فرسخ جانے سے پہلے مرد ہو جائے کہ باقی راستہ جائے یا نہ جائے اور تردد کی حالت میں کچھ راستہ طے کیا اس کے بعد سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہو تو اگر بقیہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا کہ جانا چار فرسخ ہو جو کہ واپسی کے ساتھ آٹھ فرسخ ہو جائے تو نماز قصر پڑھے، لیکن اگر تردد سے پہلے اور تردد کے بعد جو مسافت ہیں سب ملا کر آٹھ فرسخ ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۵۔ جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ آٹھ فرسخ پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے گا یا نہیں یا دس دن کسی جگہ ٹھہرے گا یا نہیں تو اس کو نماز پوری پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۱۶۔ وہ شخص جو آٹھ فرسخ پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا چاہتا ہے یا کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہے، اسی طرح وہ متردد شخص جس نے گزرنے اور رہنے کا ارادہ ترک کر دے تب بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے، لیکن اگر باقی ماندہ راستہ آٹھ فرسخ ہو یا چار فرسخ ہو اور جانے آنے کا ارادہ بھی ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

پانچویں شرط: اس کا سفر کسی حرام کے لئے نہ ہو۔

اگر چوری، خیانت یا کسی دوسرے حرام کام کے لئے سفر کرے تو نماز پوری پڑھے اسی طرح اگر خود سفر حرام ہو، مثلاً ایسا سفر جو اس کو اس کے بدن کے لئے اچھا خاصا نقصان دہ ہو یا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر سفر کرے یا لڑکا ماں باپ کی ممانعت کے

باوجود سفر کرے کہ جس سے والدین کو اذیت ہو تو نماز پوری پڑھنی چاہئے، البتہ اگر سفر واجب ہو جیسے اس پر حج واجب ہو تو ماں باپ، شوہر کی رضامندی شرط نہیں ہے اور نماز قصر ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۷۔ جو سفر ماں باپ کے لئے اذیت کا باعث ہو وہ حرام ہے اور انسان کے لئے ضروری ہے ایسے سفر میں نماز پوری پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

مسئلہ ۱۳۱۸۔ اگر خود سفر حرام نہ ہو اور نہ ہی حرام کے لیے سفر ہو لیکن اثنائے سفر میں گناہ کمرے، مثلاً شراب پینے یا غیبت کرے یا لوگوں پر ظلم کرے تو نماز قصر رہے گی۔

مسئلہ ۱۳۱۹۔ اگر کسی واجب کام سے فرار کے لئے سفر کرے تو نماز پوری ہوگی، مثلاً مقروض اپنا قرض ادا کر سکتا ہے اور قرض خواہ بھی مطالبہ کر رہا ہے، لیکن وہ قرض نہ دینے کے لئے مسافرت کر جائے اور راستہ میں قرض ادا کرنا ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی، لیکن اگر تحرک واجب کے لئے مخصوصاً سفر نہ کرے تو نماز کو قصر پڑھے اور احتیاط مستحب ہے قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۲۰۔ اگر سفر تو حرام نہ ہو لیکن غصبی سواری پر سفر کرے تو نماز کو قصر پڑھے لیکن اگر غصبی زمین میں سفر کرے تو بنا بر احتیاط واجب نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۲۱۔ اگر کسی ظالم کے ساتھ سفر کرے اور اس کی مسافت ظالم کی مدد شمار کی جائے تو اس کا سفر حرام ہے اس لئے نماز کو تمام پڑھے، ہاں اگر مجبور ہو یا ایک اہم ترین فریضہ کی انجام دہی مقصود ہو، مثلاً کسی مظلوم کی جان بچانے کے لئے اس ظالم کے ساتھ سفر کرے تو نماز قصر رہے گی۔

مسئلہ ۱۳۲۲۔ سیر و تفریح کی غرض سے یا تبدیلی آب و ہوا کی خاطر سفر جائز ہے اور نماز بھی قصر ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۳۔ اگر لہو و لعب کے لئے یا خوش گزارنی کے لئے شکار پر جائے تو سفر حرام ہے اور نماز پوری پڑھنی چاہئے اور اگر روزی کمانے کے لئے شکار پر جائے تو اس کا سفر جائز ہے اور نماز قصر ہے اور اگر آمدنی بڑھانے کے لئے سفر ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن روزہ رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۲۴۔ گناہ کے سفر سے پلٹ کر آنے والا اگر تائب ہو جائے تو نماز قصر پڑھے اور اگر توبہ نہیں کہ تو نماز پوری پڑھے جب کہ لوگوں کی نظر میں اس کا واپس آنے کا سفر بھی سفر معصیت کا حصہ شمار ہوتا ہو اور احتیاط مستحب ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۲۵۔ گناہ کا سفر کرنے والا اثناء راہ میں اپنے ارادہ سے پلٹ جائے اور باقی سفر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو یا آمد و رفت کا مجموعہ آٹھ فرسخ ہو اور آنے جانے کا ارادہ بھی رکھتا ہو اور جاننا چار فرسخ ہو تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۶۔ اگر گناہ کی نیت سے سفر نہ کرے لیکن راستہ میں ارادہ بدل جائے اور باقی راستہ گناہ کے ارادے سے سفر کرے تو نماز پوری پڑھے، ہاں اس قصد سے پہلے جو نمازیں قصر پڑھ چکا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

چھٹی شرط: صحرائین خانہ بدوش نہ ہو۔

جو لوگ خانہ بدوش ہوں، یعنی ان کا کوئی مخصوص وطن نہ ہو بلکہ جہاں بھی ان کے اور ان کے حیوانوں کے لئے پانی اور خوراک مل جائے وہیں قیام کر لیتے ہیں تو ایسے افراد سفر میں اپنی نماز پوری پڑھیں گے۔

مسئلہ ۱۳۲۷۔ اگر کوئی صحرائین پڑاؤ کی جگہ اور اپنے حیوانات کے لئے چراگاہ تلاش کرنے کے لئے سفر کرے اور اس کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قصر اور تمام دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۸۔ اگر خانہ بدوش حضرات دوسرے لوگوں کی طرح حج، یا تجارت یا ایسی مسافرت کریں جو ان کی زندگی کا جزء نہ ہو تو نماز قصر پڑھیں۔

ساتویں شرط: اس کا مشغلہ اور کام مسافرت نہ ہو۔

ڈرائیور، پانلیٹ، کشتی چلانے والے، شتر بان اور ان جیسے حضرات اگرچہ اپنے گھر کا سامان لے جانے کے لئے ہی سفر کریں تو پہلے سفر کے علاوہ نماز پوری پڑھیں لیکن پہلے سفر میں اگرچہ زیادہ طولانی ہو جائے ان کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۲۹۔ جس کا پیشہ مسافرت ہو اگر وہ اپنے پیشے کے علاوہ کسی دوسرے کام کے لئے سر کرے، مثلاً حج یا زیارت یا کسی اور مقصد کے لئے جائے، تو دوسرے مسافروں کی طرح وہ بھی نماز قصر پڑھے لیکن اگر ڈرائیور اپنی گاڑی کو کرایہ پر دے اور ضمناً خود بھی زیارت کرے تو ڈرائیور کو پوری نماز پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۳۰۔ وہ قافلہ بردار جو حاجیوں کو مکہ پہنچانے کے لئے صرف حج کے مہینوں میں سفر کرتا ہے وہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۱۔ جس شخص کا پیشہ قافلہ برداری ہو اور وہ حاجیوں کو راہ دور سے مکہ لے جاتا ہے اگر وہ تمام سال یا سال کا اکثر حصے سفر میں رہے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۲۔ سال کے کچھ حصے میں مسافرت جس کا پیشہ ہو، مثلاً وہ ڈرائیور جو صرف گرمیوں یا سردیوں میں ڈرائیونگ کرتا ہے تو جس سفر میں اپنے کام میں مشغول ہے اس میں نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۳۳۔ جو شخص صرف شہر کے اندر ڈرائیوری کرتا ہے اگر اتفاقاً شہر سے باہر سفر پر جائے اور مسافت آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۴۔ جس کا پیشہ مسافرت ہو اگر دس روز یا اس سے زیادہ کسی جگہ رہ جائے خواہ وہ اس کا وطن ہو یا نہ ہو اور خواہ پہلے ہی سے دس دن کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو تو دس دن کے بعد جو پہلا سفر کرے اس میں نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۵۔ جس کا پیشہ مسافرت ہو اگر وطن کے علاوہ کسی جگہ دس دن رہ جائے تو پہلے سفر جو دس دن کے بعد کرے نماز قصر پڑھے اور اگر ابتداء سے دس دن رہنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۳۶۔ جس کا پیشہ مسافرت ہے اگر شک ہو کہ دس دن قیام کیا تھا کہ نہیں تو پھر نماز پوری پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۳۷۔ جن لوگوں نے اپنا کوئی وطن نہیں بنایا بلکہ سیر و سیاحت میں زندگی بسر کرتے ہیں تو نماز پوری پڑھیں گے۔

مسئلہ ۱۳۳۸۔ جس کا پیشہ سفر تو نہیں ہے لیکن کسی شہر یا دیہات میں اس کا مال ہے جس کو لادنے کے لئے پے در پے سفر کرتا ہے تو وہ اپنی نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۹۔ جو شخص اپنے وطن کو چھوڑ دے اور اپنے لئے دوسرا وطن انتخاب کرنا چاہتا ہے تو مسافرت میں نماز قصر پڑھے اگر خانہ بدوش نہ ہو۔

آٹھویں شرط: حد ترخص تک پہنچ جائے۔

جو شخص حد ترخص تک پہنچ جائے، یعنی وطن یا اپنے بھرنے کی جگہ سے اتنا دور ہو جائے کہ شہر کی اذان کی آواز کو نہ سنے اور شہر کی دیواروں کو نہ دیکھے، لیکن ہو ایسے گرد و غبار وغیرہ نہ ہو جو دیکھنے میں رکاوٹ بنے یا سننے کی مانع ہو اور یہ ضروری نہیں کہ اتنا دور ہو جائے کہ مینار اور گنبد بھی نظر نہ آئیں بلکہ اگر اتنی مقدار دور ہو جائے کہ شہر کے گھروں کی دیواریں پوری طور پر پہچان میں نہ آتی ہوں تو کافی ہے، اور اگر کوئی اس جگہ سے جہاں دس دن رہنے کا قصد کیا ہو آٹھ فرسخ تک نکلنے کا ارادہ کر کے نکلے اگر حد ترخص پہنچنے سے پہلے نماز پڑھنا چاہتا ہے احتیاط واجب یہ ہے کہ پوری اور قصر دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۴۰۔ سفر کرنے والا اگر ایسی جگہ پہنچ جائے کہ اذان سنائی نہ دے لیکن شہر کی دیواریں نظر آتی ہو یا اس کے برعکس ہو تو ایسی جگہ پر نماز کو احتیاط واجب کی بناء پر قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۴۱۔ جو مسافر وطن کو پلٹ رہا ہو جب وطن کی دیوار کو دیکھ لے اور اذان آواز سن لے تو نماز پوری پڑھے، اسی طرح وہ مسافر جو کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہے جب اس کی دیوار دیکھے اور اذان سن لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز میں تاخیر کرے یہاں تک کہ منزل پہنچ جائے یا نماز قصر اور پوری دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۲۔ اگر شہر بلند جگہ پر ہے جو دور سے نظر آتا ہے یا اتنا نیچے ہے کہ انسان تھوڑا سا دور ہو جائے اس کی دیوار نہیں دیکھ سکتا تو جو شخص ایسے شہر سے سفر کرنا چاہتا ہے وہ جب اتنا دور نکل جائے کہ اگر یہ شہر ہموار زمین میں ہوتا تو اس کی دیوار وہاں نظر نہ آتی تو نماز قصر پڑھے اور اسی طرح اگر گھروں کی پستی و بلندی معمول سے زیادہ ہے تو معمول کا اندازہ لگا دیا جائے۔

مسئلہ ۱۳۴۳۔ اگر ایسی جگہ سے سفر کرے جہاں گھر اور دیوار نہیں تو جب ایسی جگہ پہنچ جائے کہ اگر اس جگہ دیوار ہوتی تو اس جگہ سے نظر آتی تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۴۔ اگر اتنا دور ہو جائے کہ اسے معلوم نہ ہو کہ جو آواز سن رہا ہے یہ اذان کی آواز ہے یا کسی اور چیز کی تو نماز قصر پڑھے لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ اذان کہی جا رہی ہے لیکن اس کے کلمات میں تشخیص نہیں کر سکتا تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۵۔ اگر اتنا دور ہو جائے کہ آخری گھروں کی اذان تو نہیں سن سکتا لیکن شہر کی اذان جو عام طور سے بلند جگہ پر کہی جاتی ہے سن رہا ہے تو نماز قصر نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۶۔ اگر ایسی جگہ پہنچ جائے کہ شہر کی اذان جو معمولاً بلند جگہ پر دی جاتی ہے نہ سنے، لیکن وہ اذان جو دوسری بہت بلند جگہ پر دی جاتی ہے اسے سن لے تو نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۷۔ اگر کسی کی آنکھ یا کان یا اذان کی آواز معمول کے مطابق نہ ہو تو اسے اس جگہ نماز قصر پڑھنا چاہئے جہاں متوسط بینائے والے لوگ آبادی کی دیواروں کو نہ دیکھ سکیں اور متوسط قوت سماعت والے لوگ عام طور پر ہونے والی اذان کی آواز نہ سن سکیں۔

مسئلہ ۱۳۴۸۔ اگر کسی کو شک ہو کہ حد ترخص تک پہنچا کہ نہیں اور نماز پڑھنا چاہتا ہے تو نماز پوری پڑھے، اور واپسی پر بھی اگر شک کرے حد ترخص پہنچا یا نہیں تو نماز قصر پڑھے اور جس مقام پر اشکال لاحق ہو جائے وہاں یا تو نماز نہ پڑھے یا قصر اور پوری دونوں پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۹۔ مسافر اگر سفر کے دوران اپنے وطن سے عبور کرے جب ایسی جگہ پہنچ جائے کہ وطن کی وہاں سے دیوار دیکھے اور اذان سن لے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۰۔ مسافر اگر سفر کے دوران وطن پہنچ جائے تو جب تک وطن میں ہے نماز پوری پڑھے لیکن اگر چاہے کہ وہاں سے آٹھ فرسخ تک جائے اور آئے تو جب حد ترخص پہنچ جائے نماز کو قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۱۔ وطن سے مراد وہ جگہ ہے جس کو انسان اپنی زندگی گزارنے کے لئے منتخب کرتا ہے خواہ وہاں پیدا ہوا ہو یا پیدا نہ ہوا ہو اور خواہ ماں باپ کا وطن ہو یا خود اس نے اپنے لئے منتخب کیا ہو بشرطیکہ وہاں ہمیشہ رہنے کا قصد رکھتا ہو۔

مسئلہ ۱۳۵۲۔ اگر انسان کسی جگہ کو جو اس کا وطن نہیں ہے کچھ مدت تک رہنے کے لئے انتخاب کرے اور اس کے بعد دوسری جگہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ جگہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۵۳۔ اپنے اصلی وطن کے علاوہ کوئی جگہ جب تک وہاں ہمیشہ رہنے کا قصد نہ رکھتا ہو اس کا وطن شمار نہیں ہوگی مگر یہ کہ بغیر قصد کے اتنا اس جگہ پر رہے کہ وہاں کے رہنے والے لوگ یہ کہیں کہ یہ اس شخص کا وطن ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۴۔ ہو سکتا ہے کہ انسان دو جگہوں پر قیام کرے، مثلاً چھ ماہ ایک شہر میں اور چھ ماہ دوسرے شہر میں رہے تو دونوں شہر اس کے وطن میں شمار ہوں گے لیکن اگر دو سے زیادہ مقامات کو زندگی گزارنے کے لئے اختیار کیا ہے تو احتیاط واجب کی بناء پر تیسری جگہ اور اس سے زیادہ نماز قصر بھی اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۵۔ اصلی وطن اور غیر اصلی وطن کے علاوہ دیگر کسی بھی جگہ اگر دس دن کا قصد نہ کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی خواہ کوئی ملکیت وہاں رکھتا ہو یا نہیں، خواہ وہاں چھ ماہ گزار چکا ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۱۳۵۶۔ اگر کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جو کبھی اس کا وطن رہا ہو اور اب اس کو چھوڑ دیا ہو یا ایسی جگہ پہنچے جو اس کا اختیار کردہ وطن تھا اور اب وہاں رہنے کا قصد نہ رکھتا ہو تو نماز پوری نہ پڑھے اگرچہ ابھی تک کوئی دوسرا وطن اختیار نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۵۷۔ اگر مسافر کسی جگہ مسلسل دن رہنے کا ارادہ کرے یا اس کو معلوم ہو کہ مجبوراً یہاں دس دن رکنا پڑے گا تو اس کی نماز وہاں پوری ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۵۸۔ اگر مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہے تو ضروری نہیں کہ پہلی رات اور گیارہویں رات بھی وہاں گزارنے کا قصد کرے پس اگر وہ قصد کرے کہ پہلے دن کی اذان صبح سے دسویں دن کے غروب تک یہاں رہے گا تو پوری نماز پڑھے اور اس طرح مثلاً اس کا قصد یہ ہو کہ پہلے دن کے ظہر سے لے کر گیارہویں دن کے ظہر تک رہے گا تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۹۔ جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہے تو وہ اس صورت میں نماز پوری پڑھے گا کہ ایک جگہ ہی رہنے کا قصد کرے لیکن اگر قصد کرے کہ دس دن نجف اور کوفہ میں رہوں گا تو نماز قصر پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۶۰۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹہرنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ شروع ہی سے ارادہ رکھتا ہو کہ دس دن کے قیام کے دوران اطراف میں بھی جائے گا تو جس جگہ جانا چاہتا ہے اگر وہ حد ترخص سے زیادہ دور نہیں ہے تب تو نماز کو پوری پڑھے اور اگر وہ جگہ حد ترخص سے باہر ہو تو سارے دن میں نماز قصر پڑھے گا لیکن اگر ایک دو گھنٹے کے لئے جائے اور پلٹ آئے چاہے روزانہ ایسا ہو تو سارے دن میں نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۶۱۔ اگر مسافر کا ارادہ دس دن قیام کا نہ ہو لیکن یہ ارادہ رکھتا ہو کہ مثلاً اگر میرا دوست آجائے گا یا اچھا سا مکان مل جائے گا تو دس دن قیام کروں گا تو ایسی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۶۲۔ اگر مسافر کا ارادہ ہو کہ کسی جگہ پر دس دن قیام کرے گا لیکن یہ بھی احتمال ہو کہ وہ ہو سکتا ہے کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو اگر لوگ اس قسم کے احتمال کو اہمیت نہ دیتے ہوں تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۳۔ اگر مسافر کو معلوم ہو کہ آخر ماہ میں دس دن یا دس سے زیادہ باقی ہیں اور وہ قصد کرے کہ کسی جگہ پر آخر ماہ تک رہوں گا تو نماز پوری پڑھے لیکن اگر اس کو معلوم نہ ہو کہ آج مہینہ کی کوئی سی تاریخ ہے اور آخر ماہ میں کتنے دن رہ گئے ہیں اس کے باوجود وہ قصد کرے کہ آخر ماہ تک قیام کروں گا تو نماز قصر پڑھے اگرچہ واقعی آخر ماہ میں دس دن یا اس سے زیادہ باقی ہوں۔

مسئلہ ۱۳۶۴۔ اگر مسافر دس دن کے قیام کا ارادہ کرنے کے بعد منصرف ہو جائے یا مرد ہو جائے تو اگر یہ انصراف یا تردد کوئی چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے ہوا ہو تو اس کی نماز قصر ہے اور اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھ لینے کے بعد انصراف یا تردد کی صورت ہوئی ہے تو جب تک وہاں ہے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۵۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو وہ اگر روزہ رکھ لے اور ظہر کے بعد وہاں رہنے سے منصرف ہو جائے تو اگر ایک چار رکعتی نماز وہاں پڑھ چکا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور جب تک وہاں رہے اپنی نمازیں پوری پڑھے اور اگر وہاں ایک چار رکعتی نماز نہیں پڑھ چکا ہے تو نمازیں قصر پڑھے اور اس دن کا روزہ صحیح ہوگا اور بعد والے دنوں میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ ۱۳۶۶۔ اگر شک ہو جائے کہ چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد منصرف یا مرد ہوا ہے یا اس سے پہلے، تو نماز قصر پڑھے۔
مسئلہ ۱۳۶۷۔ اگر مسافر قصر کی نیت سے نماز شروع کرے اور اثنائے نماز میں غم محکم کر لے کہ دس دن یا زیادہ قیام کروں گا تو نماز کو چار رکعت پر تمام کرے۔

مسئلہ ۱۳۶۸۔ اگر کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ تھا اور چار رکعتی نماز شروع کی لیکن نماز کے درمیان پختہ ارادہ کر لیا کہ دس دن قیام نہیں کروں گا تو اگر ابھی تیسری رکعت نہیں شروع کی ہے تو نماز کو قصر کرے اور دو رکعت پر ختم کر دے اور باقی نمازوں کو بھی قصر پڑھے اور اگر تیسری رکعت میں پہنچ گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے جب تک وہاں پر رہے اپنی نماز قصر پڑھے اگرچہ تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچ گیا ہے، لیکن احتیاط واجب ہے کہ نماز کو قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۶۹۔ جس نے کسی جگہ دس دن کے قیام کا ارادہ کر لیا ہو اگر دس دن سے زیادہ بھی رہے تو جب تک سفر نہ کرے نماز پوری پڑھتا رہے یہ ضروری نہیں کہ دس دن گزرنے کے بعد پھر دس دن ٹہرنے کی نیت کرے۔

مسئلہ ۱۳۷۰۔ دس دن ٹہرنے والے مسافر کو حق ہے کہ مستحبی روزہ رکھے، واجبی روزہ تو اس کو رکھنا ہی ہوگا، اسی طرح وہ نماز ظہر و عصر، عشاء کے نوافل بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۱۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹہرنے کا قصد کر لیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد ایک ایسی جگہ چلا جائے جو چار فرسخ سے کم ہو اور پھر جائے قیام پر واپس آجائے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۲۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن ٹہرنے کا قصد کر لیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد ایک ایسی جگہ چلا جائے جو چار فرسخ سے کم ہو اور دس دن قیام کرنا چاہے تو راستے میں اور جائے قیام پر نماز پوری پڑھے، لیکن اگر دوسری جگہ آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو راستہ میں نماز قصر پڑھے اور دوسرے جائے قیام پر جہاں دس دن کے قیام کا ارادہ ہے وہاں نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۳۔ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن کے قیام کا ارادہ کر لیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد چاہے کہ ایسی جگہ جائے جو چار فرسخ سے کم ہو تو اگر مرد ہو کہ وہ اپنے پہلے محل کی طرف پلٹ آئے گا یا نہیں یا بالکل پلٹ آنے سے غافل ہو یا یہ کہ پلٹ آنے کو چاہتا ہے لیکن مرد ہے کہ دس دن یہاں رہے گا یا نہیں یا وہاں دس دن رہنے اور وہاں سفر کرنے سے غافل ہو تو جب سے جاتا ہے لوٹنے تک اور لوٹنے کے بعد نمازیں پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۴۔ اگر مسافر یہ سوچتے ہوئے کسی جگہ دس دن کا ارادہ کرے کہ اس کے دوست بھی دس ٹہرنے والے ہیں اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ دوستوں نے اقامہ عشرہ کی نیت نہیں کی ہے اور یہ بھی اپنی نیت سے منصرف ہو جائے تو جب تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۵۔ اگر مسافر آٹھ فرسخ تک پہنچنے کے بعد تیس دن تک کسی جگہ رک جائے اور ان تیس دنوں میں جانے اور رہنے کے درمیان مرد رہے تو تیس دن گزر جانے کے بعد اگرچہ تھوڑا سا وقت ہی وہاں رہے تو نماز پوری پڑھے، اور اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے جانے میں مرد ہو جائے تو جس وقت سے مرد ہوا ہے نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۳۷۶۔ اگر کوئی مسافر کسی جگہ نو دن یا اس سے کم قیام کا ارادہ کرے اور جب یہ مدت پوری ہو جائے تو پھر اتنے ہی دنوں کا قصد کرے تو وہ اس طرح تیس دن تک نماز قصر پڑھے گا اور اکتیسویں روز سے نماز پوری پڑھنے لگے۔

مسئلہ ۱۳۷۷۔ جو مسافر تیس دن تک مرد رہا تو وہ اس صورت میں نماز پوری پڑھے گا کہ اگر تیس دن ایک ہی جگہ رہتا لیکن اگر کسی دوسری جگہ رہا ہے تو تیس دن کے بعد بھی نماز قصر پڑھے۔

قصر کے مختلف مسائل:

مسئلہ ۱۳۷۸۔ مسافر کو چار جگہوں پر اختیار ہے چاہے نماز پوری پڑھے یا قصر پڑھے: ۱۔ شہر مکہ۔ ۲۔ مدینۃ النبی۔ ۳۔ مسجد کوفہ۔ ۴۔ صرم حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام، بلکہ وہ مسجد جو حرم کے ساتھ متصل ہے اس میں بھی نماز پوری یا قصر چڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۹۔ جس کو معلوم ہے کہ وہ مسافر ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی چاہئے اگر وہ عمد اپوری نماز پڑھتا ہے ان چار جگہوں کے علاوہ تو اس کی نماز باطل ہے، اسی طرح اگر بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ہے اور پوری پڑھ لے تو بنا بر احتیاط واجب نماز کو اعادہ کرے اور وقت نہ ہونے کی صورت میں قضا کرے۔

مسئلہ ۱۳۸۰۔ جو شخص جانتا ہے کہ وہ مسافر ہے اور نماز کو قصر پڑھنی چاہئے اگر ملتفت ہوئے بغیر اپنی عادت کے مطابق پوری نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے، اور اسی طرح اگر حکم مسافر اور سفر کو بھول جائے تو اگر وقت ہو تو نماز دوبارہ پڑھے بلکہ اگر وقت نہ بھی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۳۸۱۔ جس مسافر کو یہ نہیں معلوم کہ اسے نماز قصر پڑھنی چاہئے اگر وہ نماز پوری پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔
مسئلہ ۱۳۸۲۔ جس مسافر کو اجمالی طور سے یہ معلوم ہو کہ نماز قصر ہے اگر وہ بعض جزئیات کو نہیں جانتا، مثلاً اس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ قصر کے لئے آٹھ فرسخ کی مسافت شرط ہے، اور وہ نماز پوری پڑھ لے تو نماز کا بطور قصر اعادہ کرے اور اگر وقت نہ ہو تو بطور قصر قضا کرے۔

مسئلہ ۱۳۸۳۔ وہ مسافر جو جانتا ہے کہ سفر میں نماز قصر پڑھنی چاہئے اگر اس گمان سے پوری نماز پڑھے کہ سفر آٹھ فرسخ سے کم ہے تو جب اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ تھا تو نماز کو بطور قصر اعادہ کرے اور اگر وقت نکلا ہو تو قضا کو بطور قصر بجالائے۔
مسئلہ ۱۳۸۴۔ اگر کوئی یہی بھول جائے کہ میں مسافر ہوں اور نماز پوری پڑھ لے پس اگر وقت کے اندر یاد آجائے تب تو قصر پڑھ لے اور اگر وقت گزر گیا ہے تو قضا نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ اگر حکم کو بھولا تھا تو وقت گزرنے کے بعد بھی اس کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۵۔ جس کا فریضہ پوری نماز پڑھنا ہو، اگر وہ عمد ایسا یا سہواً سے نماز قصر پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے۔
مسئلہ ۱۳۸۶۔ اگر چار رکعتی نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائے کہ وہ تو مسافر ہے یا متوجہ ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ کا ہے تو اگر ابھی تیسری رکعت کے رکوع میں چلا گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر ایک رکعت کے لئے بھی وقت ہو تو نماز کو بطور قصر پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۷۔ جو شخص نماز مسافر کے بعض خصوصیات کو نہ جانتا ہو مثلاً نہیں جانتا کہ جو شخص چار فرسخ تک جائے اور اسی دن یارات پلٹ آئے تو اسے نماز قصر پڑھنی چاہئے اب اگر چار رکعتی نماز کی نیت سے شروع کی اور تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے اسے مسئلہ معلوم ہو گیا تو نماز دور رکعت پر ختم کر دے، اور اگر رکوع میں ملتفت ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے تو نماز کو بطور قصر اعادہ کرے اگر ایک رکعت کی مقدار وقت سے باقی ہو۔

مسئلہ ۱۳۸۸۔ جس مسافر کو نماز پوری پڑھنا اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے قصر کی نیت سے مشغول نماز ہو اور دوران نماز مسئلہ معلوم ہو گیا تو نماز چار رکعت پر ختم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز تمام ہونے کے بعد دوبارہ اس نماز کو چار رکعت پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۸۹۔ اگر کوئی اوقت مسافر تھا اور اس نے نماز نہیں پڑھی اس کے بعد وطن یا جہاں دس دن قیام کا ارادہ تھا وہاں اکیا تو نماز پوری پڑھے، اس کے برعکس اگر اول وقت وطن میں یا جہاں دس دن قیام کا ارادہ تھا وہاں تھا اور نماز پڑھے بغیر سفر پڑوانہ ہو گیا تو سفر میں نماز کو قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۹۰۔ سفر میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی جگہ قضاء بھی بطور قصر ہوگی چاہے اس کو اپنے وطن میں پڑھے، اسی طرح وطن میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بطور تمام کرے چاہے قضا سفریہ میں کرے۔

مسئلہ ۱۳۹۱۔ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ ہر قصر نماز کے بعد تیس مرتبہ ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھے۔

نماز قضا:

مسئلہ ۱۳۹۲۔ جو شخص واجب نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھے اس پر اس نماز کی قضا واجب ہے، چاہے اس نے پورے وقت سو جانے کی وجہ سے یا مستی کی وجہ سے نماز نہ پڑھی ہو لیکن حائض یا نفساء عورت سے حیض و نفاس میں جو روزانہ نماز چھوٹ گئی ہے اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۳۔ جس شخص کو وقت گزر جانے کے بعد معلوم ہو کہ پڑھی ہوئی نماز باطل تھی تو اس نماز کی قضا اس پر واجب ہے۔
مسئلہ ۱۳۹۴۔ اگر بچہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے بالغ ہو جائے اگرچہ ایک رکعت جتنا وقت ہی باقی ہو تو نماز ادا کی صورت میں اس پر واجب ہے لہذا اگر نہ پڑھے تو اس کی قضا واجب ہے اور یہی حکم ہے اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو اور وقت تمام ہونے سے پہلے ان کا عذر برطرف ہو جائے۔

مسئلہ ۱۳۹۵۔ جس شخص پر نماز جمعہ واجب ہے اگر وہ اسے وقت پر بجا نہ لائے تو اس پر لازم ہے کہ نماز ظہر پڑھے اور نماز ظہر بھی اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۳۹۶۔ واجب نماز کی قضا دن رات میں جب چاہے بجالائے چاہے سفر میں ہو یا حضر میں لیکن اگر گھر میں سفر کی قضا نمازیں بجالانا چاہے تو قصر بجالائے اور اگر حضر کی قضا نمازوں کو سفر میں بجالانا ہو تو پوری قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۳۹۷۔ ایسی جگہوں پر جہاں مکلف کو قصر و اتمام میں اختیار ہے جیسے مسجد الحرام، اگر کچھ نمازیں چھوٹ جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان جگہوں کے علاوہ جب قضا بجالائے تو قصر پڑھے اور اگر ان ہی مقامات پر قضا کو بجالانا ہو تو اسے اختیار ہے چاہے قصر پڑھے، چاہے پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۹۸۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اسے سستی نہیں کرنی چاہئے لیکن فوری اسے بجالانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۹۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوئوہ مستحبی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۰۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ قضا نمازوں میں ترتیب کی رعایت کی جائے اور وہ نمازیں جن کی ادائیں ترتیب ضروری ہے جیسے نماز ظہر و عصر تو لازم ہے ان کی قضا میں بھی ترتیب کی رعایت کی جائے۔

مسئلہ ۱۴۰۱۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ یومیہ نمازوں کے علاوہ چند نمازوں کی مثلاً نماز آیات کی قضا کرے یا مثلاً کسی ایک یومیہ نماز کی اور چند غیر یومیہ کی قضا کرے تو ان کا ترتیب کے ساتھ قضا کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۲۔ جس کو علم نہ ہو کہ جو نمازیں اسے سے قضا ہوئی ہیں ان میں پہلی نماز کو کنسی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ اس طرح پڑھے کہ ترتیب حاصل ہو جائے جس کو چاہے اسے پہلے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۳۔ اگر میت کی نماز قضا پڑھوانا چاہیں اور ورثہ کو میت سے جو نمازیں فوت ہوئیں ہیں اس کی ترتیب کا علم ہو تو ضروری ہے کہ ترتیب کی رعایت کی جائے بنا براین متعدد اشخاص کو ایک میت کا ایک ہی وقت میں میت کی قضا نمازیں پڑھنے کے لئے اجیر بنانا صحیح نہیں ہے، اگر متعدد اجیر ہوں تو ہر کے لئے جداگانہ وقت مقرر کیا جانا چاہئے۔

مسئلہ ۱۴۰۴۔ جس کی کئی نمازیں قضا ہوں اور ان کی تعداد نہ جانتا ہو مثلاً اس کو معلوم نہیں ہے کہ چار دن کی نماز چھوٹی ہے یا پانچ دن کی تو اس کے لئے کم مقدار پر اکتفا کر لینا کافی ہے لیکن اگر پہلے اس کو تعداد معلوم رہی ہو لیکن سہل انگاری کی وجہ سے بھول گیا تب احتیاط واجب ہے کہ زیادہ مقدار کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۰۵۔ اگر کسی شخص پر اسی دن کی قضا نماز کا پڑھنا ہو جس دن کی ادا کا پڑھنا اس پر واجب تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ادا نماز سے پہلے قضا پڑھ لے۔

مسئلہ ۱۴۰۶۔ کسی زندہ آدمی کی قضا نمازیں اس کی زندگی میں کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا خواہ وہ زندہ آدمی معذور ہو۔

مسئلہ ۱۴۰۷۔ قضا نمازوں کو جماعت کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے چاہے امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا ہو یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ دونوں ایک ہی نماز پڑھیں، مثلاً اگر کوئی شخص صبح کی نماز کو امام کی نماز ظہر یا عصر کے ساتھ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۸۔ ایسا بچہ جو نیک و بد کو سمجھتا ہو اس کو نماز اور دیگر عبادتوں کا عادی بنانا مستحب ہے، بلکہ اس کو قضا نمازوں کی تشویق (شوق دلانا) بھی مستحب ہے۔

والدین کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر واجب ہیں:

اگر باپ اپنی نمازوں کو کسی عذر کی وجہ سے نہ پڑھ سکا تو بڑے بیٹے پر واجب ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ نمازیں جو نافرمانی خدا سے ترک کیا ہو وہ بھی واجب ہیں کہ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں پڑھے یا کسی کو اجرت دے کر پڑھوائے، اور یہی حکم ہے اگر باپ نے بیماری یا سفر کی وجہ سے جن روزوں کو نہ رکھا ہو اور اپنی زندگی میں بجالانے پر قدرت رکھتا ہو تو بڑے بیٹے کے لئے ضروری ہے باپ کی وفات کے بعد ان کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۴۰۹۔ احتیاط واجب ہے کہ ماں کی قضا روزے، نمازیں جو اس سے فوت ہو گئے ہوں بڑے بیٹے کو بجالانا چاہئے۔
 مسئلہ ۱۴۱۰۔ بڑے بیٹے پر صرف وہ قضا نمازیں واجب ہیں جو والدین سے قضا ہوئی ہیں لیکن وہ نمازیں جو اجرت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے والدین پر واجب ہوئی تھی اور ان کے ذمہ تھی ان کی قضا بڑے بیٹے پر واجب نہیں ہے۔
 مسئلہ ۱۴۱۱۔ میت کی قضا نمازیں بیٹے کے بیٹے پر واجب نہیں ہیں جبکہ میت کی موت کے وقت وہی سب سے بڑا ہو، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو تو وہ قضا نمازوں کو بجالائے۔

مسئلہ ۱۴۱۲۔ ماں باپ کے مرتے وقت اگر بڑا لڑکا نابالغ ہو تو جس وقت بھی بالغ ہو جائے اس وقت ماں باپ کے نمازوں کی قضا بجالائے، البتہ اگر بالغ ہونے سے پہلے مر جائے تو دوسرے لڑکوں پر کوئی تکلیف نہیں ہے۔
 مسئلہ ۱۴۱۳۔ اگر میت کا ایک لڑکا عمر کے لحاظ سے بڑا ہو دوسرا بالغ ہونے کے اعتبار سے بڑا ہو تو نماز کی قضا اس پر واجب ہے جو عمر کے لحاظ سے بڑا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۴۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بڑا بیٹا میت کا وارث بھی ہو بلکہ اگر ایسے اسباب (جیسے قتل، کفر) کی وجہ سے ارث سے محروم اور ممنوع ہو تو بھی قضا اس پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۵۔ اگر یہی معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون ہے تو نماز روزوں کی قضا کسی پر واجب نہیں ہے، ہاں احتیاط مستحب ہے کہ وہ لڑکے آپس میں تقسیم کر لیں یا انہیں بجالانے کے لئے قرعہ اندازی کر کے ایک معین کر دیں۔

مسئلہ ۱۴۱۶۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی قضا نمازیں اور روزہ کے لئے اجیر بنایا جائے تو اگر اجیر نماز اور روزوں کو صحیح طور پر بجالائے تو اس کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے، اسی طرح اگر کوئی دوسرا شخص نمازوں اور روزوں کو بغیر اجرت ادا کر دے تو بڑے بیٹے سے ساقط ہیں۔

مسئلہ ۱۴۱۷۔ بڑا بیٹا قضا نمازوں کو اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنے کے لحاظ سے لہذا ضروری ہے کہ اپنی ماں کی صبح، مغرب اور عشاء کی قضا نمازیں بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۱۸۔ اگر دو بیٹے جڑواں پیدا ہوئے ہوں تو جو بچہ پہلے باہر آیا ہو وہ بڑا کہلوائے گا اگرچہ دوسرے کا نطفہ پہلے منعقد ہو چکا ہو۔

مسئلہ ۱۴۱۹۔ اگر کوئی شخص وقت کے درمیانی حصہ میں اتنی مقدار گزرنے کے بعد جس میں نوہ نماز پڑھ سکتا تھا مر جائے تو اس کی قضا پڑے بیٹے پر واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۲۰۔ اگر میت کا بڑا لڑکا نہ ہو یا باپ کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مر جائے تو دوسرے بیٹے پر قضا واجب نہیں ہے، ہاں اگر میت نے وصیت کی ہو تو اس کے مال کے تیسرے حصے سے اس پر عمل کیا جائے۔

نماز جماعت:

- مسئلہ ۱۴۲۱۔ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے خصوصاً نمازیومیہ کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور علی الخصوص صبح، مغرب اور عشاء کے لئے زیادہ تاکید کی گئی ہے، خصوصاً جو لوگ مسجد کے پڑوسی ہوں یا اذان کی آواز سنتے ہوں۔
- مسئلہ ۱۴۲۲۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر ایک آدمی امام جماعت کی اقتداء کمرے توہر رکعت کا ثواب ایک سو پچاس نماز کے برابر ہے کہ اگر دو آدمی اقتدا کریں توہر رکعت کا ثواب چھ سو نماز کے برابر ہے اور نمازیوں کی تعداد جتنی بڑھتی جائے گی ان کا ثواب بھی بڑھتا جائے گا، اور اگر دس آدمیوں سے زیادہ اقتدا کرنے والے ہوں تو اگر تمام آسماں کاغذ بن جائیں، تمام دریا روشنائی بن جائیں اور درخت قلم بن جائیں اور تمام ملائکہ و جن و انس مل کر لکھیں تب بھی ایک رکعت کا ثواب نہیں لکھ سکتے۔
- مسئلہ ۱۴۲۳۔ بے اعتنائی اور سبک شمار کرتے ہوئے جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے اور مناسب نہیں ہے کہ انسان بغیر عذر کے نماز جماعت ترک کرے۔
- مسئلہ ۱۴۲۴۔ نماز جماعت کے لئے صبر کرنا مستحب ہے، اول وقت تنہا نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے اسی طرح مختصر نماز جماعت لمبی فرادی نماز سے افضل و برتر ہے۔
- مسئلہ ۱۴۲۵۔ اگر جماعت ہونے لگے تو جو لوگ فرادی نماز پڑھ چکے ہیں ان کے لئے مستحب ہے کہ دوبارہ جماعت سے پڑھ لیں اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ پہلی نماز باطل تھی تو دوسری کافی ہے۔
- مسئلہ ۱۴۲۶۔ جس امام جماعت نے ایک جماعت کو نماز پڑھادی ہو اس کے لئے دوسری جماعت کو دوبارہ نماز پڑھانا جائز ہے۔
- مسئلہ ۱۴۲۷۔ جس کو نماز میں سو اس ہوتا ہو اور اس کا سو اس نماز میں اشکال کا سبب بنتا ہو تو اگر جماعت سے نماز پڑھنے میں سو اس سے چھٹکار مل ہی جاتا ہے تو اس کو نماز جماعت ہی سے پڑھنی چاہئے۔
- مسئلہ ۱۴۲۸۔ اگر والدین اپنی اولاد کو حکم دیے کہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں، تو اگر وہ نماز جماعت نہ پڑھے ان کی بے حرمتی ہو جائے تو نماز باجماعت پڑھنا ان کے لئے واجب ہوگا۔
- مسئلہ ۱۴۲۹۔ کسی بھی مستحب نماز کو سوائے نماز استسقاء (جو طلب باران کے لئے ہوتی ہے) اور نماز عید الفطر و عید قربان کے (جو غیبت امام زمانہ میں مستحب ہیں) جماعت سے نہیں پڑھا جاسکتا۔
- مسئلہ ۱۴۳۰۔ نمازیومیہ کسی ہر نماز کو اسام کسی ہر نماز کے ساتھ اقتدا کر کے پڑھا جاسکتا ہے، البتہ اگر اسام احتیاطاً نماز کا اعادہ کر رہا ہو تو اس میں اقتدا نہیں کی جاسکتی، مگر یہ کہ دونوں احتیاط کی لحاظ سے ایک جیسے ہوں اور ایک نماز پڑھتے ہوں تو ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۱۔ اگر امام جماعت قضا نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے، لیکن اگر وہ نماز کو احتیاطاً قضا کر رہا ہو یا کسی دوسرے کی نماز قضا احتیاطاً پڑھ رہا ہو اگرچہ بغیر اجرت ہوں تو اس کی اقتدا میں اشکال ہے، لیکن اگر انسان کو علم ہو کہ جس کے لئے نماز قضا پڑھی جا رہی ہے اس سے یقیناً نماز فوت ہوئی ہے تو ایسی صورت میں اس کی اقتداء میں پڑھنا بلا اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۲۔ اگر امام محراب میں ہو اور کوئی اس کے پیچھے اقتدا نہ کئے ہوئے ہو تو جو لوگ محراب کے دونوں طرف کھڑے ہیں اور محراب کی دیوار کی وجہ سے امام کو نہیں دیکھ سکتے ہو تو وہ لوگ امام کی بھی اقتدا نہیں کر سکتے، بلکہ اگر امام کے پیچھے اقتدا بھی کئے ہوں تو جو لوگ اسے کے دونوں طرف کھڑے ہیں اور محراب کی وجہ سے امام کو نہیں دیکھ سکتے تو ان کی جماعت بھی احتیاط واجب کی بنا پر صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۳۔ اگر صفوں کی لمبائی کو وجہ سے لوگ صفوں کے دونوں کناروں پر کھڑے ہیں اور امام کو نہیں دیکھ سکتے تو ان کی نمازیں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح اگر کوئی صف بہت لمبی ہو اور اس کے دونوں کناروں پر کھڑے ہوئے لوگ اپنے اگلی صف کو دیکھ پارہے ہوں تب بھی ان کی جماعت صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۴۔ اگر نماز جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں تو جو شخص دروازہ کے مقابل صف کے پیچھے کھڑا ہے اس کی نماز صحیح ہے اور اسی طرح ان لوگوں کی نمازیں بھی صحیح ہیں جو اس شخص کے پیچھے کھڑے ہوں، لیکن جو اس دروازے کے دائیں بائیں کھڑے ہیں اور اگلی صف کو نہ دیکھ رہے ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر ان کی اقتدا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۵۔ جو شخص ستوں کے پیچھے کھڑا ہے اگر دائیں یا بائیں طرف کے ماموم کے واسطے سے امام سے متصل ہے تو کافی ہے، اور اگر متصل نہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۶۔ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ماموم سے بلند تر نہ ہو، ہاں اگر تھوڑی سی بلند ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح اگر نشیبی زمین ہو اور امام اس طرف کھڑا ہو جو بلند ہے تو اگر نشیب بہت زیادہ نہ ہو اور اس کو زمین کی سطح کہتے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۷۔ اگر ماموم کے قیام کی جگہ امام کے قیام کی جگہ سے اتنی اونچی ہو جتنی قدیم زمانہ کی تھی کہ سب کو ایک اجتماع کی مقدار جتنی سمجھی جاتی ہو تو یہ بلا اشکال ہے، لیکن اگر بلندی دور حاضر کی چند منزلہ بلڈنگ جتنی ہو تو پھر جماعت میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۸۔ اگر ایک صف کے نمازیوں کے درمیان میزبچہ ہو اور فاصلہ ہو جائے تو اگر اس کی نماز باطل ہونے کا علم نہ ہو تو اقتدا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۹۔ امام جب تکبیر کہہ کر نمازیں داخل ہو تو اگر اگلی صفیں امادہ نماز ہوں تو سب ہی تکبیر کہہ کر نمازیں داخل ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۴۴۰۔ اگر یہ معلوم ہو کہ اگلی صفوں میں سے کسی ایک صف کی نماز باطل ہے تو بعد والی صفوں میں اقتدا نہیں کر سکتے، لیکن اگر معلوم نہ ہو کہ اگلی صف والوں کی نماز صحیح ہے کہ نہیں تو اقتدا کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۴۴۱۔ اگر ماموم کو معلوم ہو کہ امام کی نماز قطعاً باطل ہے، مثلاً وہ جانتا ہے کہ امام بے وضو ہے، تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۴۴۲۔ اگر ماموم کو نماز کے بعد پتہ چلے کہ امام عادل نہیں تھا یا خدا نخواستہ کافر تھا یا اس کی نماز باطل تھی تو ماموم کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۳۔ اثنائے نماز میں اگر ماموم کو شک ہو جائے کہ نیت جماعت کی تھی کہ نہیں، تو اگر ایسی حالت میں ہو کہ اطمینان ہو جائے کہ مشغول جماعت ہے (مثلاً امام کی حمد و سورہ کو سن رہا ہے) تو نماز کو جماعت کے ساتھ تمام کرے، لیکن اگر اطمینان پیدا نہ ہو تو نماز کو فرادی کی نیت سے تمام کرے۔

مسئلہ ۱۴۴۴۔ انسان نماز جماعت کے درمیان فرادی کی نیت کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۵۔ اگر امام کے حمد و سورہ کے بعد ماموم الگ ہو جائے اور فرادی کی نیت کرے تو حمد و سورہ کا پڑھنا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر حمد و سورہ کے ختم ہونے سے پہلے فرادی کی نیت کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ حمد و سورہ سے باز نہ رہے۔

مسئلہ ۱۴۴۶۔ اگر اثناء نماز میں فرادی کی نیت کرے تو پھر دوبارہ جماعت میں نہیں آسکتا، لیکن اگر مرد ہو جائے کہ فرادی کی نیت کرے یا نہ کرے تو پھر آخر میں طے کر لے کہ جماعت ہی سے پڑھوں گا تو اس کی جماعت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۷۔ اگر شک ہو کہ فرادی کی نیت کی تھی تو یہ بنا رکھے کہ فرادی کی نیت نہیں کی تھی۔

مسئلہ ۱۴۴۸۔ جس وقت امام رکوع میں ہو اس وقت امام کی اقتداء کر کے رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں امام سے ملحق ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے، چاہے امام نے ذکر رکوع کہا ہو یا نہیں، اور یہ اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی لیکن اگر رکوع کی حد تک جھک لیکن امام سے ملحق نہ ہو سکے تو جماعت باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۹۔ اگر امام رکوع میں ہو اور ماموم اقتدا کرے اور اثناء رکوع میں شک کر لے امام سے ملحق ہوا کہ نہیں تو نماز باطل ہے اور احتیاط یہ ہے کہ نماز کو تمام کرے اور دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۵۰۔ جس وقت امام رکوع میں ہے اسی وقت اگر اقتدا کرے اور بمقدار رکوع جھکنے سے پہلے امام رکوع سے کھڑا ہو جائے تو فرادی کی نیت کرے یا صبر کرے کہ امام دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور یہ اس کو اپنی پہلی رکعت شمار کرے، لیکن اگر امام کی دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے میں اتنی دیر لگتی ہو کہ اس شخص کے متعلق نہ کہا جاسکے کہ نماز جماعت پڑھ رہا ہے تو اسے چاہئے کہ فرادی کی نیت کر لے۔

مسئلہ ۱۴۵۱۔ اگر اول نماز یا حمد و سورہ کے درمیان اقتدا کرے اور اپنے کو امام کے ساتھ رکوع میں نہ پہنچائے تو اس کی جماعت صحیح ہے اور اسے رکوع بجالانا چاہئے۔

مسئلہ ۱۴۵۲۔ اگر ایسے وقت پہنچے جب امام نماز کا آخری تشہد پڑھ رہا ہو اور وہ ثواب جماعت حاصل کرنا چاہے تو نیت کمر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ جائے اور امام کے ساتھ تشہد میں شریک ہو جائے لیکن سلام نہ پڑھے چپ چاپ بیٹھا رہے یہاں تک کہ امام کا سلام ختم ہو جائے اس کے بعد کھڑے ہو کر اپنی نماز پڑھے، یعنی حمد و سورہ وغیرہ پڑھے اور اس کو اپنی پہلی رکعت قرار دے۔

مسئلہ ۱۴۵۳۔ ماموم امام سے آگے نہ کھڑا ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر امام سے تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہو اور اگر ماموم کا قدم امام سے اتنا لمبا ہو کہ رکوع کے وقت امام سے آگے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۴۔ امام و ماموم اور اسی طرح خود مامومین میں ایک دوسرے کو دیکھنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو، ہاں اگر ماموم عورت ہو تو اس کے اور مردوں کے درمیان حائل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر امام اور ماموم دونوں عورت ہو تو ان کا حکم مردوں والا ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۵۔ اگر نماز جماعت شروع ہو جانے کے بعد امام اور ماموم کے درمیان یا مامومین کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ جس سے اس کی پشت وغیرہ نظر نہ آئے حائل ہو جائے تو خود بخود نماز فرادی ہو جاتی ہے اور صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۶۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ماموم کے سجدہ کی جگہ اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان ایک معمولی قدم سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہو، اسی طرح جس شخص کا امام سے اتصال اگلی صف میں کھڑے ہونے والے ماموم کے ذریعہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس شخص کے سجدہ کی جگہ اور اگلی صف والے ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان بھی اتنا فاصلہ زیادہ نہ ہو، اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماموم کے سجدہ کی جگہ اور اس کے آگے والے شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان بالکل فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۴۵۷۔ اگر ماموم کا اتصال امام سے بائیں یا دائیں طرف کے مامومین کی وساطت سے ہو اور آگے سے امام سے متصل نہ ہو تو اگر ایک معمولی قدم سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۸۔ اگر نماز میں امام اور ماموم کے درمیان یا ماموم اور دیگر ماموم جس کی وساطت سے اتصال ہو کے درمیان ایک قدم سے زیادہ فاصلہ ہو جائے تو ان کی نماز فرادی ہوگی اور صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۹۔ اگر اگلی صف کے تمام لوگوں کی نماز ختم ہو جائے یا سب کے سب فرادی کی نیت کر لیں تو اگر فاصلہ ایک معمولی قدم سے زیادہ نہ ہو تو بعد والی صف کی نماز بطور جماعت صحیح ہوگی اور اگر مذکورہ مقدار سے زیادہ فاصلہ ہو تو ان کی نماز بطور فرادی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۰۔ اگر دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو قنوت و تشہد امام کے ساتھ ہی پڑھ لے اور احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت گھٹنوں کو زمین سے بلند کرے صرف ہاتھوں کی انگلیوں کو اور پیروں کو زمین پر رکھے رہے (بالکل اس طرح بیٹھے جیسے اٹھنا چاہتا ہو) امام کے تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے حمد و سورہ پڑھے اگر سورہ کے لئے وقت نہ ہو تو صرف حمد پڑھے اور اپنے کو امام کے ساتھ رکوع میں پہنچادے یا فرادی کی نیت کرے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۱۔ جو شخص امام کی دوسری رکعت میں شریک ہو وہ اپنی دوسری رکعت میں (جو امام کی تیسری ہے) دونوں سجدوں کے بعد بیٹھ کر بمقدار واجب تشہد پڑھے اور اٹھ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے اب اگر تین مرتبہ تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ ہو تو ایک مرتبہ تسبیح پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴۶۲۔ اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو اور ماموم جانتا ہو کہ اگر ابھی شریک ہو کر حمد پڑھے گا تو امام کو رکوع میں نہیں پائے گا تو احتیاط واجب ہے کہ صبر کرے جب امام رکوع میں پہنچ جائے تو نیت کر کے شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴۶۳۔ اگر کوئی امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں شریک ہو تو حمد و سورہ کو پڑھے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو فقط حمد پڑھ کر امام کے رکوع میں پہنچادے لیکن اگر سجدہ میں امام سے جا ملے تو بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۶۴۔ جس کو یہ معلوم ہو کہ اگر سورہ یا قنوت پڑھے گا تو رکوع میں امام سے نہیں مل پائے گا تو اسے نہیں پڑھنی چاہئے لیکن اگر پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۵۔ جس شخص کو اطمینان ہو کہ سورہ پڑھ کر امام کو رکوع میں پالے گا، تو احتیاط واجب ہے کہ سورہ کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۶۶۔ جس شخص کو اطمینان ہو کہ سورہ پڑھ کر امام کو رکوع میں پالے گا، اگر وہ سورہ کو پڑھے اور اتفاق سے رکوع میں امام کے ساتھ نہ پہنچ سکے تو اس کی جماعت صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۷۔ اگر امام حالت قیام میں ہے اور ماموم کو نہیں معلوم کہ یہ امام کی کونسی رکعت ہے پھر بھی شریک جماعت ہو سکتا ہے شریک ہو کر قصد قربت سے حمد و سورہ پڑھے اس کی نماز صحیح ہے چاہے معلوم ہو جائے کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۸۔ اگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت ہے وہ حمد و سورہ نہ پڑھے اور رکوع کے بعد معلوم ہو کہ تیسری یا چوتھی تھی تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر رکوع سے پہلے معلوم ہو جائے تو حمد و سورہ دونوں پڑھے اور اگر وقت نہ ہو تو صرف حمد پڑھے اور رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴۶۹۔ اگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہے وہ حمد و سورہ پڑھے اور رکوع کے بعد یا رکوع سے پہلے معلوم ہو کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اثناء حمد و سورہ پتہ چلے ان کو مکمل کرنا ضروری نہیں ہے

مسئلہ ۱۴۷۰۔ اگر مستحبی نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت منعقد ہو جائے تو اگر اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ نماز تمام کمر کے جماعت سے شریک ہو سکتا تو مستحب ہے کہ مستحبی نماز کو چھوڑ دے اور جماعت سے شریک ہو جائے بلکہ اگر یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ پہلی رکعت میں جماعت کو پالے گا تو بھی مستحب ہے کہ اس دستور پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۴۷۱۔ اگر واجب نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت شروع ہو جائے اور وہ ابھی تیسری رکعت میں نہیں پہنچا ہے اور خطرہ ہے کہ اگر نماز کو تمام کرتا ہے تو جماعت نہیں مل سکے گی تو مستحب ہے کہ نیت کو مستحبی نماز کی طرف بدل دے اور دو رکعت پر ختم کمر کے جماعت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴۷۲۔ اگر امام کی نماز ختم ہو جائے اور ماموم تشہید یا سلام پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری نہیں ہے کہفرادی کی نیت کرے۔

مسئلہ ۱۴۷۳۔ جو شخص امام سے ایک رکعت پیچھے ہو جب امام تشہد پڑھنے لگے تو وہ فرادی کی نیت کر سکتا ہے اور کھڑے ہو کر نماز تمام کرے یا اپنے گھٹنوں کو زمین سے اٹھا کر اور اپنی انگلیوں کو اوپروں کو پنچوں کو زمین پر ٹیک کر اٹھنے والے کی صورت میں انتظار کر یہاں تک کہ امام سلام کہہ لے پھر اٹھ کر اپنی باقی نماز پڑھے۔

امام جماعت کے شرائط:

مسئلہ ۱۴۷۴۔ امام جماعت کمر کے لئے بالغ، عاقل، حلال زادہ، شیعہ اثنا عشری اور صحیح قرائت والا ہونا ضروری ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر مرد ہونا چاہئے اور اگر میزبچہ جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے دوسرے میزبچے کی اقتدا کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۵۔ جس امام کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ عدالت پر باقی ہے کہ نہیں تو اس امام کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۶۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا، بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا نہیں کر سکتا اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۴۷۷۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا، بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ لیٹ کر نماز پڑھنے والا، بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴۷۸۔ اگر امام تیمم یا وضوئے جبیرہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے لیکن اگر کسی عذر کی بنا پر مجبوراً نجس لباس میں نماز پڑھ رہا ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ ۱۴۷۹۔ جو شخص پیشاب یا پاخانہ کمرے روکنے پر قادر نہیں ہے احتیاط واجب کی بنا پر اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی اور نہ مستحاضہ کی اقتدا ہو سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۰۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ جو شخص جذام یا برص کا بیمار ہو وہ امام جماعت نہ بنے اور جس پر شرعی حد جائی ہو گئی ہو وہ بھی امام جماعت نہ بنے۔

جماعت کے احکام:

مسئلہ ۱۴۸۱۔ ماموم کو چاہئے کہ امام کو اپنی نیت میں معین کرے لیکن امام کے نام کا جاننا ضروری نہیں ہے، اگر صرف یہ نیت کرے کہ امام حاضر کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہوں تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۲۔ حمد و سورہ کے علاوہ ماموم کو تمام چیزیں پڑھنی چاہئے لیکن اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ماموم کی پہلی یا دوسری رکعت ہو تو پھر ماموم کو حمد و سورہ بھی پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۴۸۳۔ اگر ماموم نماز صبح، مغرب و عشاء میں امام کی قرائت کی آواز سن رہا ہو تو اگرچہ کلمات کی تشخیص نہ کرتا ہو حمد و سورہ نہ پڑھے، لیکن اگر نہ سن رہا ہو تو حمد و سورہ کا پڑھنا مستحب ہے لیکن آہستہ پڑھے اور اگر سہواً بلند آواز سے پڑھے تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۱۴۸۴۔ اگر ماموم امام کے حمد و سورہ کے بعض کلمات کو سن رہا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ حمد و سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۸۵۔ اگر ماموم بھولے سے یا اس خیال سے کہ جو آواز سن رہا ہے وہ امام کی نہیں ہے حمد و سورہ کو پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ امام کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۶۔ اگر شک ہو کہ امام کی آواز سن رہا ہے یا نہیں یا یہ شک ہو کہ جو آواز سنائی دے رہی ہے امام کی ہے یا نہیں تو اس صورت میں قربت مطلقہ کی نیت سے حمد و سورہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۷۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ماموم نماز ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں حمد و سورہ نہ پڑھے اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ صرف ذکر پڑھتا رہے۔

مسئلہ ۱۴۸۸۔ امام سے پہلے ماموم تکبیرۃ الاحرام نہیں کہہ سکتا بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام پوری تکبیر مکمل نہ کر لے ماموم تکبیرۃ الاحرام نہ کہے۔

مسئلہ ۱۴۸۹۔ اگر ماموم امام کے سلام کو سن رہا ہو یا سے معلوم ہو کہ امام کسی وقت سلام دے گا تو وہ امام سے پہلے سلام نہ پڑھے اور اگر عدا امام سے پہلے سلام پڑھ لے تو اشکال ہے اور اگر بھولے سے امام سے پہلے سلام دے تو اس کی نماز صحیح ہے اور دوبارہ سلام دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۰۔ امام سے پہلے ماموم تکبیرۃ الاحرام اور سلام نہیں کہہ سکتا البتہ دیگر اذکار میں کوئی مانع نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہی ہے کہ اگر امام کی آواز کو سن رہا ہو تو اس سے پہلے کوئی ذکر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴۹۱۔ افعال نماز جیسے رکوع و سجود وغیرہ میں سے کسی بھی فعل کو ماموم امام سے پہلے نہ بجالائے بلکہ امام کے ساتھ یا اس کے بعد بجالائے اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یہ کام امام سے پہلے یا کچھ مدت کے بعد بجالائے تو وہ گنہگار ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۹۲۔ اگر بھولے سے امام سے پہلے سر کو رکوع سے اٹھائے تو دوبارہ رکوع میں چلا جائے امام کے ساتھ دوبارہ سر اٹھائے، یہاں پر رکوع کی زیادتی سے نماز باطل نہیں ہوتی، البتہ اگر دوبارہ رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ یہ رکوع میں پہنچے امام رکوع سے سر اٹھالے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۳۔ اگر ماموم یہ خیال کر کے کہ امام نے سجدہ سے سر اٹھایا تو خود بھی سر اٹھالے (اب اگر امام سجدہ ہی میں ہے) تو دوبارہ سجدہ میں چلا جائے اور اگر یہی صورت دونوں سجدوں میں پیش آجائے تو دو سجدے کی زیادتی (جو رکن ہے) نماز کو باطل نہیں کمرے گی۔

مسئلہ ۱۴۹۴۔ جس شخص نے غلطی سے امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھایا، اگر وہ دوبارہ سجدہ میں جائے اور امام سجدہ سے اسی وقت سر اٹھالے تو اگر یہ صورت صرف ایک سجدہ میں پیش آئے تب تو نماز صحیح ہے لیکن اگر دونوں سجدوں میں یہی صورت درپیش ہو تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۵۔ اگر ماموم اشتباہاً رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے اور سہوا یا اس خیال سے کہ اگر دوبارہ رکوع یا سجدہ میں جاؤں گا تو امام کو نہ پاسکوں گا اس لئے رکوع یا سجدہ میں نہ جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۹۶۔ اگر سجدہ سے سر اٹھائے اور یہ دیکھے کہ امام ابھی سجدہ میں ہے چنانچہ وہ اس خیال سے کہ امام کا پہلا سجدہ ہے امام کے ساتھ سجدہ کرنے کی نیت سے سجدہ میں چلا جائے اور بعد میں معلوم ہو کہ امام کا دوسرا سجدہ تھا تو اس کا بھی دوسرا سجدہ شمار ہوگا اور اگر ماموم اس خیال سے کہ امام کا دوسرا سجدہ ہے سجدہ میں چلا جائے بعد میں معلوم ہو کہ امام کا پہلا سجدہ تھا تو یہ جماعت کے امام کی اتباع شمار ہوگی اور اسے چاہئے کہ دوبارہ امام کے ساتھ سجدہ میں چلا جائے اور دونوں صورتوں میں احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو باجماعت تمام کر کے دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۹۷۔ اگر ماموم سہوا امام سے پہلے رکوع میں اس طرح چلا جائے کہ اگر سر اٹھالے تو امام کی قرائت کا کچھ حصہ مل جائے گا تو فوراً سر اٹھالے اور امام کی قرائت کو درک کرے، پھر امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور اگر جان بوجھ کر واپس نہ لوٹے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی نماز باطل ہے اور ہر دور رکوع میں پڑھ کر پڑھے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پہلے رکوع میں ایک مرتبہ ذکر صغیر سے زیادہ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۹۸۔ اگر بھولے سے امام سے پہلے رکوع میں جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سر اٹھانے کے بعد امام کی قرائت کا کوئی حصہ نہیں ملے گا، اگر امام کے رکوع میں پہنچنے تک خود رکوع میں صبر کر لے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۴۹۹۔ اگر بھولے سے امام سے پہلے سجدہ میں جائے، چنانچہ صبر کرے یہاں تک کہ امام سجدہ پہنچ جائے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۰۰۔ جس رکعت میں تشہد نہیں ہے اگر امام بھولے سے تشہد پڑھنے لگے یا جس وقت قنوت نہیں ہے قنوت پڑھنے لگے تو ماموم تشہد یا قنوت کو تو نہ پڑھے، لیکن نہ امام سے پہلے کھڑا ہو سکتا ہے نہ رکوع میں جاسکتا ہے، بلکہ کسی ذریعہ سے امام کی غلطی کی طرف امام کو متوجہ کر دے اور اگر نہ ہو سکے تو صبر کرے جب امام کا تشہد یا قنوت ختم ہو جائے تو امام کے ساتھ باقی نماز کو تمام کرے۔

جماعت کے مستحبات:

مسئلہ ۱۵۰۱۔ اگر ماموم صرف ایک مرد ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور اگر صرف ایک عورت ماموم تو امام کے داہنی طرف اتنے پیچھے کھڑی ہو کہ اس کے سجدہ کی جگہ امام کے گھٹنوں یا قدموں کے پاس ہو اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد و چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کے داہنی طرف اور عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں، اور اگر چند مرد اور عورتیں بھی ہوں تو مرد امام کے پیچھے اور عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں۔

مسئلہ ۱۵۰۲۔ مستحب ہے کہ امام صف کے وسط میں اور اہل علم و فضیلت و تقویٰ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

مسئلہ ۱۵۰۳۔ مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں اس طرح منظم ہوں کہ مامومین کے شانے ایک دوسرے سے ملے ہوں اور ہر صف میں جو لوگ کھڑے ہوں ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۰۴۔ مستحب ہے کہ ”قد قامت الصلاة“ کے بعد تمام لوگ کھڑے ہو جائیں اور نماز کے لئے تیار ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۵۰۵۔ مستحب ہے کہ امام سب سے کمزور ماموم کی حالت کا لحاظ رکھے، اتنی جلدی نہ کرے کہ کمزور لوگ ساتھ نہ دے سکیں اور رکوع و سجدہ و قنوت وغیرہ میں اتنی دیر نہ کرے کہ کمزور لوگ برداشت نہ کر سکیں، البتہ اگر وہ جانتا ہے کہ جتنی لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں سب ہی طول کو پسند کرتے ہیں تب طول دے۔

مسئلہ ۱۵۰۶۔ مستحب ہے کہ امام حمد و سورہ پڑھتے وقت اتنی بلند آواز سے پڑھے کہ مامومین سن لیں مگر یہ بھی نہ ہو کہ چلا کر پڑھنے لگے۔

مسئلہ ۱۵۰۷۔ اگر امام رکوع میں سمجھ لے کہ کچھ لوگ ابھی آئے ہیں اور جماعت میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو مستحب ہے رکوع کو تھوڑا سا طول دیدے تاکہ وہ لوگ شریک ہو سکیں، لیکن عام طور سے رکوع جتنی دیر میں کرتا ہے اس کے دو گنے سے زیادہ طول نہ دے چاہے اس کو معلوم ہو ایک یا کئی جماعت اور جماعت میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔

جماعت کے مکروہات:

مسئلہ ۱۵۰۸۔ اگر صفوں میں جگہ ہو تو نماز کو تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
 مسئلہ ۱۵۰۹۔ مکروہ ہے کہ ماموم ذکر کو اتنی زور سے کہے کہ امام سنے۔
 مسئلہ ۱۵۱۰۔ مسافر یعنی جو ظہر و عصر و عشاء کو قصر پڑھتا ہو، مقیم حضرات کی امامت کرنا مکروہ ہے، اسی طرح مسافر مقیم کی اقتدانہ کرے۔

نماز آیات کا طریقہ

مسئلہ ۱۵۲۷۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے:
 نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہہ کر ایک حمد و پورا سورہ پڑھے پھر رکوع کمر کے کھڑا ہو اور دوبارہ حمد و سورہ پڑھ کر رکوع میں جائے پھر بارہ رکوع سے کھڑے ہو کر حمد و پورا سورہ پڑھ کر رکوع کمرے اور چوتھی بار کھڑے ہو کر حمد و پورا سورہ پڑھے پھر رکوع کمر کے پانچویں بار کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑھ کر رکوع کمرے، پانچواں رکوع کمر کے جب کھڑا ہو تو دو سجدے بجالائے، اسی طرح سے دوسری رکعت بھی پڑھے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

مسئلہ ۱۵۲۸۔ نماز آیات میں یہ بھی ممکن ہے کہ نیت و تکبیرۃ الاحرام کے بعد ایک مرتبہ حمد پڑھے پھر کسی سورہ کو پانچ حصوں پر تقسیم کر کے پہلا حصہ پڑھے، مثلاً: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے رکوع سے اٹھ کر حمد پڑھے بغیر ”قل ہو اللہ احد“ کہے اور رکوع میں چلا جائے پھر رکوع سے اٹھ کر حمد پڑھے بغیر ”اللہ الصمد“ کہے اور رکوع میں چلا جائے پھر رکوع سے اٹھ کر ”لم یلد ولم یولد“ کہے اور رکوع میں چلا جائے پھر رکوع سے اٹھ کر ”ولم یکن لہ کفو احد“ کہہ کر رکوع کمرے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دونوں سجدے کرے اور رکعت دوم بھی رکعت اول کی طرح بجالائے پھر تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

مسئلہ ۱۵۲۹۔ نماز آیات میں ایک رکعت پہلے طریقے سے اور دوسری دوسرے طریقے سے بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۰۔ جو چیزیں نماز پنجگانہ میں واجب و مستحب ہیں وہی نماز آیات میں بھی واجب و مستحب ہیں صرف نماز آیات میں اذان و اقامت نہیں ہے، بلکہ اس کے بجائے تین مرتبہ ”الصلاة“ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۱۔ مستحب ہے کہ پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہے، اسی طرح ہر رکوع میں جانے سے پہلے اور اٹھنے کے بعد تکبیر کہے لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۲۔ مستحب ہے کہ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور اگر صرف ایک قنوت دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۳۔ اگر نماز آیات میں شک کرے کہ کتنی رکعت پڑھی ہے اور ذہن کسی طرف کا فیصلہ نہ کر سکے تو نماز باطل ہے۔
مسئلہ ۱۵۳۴۔ اگر شک ہو کہ پہلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں اور ذہن کسی طرف کا فیصلہ نہ کر سکے تو نماز باطل ہے، لیکن اگر شک ہو کہ چار رکوع کئے ہیں یا پانچ اور ابھی تک سجدہ کی طرف نہ جھکا ہو تو پھر جس رکوع کے متعلق شک ہے اسے دوبارہ بجالائے اور اگر سجدہ میں جانے کے لئے جھک گیا ہے تو اس شک کی پرواہ نہ کرے۔
مسئلہ ۱۵۳۵۔ نماز آیات کا ہر رکوع رکن ہے اگر عمد یا سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

نماز جمعہ

مسئلہ ۱۵۳۶۔ امام زمانہ کی غیبت میں نماز جمعہ واجب تخیری ہے (یعنی مکلف کو جمعہ کے دن اختیار ہے کہ نماز جمعہ پڑھے یا نماز ظہر) لیکن نماز جمعہ ظہر سے افضل ہے اور ظہر احوط ہے اور اگر زیادہ احتیاط کرنا ہو تو دونوں کو بجالائے۔
مسئلہ ۱۵۳۷۔ نماز جمعہ کو ظہر کے بدلے میں پڑھ لینا کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ظہر کو بھی پڑھ لے۔

نماز جمعہ کی شرائط

مسئلہ ۱۵۳۸۔ نماز جمعہ کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور انفرادی طور پر پڑھنا صحیح نہیں ہے۔
مسئلہ ۱۵۳۹۔ نماز یومیہ کی جماعت میں جو شرائط ہیں وہ سب یہاں نماز جمعہ میں بھی معتبر ہیں، مثلاً حائل نہ ہونا، فاصلہ نہ ہو اور دیگر شرائط۔

مسئلہ ۱۵۴۰۔ امام جماعت کی جو شرائط ہیں وہ سب ہی امام جمعہ میں شرط ہیں، مثلاً: عقل، ایمان، عدالت، حلال زادہ ہونا، لیکن نماز جمعہ میں عورتوں اور بچوں کی پیش نمازی جائز نہیں ہے، اگرچہ دیگر نمازوں میں میزبچہ دوسرے بچوں کے لئے پیش نمازی کر سکتا ہے، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ عورتیں پیش نمازی نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۴۱۔ مسافر، عورت، بوڑھا، اندھا، دیوانہ، نابالغ، اور غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے، اس لئے نماز جمعہ مردوں پر اور جو لوگ سالم و تندرست ہیں اور عاقل و بالغ ہیں ان پر نماز جمعہ واجب ہے، بشرطیکہ ان کے رہنے کی جگہ کے درمیان اور نماز جمعہ

کی جگہ میں دو فرسخ (چھ میل شرعی) سے زیادہ فاصلہ نہ ہو، لہذا اگر کسی میں گزشتہ شرائط موجود نہ ہو تو نماز جمعہ کے لئے گھر سے نکلنا اس کے لئے واجب نہیں ہے چاہے باعث مشقت و حرج بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۴۲۔ دو نماز جمعہ کے درمیان ایک فرسخ سے کم کا فاصلہ نہیں ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۱۵۴۳۔ نماز جمعہ منعقد ہونے کے لئے کم از کم پانچ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے جن میں سے ایک امام ہے، ورنہ منعقد نہیں ہوگی، لیکن اگر سات آدمی یا اس سے زیادہ تعداد ہو اس کی فضیلت بڑھتی جائے گی۔

مسئلہ ۱۵۴۴۔ اگر نماز جمعہ کی ضروری شرائط موجود ہو جائے تو شہر، دیہات، گاؤں کے رہنے والوں پر حتیٰ کہ خانہ بدوش لوگوں پر نماز جمعہ واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۴۵۔ جن لوگوں پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے اگر وہ نماز جمعہ میں شریک ہوں تو تو ان کی نماز صحیح ہے اور ظہر کی جگہ پر شمار ہو جائے گی، لیکن اگر دیوانہ نماز جمعہ میں شریک ہو جائے اس کی نماز صحیح نہیں ہے، لیکن نابالغ بچہ کی نماز صحیح ہے لیکن بچہ سے تکمیل عدد جائز نہیں ہے اور نہ صرف بچوں سے نماز جمعہ منعقد ہو سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۶۔ مسافر نماز جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر شرکت کی تو نماز ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ بہت سے مسافر، غیر مسافر کو لئے بغیر کسی جگہ نماز جمعہ منعقد کرنا چاہیں تو نہیں ہو سکتی بلکہ مسافرین نماز ظہر پڑھنی واجب ہے، اسی طرح مسافر سے نماز جمعہ میں جو عدد معتبر ہے اس کو تکمیل نہیں کر سکتے، ہاں اگر مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کرے تو نماز جمعہ قائم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۴۷۔ عورتیں نماز جمعہ میں شریک ہو سکتی ہیں اور ان کی نماز صحیح ہے اور نماز ظہر کے بدلے میں کافی ہے لیکن عورتیں بہ تنہائی نماز جمعہ قائم نہیں کر سکتیں جس طرح مکمل عدد نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۱۵۴۸۔ خنثی مشکل (یعنی وہ شخص جو کسی بھی طریقہ سے معلوم نہ ہو مرد ہے یا عورت) کے لئے نماز جمعہ میں شریک ہونا جائز ہے لیکن امامت نہیں کر سکتا، اسی طرح عدد کی بھی تکمیل نہیں کر سکتا۔

نماز جمعہ کا وقت

مسئلہ ۱۵۴۹۔ نماز جمعہ کا اول وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب شاخص کا سایہ ۲/۷ سے زیادہ ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے یعنی ایک گھنٹہ زوال کے گزر جانے کے تک ہے، لیکن احتیاط واجب ہے کہ اول زوال سے زیادہ تاخیر نہ ہو جائے اور اگر تاخیر ہو گئی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز ظہر بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۵۰۔ اگر امام جمعہ خطبہ کو زوال سے پہلے شروع کر دے اور زوال کے موقع پر ختم کر دے اور نماز جمعہ پڑھا دے تو صحیح

مسئلہ ۱۵۵۱۔ امام جمعہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ خطبوں کو اتنا طویل کرے کہ نماز جمعہ کا وقت گزر جائے، اور اگر ایسا کیا تو نماز ظہر پڑھے کیونکہ نماز جمعہ اگر فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۵۲۔ اگر لوگوں نے نماز جمعہ شروع کی اور جمعہ کا وقت ختم ہو گیا تو ایسی صورت میں اگر ایک رکعت بھی وقت کے اندر ہو گئی ہے تب تو جمعہ صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ جمعہ مکمل کر کے نماز ظہر بھی پڑھے، اور اگر ایک رکعت بھی وقت کے اندر نہ ہو تو نماز جمعہ باطل ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کو تمام کرے اور پھر نماز ظہر پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۵۳۔ اگر جان بوجھ کر نماز جمعہ میں اتنی تاخیر کر دے کہ صرف ایک رکعت کا وقت باقی رہ جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۵۴۔ اگر یقین ہو کہ ابھی اتنا وقت باقی ہے جس میں مختصر واجب خطبے اور مختصر طریقہ سے دونوں رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں تو نماز جمعہ اور ظہر کے پڑھنے میں اختیار ہے جس کو چاہے پڑھے، لیکن اگر یقین ہو جائے کہ اب اتنا بھی وقت باقی نہیں ہے تو ظہر کا پڑھنا واجب ہے، اور اگر وقت باقی ہونے میں شک ہو اور نماز پڑھ لے تو صحیح ہے لیکن اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ایک رکعت کے لئے بھی وقت باقی تھا تب ظہر پڑھنی چاہئے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ایک رکعت بھی وقت میں واقع ہوئی ہو پھر بھی نماز ظہر پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۵۵۔ اگر یہ معلوم ہو کہ وقت باقی ہے لیکن اس میں شک ہے کہ اتنی دیر میں نماز جمعہ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں تو نماز جمعہ کا شروع کر دینا صحیح ہے، اب اگر اتنا وقت تھا تو نماز جمعہ صحیح رہے گی ورنہ نماز ظہر پڑھنی پڑے گی، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ظہر ہی پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۵۶۔ اگر وسیع وقت میں معتبر تعداد کے ساتھ امام نماز جمعہ شروع کرے اور موجودہ ماموین کے علاوہ کوئی دوسرا ماموم خطبہ اور نماز کے ابتدائی حصہ کو نہ پاسکے مگر اسے امام کے ساتھ ایک رکعت مل جائے تو اسے امام کے ساتھ ایک رکعت جمعہ کی پڑھنا چاہئے، اس کے بعد ایک رکعت اور فردا پڑھنی چاہئے، اس طرح اس کی نماز صحیح ہوگی (بشرطیکہ دوسری رکعت کے لئے نماز جمعہ کا وقت باقی ہو) لیکن اگر کوئی شخص دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر امام کے ساتھ نہ پاسکے تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ چار رکعت ظہر کی پڑھے۔

نماز جمعہ کی کیفیت

۱۵۵۷۔ نماز صبح کی طرح نماز جمعہ دو رکعت ہے اور مستحب ہے کہ حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھی جائے اور پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۵۸۔ نماز جمعہ میں دو قنوت مستحب ہیں ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت۔

مسئلہ ۱۵۵۹۔ نماز جمعہ میں دو خطبہ ہیں جو کہ اصل نماز کی طرح واجب ہیں اور دونوں خطبے امام جمعہ کو پڑھنا چاہئے، اور نماز جمعہ بغیر خطبے کے منعقد نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۶۰۔ دونوں خطبوں کو نماز جمعہ سے پہلے پڑھنا چاہئے اور اگر بالعکس بجالائے باطل ہے اور وقت باقی ہونے کی صورت میں نماز جمعہ کو دوبارہ خطبے کے بعد بجالانا چاہئے لیکن اگر کسی نے مسئلہ سے ناواقف ہونے یا غلطی سے اس طرح کمرے تو خطبوں کو اعادہ کرنا بلکہ نماز کا بھی اعادہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۱۔ جمعہ کو خطبوں کو زوال سے اتنے پہلے شروع کرنا جائز ہے کہ خطبوں کے ختم ہوتے ہوئے زوال کا وقت ہو جائے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ زوال کے وقت خطبے پڑھے جائیں۔

مسئلہ ۱۵۶۲۔ دونوں خطبوں میں حمد الہی واجب ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ الفاظ ”اللہ“ سے شروع ہو اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بناء پر ”اللہ“ کی ثنا و توصیف کی جائے اور پہلے خطبہ میں درود احتیاط و جوبی کی بناء پر ضروری ہے اور دوسرے میں علی الاقوی درود واجب ہے، اور تقوی، خوف خدا کی وصیت پہلے خطبہ میں واجب ہے اور دوسرے خطبے میں احتیاط واجب ہے، اسی طرح ایک چھوٹے سورہ کا پڑھنا پہلے خطبہ میں علی الاقوی اور دوسرے خطبہ میں احتیاط کی بناء پر واجب ہے، اور احتیاط مستحب اور مؤکد دوسرے خطبہ میں یہ ہے کہ درود و سلام کے بعد آئمہ معصومین پر درود بھیجے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کے لئے استغفار کرے، ویسے سب سے بہتر یہ ہے کہ مولائے کائنات یا اہل بیت علیہم السلام کے جو خطبے منقول ہیں ان میں سے کسی ایک خطبے کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۶۳۔ خطیب جمعہ کو بلیغ ہونا چاہئے یعنی موقع و محل کی مناسبت سے خطابت کرنے کا اہل ہو اور ایسے جملہ استعمال کرے جو فصیح ہوں، ان میں سخت اور مشکل عبارات نہ ہو، دنیا میں مسلمانوں پر جو بیت رہی ہے اس سے واقف ہو، خصوصاً اپنے اطراف کے حالات سے باخبر ہو، اسلام اور مسلمانوں کی مصلحتوں کو پہنچانے والا ہو، بہادر ہو اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈرتا ہو، زمان و مکان کے لحاظ سے اظہار حق اور ابطال باطل کرنے والا ہو، جن چیزوں سے تاثیر کلام بڑھتی ہے ان کا پابند ہو، مثلاً اوقات نماز کا پابند ہو، اس میں اولیاء و صلحاء کے اوصاف پائے جاتے ہوں، اس کے قول و فعل میں مطابقت ہو، جن چیزوں سے خود اس کی یا اس کے کلام کی اہمیت کم ہوتی ہو ان سے پرہیز کرنے والا ہو، یہاں تک کہ زیادہ مزاح کرنے والا ہو، باتونی اور بے معنی کلام کرنے والا نہ ہو اور یہ سب باتیں دنیا اور اس کی ریاست کے لئے نہ ہوں، کیونکہ ہر غلطی کا سبب حب دنیا ہے تو یہ خصوصیت اگر خطیب میں موجود ہو تو اس کا کلام لوگوں کے دلوں میں اثر انداز ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۶۴۔ خطبہ پڑھنے والے امام جمعہ کو اپنے خطبہ میں مسلمانوں کی دینی، دنیاوی، مصلح، اسلامی اور غیر اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کی مفادات، مسلمانوں کے دینی اور دنیاوی ضرورتوں کو ایسے سیاسی اور اقتصادی مسائل جو براہ راست معاشرہ اسلامی کے استقلال اور حیثیت کے متعلق ہوں، ان کو مسلمانوں کی دوسروں کے ساتھ طرز معاشرت کو بیان کرنا چاہئے، اسی طرح ان کو دوسری ظالم اور سامراجی حکومتوں کے دخیل ہونے سے ڈرانا چاہئے، خصوصاً مختصر یہ ہے کہ حج و عیدین کی طرح نماز جمعہ اور اس کے خطبہ بہت بڑی اہمیت کے حامل ہیں، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان اپنے سیاسی مسائل سے بہت ہی زیادہ غفلت برتتے ہیں جبکہ اسلام وہ دین ہے جس کی ہر شان و حالت سیاست پر مبنی ہے اور اسلام کا دین سیاست ہونا ہر اس شخص پر ظاہر ہے جو اسلام کے سیاسی، حکومتی، اقتصادی، اجتماعی احکام پر ادنیٰ تبدیلی رکھتا ہو، پس وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ یہ سب سے جدا ہے نہ اسلام کی معرفت رکھتے ہیں اور نہ سیاست کو جانتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۶۵۔ امام جمعہ کے لئے مستحب ہے کہ گرمی، سردی، ہر زمانہ میں تمام باندھے، یمنی یا عدنی ردا اوڑھے، پاک و پاکیزہ لباس پہنے، خوشبو لگائے، سکون و وقار سے رہے، نمبر پر جا کر حاضرین کو سلام کرے، اس کا رخ لوگوں کی طرف ہو اور لوگوں کا رخ اس کی طرف ہو، خطبہ پڑھتے وقت کمان، عصا، تلوار وغیرہ پر ٹیک لگائے ہو، خطبہ سے پہلے مؤذن کے اذان کہتے وقت نمبر پر بیٹھا رہے۔

مسئلہ ۱۵۶۶۔ خطیب کا کھڑا ہونا خطبہ پڑھتے وقت واجب ہے نیز خطیب اور امام کا ایک ہی ہونا ضروری ہے، اگر خطیب کھڑا نہیں ہو سکتا تو جو شخص کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے اور اگر عاجز خطیب کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے تو نماز ظہر پڑھنی چاہئے اور جمعہ ساقط ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۷۔ خطبوں کو آہستہ پڑھنا جائز نہیں ہے خصوصاً مواعظ اور نصائح کو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھا جائے کہ کم از کم چار آدمی سن لیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ اتنی زور سے خطبہ پڑھے کہ تمام حاضرین سن لیں بلکہ ایسا کرنا احوط ہے ورنہ وعظ و نصیحت کے لئے اور ضروری مسائل بتانے کے لئے بڑے مجمع میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرے۔

مسئلہ ۱۵۶۸۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خطیب خطبوں کے درمیان خطابت سے مربوط باتوں کے علاوہ دوسری گفتگو نہ کرے، ہاں خطبوں کے بعد نماز شروع کرنے تک گفتگو کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۹۔ دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۰۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خطیب اور سننے والے خطبہ دیتے وقت حدت اور خبث سے پاک اور باطہارت ہوں۔

مسئلہ ۱۵۷۱۔ سننے والوں کا امام کی طرف خطبہ پڑھتے وقت رخ رکھنا اور نماز میں جتنی توجہ جائز ہے اس سے زیادہ خطبہ میں بھی ادھر ادھر ملتفت نہ ہونا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۲۔ خطبہ کو کان لگا کر سننا واجب ہے، اسی طرح خطبہ کے درمیان باتیں نہ کرنا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماموین خاموش رہیں، ہاں گفتگو نہ کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۵۷۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ حمد و صلوات کو خطیب عربی زبان میں ہی پڑھے چاہئے خطبے پڑھنے والا اور سننے والے دونوں غیر عربی ہوں، البتہ وعظ وغیرہ کو غیر عربی میں بھی کہا جاسکتا ہے، بلکہ احتیاط مستحب ہے کہ وعظ اور دیگر امور جو مسلمین کے مصالح سے متعلق ہوں سننے والوں ہی کی زبان میں ہوں اور اگر وہ مختلف زبانوں کے جاننے والے ہوں تو ان کی زبان میں کہا جائے، البتہ اگر تعداد واجبہ سے زیادہ ہے تو واجبہ تعداد والوں کی زبان پر اکتفاء کرنا جائز ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ سننے والوں کی زبان میں خطبہ کہا جائے۔

مسئلہ ۱۵۷۴۔ نماز جمعہ میں صرف ایک اذان کافی ہے، لہذا جمعہ کے دن دوسری اذان بدعت اور حرام ہے۔

نماز جمعہ کے احکام

مسئلہ ۱۵۷۵۔ جس امام کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی ہے اس کی اقتداء میں نماز عصر پڑھی جاسکتی ہے، البتہ اگر کوئی احتیاط پر عمل کرنا چاہے تو عصر کو جماعت سے پڑھنے کے بعد پھر ظہرین کو فرادی بھی پڑھ لے، لیکن اگر امام و ماموم نماز جمعہ کے بعد عصر سے پہلے احتیاطاً نماز ظہر فرادی پڑھ لیں تو نماز عصر میں امام جمعہ کی اقتداء کی جاسکتی ہے اور اس سے احتیاط حاصل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۵۷۶۔ نماز جمعہ پڑھنے والے ماموم اور امام اگر احتیاطاً نماز ظہر پڑھیں تو اس میں بھی اقتداء کی جاسکتی ہے، البتہ جن ماموین نے نماز جمعہ نہیں پڑھی بلکہ صرف ظہر احتیاطی میں اقتداء کی ہے تو ان کے لئے صرف اس نماز کا پڑھنا کافی نہیں ہے، بلکہ نماز ظہر کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۷۔ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع پاجانے والا ماموم اگر اڑھام وغیرہ کی وجہ سے امام کے ساتھ سجدہ نہ کر سکے اور اسے امام کے بعد سجدہ کر کے رکوع سے پہلے یا رکوع میں امام سے مل جانا ممکن ہو تو ایسا کر لینا چاہئے اس کی نماز صحیح رہے گی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو رکوع پینا امام کی متابعت نہ کرے، بلکہ جب امام دوسری رکعت کے لئے سجدہ اول میں پہنچے تو اس کے ساتھ سجدے بجالائے اور نیت یہ رہے کہ دونوں سجدے پہلی رکعت ہیں، ایسا کرنے سے امام کے ساتھ ایک رکعت مکمل ہو جائے گی پھر دوسری رکعت اکیلا کھڑے ہو کر پڑھ لے اور اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر اس نے یہ نیت کر لی کہ یہ دونوں سجدے دوسری رکعت کے ہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان دونوں کو کالعدم سمجھ کر پہلی رکعت کے لئے سجدے کرے اور دوسری رکعت پڑھ لے، اور نماز کے بعد نماز ظہر کو بھی بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۷۸۔ اگر ماموم دوسری رکعت میں، تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے پھر اسے شک ہو کہ امام رکوع میں تھا یا نہیں اور میں نے اسے رکوع میں پایا ہے یا نہیں تو اس کی یہ نماز جمعہ کی نماز نہ ہوگی اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے ظہر قرار دے کر مکمل کرنا چاہئے اور دوبارہ نماز ظہر پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۷۹۔ اگر خطبے کے بعد اور امام کے نماز شروع کرنے کے بعد مامومین تکبیر سے پہلے چلے جائیں تو بظاہر جمعہ منعقد نہ ہوگا اور باطل ہے اور امام کے لئے جائز ہے کہ اس کو چھوڑ کر نماز ظہر شروع کرے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ظہر کی نیت کر کے مکمل کرے پھر دوبارہ نماز ظہر بھی پڑھے اور اس سے بھی زیادہ احتیاط کی صورت یہ ہے کہ شروع کی ہوئی نماز کو تو جمعہ کی طرح پڑھے اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۸۰۔ اگر امام کے ساتھ چار آدمی نماز جمعہ شروع کر دیں، چاہے تکبیر ہی میں اقتداء کی ہو، پھر ایک آدمی کے علاوہ بقیہ چھوڑ کر چلے جائیں تو نماز باطل ہے، چاہے امام کے علاوہ سب ہی چلے گئے ہوں یا امام کے ساتھ دو ایک آدمی رہ گئے ہوں یا امام چلا گیا ہو اور چاروں ماموم رہ گئے ہوں، اور چاہے ان لوگوں نے ایک رکعت یا اس سے بھی کم نماز پڑھی ہو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ کو تمام کریں اور اس کے بعد ظہر کو بجالائیں، ہاں اگر دوسری رکعت کے بالکل آخر میں بلکہ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ہی چھوڑ کر چلے جائے تو نماز جمعہ صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر کو بھی بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۸۱۔ اگر لوگوں کی تعداد نصاب جمعہ (یعنی پانچ آدمی) سے زیادہ ہو تو کچھ لوگوں کے چلے جانے سے کوئی اثر نہیں پڑے گا بشرطیکہ بقیہ لوگوں کی تعداد نصاب بھر ہو۔

مسئلہ ۱۵۸۲۔ اگر نماز جمعہ کے انعقاد کے لئے پانچ نفر جمع ہو جائیں پھر خطبہ کے درمیان یا بعد نماز جمعہ سے پہلے متفرق ہو جائیں اور جانے والے پلٹ کر بھی نہ آئیں اور نہ وہاں اتنے آدمی اور ہوں جن سے واجب عدد پوری ہو جائے تو سب پر نماز ظہر معین ہوگی۔

مسئلہ ۱۵۸۳۔ اگر تعداد واجب میں سے بعض مومنین واجب بھر خطبہ سننے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے جائیں اور زیادہ دیر کئے بغیر واپس آجائیں اور امام نے بھی ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد سے خطبہ روک دیا ہو تو جہاں سے روکا ہے وہیں سے پھر شروع کر دے اور اگر امام نے خطبہ کو نہ روکا ہو تو جہاں سے ان لوگوں نے نہیں سنا اتنے حصے کو دوبارہ پڑھ لے، البتہ اگر جانے والے اتنی دیر بعد پلٹے ہوں جس سے خطبہ کی وحدت عرفیہ ختم ہو گئی ہو تو شروع سے خطبہ کا اعادہ کرنا چاہئے، اسی طرح اگر جانے والے تو نہیں پلٹے لیکن ان کے بدلے کچھ دوسرے لوگ آگئے ہوں تب بھی امام کے خطبہ پھر سے پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۵۸۴۔ اگر تعداد واجب خطبے کے درمیان یا بعد میں متفرق ہو جائیں اور پھر واپس پلٹ آئیں، یہاں اگر تفرق واجب بھر خطبہ سننے کے بعد ہوا ہو تو خطبہ کو دوبارہ پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے، چاہے دیر سے واپس پلٹ آئیں، اور اگر تفرق واجب بھر خطبہ سننے سے پہلے ہی واقع ہو جائے، یہاں اگر تفرق نماز جمعہ کو چھوڑ دینے کی نیت سے واقع ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر حالت میں

پھر سے خطبہ پڑھا جائے، لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے گئے ہوئے ہوں مثلاً بارش وغیرہ، اب اگر اتنی دیر ہو جائے جس سے وحدت عرفیہ ختم ہو جائے تو پھر سے خطبہ کا پڑھنا واجب ہے، ہاں اگر وحدت عرفیہ باقی ہو تو اسی پر بنا رکھے اور نماز جمعہ کو تمام کمرے اور صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۸۵۔ تین میل کے اندر دوسری نماز جمعہ منعقد نہیں ہوتی ہے، اب اگر تین میل کا فاصلہ ہو تو دونوں جماعتیں صحیح ہیں اور دوسری کا معیار دونوں نماز جمعہ کا جائے وقوع ہے نہ وہ شہر جن میں جمعہ منعقد ہوتی ہو، اس لئے بڑے بڑے شہروں میں جن کی لمبائی چند فرسخ ہے کئی نماز جمعہ منعقد ہو سکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۵۸۶۔ جس جگہ نماز جمعہ پڑھنا چاہیں وہاں احتیاط مستحب ہے کہ پہلے یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ حد شرعی کے اندر اسی وقت یا اس سے پہلے کوئی نماز جمعہ تو نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۵۸۷۔ تین میل سے کم میں ہونے والی دو نماز جمعہ اگر ایک ساتھ شروع ہوں تو دونوں باطل ہیں، ورنہ جو پہلے شروع ہوئی ہے وہ صحیح ہے، چاہے صرف تکبیرۃ الاحرام پہلے کہی گئی ہو اور چاہے نماز جانتے ہوں کہ دوسری نماز بعد میں ہوئی ہے یا نہ جانتے ہوں، اسی طرح بعد والی نماز باطل ہے چاہے اس کے نمازیوں کو معلوم ہو کہ اس سے پہلے نماز جمعہ ہوئی ہے یا نہ معلوم ہو، نماز کی صحت کا دار و مدار نماز ہی کے تقدم و تاخر پر ہے، خطبہ کے آگے پیچھے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، اس لئے اگر ایک جماعت کا خطبہ پہلے شروع ہو اور دوسری کی نماز پہلے شروع ہوئی ہو تو دوسری نماز صحیح رہے گی پہلی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۵۸۸۔ اگر یہ معلوم ہو کہ حد شرعی کے اندر کوئی اور نماز جمعہ ہوتی ہے لیکن شک ہو اسی وقت ہوتی ہے یا اس سے پہلے ہوتی ہے مشکوک ہو، تو دوسری نماز جمعہ منعقد کر سکتے ہیں، اسی طرح اگر شک ہو کہ حد شرعی کے اندر کوئی نماز جمعہ منعقد ہوتی ہے کہ نہیں۔

مسئلہ ۱۵۸۹۔ نماز جمعہ چڑھ لینے کے بعد اگر دوسری نماز جمعہ ہونے کا علم ہو اور دونوں جماعتوں کے بارے میں آگے پیچھے ہونے کا احتمال ہو تو بظاہر دونوں چرنہ جمعہ کا اعادہ واجب ہے نہ ظہر کا اگرچہ احوط یہی ہے کہ اعادہ واجب ہے، اب اگر کوئی تیسری جماعت جو ان دونوں جمعوں میں شریک نہیں ہوئی ہے تیسرا جمعہ پڑھنا چاہتی ہے تو جب تک اسے جمعوں کے باطل ہونے کا علم نہ ہو جائے اس وقت تک تیسرا جمعہ نہیں پڑھا جاسکتا، البتہ اگر ایک نماز کے صحیح ہونے کا احتمال بھی ہو تب بھی تیسری جماعت کا برپا ہونا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۵۹۰۔ خرید و فروخت یا اس کے علاوہ دوسرے معاملات جمعہ کے دن اذان کے بعد ہمارے زمانہ میں جب کہ نماز جمعہ واجب تعیینی نہیں ہے حرام نہیں ہے۔

عید فطر اور عید قربان کی نماز

مسئلہ ۱۵۹۱۔ یہ نماز زمان حضور امام میں واجب ہے اور اس کو جماعت سے پڑھنا چاہئے لیکن ہمارے زمانہ میں جو غیبت کا زمانہ ہے، مستحب ہے اور اس نماز کو جماعت سے اور فرادی دونوں طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۹۲۔ عیدین کی نماز کا وقت عید کے دن طلوع آفتاب سے ظہر تک ہے۔

مسئلہ ۱۵۹۳۔ مستحب ہے کہ عیدین قربان کی نماز کو تھوڑا آفتاب چڑھ جانے کے بعد پڑھیں اور عید الفطر میں آفتاب چڑھ جانے کے بعد افطار کرنا مستحب ہے اور فطرہ دے کر نماز عید پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۹۴۔ عید فطر و قربان کی نماز دو رکعت ہے پہلی رکعت میں حمد و سورہ پڑھنے کے بعد پانچ تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھے اور پانچویں قنوت کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اس کے بعد دو سجدے کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں چار تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھے پھر پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اس کے بعد دو سجدے کر کے تشهد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

مسئلہ ۱۵۹۵۔ ویسے تو قنوت میں ہر دعا کافی ہے لیکن بقصد ثواب اس دعا کا پڑھنا مناسب ہے:

اللهم اہل الکبرياء والعظمۃ و اہل الجود والجرۃ و اہل العفو والرحمۃ و اہل التقوی والمغفرۃ اسالک بحق ہذا الیوم الذی جعلتہ للمسلمین عیداً ولمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ ذرہ و شرفاً و کرامۃ و مزیداً ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تدخلنی فی کل خیر ادخلت فیہ محمد وآل محمد وان تخرجنی من کل سوء اخرجت منہ محمد وآل محمد صلواتک علیہ و علیہم السلام انی اسالک خیر ما سالک بہ عبادک الصالحون و اعوذ بک مما استعاذ منہ عبادک المخلصون۔

مسئلہ ۱۵۹۶۔ مستحب ہے عیدین کی نماز میں قرائت بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۹۷۔ ان نمازوں میں کسی مخصوص سورہ کی شرط نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ”والشمس / سورہ ۹۱“ اور دوسری رکعت میں سورہ ”غاشیہ / سورہ ۸۸“ پڑھے یا یہ کہ پہلی رکعت میں سورہ ”سج اسم / سورہ ۸۷“ اور دوسری رکعت میں سورہ ”والشمس“ کو پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۹۸۔ مستحب ہے کہ عید الفطر میں نماز سے پہلے کھجور سے افطار کریں اور عید قربان میں نماز کے بعد تھوڑا سا قربانی کا گوشت کھائیں۔

مسئلہ ۱۵۹۹۔ مستحب ہے کہ نماز کے لئے پیدل ننگے پیر اور وقار کے ساتھ جائیں اور نماز سے پہلے غسل کریں اور سفید عمامہ باندھیں۔

مسئلہ ۱۶۰۰۔ نماز عید میں مستحب ہے کہ زمین پر سجدہ کریں اور تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کریں اور نماز کو بلند آواز سے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۶۰۱۔ نماز عید کو صحرا میں پڑھنا مستحب ہے لیکن مکہ میں مستحب یہ ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔

مسئلہ ۱۶۰۲۔ شب عید فطر، نماز مغرب و عشاء کے بعد اور روز عید نماز صبح و ظہر و عصر کے بعد اور نماز عید کے بعد ان تکبیروں کو پڑھنا مستحب ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ اکبر علی ما ہدانا۔

مسئلہ ۱۶۰۳۔ عید قربان میں دس نمازوں کے بعد گزشتہ تکبیروں کو کہے عید قربان کو نماز ظہر کے بعد سے بارہویں کی نماز صبح کے بعد تک دس نمازیں ہوتی ہیں، البتہ ان تکبیروں میں اتنا اضافہ اور کر دے:

اللہ اکبر علی ما رزقنا من بہیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما ابلانا۔

اور اگر عید قربان کے دن منی میں ہو تو ان تکبیروں کو پندرہ نمازوں کے بعد کہے یعنی عید کے دن نماز ظہر کے بعد سے تیرہ ذی الحجہ کی نماز صبح کے بعد تک کہے۔

مسئلہ ۱۶۰۴۔ نماز عید کو چھت کے نیچے پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۵۔ اگر نماز کی تکبیروں یا قنوتوں میں شک کرے تو اگر اس کا محل گزر چکا ہو تو شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر محل باقی ہو تو کم پر بنا رکھے اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ پہلے کہہ چکا تھا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۶۔ اگر سہو قرائت یا تکبیروں یا قنوتوں کو بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۷۔ اگر رکوع یا دو سجدے یا تکبیرۃ الاحرام بھول جائے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ ۱۶۰۸۔ اگر نماز عید میں ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے تو احتیاط مستحب ہے کہ نماز کے بعد رجاء (ثواب کی امید سے) اس کو بجالائے اور اگر کوئی ایسا کام کرے جس کے کرنے سے نماز پنجگانہ میں سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد دو سجدے سہو رجاء ا بجالائے۔

نماز اجارہ

مسئلہ ۱۶۰۹۔ انسان کے مرنے کے بعد اس کی نماز اور باقی تمام عبادات وغیرہ کو جنہیں وہ اپنی زندگی میں بجا نہیں لایا تھا کسی کو مزدوری دے کر پڑھوایا جاسکتا ہے اور اگر کوئی شخص اجرت لئے بغیر بجالائے تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۱۰۔ رسول خدا اور آئمہ معصومین کی زیارت جیسی مستحبی چیزوں کے لئے زندہ کی طرف سے اجر بنایا جاسکتا ہے، اسی طرح مستحب اعمال بجا لاکر اس کا ثواب مردوں یا زندوں کو ہدیہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱۱۔ میت کی قضا نمازوں کو بجالانے کی لئے جو شخص اجر ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے مسائل کو اچھی طرح جانتا ہو، یا تقلید سے یا احتیاط پر عمل کرے یا مجتہد ہو۔

مسئلہ ۱۶۱۲۔ اجیر (مزدور) کو چاہئے کہ نیت کرتے وقت میت کو معین کرے لیکن اس کے نام کا جاننا ضروری نہیں بلکہ اتنی بھی نیت کافی ہے کہ میں نماز اس شخص کی طرف سے پڑھ رہا ہوں کہ جس کے لئے میں اجیر بنایا گیا ہوں۔

مسئلہ ۱۶۱۳۔ نائب کو چاہئے کہ اپنے کو میت کی جگہ فرض کمرے اور میت کے ذمہ جو عبادتیں ہیں ان کی قضا کرے اور اگر عمل انجام دے کر اس کا ثواب میت کو ہدیہ کرے تو اپنے قرض سے سبکدوش نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۱۴۔ ایسے انسان کو اجیر بنایا جائے جس کے متعلق اطمینان ہو کہ وہ نماز کو صحیح طریقہ سے انجام دے سکتا ہے اور اگر نمازیں پڑھنے کے بعد شک کرے کہ اس نے صحیح پڑھی ہیں یا نہیں تو بلا اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۶۱۵۔ جس نے کسی شخص کو میت کی نماز پڑھنے کے لئے اجیر بنایا ہو اگر معلوم ہو جائے کہ اس نے نمازیں نہیں پڑھیں یا باطل پڑھی ہیں تو ان نمازوں کو دوبارہ پڑھوانے کے لئے اجیر بنائے۔

مسئلہ ۱۶۱۶۔ اگر کوئی شک کمرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ہے یا نہیں تو اس کے کہنے پر قناعت نہیں کرنا چاہئے، دوبارہ اجیر مقرر کرے لیکن اگر شک کرے کہ اس کا عمل صحیح تھا یا نہیں تو پھر دوبارہ اجیر بنانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۱۷۔ معذور (یعنی وہ شخص جو تیمم کے ساتھ یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے) کو میت کی طرف سے اجیر نہیں بنایا جاسکتا اگرچہ میت کی نماز اسی حالت میں قضا ہوئی ہو۔

مسئلہ ۱۶۱۸۔ مرد عورت کی اور عورت مرد کی نیابت کر سکتی ہے اور آہستہ یا بلند پڑھنے میں اپنے وظیفہ کے مطابق عمل کرے۔
مسئلہ ۱۶۱۹۔ میت کی قضا نمازوں کے بارے میں اگر معلوم ہو کہ کس ترتیب سے قضا ہوئی تھی تو ضروری ہے کہ ترتیب سے پڑھا جائے اور اگر ترتیب کا علم نہ ہو تو ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے مگر ایک دن کی ظہر اور عصر کی نماز یا مغرب و عشاء کی نماز ان میں ترتیب بہر حال ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۰۔ اگر میت کی نماز کے لئے متعدد لوگوں کو اجیر بنایا جائے تو ہر ایک کے لئے کوئی وقت معین کرنا چاہئے، مثلاً ایک سے قرارداد کی جائے کہ تم کو صبح سے لے کر ظہر تک قضا نمازیں میت کی پڑھنی ہوں گی اور دوسرے سے ظہر سے لیکر رات تک کی شرط کر لی جائے، نیز ہر ایک اجیر کے لئے جو نماز اس نے پڑھنی ہو یا عصر سے اور اسی طرح ان کے ساتھ طے کرے کہ ہر مرتبہ ایک دن کی نمازوں کو پورا کریں اور اگر ناقص چھوڑ دیں تو حساب میں شامل نہ کرے اور جب دوبارہ پڑھنا چاہیں تو ایک دن رات کی نمازوں کو اول سے شروع کرے۔

مسئلہ ۱۶۲۱۔ اگر کوئی اجیر بن جائے کہ مثلاً ایک سال میں میت کی نمازیں ختم کر لے، اب اگر وہ ایک سال ختم ہونے سے پہلے سے مرجائے تو جن نمازوں کے متعلق علم ہو کہ اس نے نہیں پڑھی بناء بر احتیاط واجب انہیں دوبارہ کسی اور اجیر سے پڑھوانا چاہئے اور جن نمازوں کے متعلق احتمال ہو کہ اس نے نہیں پڑھیں ان کے لئے بھی احتیاط واجب کی بنا پر اجیر بنایا جائے۔

مسئلہ ۱۶۲۲۔ اگر اجیر اجرت پر لئے ہوئے نماز روزہ کو پورا کئے بغیر مر جائے اور پوری اجرت پہلے لے چکا ہو تو اگر اس سے یہ شرط کر لی گئی ہو کہ وہی تمام نمازوں کو ادا کرے تو جتنی نمازیں رہ گئی ہیں ان کی اجرت مردہ اجیر کے مال سے لے لی جائے اور اگر ایسی شرط نہیں کی گئی تھی تو ورثاء کو چاہئے کہ اس کے مال سے کسی کو اجیر کریں تاکہ باقیماندہ نمازیں وہ پڑھے اور اگر مردہ اجیر کے پاس کوئی مال نہ ہو تو پھر ورثاء پر کچھ واجب نہیں ہے، لیکن ان کے لئے بہتر ہے کہ میت کے قرض ادا کریں۔

مسئلہ ۱۶۲۳۔ اگر اجیر عمل تمام کمرنے سے پہلے مر جائے اور اس پر بھی اپنی قضا نمازیں ہوں تو پہلے اس مرنے والے اجیر کے مال سے وہ نمازیں جو اجرت پر پڑھوائی جائیں کہ جن کی وہ اجرت لے چکا تھا، اب اگر ان کی اجرت دینے کے بعد کچھ رقم بچ جائے اور اجیر وصیت کر گیا ہو کہ اس کی اپنی قضا نمازیں پڑھوائی جائیں اور اس کے وارث بھی اجازت دیں تو اس اجیر کی اپنی تمام نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے اور اگر وارث نے اجازت نہ دی ہو تو اس مال کے تیسرے حصے کو اس کی نمازوں کے پڑھوانے پر خرچ کیا جائے۔

روزے کے احکام

مسئلہ ۱۶۲۴۔ روزہ یہ ہے کہ فرمان خداوندی کی اطاعت کے لئے اذان صبح سے لے کر مغرب تک روزے کو باطل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کیا جائے، اس کی تفصیل آئندہ مسائل میں ہوگی۔

نیت

مسئلہ ۱۶۲۵۔ نیت کے لئے نہ تو اس کا زبان پر جاری کرنا ضروری ہے اور نہ دل سے گزارنا صرف اتنا نظر میں رکھنا کافی ہے کہ اطاعت خدا کے لئے اذان صبح سے مغرب تک روزہ توڑنے والی کسی چیز کا استعمال نہیں کرے گا اور اذان صبح سے کچھ پہلے اور مغرب کے تھوڑی دیر بعد تک مفطرات سے اجتناب کرے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ اس پوری مدت میں روزہ رہا ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۶۔ واجب و معین روزے میں جیسے رمضان المبارک کا روزہ اگر ابتداء شب سے لے کر اذان صبح تک کسی وقت بھی کل روزہ رکھنے کی نیت کمرے تو بلا اشکال ہے، اور اگر بھول جائے کہ رمضان کا روزہ ہے یا کوئی اور واجب معین کا اور اذان ظہر سے پہلے متوجہ ہو جائے تو اگر روزہ کو باطل کر دینے والا کوئی کام انجام نہیں دیا ہو تو نیت کرے اور اس کا روزہ صحیح ہوگا، اور اگر کوئی ایسا کام جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اس سے سرزد ہو چکا ہو یا ظہر کے بعد متوجہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مغرب تک ایسا کوئی کام انجام نہ دے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور اس روزے کی قضاء بھی بجالائے، لیکن مستحبی روزے کی نیت کا وقت رات کے شروع سے لے کر دوسرے دن مغرب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے کہ وہ نیت کر سکے لہذا اگر اس فاصلہ میں کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے روزہ باطل ہو تو مستحبی روزہ کی نیت کر سکتا ہے لہذا اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۷۔ اگر روزہ کی نیت کمرے بغیر سو جائے اور اذان ظہر سے پہلے جاگے اور وہ فوراً نیت کمرے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا چاہے وہ روزہ واجب ہو یا مستحب لیکن اگر ظہر کے بعد بیدار ہو تو پھر واجب روزہ کی نیت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۶۲۸۔ اگر کوئی رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو معین کرنا ہوگا، مثلاً نیت کمرے کہ قضا کا روزہ یا نذر کا روزہ رکھتا ہوں لیکن رمضان میں یہی کافی ہے کہ نیت کرے کل روزہ رکھوں گا، بلکہ اگر اسے معلوم نہیں ہے کہ یہ رمضان ہے یا معلوم تھا مگر بھول گیا اور دوسرے کسی روزے کی نیت کر لی تب بھی وہ رمضان کا ہی روزہ شمار ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۲۹۔ اگر علم ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے اور پھر جان بوجھ کر رمضان کے علاوہ کسی اور روزہ کی نیت کر لے تو پھر وہ روزہ نہ رمضان کا شمار ہوگا اور نہ ہی وہ روزہ جس کا اس نے قصد کیا تھا۔

مسئلہ ۱۶۳۰۔ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کر لے اور بعد میں مست ہو جائے اور دن میں ہوش آئے اور کوئی کام روزہ کے خلاف نہ کیا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اس کی قضاء بھی کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۱۔ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کر لے اور بے ہوش ہو جائے اور دن میں ہوش آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اگر تمام نہیں کیا تو اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۶۳۲۔ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کر لے اور سو جائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۳۔ اگر رمضان کی پہلی تاریخ سمجھ کر پہلی کی نیت سے روزہ رکھے لیکن بعد میں اسے معلوم ہو جائے کہ دوسری یا تیسری تھی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۴۔ اگر کسی کو معلوم نہ ہو یا بھول جائے کہ رمضان ہے اور روزہ نہ رکھے اور ظہر سے پہلے متوجہ ہو تو اگر کوئی روزہ کو باطل کرنے والا کام بجانہ لایا ہو تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن مغرب تک روزہ باطل کرنے والے کسی کام کا ارتکاب نہ کرے اور رمضان کے بعد اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۵۔ بچہ اگر اذان صبح سے بالغ ہو جائے تو روزہ رکھے اور اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۶۔ اجارہ پر روزہ رکھنے والا اپنے لئے مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے لیکن جس کے ذمہ ماہ رمضان کے قضا روزے ہوں اس کے لئے مستحبی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اور جس کے ذمہ کوئی دوسرا واجب روزہ ہو اس کے لئے بنا بر احتیاط واجب روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر بھول کر مستحبی روزہ رکھ لے اور ظہر سے پہلے یاد آجائے تو واجب روزہ کی نیت کر سکتا ہے اور اگر ظہر کے بعد ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر مغرب کے بعد یاد آجائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۷۔ ماہ رمضان میں ظہر سے پہلے مسلمان ہو جانے والے کافر پر بنا بر احتیاط واجب روزہ واجب ہو جاتا ہے اور اگر روزہ نہیں رکھا تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۸۔ ماہ رمضان میں اگر مریض ظہر سے پہلے اچھا ہو جائے اور اس وقت روزہ باطل کرنے والا کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ہو تو روزہ کی نیت کر لے لیکن اگر ظہر کے بعد اچھا ہو تو اس دن کا روزہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۹۔ ماہ رمضان میں ہر رات کو دوسرے دن روزہ رکھنے کی نیت کر لینا کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ اس کے علاوہ پہلی رات کو پورے مہینہ کی بھی نیت کر لے۔

مسئلہ ۱۶۴۰۔ یوم الشک، یعنی جس دن شک ہو کہ آج پہلی رمضان ہے یا تیسویں شعبان، تو وہ روزہ واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو ماہ رمضان کی نیت سے نہیں رکھ سکتا لیکن اگر قضا یا اس جیسے کسی روزہ کی نیت کرے اور چنانچہ بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ دن رمضان کا تھا تو وہ رمضان کا شمار ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۴۱۔ اگر یوم الشک کا دن قضا کی نیت سے یا مستحبی روزہ کی نیت سے روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت معلوم ہو جائے کہ آج رمضان ہے تو پھر اس کو روزہ رمضان کی نیت کرنی پڑے گی اگرچہ ظہر کے بعد ملتفت ہو، لیکن اگر اس مشکوک دن میں رمضان کی نیت سے روزہ رکھے تو باطل ہے اگرچہ فی الواقع رمضان ہی ہو۔

مسئلہ ۱۶۴۲۔ اگر ماہ رمضان یا دوسرے معین واجب روزہ میں روزہ کی نیت روگردان ہو جائے تو اس کا روزہ لیکن اگر روزہ باطل کرنے والے کسی کام کو بجالانے کی نیت کرے، اگر بجانے لائے اس کا روزہ صحیح ہے، اسی طرح مستحبی روزے اور غیر معین واجب روزے میں اگر ظہر سے پہلے دوبارہ نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں

مسئلہ ۱۶۴۳۔ روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں تین ہیں:

- ۱۔ کھانا ۲۔ پینا ۳۔ جماع ۴۔ استمناء (یعنی اپنے ساتھ کوئی ایسا کام کرنا جس سے منی باہر آجائے) ۵۔ رسول خدا اور آئمہ پر جھوٹ باندھنا ۶۔ غلیظ غبار کا حلق میں پہنچانا ۷۔ سر پانی میں ڈبونا ۸۔ جنابت یا حیض یا نفاس پر صبح تک باقی رہنا ۹۔ کسی بہنے والی چیز سے حقنہ (ایمنہ) کرنا ۱۰۔ جان بوجھ کر قے کرنا۔
- ان کی شرح آئندہ مسائل میں بیان ہوگی۔

۱-۲۔ کھانا اور پینا

مسئلہ ۱۶۴۴۔ جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے خواہ وہ عام طور سے کھائی جانے والی چیز ہو جیسے روٹی، پانی

یا عام ط

طور سے کھانے پینے والی چیز نہ ہو جیسے خاک اور درخت کا شیرہ، خواہ کم ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر سوئی کے دھاگے کو منہ کے پانی سے تر کرے اور دوبارہ منہ میں لے جائے اور اس کی تری کو نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، اسی طرح مسواک کی تری، البتہ اگر یہ رطوبت بہت کم ہو جو تھوک میں گھل مل کر ختم ہو جائے تو روزہ باطل نہ ہوگا، اسی طرح دانتوں میں جو غذا باقی رہ جائے جب دانتوں سے باہر نکل آئے اسے نگلنے پر بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۵۔ بھول کر کھانے پینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۴۶۔ ان انجکشنوں اور سرموں سے پرہیز کرنا چاہئے جو غذا کے بجائے استعمال ہوتے ہیں، ہاں عضو کو سن کر دینے والے انجکشن یا دوا کے انجکشن کے لگوانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۷۔ (سحری) کھاتے وقت اگر معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی تو جو کچھ منہ میں ہوا گل دے اور اگر عمدہ انگل لے تو روزہ باطل ہے اور کفارہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۸۔ روزہ دار اگر ناقابل برداشت حد تک پیاسا ہو جائے اور بیمار یا ہلاک ہونے کا خوف ہو تو بقدر ضرورت پانی پی سکتا ہے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر رمضان کا مہینہ ہے تو اسے چاہئے کہ دن کے بقیہ حصے میں وہ کام کرنے سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۹۔ روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ صبح کی اذان سے پہلے دانتوں کو مانجھے اور ان میں خلال کمرے اگرچہ احتمال ہو کہ دانتوں کے نیچے میں رہ جانے والی غذا دن میں حلق سے اتر جائے گی، لیکن اگر معلوم ہو کہ دانتوں کے نیچے میں رہ جانے والی غذا دن میں حلق سے اتر جائے گی تو صبح کی اذان سے پہلے دانتوں کو صاف کمرے اور خلال کمرے اور اگر ایسا نہیں کیا تو روزہ باطل ہو گا چاہے کوئی چیز حلق سے اتر جائے کہ نہیں۔

مسئلہ ۱۶۵۰۔ تھوک کو نگلنا روزے کو باطل نہیں کرتا چاہے وہ تھوک کھٹاس یا اسی طرح کی کسی چیز کے تصور سے منہ میں جمع ہو گیا ہو۔

مسئلہ ۱۶۵۱۔ سرو سینہ کے اختلاط (بلغم وغیرہ) اگر منہ کے اندر تک نہیں پہنچے تو ان کے نگلنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر منہ کے اندر تک پہنچ جائیں تو احتیاط واجب ہے کہ حلق سے نیچے نہ اتاریں۔

مسئلہ ۱۶۵۲۔ بچہ کے لئے کھانے کو چبانا اور اسی طرح کھانے وغیرہ کو چکھنا پانی یا دوا سے منہ کو دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ کوئی چیز حلق سے نہ اترے اور اگر بغیر ارادہ حلق سے نیچے چلی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر پہلے سے جانتا ہو کہ بے اختیار منہ میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر پہلے سے جانتا ہو کہ بے اختیار منہ میں چلی جائیگی تو روزہ باطل ہے ہی قضا و کفارہ بھی ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۳۔ کمزوری کی وجہ سے روزہ چھوڑا نہیں جاسکتا، ہاں اگر کمزوری اس حد تک ہو جائے کہ اس کا برداشت کرنا بہت ہی مشکل ہو تو روزہ کھا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۴۔ جماع (عورت سے ہم بستری کرنا) دونوں کے روزے کو باطل کر دیتا ہے، چاہے قبل میں ہو یا دیر میں، چھوٹے سے ہو یا بڑے سے، چاہے صرف ختنے کی مقدار کے برابر داخل ہو یا اور منی بھی نہ نکلی ہو، لیکن اگر اس سے کم داخل ہو یا اور منی بھی نہ نکلے تو روزہ باطل نہیں ہوگا، لیکن جس شخص کا آلت تناسل کٹا ہو یا اگر وہ ختنہ گاہ جتنی مقدار داخل کرے اور دخول صادق آئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۵۵۔ اگر کوئی بھولے سے جماع کرے یا خواب کی حالت میں ہو یا جماع پر اس قدر مجبور کیا جائے کہ اس کا اختیار نہ رہے تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر جماع کرتے ہوئے یا آجائے یا مجبوری ختم ہو جائے تو فوراً جماع کو ترک کر دے ورنہ اس کا روزہ باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۶۵۶۔ اگر شک ہو کہ ختنے کی مقدار برابر داخل ہو اتھا یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے، اسی طرح عضو تناسل کٹا ہوا آدمی اگر شک کرے دخول ہوا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۴۔ استمنا

مسئلہ ۱۶۵۷۔ اگر روزہ دار اپنے ساتھ کوئی ایسا کام کرے جس سے منی باہر آجائے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر بے اختیاری طور سے منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۵۸۔ روزہ دار کو چاہئے معلوم ہو کہ دن میں سونے سے احتلام ہو جائے گا پھر بھی وہ سو سکتا ہے خاص طور پر جب نہ سونا اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو، اور اگر محتلم ہو جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۹۔ جس روزہ دار کو احتلام ہوا ہو وہ پیشاب یا پیشاب کے بعد استبراء کر سکتا ہے، لیکن اگر اس کو علم ہو کہ اس کام سے باقی ماندہ منی نکل آئے گی اگر غسل کر لیا ہو تو استبراء نہیں کر سکتا، اور اگر منی نکلتے وقت روزہ دار جاگ جائے تو من روکنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۰۔ جس روزہ دار کو احتلام ہوا ہے اگر وہ جانتا ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب نہ کرنے کی صورت میں غسل کے بعد منی باہر آجائے گی تو بہتر ہے کہ پہلے پیشاب کرے اگرچہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۱۔ اگر روزہ دار منی نکالنے کے ارادہ سے استمنا کرے تو اگر منی نہ نکلے اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۲۔ اگر روزہ دار اپنی بیوی سے بغیر منی نکلنے کے قصد کے چھیڑ چھاڑ کرے تو اگر اس کی عادت ہو کہ اتنی چھیڑ چھاڑ سے منی نکل آتی ہو اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہے، اور اگر اس کی عادت بھی نہ ہو کہ اتنی چھیڑ چھاڑ سے منی نکل آتی ہو لیکن اتفاقاً منی نکل آئے تو پھر روزہ میں اشکال ہے، البتہ اگر وہ پہلے سے مطمئن ہو کہ منی باہر نہیں آئے گی تو اشکال نہیں ہے۔

۵۔ خدا و رسول پر جھوٹا الزام لگانا

مسئلہ ۱۶۶۳۔ اگر روزہ دار خدا و رسول کی طرف یا ائمہ معصومین کی طرف جھوٹ کی نسبت دے خواہ زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے یا کسی اور طریقے سے تو اس کا روزہ باطل ہے چاہے وہ فوراً توبہ کر لے، اور احتیاط واجب کی بنا پر باقی انبیاء کرام اور حضرت فاطمہ زہرا کی طرف جھوٹ نسبت دینے کا بھی یہی حکم ہے۔

اگر کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہتا ہے جس کے سچ یا جھوٹ ہونے کا علم نہیں ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جس سے اس روایت کو سنا ہے یا جس کتاب میں پڑھا ہے اس کا حوالہ دے دے، مثلاً فلاں راوی نے یہ کہا یا فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا، لیکن اگر وہ خود بھی بطور قطع کسی خبر کو بیان کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اگرچہ اس کے جھوٹا ہونے کا ظن رکھتا ہو یا احتمال دیتا ہو۔

مسئلہ ۱۶۶۴۔ اگر روزہ دار کسی بات کے بارے میں اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ واقعی قول خدا یا قول پیغمبر ہے اور اسے اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ نسبت صحیح نہ تھی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۵۔ اگر کسی بات کے بارے میں جانتے ہوئے کہ جھوٹ ہے خدا یا رسول اکرم کی طرف نسبت دے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ جو کچھ اس نے کہا تھا وہ درست تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۶۔ اگر دوسرے کے گڑھے ہوئے جھوٹ کو خدا یا رسول کی طرف جان بوجھ کر منسوب کرے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر اس سے نقل کرے تو اس کا روزہ اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۷۔ اگر روزہ دار سے سوال کیا جائے کہ کیا رسول اکرم نے ایسا فرمایا ہے؟ اور عہدہاں کہے جب کہ رسول نے اس کو نہ کہا یا عہدا (نہیں) کہے جبکہ رسول اکرم نے فرمایا ہو تو اس کے روزہ میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۸۔ اگر خدا و رسول کی طرف سے کوئی درست بات کو نقل کرے لیکن بعد میں یہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا یا رات کو ان کی طرف کسی جھوٹ کو نسبت دے لیکن دن میں جب کہ روزہ سے ہو کہہ دے جو بات میں نے رات کو کہی تھی وہ سچ ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۶۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا

مسئلہ ۱۶۶۹۔ غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے، چاہے ایسی چیز ہو جس کا کھانا حلال ہو، مثلاً آٹا یا حرام ہو،

مثلاً (مٹی)۔

مسئلہ ۱۶۷۰۔ احتیاط واجب ہے کہ روزہ دار سگریٹ، تمباکو و دیگر دخانیات کے استعمال سے پرہیز کرے اور غلیظ بھاپ بھی حلق میں نہ پہنچائے۔

مسئلہ ۱۶۷۱۔ اگر ہوا یا جھاڑو دینے سے غلیظ غبار اٹھے اور احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے حلق میں پہنچ جائے اگر یقین یا گمان ہو کہ غبار یا دھواں حلق تک نہیں پہنچے گا تو روزہ صحیح ہے، اسی طرح اگر اپنے روزہ دار ہونے کو بھول جائے اور احتیاط نہ کرے یا بے اختیار اور بغیر ارادہ حلق میں پہنچ جائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۷۔ سر کو پانی میں ڈبونا

مسئلہ ۱۶۷۲۔ احتیاط واجب کی بناء پر روزہ دار پورے سر کو پانی میں جان بوجھ کر نہ ڈبوئے اور اگر ڈبویا اس دن کی قضا بجالائے لیکن اگر پورا بدن اور تھوڑا سا سر پانی کے اندر ہو تو روزہ باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۳۔ اگر آدھے سر کو ایک دفعہ اور آدھے سر کو دوسری دفعہ پانی میں ڈبوئے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۷۴۔ اگر شک کرے کہ اس کا پورا سر پانی میں ڈوبا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۷۵۔ اگر پورے سر کو پانی میں ڈبودے صرف تھوڑے سے بال پانی سے باہر ہوں تو روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۶۔ اگر سر کو گلاب کے عرق میں ڈبوئے تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہو جائے گا چنانچہ احتیاط واجب یہ ہے کہ سر کو دوسرے مضاف پانی اور بہنے والی چیزوں میں نہ ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۷۔ اگر روزہ دار غیر اختیاری طور سے پانی میں گر جائے یا کوئی اس کو پانی میں دھکیل دے اور اس کا سر پانی میں ڈبوب جائے یا بھولے سے خود ہی سر کو پانی میں ڈبولے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۸۔ اگر عادت یہ ہو کہ پانی میں گرنے سے اس کا سر پانی میں ڈوب جاتا ہو تو اگر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دے اور پورا سر ڈوب جائے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۹۔ جو شخص روزہ دار ہونے کو بھول جائے اور تمام سر پانی میں ڈبودے یا کوئی شخص زبردستی کسی کے سر کو پانی میں نہ ڈبودے تو جب بھی اس کو یاد آجائے یا وہ شخص اپنا ہاتھ اس کے سر سے اٹھالے تو فوراً سر پانی سے باہر نکال لے اور اگر باہر نہیں نکالا تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۸۰۔ اگر روزہ یاد نہ ہو اور بھولے سے غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبوئے تو روزہ اور غسل دونوں صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۶۸۱۔ جس شخص کو علم ہو کہ وہ روزہ سے ہے پھر جان بوجھ کر غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبو دے تو اگر اس کا روزہ واجب معین ہے جیسے رمضان تو احتیاط واجب کی بنا پر غسل دوبارہ کرے اور روزہ کی بھی قضا بجالائے، لیکن اگر روزہ مستحبی ہو یا واجب غیر معین ہو (مثلاً کفارہ کا روزہ) تو پھر غسل صحیح ہوگا لیکن روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۸۲۔ اگر کسی کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے اپنا پورا سر پانی میں ڈبو دے تو اگرچہ اس کو غرق ہونے سے بچانا واجب ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۸۔ جنابت، حیض، نفاس پر اذان صبح تک باقی رہنا

مسئلہ ۱۶۸۳۔ اگر مجب صبح تک جان بوجھ کر غسل نہ کرے یا اگر اس کا وظیفہ تیمم کرنا تھا لیکن جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۸۴۔ اگر ماہ رمضان کے علاوہ کسی اور واجب روزہ میں اذان صبح تک غسل و تیمم نہ کرے تو اگر عمدانہ ہو بلکہ مثلاً کوئی رکاوٹ بن جائے تو روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۵۔ جو شخص مجنب ہو گیا ہو اور اس کا واجب روزہ کہ جس کا وقت معین ہے، مثلاً رمضان کا روزہ رکھنا ہو لیکن جان بوجھ کر غسل میں تاخیر کر دے یہاں تک غسل کا وقت تنگ ہو جائے تو وہ تیمم کر کے روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۸۶۔ اگر ماہ رمضان میں مجنب غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن گزر جانے کے بعد یاد آئے تو اس کو چاہئے کہ اس روزہ کی قضا کرے، اور اگر چند دن گزرنے کے بعد یاد آئے تو اس کو چاہئے کہ اس روزہ کی قضا کرے، اور اگر چند دن گزرنے کے بعد یاد آجائے تو اس کو اتنے روزے قضا کرنے ہوں گے جو یقینی طور پر بغیر غسل کے رکھے ہیں، مثلاً اگر معلوم نہ ہو کہ تین دن بغیر غسل کے رہا ہے یا چار دن تو تین دن کے روزوں کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۸۷۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں غسل و تیمم کا وقت نہیں رکھتا اگر خود کو مجنب کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے لیکن اگر تیمم کے لئے وقت ہو اور اپنے آپ کو مجنب کرے اس کا روزہ تیمم کے ساتھ صحیح ہے اور گناہ کا بھی نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۸۔ جو شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سو جائے گا تو صبح تک بیدار نہ ہو پائے گا تو اس کو سونا نہیں چاہئے اور اگر وہ سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر کفارہ اور قضا دونوں واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۸۹۔ اگر مجنب رمضان کی رات میں سو جائے اور پھر جاگ جائے تو اگر احتمال ہو کہ دوبارہ سو جائے گا تو غسل کے لئے بیدار ہو جائے گا عادت کے مطابق تو اس صورت میں یہ شخص سو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۰۔ جو شخص رمضان کی رات میں مجنب ہو اور جانتا ہو یا اسے احتمال ہو کہ اگر سوجائے گا تو اذان صبح سے پہلے جاگ جائے گا اور یہ عزم محکم تھا کہ جاگنے کے بعد غسل کرے گا اور یہ طے کمر کے سوجائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۱۔ جب کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں مجنب ہو اور اس علم ہو یا احتمال ہو کہ اگر وہ سوجائے تو اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائے گا لیکن اس بات سے غافل ہو کہ جاگنے کے بعد غسل کرنا چاہئے اس صورت میں سوجائے اور اذان صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۲۔ جو شخص ماہ رمضان میں مجنب ہے اور اسے علم یا احتمال ہو کہ اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور جاگنے کے بعد غسل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا مرد ہو کہ وہ غسل کرے یا نہیں چنانچہ اگر سوجائے اور بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۳۔ اگر مجنب ماہ رمضان میں سوجائے اور بیدار ہو اور اس کو علم یا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سوجائے تو اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور یہ بھی ارادہ رکھتا ہو کہ اٹھنے کے بعد غسل کرے گا، چنانچہ وہ دوبارہ سوجائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو اس کو روزہ کی قضا کرنا پڑے گی اور اسی طرح ہے اگر دوسری دفعہ نیند سے بیدار ہو لیکن پھر تیسری دفعہ سوجائے اور احتیاط واجب کی بنا پر تیسرے دفعہ کفارہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۴۔ جس نیند میں احتلام ہو اور وہ پہلی نیند شمار نہیں ہوگی لیکن اگر اس نیند سے بیدار ہو کر پھر سوجائے تو وہ پہلی نیند شمار ہوگی۔

مسئلہ ۱۶۹۵۔ اگر روزہ دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ فوراً غسل کرے۔

مسئلہ ۱۶۹۶۔ اگر رمضان میں اذان صبح کے بعد بیدار ہو اور اپنے کو محتلم پائے تو اگرچہ اس کو علم ہو کہ یہ احتلام اذان سے پہلے ہوا ہے پھر بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۷۔ جو شخص ماہ رمضان کے قضا روزے رکھنا چاہتا ہو اگر وہ اذان صبح تک جنب کی حالت میں باقی رہا اگرچہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے تب بھی اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۸۔ جو شخص ماہ رمضان کیے قضا روزے رکھنا چاہتا ہو اگر اذان صبح سے پہلے ہوا ہے تو اگر ان قضا روزوں کا وقت تنگ ہو، مثلاً پانچ روزے اس کو قضا رکھنے ہوں اور ماہ رمضان کے چاند میں بھی صرف پانچ دن باقی ہوں تو بنا بر احتیاط واجب اس دن کا روزہ رکھے اور رمضان کے بعد اس روزے کو پھر رکھے اور اگر ان روزوں کا وقت تنگ نہ ہو تو پھر کسی اور دن روزے رکھے۔

مسئلہ ۱۶۹۹۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر واجب روزہ کا وقت معین ہو تو وہ بھی ماہ رمضان کے روزہ کی طرح ہے کہ اگر روزہ دار جان بوجھ کر جنابت کی حالت میں اذان صبح تک باقی رہے اس کا روزہ باطل ہوگا، بلکہ کفارہ بھی ہوتا ہے اگر اس روزہ کا کفارہ ہو، مثلاً نذر کا روزہ جو کفارہ رکھتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۰۔ اگر رمضان اور اس کی قضا کے علاوہ کسی دوسرے واجب روزے میں صبح کی اذان تک غیر عمدی طور پر منجنب رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے چاہے وقت معین ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۰۱۔ اگر عورت اذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور جان بوجھ کر غسل یا اس کا وظیفہ شرعی تیمم ہو اور وہ تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۲۔ اگر عورت اذان صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کرنے وقت باقی نہ ہو چنانچہ وہ کوئی واجب روزہ جیسے رمضان رکھنا چاہتی ہو تو تیمم کرے اس کا روزہ صحیح ہوگا اور صبح تک اس کو بیدار رہنی چاہئے اور اگر کوئی مستحب روزہ یا کوئی واجب روزہ جس کا وقت معین نہ ہو رکھنا چاہتی ہو تو تیمم کے ساتھ روزہ نہیں رکھ سکتی۔

مسئلہ ۱۷۰۳۔ اگر عورت اذان صبح کے قریب حیض یا نفاس سے پاک ہو اور غسل و تیمم دونوں کے لئے وقت باقی نہ ہو یا یہ کہ کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد خبردار ہو کہ وہ اذان صبح سے پہلے پاک ہو چکی تھی تو اس کا روزہ رمضان اور واجب معین صحیح ہوگا، لیکن اگر رمضان کا قضا روزہ ہو تو پھر روزہ کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۴۔ اگر عورت اذان صبح کے بعد حیض یا نفاس سے پاک ہو یا دن میں کسی وقت حیض یا نفاس کا خون دیکھے اگرچہ مغرب کے نزدیک ہو تو اس کا روزہ بطل ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۵۔ اگر عورت غسل حیض یا نفاس کرنا بھول جائے اور ایک یا کئی دنوں کے بعد اسے یاد آئے تو جو روزہ وہ رکھ چکی ہے صحیح ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر ان کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ ۱۷۰۶۔ اگر عورت اذان صبح سے پہلے ماہ رمضان میں حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے لیکن غسل کرنے میں اذان صبح تک کوتاہی کرے اور وقت کی تنگی میں تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے، ہاں اگر کوتاہی نہ کرے، بلکہ منتظر ہو کہ عورتوں والے حمام کھل جائیں اگرچہ وہ اس صورت میں تین مرتبہ سو جائے اور اذان صبح تک غسل نہ کرے، اب اگر وہ تیمم کر چکی ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۷۔ مستحاضہ عورت اگر اپنے غسل کو احکام استحاضہ میں بیان کی گئی تفصیل کے مطابق بجالائے اس کا روزہ صحیح

مسئلہ ۱۷۰۸۔ جس کسی نے میت کو چھوا ہو اور اس پر غسل مس میت واجب ہو وہ غسل مس میت کئے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر روزہ کی حالت میں بھی میت کو مس کر لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۹۔ بہنے والی چیزوں سے ایما لینا

مسئلہ ۱۷۰۹۔ بہنے والی چیزوں سے حقہ لینا اگرچہ مجبوری کی وجہ سے ہو یا مثلاً علاج وغیرہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو تو روزہ کو باطل کر دیتا ہے، البتہ شفاف (خشک چیزوں سے ایما) کا استعمال علاج کے لئے کوئی اشکال نہیں رکھتا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو مشکوک ہیں کہ روان ہے یا خشک۔

۱۰۔ جان بوجھ کر قے کرنا

مسئلہ ۱۷۱۰۔ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے، چاہے وہ مرض وغیرہ کی وجہ سے ہو، البتہ بے اختیاری طور سے یا بھول کر قے کر دینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۷۱۱۔ اگر رات میں ایسی چیز کھائے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ دن میں بے اختیار قے ہو جائے گی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس روزہ کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۱۲۔ اگر روزہ دار قے کو روک سکتا ہے اور اس کے لئے ضرر اور مشقت کا باعث نہ ہو تو اسے قے روکنا چاہئے۔
مسئلہ ۱۷۱۳۔ اگر روزہ دار کے حلق میں کوئی چیز (مکھی) چلی جائے چنانچہ وہ اس حد تک اندر چلی گئی ہو اس کے نیچے لے جانے کو نگلنا نہ کہا جائے تو ضروری نہیں کہ اسے باہر نکالا جائے اور اس کا روزہ صحیح ہوگا، لیکن اگر مکھی اس حد تک اندر نہ گئی ہو اور اس کا نکالنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ باہر نکالے اور اگر اس کے نکالنے کی وجہ سے قے آجائے تو اس روزہ کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۷۱۴۔ اگر بھول کر کوئی چیز نگل جائے اور اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ وہ روزہ سے ہے تو اگر اس حد تک نیچے چلی گئی ہو کہ اگر اس کو پیٹ میں داخل کرے تو اسے کھانا نہیں کہا جاسکتا تو پھر اسے باہر نکالنا ضروری نہیں ہے اور اس کا روزہ بھی صحیح ہے، اور اگر وہ چیز ابھی حلق کی ابتداء یا وسط تک پہنچی ہو تو اسے باہر نکالے اور اس پر قے کرنا صادق نہیں آتا۔
مسئلہ ۱۷۱۵۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ دُکار لینے سے کوئی چیز باہر آجائے گی تو اسے جان بوجھ کر دُکار نہیں لینا چاہئے، ہاں اگر اسے یقین نہ ہو تو پھر اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۶۔ اگر کوئی شخص دُکار لے اور کوئی چیز بغیر اختیار کے گلے یا منہ تک آجائے تو اسے چاہئے کہ اس چیز کو باہر پھینک دے اور اگر بغیر اختیار کے اندر چلی جائے تو پھر اس کا روزہ صحیح ہے۔

روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں کے احکام

مسئلہ ۱۷۱۷۔ اگر انسان عدا اپنے ارادے و اختیار سے ایسا کام بجالائے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، ہاں اگر عدا نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، چاہے رمضان کا روزہ ہو یا غیر رمضان، چاہے واجب ہو یا مستحب، لیکن مجنب اگر اس تفصیل سے جو مسئلہ (۱۶۰۹) میں گزر چکا ہے صبح کی اذان تک سو جائے اور غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۸۔ اگر روزہ دار سہوا ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور پھر اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ہو چکا ہے عدا دوبارہ مبطلات میں سے کوئی ایک کام بجالائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۱۹۔ اگر کوئی چیز روزہ دار کے حلق میں زبردستی ڈالی جائے یا اس کے سر کو پانی میں زبردستی ڈبو دیا جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا لیکن اگر کوئی شخص کسی کو مجبور کرے کہ وہ خود اپنے روزہ کا باطل کر دے، مثلاً اس سے کہے کہ یہ غذا کھاؤ ورنہ تجھ کو مال، جانی نقصان اٹھانا پڑے گا اور وہ نقصان سے بچنے کے لئے وہ چیز کھالے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۲۰۔ روزہ دار کو کسی ایسی جگہ نہیں جانا چاہئے کہ جس کے متعلق اسے علم ہو کہ اس کے منہ میں کوئی چیز زبردستی ڈالی جائے گی یا اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے روزہ کو باطل کرے، لیکن اگر جانے کا ارادہ ہو اور پھر نہ جائے یا جانے کے بعد اس کے منہ میں کوئی چیز نہ ڈالی گئی تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر مجبور و ناچار ہو کر کوئی ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس بات کا پہلے سے علم ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

جو چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

مسئلہ ۱۷۲۱۔ چند چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں ان میں سے یہ بھی ہیں:

۱۔ آنکھوں میں دوا ڈالنا۔ ۲۔ سرمہ لگانا اگر اس کی بویا مزہ حلق تک پہنچ جائے۔ ۳۔ ایسے کام کرنا جس سے کمزوری پیدا ہو مثلاً خون نکالنا، حمام جانا۔

۴۔ نسوار لینا اگر معلوم نہ ہو کہ حلق تک پہنچ جائے گی، لیکن اگر معلوم ہو کہ حلق تک پہنچ جائے گی تو جائز نہیں ہے۔ ۵۔ خوشبودار گھاس کو سونگھنا۔ ۶۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا۔ ۷۔ خشک چیزوں سے حقنہ لینا۔ ۸۔ بدن پر پہننے ہوئے لباس کو بھگوننا۔ ۹۔ دانت کا نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس سے منہ سے خون آجائے۔ ۱۰۔ تازہ لکڑی سے مسکواک کرنا۔ ۱۱۔ بیوی کو پیار کرنا جب کہ منی نکلنے کے قصد سے نہ ہو یا کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے شہوت حرکت میں آجائے اور اگر یہ کام منی کے باہر آنے کے قصد سے بجالائے اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

جہاں قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں

مسئلہ ۱۷۲۲۔ اگر رمضان کے روزہ میں عمدائے کرے تو فقط اس کی قضا واجب ہے اور اگر رات میں مجنب ہو جائے اور تین مرتبہ بیدار ہو کہ سو جائے صبح تک جنابت پر باقی رہے یا عمدہ حقنہ لے یا سر پانی میں ڈبوئے یا خدا و رسول پر جھوٹ باندھے تو بنا بر احتیاط واجب کفارہ بھی دے، اور اگر جان بوجھ کمر کوئی دوسرا ایسا کام کمرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو اس پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۲۳۔ اگر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ایسا کام کمرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو اگر وہ مسئلہ معلوم کر سکتا تھا تو بنا بر احتیاط واجب اس پر کفارہ واجب ہوگا اور اگر مسئلہ کا جاننا اس کے لئے ممکن نہیں تھا یا مسئلہ کی طرف بالکل اس کا خیال نہ ہو یا یقین رکھتا ہو کہ اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا، تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

روزہ کا کفارہ

مسئلہ ۱۷۲۴۔ جس پر رمضان کے روزے کا کفارہ واجب ہے اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہئے یا دو مہینے متصل اس تفصیل کے ساتھ جو مسئلہ بعد میں بیان ہوگا روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو اتنا کھانا کھلائے کہ وہ سیر ہو جائیں یا ہر ایک مسکین کو ایک مد تقریباً جو دس چھٹانک گندم یا جو وغیرہ کھانے کی چیزیں دیں اور اگر یہ چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو اس کو اختیار ہے چاہے اٹھارہ دن روزے رکھے یا جتنے مد دے سکتا ہے فقیر کو دے اور اگر کھانا نہیں دے سکتا اور نہ اٹھارہ دن روزہ رکھ سکتا ہے تو ان دونوں میں سے جتنا ممکن ہو وہ کمرے اور اگر وہ بھی ممکن نہ ہو تو اسے استغفار کرنا چاہئے اگرچہ صرف ایک مرتبہ استغفر اللہ کہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ جب بھی کفارہ دینا اس کے لئے ممکن ہو تو کفارہ ادا کرے۔

مسئلہ ۱۷۲۵۔ جس شخص کو دو مہینے متصل کفارہ رمضان کے روزے رکھنے ہوں اسے چاہئے کہ اکتیس روزے بالکل ایک دوسرے کے بعد پے درپے رکھے اور اگر باقی روزے پے درپے نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۲۶۔ جس کو دو مہینے روزے کفارہ کے لئے رکھنے ہو تو اسے چاہئے کہ ایسے وقت میں شروع کرے کہ اکتیس دن کے درمیان عید قربان وغیرہ جن میں روزہ رکھنا حرام ہے نہ آئے۔

مسئلہ ۱۷۲۷۔ جب کوئی شخص پے درپے متصل روزے رکھ رہا ہو اگر بغیر کسی عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے یا اس وقت شروع کرے کہ درمیان میں ایک ایسا دن آجائے کہ جس کا روزہ رکھنا اس پر واجب ہے، مثلاً جیسے کسی دن کی نذر کر چکا ہو کہ وہ اس دن روزہ رکھے گا تو پھر ایسے شخص کو دوبارہ ابتداء سے روزہ رکھنا پڑیں گے۔

مسئلہ ۱۷۲۸۔ وہ روزے جو پے درپے رکھنے ہیں اگر ان کے درمیان کوئی عذر پیش آئے، مثلاً یہ کہ حیض یا نفاس کا خون آجائے یا ایسا سفر کرنا پڑ جائے کہ جس کے جانے پر مجبور ہو تو جب اس کا عذر دور ہو جائے تو دوبارہ ابتداء سے روزے رکھنا واجب نہیں ہے، بلکہ باقی روزے عذر کے دور ہو جانے کے بعد رکھنا شروع کر دے۔

مسئلہ ۱۷۲۹۔ اگر روزہ کو حرام چیز سے توڑے خواہ وہ چیز اصلاً حرام ہو، مثلاً شراب یا زنا یا کسی وجہ سے حرام ہو گئی ہو مثلاً اپنی بیوی سے حالت حیض میں مجامعت کرے تو تینوں کفارے اس پر واجب ہیں، یعنی ایک غلام آزاد کرے، دو مہینے روزہ رکھے، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا ہر ایک مسکین کو ایک مد کھانا گندم یا جو روٹی وغیرہ دے، اور اگر تینوں کفارے دینے ممکن نہ ہوں تو پھر ان میں سے جو ممکن ہے اسے انجام دے۔

مسئلہ ۱۷۳۰۔ اگر روزہ دار خدا یا رسول کی طرف جھوٹ نسبت دے تو صرف ایک کفارہ ہے تینوں کفارے واجب نہیں ہیں۔
مسئلہ ۱۷۳۱۔ اگر روزہ دار رمضان کے ایک دن میں کئی جماع کرے تو اس پر ہر جماع کے لئے ایک کفارہ واجب ہوگا اور اگر جماع حرام ہو تو اس پر ہر مرتبہ تینوں کفارے واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۳۲۔ اگر روزہ دار رمضان کے دن میں جماع کے علاوہ کئی مرتبہ ایسے کام بجالائے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو ان کاموں کے لئے ایک ہی کفارہ ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر متعدد کفارے دے۔

مسئلہ ۱۷۳۳۔ اگر روزہ دار بطور حرام جماع کرے اور اس کے بعد اپنی بیوی سے ہمبستری کرے، تو تینوں کفارے دینا بھی واجب ہوں گے اور ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینے روزہ رکھنا یا ساٹھ فقیر کے پیٹ بھر کھانا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۴۔ اگر روزہ دار اپنے روزے کو حلال چیز سے باطل کرے، مثلاً پانی پی لیا اور اس کے بعد ایسا کام بھی کرے جو کہ حرام ہے اور روزہ کو بھی باطل کرتا ہے، مثلاً حرام کھانا کھائے تو ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۵۔ ڈکار لینے سے اگر روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز آجائے تو اگر اسے عمدہ انگل لے اس کا روزہ باطل ہے اور اس کی قضا بجالانا چاہئے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہوگا اور اگر اس چیز کا کھانا حرام ہے، مثلاً ڈکار کے ساتھ خون یا کوئی ایسی چیز آجائے جو غذا کی شکل و صورت سے خارج ہو گئی ہو اور اس کو جان بوجھ کر دوبارہ نگل لے تو پھر اس روزے کی قضا کرنی پڑے گی اور اس پر تینوں کفارے بھی واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۳۶۔ اگر کسی معین دن کے لئے روزے کی نذر کی ہو اور پھر اس دن عمدہ روزہ باطل کر دے تو وہ ایک غلام آزاد کر لے یا دو مہینے مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

مسئلہ ۱۷۳۷۔ اگر کوئی کسی کے کہنے پر کہ مغرب ہو چکی ہے افطار کرے حالانکہ خود وقت کی تشخیص کر سکتا ہے، اور بعد میں ہو کہ ابھی معلوم ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی تھی تو بنا بر احتیاط اس پر قضا اور کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۸۔ جس نے عہد اپنا روزہ باطل کر دیا ہو اگر ظہر کے بعد سفر کرے یا ظہر سے پہلے کفارہ سے بچنے کے لئے سفر کرے، بلکہ اگر اسے اتفاقاً ظہر سے پہلے مسافرت کرنی پڑ جائے تو بھی بنا براحتی اس پر کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۹۔ اگر عہد روزہ باطل کرے لیکن اس کے بعد میں کوئی عذر، مثلاً حیض یا نفاس یا بیماری وغیرہ پیش آئے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۰۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ ماہ رمضان کی پہلی ہے اور عہد اس دن کے روزہ کو باطل کر دے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ شعبان کی آخری تاریخ تھی تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، اسی طرح اگر انسان کو شک ہو کہ رمضان کا آخری دن ہے یا شوال کی پہلی تاریخ اور پھر عہد اپنا روزہ باطل کرے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ شوال کی پہلی تھی۔

مسئلہ ۱۷۴۱۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی روزہ داری بیوی سے جماع کرے چنانچہ اگر اس نے بیوی کو اس کام پر مجبور کیا ہے تو اس پر اپنا اور بیوی دونوں کا کفارہ واجب ہے اور اگر بیوی خود مجامعت پر راضی ہو تو پھر ہر ایک پر ایک کفارہ واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۴۲۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ جو سوری ہو جماع کرے تو مرد پر ایک کفارہ واجب ہوگا اور عورت کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۳۔ اگر مرد اپنی بیوی کو جماع کے علاوہ کسی اور کام پر مجبور کرے کہ جس سے روزہ باطل ہوتا ہے تو مرد پر عورت کا کفارہ واجب نہیں بلکہ عورت پر بھی کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۴۴۔ جو شخص مسافرت یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا اپنی روزہ داری بیوی کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا اور اگر بیوی کو جماع پر مجبور کرے تو اس کا کفارہ اس کے اوپر واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۴۵۔ انسان کو کفارہ ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنا چاہئے لیکن فوراً ادا کرنا بھی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۶۔ اگر انسان پر کفارہ واجب ہو جائے اور کئی سالوں تک ادا نہ کرے تو اس کفارہ پر کوئی چیز اضافہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۷۴۷۔ جس کو کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو اگر اس کو ساٹھ مسکین مل سکتے ہوں تو پھر ایک فقیر کو ایک مد سے زیادہ نہیں دے سکتا یا ایک فقیر کو ایک دفعہ سے زیادہ کھانا نہیں کھلا سکتا، ہاں اگر انسان کو اطمینان ہو کہ فقیر کھانا اپنے اہل و عیال کو دے گا یا ان کو کھلائے گا تو پھر ہر ایک فقیر کے اہل و عیال کے لئے اگرچہ بچے بھی کیوں نہ ہو ایک مد علیحدہ دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۸۔ جو شخص ماہ رمضان کی قضا کا روزہ رکھے ہوئے ہو اگر وہ ظہر کے بعد جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کر دے تو اس پر دس مسکینوں میں سے ہر ایک کو ایک مد کے حساب سے طعام دینا واجب ہے اور اگر انہیں دے سکتا تو اس کے عوض میں تین روزے رکھے اور احتیاط مستحب ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو طعام دے۔

جہاں صرف قضا لازم ہے

مسئلہ ۱۷۴۹۔ چند صورتوں میں صرف روزہ کی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ جب رمضان کی رات میں مجنب ہو اور جس کی تفصیل مسئلہ (۱۶۴۰) میں گزر چکی ہے اذان صبح تک دوسری نیند سے بیدار نہ

ہو۔

۲۔ مبطلات روزہ کو انجام نہ دے مگر روزہ کی نیت نہ کرے یا ریاء کی نیت کی ہو یا نیت کرے کہ وہ روزہ سے نہیں ہے۔

۳۔ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور ایک دن یا کئی دن روزے رکھے۔

۴۔ رمضان میں یہ تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہو گئی ہے کہ نہیں ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہو چکی تھی، اسی طرح اگر تحقیق کے بعد شک یا گمان ہو صبح ہو گئی ہے اور پھر کوئی ایسا کام بجلا لائے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی تو اس دن کی قضا اس پر واجب ہے، لیکن اگر تحقیق کے بعد گمان یا یقین ہو جائے کہ صبح نہیں ہوئی اور کوئی چیز کھالے لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی تو قضا واجب نہیں ہے، اور اگر تحقیق کے بعد شک ہو جائے کہ صبح ہو چکی ہے یا نہیں اور ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے پھر معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی تو بنا بر احتیاط واجب اس دن کی قضا بجلا لائے۔

۵۔ اگر کوئی کہے کہ صبح نہیں ہوئی ہے ابھی وقت باقی ہے اور انسان اس کے کہے سے ایسا کام کرے جو روزہ باطل کر دیتا ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہو چکی تھی تو اس صورت میں بھی قضا لازم ہے۔

۶۔ کوئی کہے کہ صبح ہو چکی ہے لیکن انسان کو یقین نہ آئے یا خیال کرے کہ مذاق کر رہا ہے اور ایسا کام کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے پھر پتہ چلے کہ صبح ہو چکی تھی تو قضا لازم ہے۔

۷۔ اگر نایب یا کوئی اور معذور انسان کسی کے کہنے پر افطار کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت مغرب نہیں ہوئی تھی، بلکہ اگر جھوٹے انسان کے کہنے پر افطار کرے تو اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا۔

۸۔ اگر مطلع صاف ہو اور تاریکی کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ مغرب ہو چکی ہے اور افطار کر لے بعد میں پتہ چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی، لیکن اگر مطلع بادل کی وجہ سے صاف نہ ہو اور گمان ہو جائے کہ مغرب ہو چکی ہے اور افطار کر لے بعد میں پتہ چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو اس پر قضا واجب نہیں۔

۹۔ ٹھنڈک پہنچانے کے لئے یا بغیر کسی مقصد کے منہ میں پانی لے کر چاروں طرف پھرائے اور غیر اختیاری طور سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو قضا رکھے، ہاں اگر روزہ دار ہونے کو بھول جائے اور پانی پی لے یا وضو کے لئے منہ میں پانی ڈالے اور بغیر اختیار کے پانی اندر چلا جائے تو پھر اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص اخراج منی کے قصد کے بغیر اپنی بیوی سے شوخی کر رہا ہے اور منی نکل آئے اور اس طرح منی نکالنا بھی اس کی عادت میں نہ ہو تو قضا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۰۔ اگر پانی کے علاوہ کوئی چیز منہ میں رکھے اور بغیر اختیار کے اندر چلی جائے یا ناک میں پانی ڈالے اور بغیر اختیار کے اندر چلا جائے تو پھر اس کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۵۱۔ روزہ دار کے لئے زیادہ کلی کرنا مکروہ ہے اگر کلی کے بعد لعاب دہن کو نگلنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ آب دہن کو باہر تھوک دے۔

مسئلہ ۱۷۵۲۔ اگر یہ معلوم ہو کہ کلی کرنے کی وجہ سے بے اختیار پانی منہ میں چلا جائے گا تو کلی نہیں کرنی چاہئے۔
مسئلہ ۱۷۵۳۔ اگر ماہ رمضان میں تحقیق کے بعد یقین کرے یا گمان کرے کہ صبح نہیں ہوئی اور پھر روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی تو قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۴۔ اگر انسان کو شک ہو کہ مغرب ہوئی ہے یا نہیں تو وہ شخص افطار نہیں کر سکتا، لیکن اگر شک ہو کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں تو ایسے کام کر سکتا ہے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور تحقیق کرنا بھی واجب نہیں ہے۔

قضا روزہ کے احکام

مسئلہ ۱۷۵۵۔ اگر دیوانہ عاقل ہو جائے تو اس پر روزوں کی قضا واجب نہیں کہ جن میں وہ دیوانہ رہا تھا۔
مسئلہ ۱۷۵۶۔ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اس پر ان دنوں کی قضا واجب نہیں کہ جن میں وہ کافر تھا، اسی طرح اس دن کا روزہ واجب نہیں جس میں مسلمان ہوا، ہاں اگر ظہر سے پہلے مسلمان ہو جائے اور روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام بجانہ لایا ہو تو بنا بر احتیاط واجب نیت کرے اور روزہ رکھے اور اگر نہیں رکھا اس کی قضا بجالائے، لیکن اگر مرتد مسلمان ہو جائے تو جتنے دن مرتد رہا اس زمانے کے روزوں کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۵۷۔ مستی کی حالت میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا لازم ہے چاہے مست کرنے والی چیز کو اشتباہ یا علاج کے لئے کھایا ہو۔

مسئلہ ۱۷۵۸۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے چند دن روزہ نہ رکھا ہو اور بعد میں شک ہو کہ اس کا عذر کب برطرف ہوا تھا تو اس صورت میں وہ کم مقدار کہ جس کا وہ احتمال دیتا ہے کہ روزہ نہیں رکھا قضا کر سکتا ہے، مثلاً وہ شخص کہ جو رمضان سے پہلے سفر کو گیا تھا لیکن اسے معلوم نہ رہے کہ پانچویں رمضان کو واپس آیا تھا یا چھٹی کو تو وہ صرف پانچ دن روزہ رکھے، اسی طرح اگر کسی کو یہ علم نہ ہو کہ عذر کس دن پیدا ہوا تھا تو وہ کم مقدار کی قضا کرے، مثلاً رمضان کی آخری دنوں میں سفر کرے اور رمضان کے بعد لوٹے لیکن اسے معلوم نہ

ہو کہ اس نے پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو وہ کم مقدار کو یعنی پانچ دن کو قضا کر سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ مقدار، یعنی چھ دنوں کی قضا کرے جب کہ سفر کا وقت معلوم ہو لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ مقدار، یعنی چھ دنوں کی قضا کرے جب کہ سفر کا وقت معلوم ہو لیکن مقدار معلوم نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۵۹۔ اگر کسی کے ذمہ کئی ماہ رمضان کے روزے ہوں تو جس کی قضا چاہے پہلے بجالائے، ہاں اگر آخری رمضان کی قضا کا وقت تنگ ہو، مثلاً آخری رمضان کے پانچ دن کی قضا اس کے ذمہ ہو اور آئندہ رمضان تک صرف پانچ دن رہ گئے ہوں تو پھر بنا بر احتیاط واجب آخری رمضان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۶۰۔ اگر کئی رمضان کے روزے ہوں تو اگر وہ روزہ میں نیت معین نہ کرے کہ کس رمضان کی قضا کر رہا ہے تو پھر وہ روزے پہلے سال کی قضا محسوب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۶۱۔ اگر کسی کو قضا روزہ رکھنا ہو تو اگر اس روزے کی قضا کا وقت تنگ نہ ہو تو وہ ظہر سے پہلے روزہ کو بھی توڑ سکتا ہے۔
مسئلہ ۱۷۶۲۔ اگر کسی دوسرے شخص کے روزہ کی قضا کر رہا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ظہر کے بعد اس روزے کو باطل نہ کرے۔

مسئلہ ۱۷۶۳۔ اگر کوئی بیماری یا حیض، نفاس کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھے اور رمضان ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو نہ رکھے ہوئے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۶۴۔ اگر کوئی بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھ سکے اور بیماری آئندہ سال تک باقی رہے تو نہ رکھے ہوئے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے صرف ہر روز کے عوض ایک مد (تقریباً ۷۵۰ گرام) گھیوں یا جو اور اس کے مانند کوئی چیز فقیر کو دے، لیکن اگر بیماری کے علاوہ کسی اور عذر کی بنا پر (مثلاً سفر کی وجہ سے) روزہ نہ رکھ سکے اور یہ عذر اگلے رمضان تک باقی رہے تو نہ رکھے ہوئے روزوں کی ماہ رمضان کے بعد قضا کرنا چاہئے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے لیے ایک مد کھانا فقیروں کو دے۔

مسئلہ ۱۷۶۵۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد بیماری ختم ہو جائے لیکن کوئی دوسرے عذر پیش آجائے جس کی وجہ سے اگلے رمضان تک قضا روزے نہ رکھ سکا ہو تو پھر ان روزوں کی قضا بجا لانا چاہئے، اسی طرح اگر رمضان میں مرض کے علاوہ کوئی اور عذر پیدا ہو جائے اور رمضان کے بعد ختم ہو جائے اور اگلے رمضان تک مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو جو روزے چھوٹے ہیں ان کی قضا کرنا ضروری ہے اور بنا بر احتیاط واجب ہر روزے کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۶۶۔ اگر انسان کسی عذر کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھ سکے اور عذر برطرف ہو جانے کے باوجود آئندہ رمضان تک جان بوجھ کر قضا نہ کرے تو رمضان کے بعد روزوں کی قضا رکھے اور ہر دن کے عوض ایک مد طعام کفار دے۔

مسئلہ ۱۷۶۷۔ اگر روزے کی قضا میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جائے اور تنگی وقت میں عذر پیدا ہو جائے تو قضا بھی کمرے اور کفارہ بھی دے، اسی طرح اگر کوتاہی نہیں کی تھی لیکن اتفاق سے وقت کی تنگی میں کوئی عذر پیدا ہو جائے تو قضا کمرے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے عوض ایک مد غذا کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۱۷۶۸۔ اگر انسان کئی سال بیمار رہنے کے بعد اچھا ہو اور اگلے رمضان تک قضا کا وقت باقی ہو تو صرف اخری رمضان کے روزوں کی قضا کرے اور گزشتہ سالوں کے لئے ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۶۹۔ جس کو روزوں کے لئے مد طعام فقیروں کو دینا ہے تو چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷۰۔ اگر رمضان کی قضا کو کئی سال تک بجالانے میں تاخیر کمرے تو اسے ان روزوں کی قضا بجالانی ہوگی اور ہر ایک دن کے عوض ایک مد غذا کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۱۷۷۱۔ اگر رمضان کے روزے عمدانہ رکھے تو ان کی قضا کرنا پڑے گی اور ہر ایک روزے کے عوض دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا ایک غلام آزاد کرے، پس اگر وہ اگلے رمضان تک قضا نہ کمرے تو ہر ایک روزے کے لئے ایک مد طعام دینا بھی ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۲۔ اگر کوئی عمدہ روزہ نہ رکھے اور پھر وہ دن کئی مرتبہ وہ کام بھی کمرے جو کہ روزہ کو باطل کر دیتا ہے، مثلاً کئی مرتبہ مجامعت کرے تو ہر مرتبہ کے لئے ایک کفارہ دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۳۔ باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کو چاہئے کہ اس کے روزوں کی قضا بجالائے جیسے کہ قضا نماز کے مسائل میں بیان کیا گیا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ماں کے روزے بھی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۷۴۔ اگر باپ پر رمضان کے علاوہ کوئی اور واجب روزہ، مثلاً نذر کا روزہ ہو تو ان کی قضا بھی بنا بر احتیاط واجب بڑا لڑکا بجالائے۔

مسافر کے روزے کے احکام

مسئلہ ۱۷۷۵۔ جس مسافر کو چار رکعتی نمازوں کو سف میں قصر پڑھنا ہے وہ ان دنوں کا روزہ بھی نہیں رکھ سکتا، اور جو مسافر نماز پوری پڑھتا ہو، مثلاً اس کا سفر، سفر معصیت ہو یا اس کا شغل ہی سفر ہو تو اس کو سفر میں روزہ رکھنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۶۔ ماہ رمضان میں سفر کرنا حرام نہیں ہے لیکن اگر روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرے تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۷۷۷۔ ماہ رمضان کے علاوہ اگر انسان پر کسی معین دن کا روزہ واجب ہو، مثلاً نذر کر لیا ہو کہ پندرہ شعبان کو روزہ رکھوں گا تو اس دن سفر کر سکتا ہے، اور اسی طرح اگر رمضان کے روزوں کی قضا اس کے ذمہ ہو اور وقت تنگ ہو چکا ہو تو بھی سفر کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷۸۔ اگر کسی نے نذر کی ہو کہ روزہ رکھے لیکن اس کا دن معین نہ کرے، تو پھر وہ ایسے روزوں کو سفر کی حالت میں نہیں رکھ سکتا، لیکن اگر وہ نذر کرے کہ فلاں دن کے روزہ کو سفر کی حالت میں بجالاؤں گا تو پھر اس کو چاہئے کہ اس دن سفر میں روزہ رکھے اور اگر نذر کی ہو کہ فلاں مخصوص دن سفر میں ہو یا نہیں روزہ رکھوں گا تو اگرچہ سفر میں بھی ہو تب بھی وہ اس دن روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۷۷۹۔ مسافر اپنی طلب حاجت کے لئے تین دن مدینہ منورہ میں بھی مستحبی روزہ رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۰۔ جس شخص کو علم نہ ہو کہ مسافر کا روزہ باطل ہے اور سفر میں روزہ رکھے لیکن دن میں کسی وقت اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کا روزہ باطل ہے تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور اگر مغرب تک معلوم نہ ہو تو روزہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۸۱۔ جو شخص بھول جائے کہ وہ مسافر ہے یا بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہے اور روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۲۔ ظہر کے بعد سفر کرنے والے مسافر کو اپنا روزہ پورا کرنا چاہئے اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو وہ جب حد قرض تک پہنچ جائے، یعنی جب شہر کی دیواریں دکھائی نہ دیں اور اذان کی آواز سنائی نہ دے تو اس کو اپنا روزہ توڑنا پڑے گا اور اگر اس سے پہلے روزہ توڑ دے تو بنا بر احتیاط واجب کفارہ بھی اس پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۳۔ اگر مسافر ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ جہاں دس دن رہنے کا قصد رکھتا ہے تو اگر اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس سے روزہ باطل ہوتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور اگر ایسا کام کر چکا ہے تو پھر اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۴۔ مسافر اور وہ شخص جو روزہ رکھنے سے معذور ہو اس کے لئے ماہ رمضان کے دنوں میں جماع کرنا اور سیر ہو کر کھانا پینا مکروہ ہے۔

جن لوگوں پر روزہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۵۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ اس کے لئے باعث مشقت ہے تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ہر دن کے لیے ایک مد طعام فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۸۶۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا اگر رمضان کے بعد روزہ رکھ سکے تو احتیاط مستحب کی بنا پر روزوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۷۸۷۔ اگر انسان میں ایسی بیماری ہو کہ زیادہ پیاس لگتی ہے اور وہ پیاس کو برداشت نہ کر سکتا ہو یا باعث مشقت ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں، یعنی جب پیاس اس کے لئے باعث مشقت ہو تو اس کو ہر روزہ کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ پانی نہ پیئے اور اگر بعد میں روزے رکھنے پر قادر ہو جائے تو ان روزوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۷۸۸۔ حاملہ عورت جس کا وضع حمل قریب ہو اور روزہ بچہ کے لئے مضر ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں، اسی طرح اگر روزہ رکھنا خود عورت کے لئے مضر ہو تو بھی اس پر روزہ واجب نہیں، لیکن ہر روز کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے، ہاں ان دونوں صورتوں میں روزوں کی قضا بجالانی ہوگی۔

مسئلہ ۱۷۸۹۔ دودھ پلانی والی عورت چاہے بچہ کی ماں ہو یا دایہ ہو یا بغیر اجرت کے دودھ پلانے والی ہو اگر روزہ رکھنے سے دودھ میں کمی آتی ہو اور بچہ کے لئے مضر ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے، اسی طرح اگر روزہ خود عورت کے لئے مضر ہو تو بھی اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور اس صورت میں ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے گی، اور دونوں صورتوں میں ان روزوں کی قضا بعد میں بجالانی ہوگی، البتہ اگر کوئی ایسی عورت مل سکتی ہو کہ بچے کو بغیر اجرت کے دودھ پلاتی رہے یا دودھ پلانے کی اجرت ماں یا باپ یا کسی اجنبی شخص سے اس کو مل سکے تو بچہ دوسری عورت کو دے اور خود روزہ رکھے۔

چاند ثابت ہونے کا طریقہ

مسئلہ ۱۷۹۰۔ پہلی کا چاند پانچ طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

- ۱۔ انسان خود چاند دیکھے۔
- ۲۔ اتنے لوگوں کی گواہی جس سے یقین ہو جائے، اسی طرح ہر وہ چیز جس سے یقین حاصل ہو جائے۔
- ۳۔ شعبان کے تیس دن گزر جانے سے رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے یا پہلی رمضان سے تیس دن گزر جانے سے شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔
- ۴۔ دو عادل مردوں کی گواہی، لیکن اگر دونوں چاند کے اوصاف ایک دوسرے سے مختلف بتائیں یا ان کی شہادت خلاف واقع ہو، مثلاً یہ کہیں کہ چاند کا اندرونی دائرہ افق کی طرف تھا تو پھر چاند ثابت نہیں ہوگا، ہاں بعض خصوصیات کی تشخیص میں ان دونوں میں اختلاف ہو جائے، مثلاً ایک کہے کہ چاند اونچا تھا اور دوسرا کہے اونچا نہیں تھا تو بھی ان کے کہنے سے چاند کی پہلی ثابت ہو جائے گی۔

۵۔ حاکم شرع حکم دے کہ آج پہلی ہو گئی ہے۔

مسئلہ ۱۷۹۱۔ جب حاکم شرع حکم دے کہ آج چاند کی پہلی تاریخ ہے تو جو شخص اس کی تقلید میں نہیں ہے اس کو بھی حاکم کا حکم ماننا ہوگا، البتہ جس کو یقین ہو کہ حاکم شرع نیت اشتباہ کیا تو وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۷۹۲۔ علم نجوم کے ماہرین کی پیشین گوئی سے چاند کی پہلی ثابت نہیں ہوگی لیکن اگر کسی کو ان کے کہنے سے یقین ہو جائے تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۷۹۳۔ چاند کا اونچا ہونا یا غروب ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ سابقہ رات کو چاند کی پہلی تاریخ تھی۔

مسئلہ ۱۷۹۴۔ جب کوئی شخص ماہ رمضان کی پہلی ثابت نہ ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اگر دو عادل کہہ دیں کہ گزشتہ رات ہم نے چاند دیکھا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس روزہ کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۹۵۔ جب ایک شہر میں چاند کی پہلی ثابت ہو جائے تو دوسرے شہروالوں کے لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے مگر جب وہ دونوں شہر ایک دوسرے سے قریب ہو یا انسان کو معلوم ہو کہ ان دنوں کا افق ایک ہے۔

مسئلہ ۱۷۹۶۔ تار اور ٹیلی گراف سے پہلی ثابت نہیں ہوتی مگر جب دونوں شہر ایک دوسرے کے نزدیک یا افق میں برابر ہوں اور انسان کو علم ہو کہ ٹیلی گراف مجتہد کے حکم کی بنا پر یا دو عادل مردوں کی شہادت پر دیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹۷۔ جس دن کے بارے میں شک ہو کہ آج آخری رمضان ہے یا پہلی شوال ہے تو روزہ رکھنا چاہئے لیکن اگر مغرب سے پہلے ثابت ہو جائے کہ آج پہلی شوال ہے تو روزہ افطار کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۹۸۔ قیدی کو اگر ماہ رمضان کا یقین نہ ہو سکے تو اپنے گمان پر عمل کرے اور گمان بھی ممکن نہ ہو تو جس مہینہ میں چاہے روزہ رکھے لیکن گیارہ مہینے گزر جانے کے بعد دوبارہ ایک ماہ روزہ رکھے اور اگر بعد میں اس کے خلاف ثابت ہو جائے وہ روزے صحیح ہیں اور اگر ثابت ہو جائے کہ رمضان نہیں ہوا تو دوبارہ روزہ رکھنا چاہئے۔

حرام اور مکروہ روزے

مسئلہ ۱۷۹۹۔ عید الفطر اور عید قربان میں روزہ رکھنا حرام ہے، اسی طرح اس دن میں جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ آخری شعبان ہے یا پہلی رمضان ہے، رمضان المبارک کی نیت سے روزہ رکھے تو حرام ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۰۔ عورت کے مستحبی روزے رکھنے سے اگر شوہر کا حق برباد ہوتا ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی، اسی طرح اگر شوہر مستحب روزہ رکھنے سے منع کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۰۱۔ اولاد کے مستحبی روزے اگر والدین یا دادا کے لئے اذیت کے باعث ہوں تو ان کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، بلکہ اگر ان کے لئے سبب اذیت نہ بھی ہو مگر وہ مستحبی روزہ سے منع کریں تو روزہ نہ رکھیں۔

مسئلہ ۱۸۰۲۔ اگر لڑکا باپ کی اجازت کے بغیر مستحبی روزے رکھے اور اس کا باپ دن میں روزہ رکھنے سے منع کرے تو افطار کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۳۔ جس کو معلوم ہو یا گمان ہو کہ روزہ اس کے لئے نقصان دہ ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اگرچہ ڈاکٹر کہے کہ مضر نہیں ہے اور اسی طرح اگر اسے معلوم ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر نہیں ہے اگرچہ ڈاکٹر کہیں مضر ہے، تو پھر بھی روزہ رکھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۰۴۔ جس کا عقیدہ ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر نہیں ہے اور وہ روزہ رکھے اور مغرب کے بعد پتہ چلے کہ روزہ اس کے لئے مضر تھا تو اس کی قضا بجالانا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۰۵۔ جب کسی کو احتمال ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر ہے اور اس احتمال سے اس کو ڈر پیدا ہو، اگر وہ احتمال لوگوں کی نظر میں صحیح ہو تو اس کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور روزہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا، مگر یہ کہ قصد قربت کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس کے لیے مضر نہیں تھا۔

مسئلہ ۱۸۰۶۔ بیان کئے گئے روزوں کے علاوہ بھی کچھ حرام روزے ہیں جن کا ذکر بڑی کتابوں میں ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۷۔ روزہ رکھنا عاشور کے دن یا اس دن کہ جس کے متعلق شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا کہ عید قربان کا مکروہ ہے، لیکن عاشورہ میں مستحب ہے کہ انسان عصر کے وقت تک کھانے، پینے سے پرہیز کرے۔

مستحب روزے

مسئلہ ۱۸۰۸۔ پورے سال میں سوائے ان دنوں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے یا مکروہ ہے جن کا ذکر ہو چکا ہے روزہ رکھنا مستحب ہے اور بعض دنوں کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے ان میں سے یہ ہیں:

۱۔ ہر ماہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور ہر دسویں تاریخ کے بعد واللہ پہلا بدہ اور اگر کوئی ان روزوں کو بجانہ لائے تو مستحب ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر اصلاً روزہ نہ رکھے تو مستحب ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام یا ۱۲/۶ نخود چاندی کسی فقیر کو دے۔

۲۔ ہر ماہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کو۔

۳۔ پورے ماہ رجب اور ماہ شعبان اور ان دو ماہ میں سے کچھ دن اگرچہ ایک ہی دن کیوں نہ ہو۔

۴۔ عید نوروز کے دن، ذی قعدہ کی پچیس اور انیس اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر نویں تک، یعنی یوم عرفہ تک، لیکن اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے ضعف پیدا ہو جائے اور عرفہ کی دعاؤں کو نہ پڑھ سکے تو پھر اس کے لئے روزہ مکروہ ہے، عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ)، محرم

کی پہلی اور تیسری، عید میلاد النبی (۱۷ ربیع الاول) رسول خدا کے مبعث کا دن (۲۷ رجب المرجب) اور اگر کوئی مستحبی روزہ رکھے تو آخر تک پورا کرنا اس پر واجب نہیں، بلکہ اگر کوئی مومن بھائی اس کو کھانے کی دعوت دیتا ہے تو مستحب ہے کہ اس کو دعوت قبول کرے اور دن میں افطار کرے۔

مسئلہ ۱۸۰۹۔ چھ آدمیوں کے لئے اگرچہ روزہ دار نہ بھی ہو مستحب ہے ان کاموں سے بچیں جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں:

۱۔ وہ مسافر کہ جس نے سفر کے دوران روزہ کو باطل کرنے والا کام انجام دیا ہو اور ظہر سے پہلے وطن میں یا جہاں دس دن ٹہرنے کا ارادہ رکھتا ہے پہنچ گیا ہے۔

- ۲۔ وہ مسافر جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا اس جگہ کہ جہاں دس دن رہنا ہو پہنچ جائے۔
- ۳۔ وہ بیمار کہ جو ظہر سے پہلے ٹھیک ہو جائے لیکن اس نے روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو۔
- ۴۔ وہ مریض جو ظہر کے بعد ٹھیک ہو جائے۔
- ۵۔ وہ عورت جو دن کے کسی حصہ میں خون حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے۔
- ۶۔ وہ کافر کہ جو رمضان کے کسی دن میں مسلمان ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۱۰۔ روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ روزہ افطار کرنے سے پہلے مغرب و عشاء کی نماز پڑھ لے، لیکن اگر حضور قلب کے ساتھ نہ پڑھ سکتا ہو یا کوئی شخص افطار کے لئے اس کا انتظار کر رہا ہو، تو بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن بس اتنا کہ جس کے بعد نماز کو اس کے فضیلت کے وقت میں پڑھ سکے۔

خمس کے احکام

مسئلہ ۱۸۱۱۔ خمس سات چیزوں پر واجب ہوتا ہے:

۱۔ کاروبار کے منافع

۲۔ معدن (کان)۔

۳۔ گنج (خزانہ)۔

۴۔ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے۔

۵۔ دریا میں غوطہ خوری کے ذریعہ حاصل ہونے والے جواہرات۔

۶۔ جنگ کا مال غنیمت۔

۷۔ جو زمین مسلمان کافر ذمی سے خریدے۔

ان سب کے احکام آئندہ مسائل میں بیان ہوں گے۔

۱۔ کاروبار کا نفع

مسئلہ ۱۸۱۲۔ جب انسان تجارت یا صنعت یا کسی اور کاروبار سے کوئی مال حاصل کرتا ہے اگرچہ کسی میت کی نمازیاروزہ اجرت پر پڑھ کر اس سے کچھ مال حاصل کیا ہو چنانچہ اس مال سے خود اپنے اہل و عیال کے سالانہ اخراجات پر صرف کرنے کے بعد بچ جانے اس بچت میں سے خمس، یعنی پانچواں حصہ اس طریقے کے مطابق ادا کرے جس کی تفصیل بعد میں بیان ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۱۳۔ اگر کسب کے بغیر کوئی مال ہاتھ آجائے، مثلاً کوئی مال کسی نے اسے بخش دیا ہو تو اگر ایسے مال سے سالانہ اخراجات نکال کر کوئی چیز بچ جائے تو اس کا خمس بنابر احتیاط واجب ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۱۴۔ عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر خمس واجب نہیں ہے اسی طرح وہ میراث جو کسی کو پہنچتی ہے لیکن اگر ایسے شخص کا ترکہ ورثہ مل جائے کہ جس سے بہت دور رکارشتہ تھا اور اسے رشتہ کی خبر بھی نہ تھی تو پھر احتیاط واجب یہ ہے کہ اس ارث کے مال سے سال کے اخراجات کرچکنے کے بعد اگر کوئی چیز بچ جائے اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۱۵۔ اگر کوئی مال میراث میں ملے اور معلوم ہو کہ میت نے اس کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس مال کا خمس دینا ہوگا اسی طرح اگر اس مال میں جو وارث کو ملا ہے خمس واجب نہ ہو لیکن میراث پانے والا جانتا ہو کہ میت کے ذمے خمس واجب الاداء تھا تو اس کو اس کے مال سے خمس ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۱۶۔ اگر قناعت کی وجہ سے سال کے اخراجات سے کچھ بچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۱۷۔ جب کسی کا خرچ کوئی دوسرا دیتا ہو تو خود سے حاصل کردہ پورے مال کا خمس دینا چاہئے اور اگر اس مال سے کچھ حصہ زیارات اور اس قسم کی چیزوں پر خرچ کیا ہو تو جو مال باقی اس کا خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۱۸۔ جب کسی ملک کو معین افراد، مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کیا ہو اور اولاد اس ملک میں زراعت کرنے یا درخت لگانے سے کچھ مال حاصل کرے تو جب وہ مال ان کے سالانہ خرچ سے زیادہ ہو تو اس کا خمس بھی دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۱۹۔ مستحق افراد جو خمس وزکات لیتے ہیں چاہے سالانہ اخراجات کے بعد اس سے کچھ بچ جائے پھر بھی اس بچت پر خمس نہیں ہے، البتہ اگر خمس وزکات سے حاصل کردہ مال سے نفع حاصل ہو، مثلاً خمس میں ملے ہوئے درخت میں پھل پیدا ہو تو اس نفع سے سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد بچت ہو اس بچت پر خمس واجب ہے، اسی طرح اگر صدقہ مستحبی لے تو اس کا خمس احتیاط واجب کی بنا پر دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۲۰۔ اگر ایسے روپیہ سے کہ جس پر خمس واجب تھا خمس دیئے بغیر کوئی چیز خریدے، یعنی بچنے والے سے کہے کہ اس مال کو اس رقم سے خرید رہا ہوں تو خمس کی مقدار کے برابر معاملہ باطل ہے البتہ اگر حاکم شرع اجازت دیدے معاملہ صحیح ہے اور اس خریدی ہوئی چیز کا پانچواں حصہ حاکم شرع کو دے اور اگر خریدی ہوئی چیز نہ ہو تو اس کی قیمت سے پانچواں حصہ حاکم شرع کو دیدے۔

مسئلہ ۱۸۲۱۔ اگر کوئی چیز خریدے اور معاملہ کئے بعد اس کی قیمت ایسے روپے سے ادا کرے کہ جس کا خمس ادا نہیں کیا تھا تو جو معاملہ اس نے کیا ہے وہ صحیح ہے لیکن چونکہ قیمت اس رقم سے دی تھی جس کا خمس ادا نہیں کیا تھا اس لئے بمقدار خمس رقم کا مقروض رہے گا اور اگر اتنی رقم بچنے والے کے پاس موجود ہو تو حاکم شرع اس رقم کو لے لے گا اور اگر وہ رقم باقی نہیں ہے تو حاکم شرع خریداری بچنے والے سے (کسی سے بھی) مطالبہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۲۲۔ اگر کوئی ایسا مال خریدے جس کا خمس نہ دیا ہو تو خمس کی مقدار کے برابر اگر حاکم شرع اجازت نہ دے، معاملہ باطل ہے، البتہ اگر حاکم شرع اجازت دیدے تو صحیح ہے اور ایسی صورت میں معاملہ والی رقم کا خمس حاکم شرع کو دینا ہوگا اور اگر بچنے والے کو دیا ہے تو اس سے لے کر حاکم شرع کو دے۔

مسئلہ ۱۸۲۳۔ جس چیز کا خمس نہ دیا ہو اگر کسی کو کوئی بخش دے تو اس چیز کے خمس کا مالک وہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۲۴۔ کا فر یا ایسے شخص سے جو خمس کا عقیدہ نہیں رکھتا کوئی مال کسی کے پاس آئے تو اس کا خمس واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۲۵۔ تاجر اور کاسب اور صنعت گرو وغیرہ جب کسب شروع کریں اس وقت سے لے کر ایک سال گزرنے تک ان کے سال کے مخارج کے بعد جو چیز بچ جائے تو اس کا خمس واجب ہے، لیکن وہ شخص جس کا کام کاسبی کرنا نہیں، اگر اتفاق سے اسے

کسی معاملہ میں کوئی منافع حاصل ہو تو فائدہ حاصل ہونے کے وقت سے جب ایک سال گزر جائے تو اس مقدار کا خمس جو اس کے سال کی اخراجات سے بچ جائے دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۲۶۔ انسان کو سال کے درمیان جب نفع حاصل ہو تو اس وقت بھی خمس دے سکتا ہے اور آخر سال تک مؤخر بھی کر سکتا ہے اور خمس دینے کے لئے شمس سال معین کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۲۷۔ جب کوئی تاجر یا کاسب کی طرح خمس نکالنے سال معین کرے اگر وہ منفعت حاصل کرنے کے بعد سال ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو پھر اس منفعت سے صرف اس کے مرنے کے وقت تک کے مصارف کم کر لئے جائیں گے اور باقی ماندہ منفعت سے خمس دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۲۸۔ اگر تجارت کے لئے خریدی ہوئی چیز کی قیمت چڑھ جائے اور وہ تجارتی اور آمدنی کے اعتبار سے اس چیز کو نہ بیچے اور پھر سال کے درمیان اسی چیز کی قیمت گر جائے تو قیمت کی جو مقدار بڑھ گئی تھی اس کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۲۹۔ اگر تجارت کے لئے خریدی ہوئی چیز کی قیمت چڑھ جائے لیکن وہ اسے امید پر فروخت نہ کرے کہ اور زیادہ مہنگی ہو جائے اور یوں ہی سال کے ختم ہونے تک فروخت نہ کرے اور پھر اس کی قیمت گر جائے پھر تو جو مقدار بڑھ گئی تھی اس کا خمس دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸۳۰۔ اگر مال تجارت کے علاوہ کوئی مال اس کے پاس تھا کہ جس کا خمس دے چکا ہے یا اس پر خمس ہی نہیں ہے تو اگر اس کی قیمت بڑھ جائے تو جتنی قیمت بڑھ گئی ہے اس پر خمس نہیں ہے لیکن اگر اس کو بیچ ڈالے تو جتنی قیمت بڑھی تھی اس بڑھی قیمت کا خمس دے، لیکن اگر کوئی درخت خریدے اور بڑا ہو جائے یا بھیڑ بکری موٹی ہو جائے تو اگر ان کے رکھنے سے اس کا ارادہ یہ تھا کہ ان سے کوئی منفعت حاصل کرے تو زیادتی کا خمس دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۸۳۱۔ اگر اس نیت سے باغ لگائے کہ جب اس کی قیمت چڑھ جائے گی تب بیچوں گا تو اگر اس کے بیچنے کا وقت آگیا ہو تو اس کا خمس ادا کرے، لیکن اگر نیت یہ رہی ہو کہ اس باغ کے پھل کو کھائیں گے تو پھلوں کا خمس دے اور احتیاط کی بنا پر پھلوں کے بڑھنے کی قیمت کا خمس بھی ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۳۲۔ اگر کوئی شخص بید اور چنار (وہ درخت جن کی پرورش صرف لکڑی کے لئے ہوتی ہے) وغیرہ کے درخت لگائے تو جو سال ان کے بیچنے کا ہے اگرچہ نہ بیچے ان کا خمس ادا کرے، اسی طرح اگر ان درختوں کی شاخوں سے نفع اٹھائے جو عموماً ہر سال کی آمدنی سال کے اخراجات سے بڑھ جائے تو ضروری ہے کہ ہر سال کے خاتمے پر اس زیادہ کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۳۳۔ جس کے کئی کاروبار ہیں، مثلاً جائیداد کا کرایہ خرید و فروخت اور زراعت بھی کرتا ہے تو ہر کاروبار کے منافع کا حساب ایک ساتھ کرے اور اگر اس میں نفع ہوا ہے تو اس کا خمس دے اور اگر ایک کاروبار سے نفع حاصل کرے اور دوسرے سے نقصان

اٹھائے تو احتیاط واجب کی بنا پر جو نفع حاصل کیا ہے اس کا خمس ادا کرے، لیکن اگر اس کے یہاں دو قسم کی تجارت ہو تو اس صورت میں ایک تجارت کا نقصان کا تدارک دوسری تجارت کے نفع سے کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳۴۔ انسان جو اخراجات فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرے، مثلاً دلالی اور باربرداری وغیرہ کے سلسلے میں جو کچھ خرچ کرے تو ان مصارف کو اخراجات میں شمار کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۳۵۔ ضروریات زندگی پر خمس نہیں ہے، یعنی انسان اپنے سالانہ اخراجات مثلاً کھانا، لباس، مکان، گھریلو سامان، شادی، بیاہ، لڑکی کا جہیز، زیارت، بخشش، عطیہ، مہمان داری وغیرہ پر جو آمدنی خرچ کرتا ہے اگر اس کی شان سے زیادہ نہیں ہے اور وقت حاجت آپہنچا ہے اور فضول خرچی بھی نہ کی ہو تو ان مصارف کا خمس نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۳۶۔ جن اموال کو انسان نذر اور کفارہ وغیرہ میں خرچ کرتا ہے وہ سالانہ اخراجات میں شمار ہوتے ہیں، اسی طرح جو مال دوسروں کو دیتا ہے یا انعام دیتا ہے اگر اس کی شان سے زیادہ نہیں ہے تو سالانہ اخراجات میں شمار ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۳۷۔ اگر انسان بیٹی کا جہیز اکھٹا تیار نہ کر سکتا ہو اور مجبور ہو کہ ہر سال تھوڑا تھوڑا کمرے اکٹھا کرے، یا ایسے شہر میں ہو جہاں معمول یہ ہے کہ ہر سال جہیز کے کچھ مقدار تیار کرتے ہیں، اور اس کے مہیا کرنے کی ضرورت ہو تو اگر درمیان سال اس سال کے منافع سے جہیز خریدے تو اس پر خمس واجب نہیں ہوگا لیکن اگر اس سال کے منافع سے آئندہ سال جہیز تیار کرے تو خمس واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۳۹۔ جو مال حج یا دوسری زیارات کے سفر پر خرچ کرے اگر وہ مال سواری کی طرح ہو کہ جس کی عین باقی رہ جاتی ہے اور اس کی منفعت سے استفادہ کیا جاتا ہے تو وہ اس سال کے مخارج میں شمار ہوگا کہ جس سال میں سفر کی ابتداء کی ہے اگرچہ اس کا سفر آئندہ سال کے کچھ حصہ تک طوالت پکڑ جائے، ہاں اگر وہ مال خوراک کی طرح ہو کہ استعمال کرنے سے ختم ہو جاتا ہے تو اس مقدار کا خمس دے جو بعد والے سال میں وقع ہوا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۰۔ کسب و تجارت سے مال حاصل کرنے والے کے پاس اگر کوئی دوسرا ایسا مال بھی ہو جس کا خمس واجب نہیں ہو کرتا، تو وہ شخص اپنے سال بھر کے خرچ کا حساب صرف کسب کے منافع سے کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۱۔ اگر منفعت کسب سے کھانے پینے کی جو چیزیں سال بھر کے لئے خریدی ہیں سال کے آخر میں بیچ جائیں تو ان کا خمس دے اور اگر ان کی قیمت اور رقم دینا ہے اگر سال کی قیمت کو حساب کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۴۲۔ اگر کاروباری نفع سے خمس دینے سے پہلے کوئی گھریلو سامان خریدے تو اگر دوران سال سے اس کی احتیاج برطرف ہو جائے اس پر واجب ہے کہ اس کا خمس دے اور یہی حکم ہے زیورات وغیرہ کا اگر اثناء سال ان زیورات سے تزیین کا وقت گزر جائے

مسئلہ ۱۸۴۳۔ اگر کسی سال اسے نفع حاصل نہیں ہوا تو اس سال کے اخراجات آنے والے سال کے منافع سے کم نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۸۴۴۔ اگر ابتداء سال میں کوئی نفع نہیں ہوا اور اصل پونجی سے خرچ کرتا رہا اور سال پورا ہونے سے پہلے نفع حاصل ہوا تو جتنی مقدار سرمایہ سے صرف کی ہے اس کو منافع سے پورا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۵۔ اگر ایک کاروبار کے اصل سرمایہ کا کچھ حصہ بغیر کوتاہی کے تلف ہو جائے یا نقصان کی وجہ سے کم ہو جائے اور بقیہ سے نفع کمائے جو کہ سال کے خرچ سے بچ جائے تو جتنی مقدار سرمایہ سے کم ہوئی ہے وہ منافع سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۶۔ اگر سرمایہ کے علاوہ کوئی اور چیز تلف ہو جائے تو وہ اس نفع سے وہ چیز نہیں حاصل کر سکتا، البتہ اگر اسی سال اس چیز کی ضرورت آپڑے تو پھر دوران سال کاروبار کے منافع سے اس کو حاصل کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۷۔ اگر ابتداء سال میں اپنے اخراجات کے لئے قرض لے لے اور سال پورا ہونے سے پہلے نفع حاصل کرے تو قرض کے مقدار کو اس نفع سے کم نہیں کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۸۔ اگر سال بھر نفع نہ ہوا اور اپنے اخراجات کے لئے قرض لیتا رہا تو آئندہ سالوں کے منافع سے اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا، ہاں اس صورت میں اور گزشتہ مسئلہ کی صورت میں وہ اس قرض کو سال کے دوران کے منافع سے ادا کر سکتا ہے اور منافع کی اس مقدار سے خمس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۹۔ اگر مال میں زیادتی کے لئے یا ایسی جائیداد خریدنے کے لئے جس کی ضرورت نہیں ہے قرض کر لے تو کاروبار کے نفع سے اس قرض کو ادا نہیں کر سکتا لیکن اگر قرض پر لیا ہوا مال اس قرض سے خریدی ہوئی چیز تلف ہو جائے تو پھر کاروبار کے نفع سے اس قرض کو ادا کر سکتا ہے جبکہ قرض کو ادا کرنے پر مجبور ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۰۔ انسان کے لئے جائز ہے کہ ہر چیز کا خمس اسی چیز سے ادا کرے یا خمس کے مقدار قیمت ادا کرے، لیکن دوسری چیز سے پہلی والی چیز کا خمس دینا حاکم شرع کی اجازت سے ہونا چاہئے ورنہ اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۸۵۱۔ جب تک کسی مال کا خمس ادا نہ کرے اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا اگرچہ خمس دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۲۔ جس شخص کو خمس دینا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ خمس اپنے ذمے لے لے، یعنی اپنے کو خمس لینے والوں کا مقروض جان لے اور اس مال میں تصرف کرنا شروع کر دے اور اگر اس نے تصرف کیا اور مال تلف ہو گیا تو اسے خمس دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۸۵۳۔ جس کو خمس دینا ہے اگر حاکم شرع سے مصالحت کمر لے تو پھر پورے مال میں تصرف کر سکتا ہے، اور مصالحت کے بعد جو نفع حاصل ہو وہ اس کا اپنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۵۴۔ اگر دو آدمی آپس میں شریک ہوں اور ایک اپنے منافع سے خمس نکالتا ہو اور دوسرا نہ نکالے اور سال بعد میں اس مال کو جس کا خمس نہیں دیا گیا ہے اپنے شریک کے ساتھ کاروبار میں شرکت کے لئے سرمایہ قرار دے تو ان میں سے کوئی بھی اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۸۵۵۔ اگر کسی چھوٹے بچے کے سرمایہ تھا اور اس سے نفع حاصل ہوا تو اس کے ولی پر واجب ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۵۶۔ جس مال کے بارے میں یقین ہو کہ اس کا خمس نہیں دیا گیا اس میں تصرف نہیں کیا جاسکتا ہے، لیکن جس مال کے بارے میں شک ہو کہ اس کا خمس دیا گیا ہے یا نہیں اس میں تصرف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۸۵۷۔ جس شخص نے ابتداء تکلیف سے خمس ادا نہیں کیا اگر وہ کوئی جائیداد خریدے اور اس کی قیمت جڑھ جائے تو اگر اس نے جائیداد کو اس مقصد کے لئے نہ خریدا ہو کہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے تو اسے بیچ ڈالوں گا، مثلاً اس نے کوئی زمین زراعت کے لئے خریدی تھی اگر بیچنے والے کو وہ رقم دی ہے کہ جس کا خمس ادا نہیں کیا اور اس سے کہا کہ یہ جائیداد اس رقم سے خرید رہا ہوں، تو اگر حاکم شرع اس معاملہ کی اجازت دے تو معاملہ صحیح ہے اور خریدی جانے والی قیمت کا خمس ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۵۸۔ جس شخص نے ابتداء تکلیف سے خمس ادا نہیں کیا اگر وہ کاروباری نفع سے کوئی ایسے چیز خریدے کہ جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور اس کے خرید کے بعد ایک سال گزر جائے تو اس کا خمس ادا کرے اور اگر گھر کا سامان یا کوئی اور چیز خریدے کہ جس کی اسے ضرورت ہے اور اپنی شان کے بھی مطابق ہے خریدا ہو، تو اگر اسے معلوم ہے کہ مینے اس سال کے درمیان کے منافع سے خریدا ہے تو اس کے خمس دینے کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ دوران سال خریدا ہے یا سال ختم ہونے کے بعد تو احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے۔

۲۔ معدن (کان)

مسئلہ ۱۸۵۹۔ اگر سونا یا چاندی، پیتل، تانبا، مٹی کا تیل، پھٹکری، کونڈہ، فیروزہ، عقیق، نمک یا اس قسم کی دوسری چیزوں کی کان سے کوئی چیز اس کے ہاتھ آجائے، بشرطیکہ وہ بمقدار نصاب ہو تو اس کا خمس دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۸۶۰۔ کان کا نصاب احتیاط کمی بنا پر ایک سو پانچ مثقال چاندی یا پندرہ مثقال سونا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اخراجات وغیرہ کم کرنے سے پہلے نصاب کا حساب کیا جائے، البتہ وہ مقدار جس کا خمس ادا کرنا ہے اس سے اخراجات کم کرنے کے بعد ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۸۶۱۔ جو فائدہ کان سے حاصل کیا گیا ہے اگر اس کی قیمت پندرہ مثقال سونے کے برابر نہ ہو تو اس کا خمس اس صورت میں واجب ہے جب صرف یہ مال یا دوسرے کاروبار کی منفعت کرنے کا مجموعہ اس کے مصارف سال سے بڑھ جائے۔

مسئلہ ۱۸۶۲۔ گچ، چونا، نمکین مٹی، اور سرخ مٹی احتیاط واجب کمی بنا پر معدنی چیزوں سے شمار ہوتے ہیں اور ان کا خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۶۳۔ جس کو کان سے کوئی چیز حاصل ہوئی ہو اس کا خمس ادا کرنا چاہئے، چاہے کان زمین کے اوپر ہو یا نیچے، چاہے ایسی زمین میں ہو جو کسی کی ملکیت ہے یا جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۶۴۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ جو چیزیں میں نے کان سے نکالی ہیں نصاب کے برابر ہیں یا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وزن کرنے سے یا کسی اور طریقہ سے اس کی قیمت معلوم کر لے۔

مسئلہ ۱۸۶۵۔ اگر چند آدمی کوئی چیز کان سے نکالیں تو وہ اخراجات جو اس کو حاصل کرنے کے لئے ہوئے ہیں انہیں نکالنے کے بعد اگر ہر ایک کا حصہ نصاب کے برابر ہے تو ان کو اس کا خمس دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۶۶۔ اگر ایسی کان سے کچھ نکالے جو کسی کی ملک میں ہو اور اس کی اجازت نہ ہو تو جو کچھ ہاتھ آئے گا وہ مالک زمین کا ہے اور چونکہ مالک نے اس کے نکالنے پر کچھ خرچ نہیں کیا لہذا تمام اس چیز کا خمس ادا کرے جو کہ کان سے نکلی ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۷۔ اجرت پر کانیں نکلوانا جائز ہے اور اجرت دینے والا اس کا مالک ہوگا بشرطیکہ اجرت دینے والا خاص طور سے اور اسی مقصد کے لئے مقرر کیا گیا ہو یا جتنی منافع ہوگی سب اجرت دینے والا کے لئے ہو، لیکن اگر اجرت دینے والا بطور مطلق اجیر ہو تو اگر وہ اس سے قصد تملک کرے، اس شئی کا مالک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۸۶۸۔ اگر کان ایسی آباد زمین سے ہوں جس کو مسلمانوں نے اپنی طاقت اور قوت سے حاصل کیا ہو جیسے ایران اور عراق کی اکثر زمینیں، تو اگر کوئی مسلمان ان زمینوں سے کوئی کان نکالے تو وہ اس کا مالک ہوگا اور اس کا خمس ادا کرے لیکن اگر غیر مسلم نکالے اس کا مالک نہیں ہوگا، اسی طرح اگر کوئی کافر ایسی زمین سے کان نکالے کہ جو مسلمانوں کے فتح کے موقع پر بنجر زمین ہو تو بھی اس کا مالک نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۶۹۔ خزانہ وہ مال ہے جو زمین، پہاڑ یا دیواریں چھپا ہوا ہو اور کوئی اسے پالے اور وہ اس طرح ہو کہ اسے گنج (خزانہ) کہا جاسکے۔

مسئلہ ۱۸۷۰۔ اگر انسان کسی ایسی زمین میں سے خزانہ حاصل کرے جو کسی کی ملکیت نہیں تو وہ اس کا اپنا مال ہوگا اور اس کا خمس دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۸۷۱۔ خزانہ کا نصاب احتیاط کی بنا پر ایک سو پانچ مثقال چاندی یا پندرہ مثقال سونا ہے، یعنی اگر اس چیز کی قیمت جو خزانہ سے ملی ہے ان اخراجات کے بعد جو اسے حاصل کرنے میں کئے گئے ہیں پندرہ مثقال (۶ تولہ) سونے کے برابر ہو تو اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۷۲۔ اگر ایسی زمین میں جو کسی شخص سے خریدی ہے کوئی خزانہ مال جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ ان لوگوں کا مال نہیں جو مجھ سے پہلے اس کا مالک تھے تو یہ اس کا اپنا ہی مال ہوگا اور اسے اس کا خمس دینا پڑے گا لیکن اگر یہ احتمال ہو کہ ان میں سے کسی ایک کا ہے تو اس کا اطلاع دے اب اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مال نہیں تو اس سے پہلے والے مالک کو اطلاع دے اور احتیاط واجب کی بناء پر اسی ترتیب سے سب لوگوں کو مطلع کرے جو اس سے پہلے اس زمین کے مالک تھے، اب اگر معلوم ہو کہ ان میں سے کسی کا مال نہیں ہے تو اپنا ہی مال سمجھ کر اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۷۳۔ اگر متعدد برتنوں میں سے جو کہ ایک جگہ دفن ہیں کچھ مال ملے کہ جس کی مجموعی قیمت پندرہ مثقال سونا ہو تو اس کا خمس ادا کرے، البتہ اگر چند جگہوں سے خزانہ حاصل ہو تو ان میں سے جس کی قیمت اس مقدار کے برابر ہو تو اس کا خمس دے اور جس کی قیمت اس مقدار کو نہ پہنچے اس پر کوئی خمس نہیں۔

مسئلہ ۱۸۷۴۔ اگر دو آدمیوں کو خزانہ ملے کہ ان میں سے ہر ایک کے حصے کی قیمت پندرہ مثقال سونا ہو تو دونوں کو خمس ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۷۵۔ اگر کوئی شخص ایک جانور خریدے اور اس کے پیٹ سے کوئی مال ملے تو اگر یہ احتمال ہو کہ یہ بچنے والے کا مال ہے تو اسے اطلاع سے اور اگر معلوم ہو جائے کہ اس کی ملکیت نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ترتیب وار اور پہلے مالکوں کو اطلاع دے، اب اگر معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کسی کی ملکیت نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا خمس دینا چاہئے اگرچہ نصاب سے کم ہو، لیکن اگر مچھلی خریدے اور اس کے پیٹ سے جواہرات ملیں تو وہ اس کا اپنا مال ہوگا اور کسی کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے اور احتیاط واجب ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۷۶۔ اگر حلال مال حرام کے ساتھ اس طرح مال جائے کہ انسان ان میں سے ایک کو دوسرے سے تمیز نہ کر سکے اور مالک مال حرام اور اس کی مقدار بھی معلوم نہ ہو تو پورے مال کا خمس دینا چاہئے اور خمس دینے کے بعد باقی مال بھی حلال ہو جائے گا، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس خمس کو مافی الذمہ کی نیت سے مالک کی طرف سے ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۷۷۔ اگر حلال مال حرام سے مل جائے اور انسان کو حرام کی مقدار معلوم ہو لیکن اس کے مالک کو نہ پہچانتا ہو تو اتنی مقدار کو مالک کی طرف سے بطور صدقہ دیدے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے اس کی اجازت بھی لے۔

اگر حلال مال حرام سے مل جائے اور انسان کو حرام کی مقدار معلوم نہ ہو لیکن مالک کو پہچانتا ہو تو ایک دوسرے کو راضی کریں، اگر صاحب مال راضی نہ ہو تو اگر انسان کو معلوم ہو کہ یہ معین چیز تو اس کی ملکیت ہے لیکن اس سے زیادہ بھی اس کی ملکیت ہے کہ نہیں مشکوک ہو تو جس مقدار کا یقین ہو وہ اس کو دیدے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ زیادہ مقدار جس کی متعلق احتمال ہے کہ اس کی ملکیت ہے وہ بھی اس کو دیدے۔

مسئلہ ۱۸۷۸۔ اگر اس حلال مال کا خمس جو حرام سے ملا ہوا ہے دیدے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ جتنی مقدار کے متعلق علم ہے کہ یہ خمس سے زیادہ ہے اس کو مالک کی طرف سے بطور صدقہ دیدے۔

مسئلہ ۱۸۷۹۔ اگر مال حلال جو مال حرام سے ملا ہوا ہے اس کا خمس دیدے اس کے بعد مالک مل جائے تو اس کا ضامن نہیں ہوگا، لیکن اگر اس مال کو جس کے مالک کو نہیں پہچانتا تھا مالک کی طرف سے صدقہ دیدے اس کے بعد مالک مل جائے تو اس کا ضامن ہے اور اتنی مقدار اسے دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۸۰۔ اگر مال حلال حرام سے مل جائے اور حرام کی مقدار معلوم ہو اور انسان کو یہ علم ہو کہ اس کا مالک ان چند معین اشخاص میں سے کوئی ایک ہے لیکن اس کا تعین نہ ہو سکے تو اس کو قرعہ اندازی کرنی چاہئے جس کا نام نکالا مال اسی کو دیدے۔

۵۔ غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے جواہرات

مسئلہ ۱۸۸۱۔ غوطہ خوری کے ذریعہ سمندر سے جو موتی، مونگے وغیرہ نکلتے ہیں ان کا خمس دینا واجب ہے، چاہے نکالی ہوئی چیز اگنے والی ہو یا معدنی تو اگر باہر نکالنے کے اخراجات کم کرنے کے بعد اس کی قیمت اٹھارہ نخود چنے کے دانے کے برابر سونا ہو تو اس کا خمس دیا جائے چاہے ایک ہی دفعہ اسے دریا سے نکالا گیا ہو یا کئی مرتبہ اور جو کچھ نکالا ہے وہ ایک جنس سے ہو یا مختلف سے، البتہ اگر چند افراد نکالیں تو جس کے حصے کی قیمت اٹھارہ نخود سونا ہے صرف اس کو خمس دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۸۸۲۔ اگر دریا میں غوطہ لگانے کے بغیر کسی اور ذریعہ سے جواہرات کو باہر نکالے اور اخراجات کم کرنے کے بعد ان کی قیمت اٹھارہ نخود سونے کے برابر ہو تو احتیاط مستحب ہے کہ اس کا خمس دے، لیکن اگر دریا کے اوپر یا کنارہ سے جواہرات حاصل

کمرے تو اس صورت میں خمس دینا پڑے گا جب کہ یہ کام اس کا شغل ہو اور صرف اسی کام سے یا دوسری منفع کے ساتھ سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۸۳۔ مچھلی اور اس قسم کے دوسرے حیوانات جن کو بغیر غوطہ خوری کے دریا حاصل کیا جاتا ہے ان پر صرف اس صورت میں خمس واجب ہوگا جب ان کو کاروبار کے لئے حاصل کیا جائے اور صرف اس کام کے منافع یا دوسرے کسب کے منافع کے ساتھ ملا کر سال بھر کے خرچ سے زیادہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۸۴۔ اگر انسان بغیر اس ارادہ کے کہ وہ دریا سے کوئی چیز نکالے دریا میں غوطہ لگائے اور اتفاق سے کچھ جواہرات اس کے ہاتھ آجائے تو اگر ملکیت کا قصد کرے اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۸۵۔ اگر انسان دریا میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور باہر نکالے اور اس کے پیٹ سے کوئی موتی نکال آئے جس کی قیمت اٹھارہ نخود سونایا اس سے زیادہ ہو تو اگر وہ جانور صدف جیسا ہو کہ جس کے شکم میں عموماً موتی ہوتی ہے تو اس خمس دے اور اگر اتفاقاً اس جانور نے جو ہر نکلا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۸۶۔ اگر دجلہ و فرات جیسے بڑے بڑے دریاؤں میں غوطہ لگا کر جواہرات نکالے تو اگر وہ دریا ایسے ہیں کہ جن میں جواہرات بنا کرتے ہیں تب اس کا خمس نکالنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۸۷۔ اگر پانی میں غوطہ لگائے اور کچھ غیر نکالے کہ جس کی قیمت اٹھارہ نخود سونا سے زیادہ ہو تو اس کا خمس دے اور اگر پانی کی سطح یا کنارہ سے اس کے ہاتھ آئے تو چاہے اس کی قیمت اٹھارہ نخود سونا بھی نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۸۸۔ جس شخص کا کاروبار غوطہ لگانا یا کانیں نکالنا ہے اگر وہ اس کا خمس ادا کرے اور پھر اس کے سال کے خرچہ سے بھی کچھ بچ جائے تو ضروری نہیں کہ دوبارہ اس کا خمس ادا کرے۔

۶۔ مال غنیمت

مسئلہ ۱۸۸۹۔ اگر مسلمان بحکم امام علیہ السلام کفار سے جنگ کریں تو جو بھی چیز اس جنگ میں ان کے ہاتھ آئے اس کو مال غنیمت کہا جاتا ہے اور جو اخراجات اس غنیمت کے لئے کئے گئے ہیں، جیسے حفاظت، حمل و نقل وغیرہ میں جو صرف ہوا ہے اور وہ مقدار جسے امام مناسب سمجھتے ہوئے صرف فرمائیں اور وہ چیزیں جو صرف امام ہی سے مخصوص ہیں ان سب چیزوں کو مال غنیمت سے الگ کر کے بقیہ مال کا خمس نکالنا چاہئے۔

۷۔ کافرذمی جو زمین مسلمان سے خریدے۔

مسئلہ ۱۸۹۰۔ اگر کافرذمی کسی مسلمان سے کوئی زمین خریدے تو اس کا خمس اسی زمین سے ادا کرے یا اس کی قیمت دے (اس کے علاوہ اگر کوئی مال دینا چاہے حاکم شرع کی اجازت سے ہونا چاہئے) اور اسی طرح اگر مکان، دوکان اور اس قسم کی کوئی چیز کسی مسلمان سے خریدے تو اگر زمین کی قیمت الگ کمرے بیچا گیا ہو تو اس زمین کا خمس دے اور اگر گھر، دوکان کو اکٹھا بیچے اور زمین اس کے ضمن میں قصد قربت ضروری نہیں ہے، بلکہ حاکم شرع بھی جب یہ خمس لے رہا ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ قصد قربت کرے۔

مسئلہ ۱۸۹۱۔ کافرذمی جو زمین کسی مسلمان سے خریدے چاہے اس کو کسی دوسرے مسلمان ہی کے ہاتھ بیچے پھر بھی اس کو زمین کا خمس دینا پڑے گا، اور کافرذمی مر جائے اور یہ زمین کسی مسلمان کو اس کے ترکہ میں سے ملے تو اس کا خمس اسی زمین سے یا اس کے اور مال سے ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۹۲۔ اگر کافرذمی زمین خریدتے وقت شرط کرے کہ اس کا خمس نہیں دے گا یا یہ شرط کرے کہ اس کا خمس بیچنے والا دے گا تو اس کی شرط صحیح نہیں اور اس کا خمس ادا کرنا چاہئے، البتہ اگر یہ شرط کرے کہ بیچنے والا خمس کی مقدار کافرذمی کی طرف سے خمس لینے والوں کو ادا کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۳۔ اگر مسلمان کوئی زمین خرید و فروخت کے بغیر کافر کی ملک قرار دے اور اس کا عوض لے لے، مثلاً اس کے ساتھ مصالحت کرے تو کافرذمی کو اس کا خمس دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۹۴۔ اگر کافرذمی بچہ ہو اور اس کا ولی اس کے لئے زمین خریدے یا اس کو وراثت میں ملے تو اس کے ولی پر لازم ہے کہ اس کا خمس اس زمین سے دے یا اس کی قیمت ادا کرے۔

خمس کا مصرف

مسئلہ ۱۸۹۵۔ خمس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے، ایک حصہ سہم سادات ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کو مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے فقیر سید یا یتیم سید یا اس سید کو دیا جائے جو سفر میں بے خرچ ہو جائے، اور دوسرا آدھا حصہ سہم امام علیہ السلام ہے جو اس زمانہ میں مجتہد جامع الشرائط کو دیا جائے یا ایسے مصرف میں صرف کیا جائے کہ جس کی اجازت وہ مجتہد دیدے، لیکن اگر انسان سہم امام دوسرے مجتہد کو دینا چاہے جس کی تقلید نہیں کرتا تو اس صورت میں صرف اجازت ہے کہ دنوں مجتہد سہم امام کو ایک ہی طریقہ پر خرچ کرتے ہوں۔

مسئلہ ۱۸۹۶۔ جس یتیم سید کو خمس دینا چاہیں اس کا فقیر ہونا شرط ہے، البتہ اگر کوئی سید سفر میں تنگ دست اور پریشان ہو تو اس کو خمس دیا جاسکتا ہے چاہے وہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو۔

مسئلہ ۱۸۹۷۔ وہ سید جو سفر میں بے خرچ ہو گیا ہے اگر اس کا سفر، سفر معصیت ہو تو اس کو خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۹۸۔ جو سید عادل نہیں ہے اسے خمس دیا جاسکتا ہے، البتہ وہ سید جو اثنا عشری نہ ہو اس کو خمس نہیں دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۸۹۹۔ اگر گناہ کار سید کو خمس دینا معصیت میں تقویت کا سبب بنتا ہو تو اسے خمس نہیں دیا جاسکتا، اسی طرح اس سید کو جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہے خمس نہیں دینا چاہئے چاہے اس کی معصیت میں تقویت کا سبب بھی نہ بنتا ہو۔

مسئلہ ۱۹۰۰۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ میں سید ہوں تو اسے خمس نہیں دیا جاسکتا جب تک دو عادل اس کے سید ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین یا اطمینان پیدا ہو جائے کہ سید ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۱۔ جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہے تو اگرچہ کسی انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین نہ ہو لیکن وثوق اور اطمینان ہو تب بھی اسے خمس دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۲۔ جس کی بیوی سیدانی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اس کو اپنا خمس نہ دے جب کہ وہ اسے اپنے مصارف میں صرف کرے، البتہ اگر سیدانی کے دوسرے ایسی اخراجات ہو جو اس کے شوہر پر واجب نہ ہوں تو پھر جائز ہے کہ شوہر اس عورت کو اپنا خمس دے تاکہ وہ ان پر صرف کرے۔

مسئلہ ۱۹۰۳۔ اگر کسی سیدانی کے اخراجات کسی پر واجب ہوں اور وہ اس کی بیوی نہ ہو تو احتیاط واجب ہے کہ وہ خمس سے اس کی خوراک و پوشاک نہیں دے سکتا، البتہ اگر کچھ خمس کی رقم اس سیدانی کی ملکیت کر دے کہ وہ انہیں دوسرے اخراجات میں صرف کرے جو کہ خمس دینے والے پر واجب نہیں ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۴۔ جس فقیر سید کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہیں اور وہ اس سید کے اخراجات نہیں دے سکتا تو اس سید کو خمس دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک سال کے اخراجات سے زیادہ کسی فقیر سید کو خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۱۹۰۶۔ اگر کسی کے شہر میں کوئی سید مستحق نہ ہو اور یہ احتمال بھی نہیں رکھتا کہ کوئی یہاں مل جائے گا یا خمس کی رقم کا محفوظ رکھنا مستحق کے ملنے تک ممکن نہ ہو تو وہ خمس کسی دوسرے شہر میں لے جائے اور مستحق تک پہنچائے اور خمس کے دوسرے شہر میں لے جانے کے اخراجات خمس میں سے لے سکتا ہے اور اگر خمس تلف ہو جائے تو اگر اس کے حفاظت میں اس نے کوتاہی کی ہے تو اس کا عوض دے اور اگر کوتاہی نہیں کی تو پھر اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۷۔ اگر اپنے شہر میں کوئی مستحق نہیں لیکن احتمال دیتا ہے کہ شاید کوئی مل جائے تو اگرچہ مستحق کے ملنے تک خمس کی حفاظت ممکن ہو تو بھی خمس دوسرے شہر میں لے جاسکتا ہے اب اگر خمس کی حفاظت میں کوتاہی نہیں کی اور وہ تلف ہو گیا تو اس کو کچھ نہیں دینا ہوگا، البتہ خمس کے لے جانے کا خرچہ خمس سے نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۱۹۰۸۔ اگر اپنے شہر میں مستحق مل جائے تو بھی خمس دوسرے شہر میں لے جاسکتا ہے اور وہاں کسی مستحق کو دے سکتا ہے، البتہ لے جانے کا خرچہ خود ادا کرے گا اور اگر خمس تلف ہو جائے تو اگرچہ اس کی حفاظت میں کوتاہی بھی نہ کی ہو تب بھی وہ ضامن ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۹۔ اگر حاکم شرع کی اجازت سے خمس دوسرے شہر لے جائے اور وہ تلف ہو جائے تو پھر دوبارہ خمس دینے کی ضرورت نہیں، اور یہی حکم ہے اگر کسی ایسے شخص کو دے جو حاکم شرع کی طرف سے خمس لینے میں وکیل ہے اور وہ اس شہر سے دوسرے شہر کی طرف لے جائے۔

مسئلہ ۱۹۱۰۔ اگر خمس اس مال سے نہ دے، بلکہ حاکم شرع کی اجازت سے کسی دوسری چیز سے ادا کرے تو اس شے کی واقعی قیمت کا حساب لگائے، اب اگر قیمت سے زیادہ حساب کیا ہے اور مستحق اس قیمت پر راضی ہو جائے تب بھی جتنی مقدار زیادہ حساب کیا ہے وہ اس کو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۹۱۱۔ اگر کسی شخص کا کسی سید پر قرض ہو تو وہ اپنے قرض کو خمس میں سے حساب کر سکتا ہے اور بنا بر احتیاط واجب وہ خمس اس مستحق کو ادا کرے اور اس کے بعد مستحق اس سے قرض کو پلٹا دے۔

مسئلہ ۱۹۱۲۔ مستحق خمس لے کر مالک کو نہیں بخش سکتا، اگر کسی کے ذمہ کافی مقدار میں خمس باقی ہے اور وہ فقیر ہو چکا ہو اور اسے مالدار ہونے کی امید بھی نہ ہو اور وہ یہ چاہے کہ مستحقین کا مقروض نہ رہے تو اگر مستحق راضی ہو جائے کہ خمس اس سے لے کر اسے بخش دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۱۹۱۳۔ اگر خمس کو حاکم شرع یا اس کے وکیل یا کسی سید سے دست گردانی کرے (یعنی خمس دے کر واپس لے اور ارادہ رکھتا ہو کہ آئندہ سال ادا کرے) تو وہ آئندہ سال کے منافع سے وضع نہیں کر سکتا ہے، مثلاً کوئی شخص دو ہزار روپے بعنوان خمس مقروض ہے اور دوسرے سال کے اخراجات نکال کر بیس ہزار روپے بچ جاتے ہیں تو وہ بیس ہزار کا خمس ادا کرے اور دو ہزار روپے جو بعنوان خمس مقروض ہے اپنی باقی ماندہ رقم سے ادا کرے۔

فہرست

تقلید کے احکام.....	۴
طہارت کے احکام.....	۷
پانی کے احکام.....	۷
۱۔ کرپانی.....	۷
۲۔ قلیل پانی.....	۸
۳۔ جاری پانی.....	۹
۵۔ کنویں کا پانی:.....	۱۰
پانی کے احکام:.....	۱۰
بیت الخلاء کے احکام.....	۱۲
پیشاب اور پاخانہ کرنا.....	۱۲
استبراء:.....	۱۳
بیت الخلاء کے مستحبات و مکروہات۔.....	۱۴
نجاسات.....	۱۶
۱۔ ۲۔ پیشاب و پاخانہ۔.....	۱۶
۳۔ منی.....	۱۶
۴۔ مردار.....	۱۶
۶۔ ۷۔ کتا اور سور.....	۱۸
۸۔ کافر.....	۱۸
۹۔ شراب.....	۱۸

۱۰۔ فقاہ	۱۹
حرام سے مجنب ہونے والے کاپسینہ	۱۹
۱۱۔ نجاست کھانے والے اونٹ کاپسینہ	۱۹
نجاست ثابت ہونے کے طریقے	۱۹
پاک چیزیں کیسے نجس ہوتی ہیں	۲۰
نجاستوں کے احکام	۲۱
مطہرات	۲۴
۱۔ پانی	۲۴
۲۔ زمین	۲۷
۳۔ سورج	۲۸
۴۔ استحالہ	۲۹
۵۔ انتقال	۳۰
۶۔ اسلام لانا	۳۰
۷۔ تیعت	۳۰
۸۔ عین نجاست کا دور ہونا	۳۱
۹۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء	۳۲
۱۰۔ مسلمان کا غائب ہونا	۳۲
برتنوں کے احکام	۳۲
وضو کرنے کا طریقہ	۳۴
وضو اور تماسی	۳۶

- ۳۷ وضو کے شرائط
- ۳۷ ۱۔ وضو کا پانی پاک ہو۔
- ۳۷ ۲۔ مطلق ہو۔
- ۳۷ ۳۔ وضو کا پانی مباح ہو۔
- ۳۸ ۴۔ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو۔
- ۳۸ ۵۔ وضو کے پانی کا برتن سونے چاندی کا نہ ہو۔
- ۳۸ ۶۔ وضو کے اعضاء دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت پاک ہوں۔
- ۳۹ ۷۔ وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہوں۔
- ۳۹ ۸۔ قربت کی نیت سے وضو کرے،
- ۳۹ ۹۔ وضو میں ترتیب کا لحاظ رکھے،
- ۴۰ ۱۰۔ وضو کے تمام افعال کو یکے بعد دیگرے بجالائے۔
- ۴۰ ۱۱۔ مباشرت
- ۴۰ ۱۲۔ پانی کا استعمال باعث نقصان نہ ہو۔
- ۴۱ ۱۳۔ پانی کے پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔
- ۴۲ وضو کے احکام۔
- ۴۵ وضو جیرہ کے احکام۔
- ۴۸ واجب غسل۔
- ۴۸ غسل جنابت کے احکام۔
- ۴۹ جو کام مجنب پر حرام ہیں:
- ۵۰ جو چیزیں مجنب کے لئے مکروہ ہیں:

۵۰	غسل جنابت :
۵۰	غسل ترتیبی :
۵۱	غسل ارتماسی :
۵۲	غسل کرنے کے احکام :
۵۳	استحاضہ
۵۴	استحاضہ کے احکام :
۵۹	حیض :
۶۰	احکام حیض
۶۳	حائض عورتوں کی قسمیں :
۶۳	۱۔ صاحب عادت و قتیہ اور عدویہ
۶۴	۲۔ صاحب عادت و قتیہ، اس عورت
۶۴	۳۔ صاحب عادت عدویہ،
۶۴	۴۔ مضطربہ،
۶۴	۵۔ بتدیہ،
۶۴	۶۔ ناسیہ،
۶۴	۱۔ صاحب عادت و قتیہ و عدویہ :
۶۷	۲۔ صاحب عادت و قتیہ :
۶۸	۳۔ صاحب عادت عدویہ
۶۹	۴۔ مضطربہ :
۷۰	۵۔ بتدیہ :

۷۰	۶۔ ناسیہ:
۷۱	حیض کے مختلف مسائل:
۷۲	احکام نفاس:
۷۵	غسل مس میت:
۷۶	مختصر کے احکام:
۷۷	موت کے بعد کے احکام:
۷۷	میت کے غسل، کفن، نماز اور دفن کے احکام:
۷۸	غسل میت کے احکام:
۸۰	کفن کے احکام:
۸۱	احکام حنوط:
۸۲	نماز میت کے احکام:
۸۳	نماز میت پڑھنے کا طریقہ:
۸۴	نماز میت کے مستحبات:
۸۵	دفن کے احکام:
۸۷	دفن کے مستحبات:
۸۹	نماز وحشت:
۹۰	قبر کھولنے کے احکام:
۹۱	مستحب غسل:
۹۳	تیمم:
۹۳	تیمم کے موارد:

۹۳	 پہلا مورد
۹۴	 تیمم کا دوسرا مورد:
۹۵	 تیمم کا تیسرا مورد:
۹۵	 تیمم کا چوتھا مورد:
۹۶	 تیمم کا پانچواں مورد:
۹۶	 تیمم کا چھٹا مورد:
۹۶	 تیمم کا ساتواں مورد:
۹۷	 وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے۔
۹۸	 تیمم کرنے کا طریقہ:
۹۹	 تیمم کے احکام
۱۰۲	 نماز کے مسائل:
۱۰۲	 نماز کے احکام
۱۰۲	 واجب نمازیں:
۱۰۳	 ۱۔ نماز پنجگانہ:
۱۰۳	 نماز ظہر و عصر کا وقت:
۱۰۴	 نماز مغربین کا وقت:
۱۰۵	 نماز صبح کا وقت:
۱۰۵	 اوقات نماز کے احکام:
۱۰۷	 نمازوں کی ترتیب:
۱۰۸	 مستحب نمازیں:

۱۰۹	نوافل یومیہ کا وقت:
۱۰۹	نماز غفیلہ:
۱۱۰	قبلہ کے احکام:
۱۱۲	نماز کی حالت میں بدن کا چھپانا:
۱۱۴	نماز کے لباس کی شرائط:
۱۱۴	پہلی شرط:
۱۱۶	دوسری شرط:
۱۱۷	تیسری شرط:
۱۱۷	چوتھی شرط:
۱۱۸	پانچویں اور چھٹی شرط:
۱۲۲	نماز کے لباس کے مستحبات:
۱۲۳	نماز کے لباس کے مکروہات:
۱۲۳	نماز کی جگہ:
۱۲۳	پہلی شرط: مباح ہو:
۱۲۵	دوسری شرط: نمازوں کی جگہ متحرک نہ ہو:
۱۲۵	تیسری شرط: ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں واجبات کو انجام دے سکے:
۱۲۶	چوتھی شرط:
۱۲۶	پانچویں شرط:
۱۲۷	وہ مقامات جہاں نماز مستحب ہے:
۱۲۸	وہ مقامات جہاں نماز مکروہ ہے:

۱۲۹	مسجد کے احکام:
۱۳۰	اذان و اقامت:
۱۳۱	اذان اور اقامت کا ترجمہ:
۱۳۵	نماز کے واجبات:
۱۳۵	۱۔ نیت
۱۳۶	۲۔ تکبیرۃ الاحرام:
۱۳۷	۳۔ قیام:
۱۳۹	۴۔ قرائت:
۱۴۳	۵۔ رکوع:
۱۴۶	۶۔ سجدے:
۱۵۰	سجدہ کے مستحبات و مکروہات:
۱۵۱	ترجمہ:
۱۵۱	قرآن کے واجب سجدے:
۱۵۲	۷۔ تشہد:
۱۵۳	۸۔ سلام:
۱۵۳	۹۔ ترتیب:
۱۵۴	۱۰۔ موالات:
۱۵۵	قنوت:
۱۵۵	نماز کا ترجمہ:
۱۵۶	۲۔ سورہ اخلاص کا ترجمہ:

- ۳۔ ذکر رکوع اور سجود کا ترجمہ: ۱۵۶
- ۴۔ رکوع اور سجود کے بعد کے اذکار کا ترجمہ: ۱۵۶
- ۵۔ قنوت کا ترجمہ: ۱۵۶
- ۶۔ تسبیحات کا ترجمہ: ۱۵۷
- ۷۔ تشہد کا ترجمہ: ۱۵۷
- ۸۔ سلام کا ترجمہ: ۱۵۷
- تعقیبات نماز: ۱۵۷
- دروود: ۱۵۸
- مبطلات نماز: ۱۵۸
- ۱۔ نماز کے درمیان اس کی شرطوں میں سے کوئی شرط فوت ہو جائے مثلاً دوران نماز معلوم ہو جائے کہ مکان غصبی ہے۔ ۱۵۸
- ۲۔ طہارت باطل ہو جائے: ۱۵۸
- ۳۔ ہاتھ باندھنا: ۱۵۹
- ۴۔ آمین کہنا: ۱۵۹
- ۵۔ پشت بہ قبلہ ہونا: ۱۵۹
- ۶۔ بات کرنا: ۱۵۹
- ۷۔ آواز سے ہنسنا: ۱۶۱
- ۸۔ آواز سے رونا۔ ۱۶۲
- ۹۔ صورت نماز کا ختم ہو جانا: ۱۶۲
- ۱۰۔ کھانا پینا: ۱۶۲
-

- ۱۱۔ دور کعتی اور تین رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک: ۱۶۲
- ۱۲۔ رکن کی کمی یا زیادتی کرنا: ۱۶۳
- جو چیزیں نماز میں مکروہ ہیں: ۱۶۳
- جہاں نماز کا توڑنا جائز ہے: ۱۶۳
- شکیات نماز: ۱۶۵
- ۱۔ وہ شک جن کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے: ۱۶۵
- ۲۔ ناقابل اعتبار شکوک: ۱۶۵
- پہلا شک، محل گزر جانے کے بعد شک: ۱۶۶
- دوسرا: سلام کے بعد شک: ۱۶۷
- تیسرا: وقت کے بعد شک: ۱۶۸
- چوتھا: کثیر الشک (جس کو زیادہ شک ہوتا ہو): ۱۶۸
- پانچویں: امام و ماموم کا شک: ۱۶۹
- چھٹا: مستحبی نمازوں میں شک: ۱۶۹
- ۳۔ صحیح شکوک: ۱۷۰
- نماز احتیاط کا طریقہ: ۱۷۳
- سجدہ سہو: ۱۷۵
- سجدہ سہو کا طریقہ: ۱۷۷
- بھولے ہوئے تشہد و سجدہ کی قضا: ۱۷۷
- نماز کے اجزاء اور شرائط میں خلل: ۱۷۸
- مسافر کی نماز: ۱۸۰

- ۱۸۰ پہلی شرط آٹھ فرسخ شرعی سے کم نہ ہو۔
- ۱۸۱ دوسری شرط: ابتداء سے آٹھ فرسخ کی نیت ہو۔
- ۱۸۱ تیسری شرط: راستے میں اپنا ارادہ نہ بدل دے۔
- ۱۸۲ پانچویں شرط: اس کا سفر کسی حرام کے لئے نہ ہو۔
- ۱۸۴ چھٹی شرط: صحرائین خانہ بدوش نہ ہو۔
- ۱۸۴ ساتویں شرط: اس کا مشغلہ اور کام مسافرت نہ ہو۔
- ۱۸۵ آٹھویں شرط: حد ترخص تک پہنچ جائے۔
- ۱۸۹ قصر کے مختلف مسائل:
- ۱۹۱ نماز قضا:
- ۱۹۲ والدین کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر واجب ہیں:
- ۱۹۵ نماز جماعت:
- ۲۰۰ امام جماعت کے شرائط:
- ۲۰۱ جماعت کے احکام:
- ۲۰۳ جماعت کے مستحبات:
- ۲۰۴ جماعت کے مکروہات:
- ۲۰۴ نماز آیات کا طریقہ:
- ۲۰۵ نماز جمعہ:
- ۲۰۵ نماز جمعہ کی شرائط:
- ۲۰۶ نماز جمعہ کا وقت:
- ۲۰۷ نماز جمعہ کی کیفیت:

- نماز جمعہ کے احکام..... ۲۱۰
- عید فطر اور عید قربان کی نماز..... ۲۱۲
- نماز اجارہ..... ۲۱۴
- روزے کے احکام..... ۲۱۷
- نیت..... ۲۱۷
- روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں..... ۲۱۹
- ۱-۲۔ کھانا اور پینا..... ۲۱۹
- ۳۔ جماع..... ۲۲۰
- ۴۔ استمناء..... ۲۲۱
- ۵۔ خدا و رسول پر جھوٹا الزام لگانا..... ۲۲۲
- ۶۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا..... ۲۲۲
- ۷۔ سر کو پانی میں ڈبونا..... ۲۲۳
- ۸۔ جنابت، حیض، نفاس پر اذان صبح تک باقی رہنا..... ۲۲۴
- ۹۔ بہنے والی چیزوں سے انیمالینا..... ۲۲۷
- ۱۰۔ جان بوجھ کر قے کرنا..... ۲۲۷
- روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں کے احکام..... ۲۲۸
- جو چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں..... ۲۲۸
- جہاں قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں..... ۲۲۹
- روزہ کا کفارہ..... ۲۲۹
- جہاں صرف قضا لازم ہے..... ۲۳۲

- ۲۳۳ قضا روزہ کے احکام۔
- ۲۳۵ مسافر کے روزے کے احکام۔
- ۲۳۶ جن لوگوں پر روزہ واجب نہیں ہے۔
- ۲۳۷ چاند ثابت ہونے کا طریقہ۔
- ۲۳۸ حرام اور مکروہ روزے۔
- ۲۳۹ مستحب روزے۔
- ۲۴۱ خمس کے احکام۔
- ۲۴۱ ۱۔ کاروبار کا نفع۔
- ۲۴۶ ۲۔ معدن (کان)۔
- ۲۴۷ ۳۔ گنج (خزانہ)۔
- ۲۴۸ ۴۔ مال حلال مخلوط بہ حرام۔
- ۲۴۹ ۵۔ غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے جواہرات۔
- ۲۵۰ ۶۔ مال غنیمت۔
- ۲۵۱ ۷۔ کافر ذمی جو زمین مسلمان سے خریدے۔
- ۲۵۱ خمس کا مصرف۔